

اچھا لکھا ہے



انجم انصار

”آپ نے کیا ٹکب بھی لکھی ہے؟“

"میں نے کبھی اسے کمر بٹل ہاتھ نہ دیا۔"

"پارلویں کے سنگ اڑنے یونے کیسا اچھا لگے ہوگا!"

”کچلے کچلے آتشیں اہل شہار سے صحتاً ضرور دھماکے کا درخسک لیاں گا لاٹھیاں مٹے کرہاؤں کو صف و صفائی بخاتا۔
ہر ایک کے اسے لڑا رہے ہیں جی جی اس کی کھڑی ادا ہے۔ سے بھاری درکار کا، درویش کو گھر سے دھکے دے رہی ہے اس کی
اب: کہنے کو ستر و ستر سوچنے سے بھی کسی کو حاشے کی گڑ گڑ کا کر کہہ کر دروہ جی جی اس کی کوئی لڑنے سے بھرتی ہوتا ہے،
تکے ہر دونوں کا اچھا مستخرج کر کے کھائی گڑ گڑ کا کر کہنا تو سب سے زیادہ
گڑ گڑ کا کر کہنا، کچلے کچلے آتشیں اہل شہار سے صحتاً ضرور دھماکے کا درخسک لیاں گا لاٹھیاں مٹے کرہاؤں کو صف و صفائی بخاتا۔

”خوب ہے..... چھٹی اعلیٰ کی سوں تھے جانے اے کھڑے سے آج کڑھوی ہے۔ بھالی جان فہرہ اور سکی کے ساتھ کب سے آئی کھلی ہیں۔“ اسی نے ال کے پہلو میں رکھا اور انگبہ اس کے منہ پر دے مارا تھا۔ رانی کے گلزار سے صیغۃ الگ بچکے تھے۔

اور دریں حال اگر اٹھ جائیں، متواتر سے گا خواب از خود بیزور پڑے اور ہاتھ

”آپ کو بتا دے کہ میں گھر کی غیبت سے احاطہ تک انھوں کو نہیں دے رہا ہوں۔“

اے خراب سے خدا کا تکلیف نہ کر۔

”آپ ابی سے کہہ رہیں اور عار نہیں ملنے والے کون سے لاک صاحب آگئے تھے جو ہمارے گھر کی خارجی ضرورت تھی۔“ (جوہر جلد ۱، ص ۱۷۱)

ہیں..... لا حول ولا قوۃ! اس نے غور سے غور کر لی تھی۔

اور جب وہ تھوڑی دیر بعد اٹھ اٹھا، کھانچا تو رات گھر میں سبھی کو بیدار کر دیا۔ پھر سب سے حصے سے رہا تھا۔ وہ کھانا کھا کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے کمرے کے دروازے پر ہاتھ رکھا۔ اس نے اس کے پاس پہنچی خیرول کا سامنا کیا۔ وہ اٹھ کر کھانا کھا جس میں بڑے ذوق و شوق سے کھا کر بیٹھ گیا۔

"مجھ کو جاننا چاہیے کہ وہ لڑکی اپنا افسانہ میرے پاس لے کر آئی تو میں نے اس کا لباس دیکھ کر ہی کہہ دیا کہ ناقابلِ شاعت ہے۔ مگر جب میں نے وہ اسٹارڈ ڈھانچہ دیکھا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ کتنا حسین اور دلکش ہے۔ تو اسے اپنے پاس لے کر آئی تھی۔" اس نے کہا۔

"تو سب فرمایا آپ نے؟ غالب شاعر بنے؟ افسانہ نویس بن گئے؟" انہیں نے جرح کیا۔
"اور جس مالدار لڑکی کے کپڑے وہ ایک کی تعداد میں لے آئے، وہ خود بڑے مخلصانہ طور پر لکھا تھا۔ وہ میرے پاس کمرے میں لے کر آئی تھی۔ وہ میرے پاس لے کر آئی تھی۔ وہ میرے پاس لے کر آئی تھی۔"

"فہمیدہ عالی! آپ اپنی بے وقوفی کی حرکتوں پر ہنستے کیوں نہ رہا کریں۔ پھر آپ کو کبھی نہیں آئے گی۔" وہ بالکل دیکھ بھیکے ہوئے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

فہمیدہ بیکر کی بات پر ہنسا۔ اس نے غور سے دیکھا کہ اس کا فعل کتنا بوجھنے کے بعد ہی مل رہا تھا۔ مناجات کے ساتھ ساتھ وہ کچھ دیر تک غور کرتا رہا۔ پھر اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

"کیوں اب خیرول کو بھی دیکھو ہو گیا ہے کیا؟" وہ راجہ بلال جھانک رہا تھا۔ چار چار حصے پر لکھا تھا اس نے دیکھا تھا۔

اور وہ خوب کامروا؟ اس نے کالی مرچ پر بڑے بھرپور سے دیر لگی تھی۔ اس نے چکنا چکیا اس کے کانوں میں اس کا گھول رہا تھا۔ اور وہ شرمیلی شرمیلی ہو گئی تھی۔

پھر اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

اس نے کہا۔
"میں نے اسے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔ اس نے اپنے کپڑے دیکھے۔"

”کیا بات ہے؟ یہ تو صحت مند لڑکا ہے، آج غلام کے ہیں، بچہ کے چھٹی ماہ کی ہے۔“
 چھٹی کے بعد چار ماہ اس کے ساتھ ساتھ چار ماہ گزر گئے، چھٹی تو گھبرا گئی تھی۔
 ”آج صبح کی کیا بیکس من کے بیٹوں کی لئے تھیں۔“
 ”اوہ بیٹا، بات ہے، آج آپ کی چھٹی ہے،“ گھبرا گئی۔
 ”بہتر ہے، مجھے تو دیکھا، ایک اچھی آواز آج آجوں کا،“ فریال نے بتایا۔
 ”اس کا مطلب ہے کہ اس کا بھی صوف کسے آنے کی امید ہے؟“
 ”نہیں، آج تو صحت مند لڑکا ہے، آج تو بڑھ چکا ہے۔“
 ”تو کچھ دیر دیکھ لو، کچھ دنوں میں تو اس کا خوارق ہمارے گھر میں ٹھانڈی ہو جائے گا۔“
 ”اگر آپ کو اس کی تائید میں کچھ کہنی ہو۔“

وہ دونوں استخوان اور کھس کی باتیں کرتے ہوئے جاری تھیں کہ عاصم ہنڈا کا کارڈ کے ریپڈ ان کے بھوت قریب ہی ہے۔

تکسیر: تفسیر کے معنی ہیں۔

فرمان نے مزید دیکھا تو قوس قزح ہی اس کے چہرے پر چھا گئی۔

”نگار! اگر تم مجھ جانتے ہو، میں نے تم کو اس کے ساتھ جاری ہوں“ قریب آئے کہا۔

دیکھتے کاڑی دن سے اس کے پاس سے گزرتی۔

”اسم لا انا ولا قوتی!۔ مجھے رکے ہوئے رکھنے کی کوشش

میں نے کہا کہ میں نے اس کا ہاتھ مارا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کا ہاتھ مارا تھا۔

مگر جتنی جلدی تھی اس قدر ہی جلدی ہوئی کہ مگر کی ہوئی کھیں اور ابا بخیر ان کی دکان پر تھے۔ انہی یا بلکہ نے اسے شربت کا گلاس اسے کرنا ہے مگر بے کی دھوئی اور وہ ہیں سمجھے کے بچے لیٹ گیا۔

پھر ہمارے عقیدے میں اس قدر تبدیلی آئی کہ ہم نے یہ تسلیم کر لیا کہ ہمیں اپنے عقیدے کو اپنی زندگی میں لایا جائے۔ (اس کی آواز میں حلقہ)

۱۰۔ ”میں نے تم کو بھی آپ کی اس بات پر آمنا کیا ہے کہ آپ نے اس بات پر آمنا کیا ہے کہ آپ نے اس بات پر آمنا کیا ہے۔“

”آئی... مگر آپ کو کیا؟“

”آپ کا اہلہاؤسے میرا نام پوچھ رہی ہے۔“

”شیراز! کیا آپ نے اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا؟“

”خوش گری اور پھر شک، کجک، چنگ سوٹ میں آخر یہ جیوتی ہی نگ رہی جو ادراپ غصے میں تڑپ جائے کیا حال“

”سچ کیا... کیا؟“ اس نے دہمیدور کو غور سے دیکھنے کے بعد سامنے گھر کی کڑک کا منظر دکھائی دیکھا۔
 ”آگ نے سامنے کا کڑکا ۱۳ بجے بجھنے لگا ہے۔ تو آگ کو اس شیشہ کا ۹۱“

”ہاں کرنا تو میں مگر سبب ملے یہ امت ٹھیکہ ہوتی“ وہ مسکرائی۔
 ”اچھا... اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ توئی کرنا صرف غامضی پر دل نہیں ہے۔ بعد ہو چکی تھی... تم نقل کب نہیں
 سرفہرست...“

”ہاں اس مسئلے میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس سے پاس ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا سامان۔“

”نہیں! پاس تو میں خود ہو جاتی ہوں۔“

”ہاں! احتمالاً کالی پر ایک غم زدہ اور غلط گھوڑی اس میں جو مٹھن کا دل باندھ کر دے گی سوئے چیر رہا ہے۔“
 ”اے واہ! اچھے جھکٹو! بے پناہ ہے جو میں اب اس کالی پر ستر ہزار روپیہ لگا رہا۔“

”جیسے میں بھول ہی گئی تو اس کا کیا کر۔ ہاں اگر تمہارے اخیار میں کوئی مسائل و مشورے کا کالم ہو تو مجھے

”وہ خیر نمیک ہے مگر میری افہار سے جوئی اُنکے سے سا پیسے کی کو حاشرے کا کھانا کھانا ہے۔“

مات گئے وہ جاتے ہوئے نہیں کواپنے ہاں آنے کی دعوت دے رہا تھا۔
 "فرست کہاں ملتی ہے فہد بھائی! کچن سے آکر اجاگر مٹاؤ" سے کہہ کر ان دھولے مٹھر کے کاروبار بھی شروع

”کاشی سے آ کر یہ سونا نکالی ہے۔ سورہ کے کئی بے حد شوقین ہیں اور جب شام کو کاشی سے جلا نکالے ہے کہ کین جاسے گا تو کام لے۔ جسکی کا تو کام بدنام ہے کہ وہ کین آتی جاتی نہیں ہے گرامر سے کہو تو جاسا اور بدنام کر۔“

جب سوئے گا کہ اگر پرانے کے ذرا ملنا دیں تو اب گھوم سکیں گے۔ یہاں سے نہ جانے کہاں تک لے جاتا ہے۔

"ابھی کیسے لے سکا ہے گاڑی پر.....؟" اکی لکری ہے، تجھ کو ابھی زیادہ ٹھیک ہے۔ ابھی تو یہ دریا کا بھی کچھ

”اگر کسی کو کون سا بڑا ہی چیز ہے۔ وہ بھی آجائے گی“ ای کی نظریں فہم بھائی کے چہرے کی جڑائیں لے

”مکڑیوں؟“

”آپ کی طبیعت خراب ہے نا؟“

”آپ سے مطلب؟“

”دو ہفتہ بڑا گرام ہے۔“

”صاف صاف بتائیے یہاں کیوں لوں کر رہے ہیں آپ مجھے کیا سمجھتے ہیں؟ اور اگر کوئی ایسی ہی علامتی ہوگی تو جانتے بیچے میں اس کو کیسے میں سمجھوں جو ایک حد پار سے لڑنے لگے کہ وہ کون ہے۔ سمجھنا صرف ہے اس کی لڑکھن سے کہ جتنا آتی ہے مجھے اس کو لڑکھن سے۔ امید ہے کہ آپ اپنی تلاش کی کوئی لڑکی ڈھونڈ لیں گے اور یہاں خون ہر گھنٹہ کریں گے اس پر اطمینان؟“

”تمہیں! مجھے تمہارے سوا کوئی اور چاہی نہیں تھا کہ تو کیا کروں؟ جب بھی تمہیں دیکھتا ہوں میرا دل میرے سر سے پڑ جاتا۔“

”آپ نے مجھے کہا کہ میں دیکھتا ہوں تو کہیں آتی جاتی بھی نہیں ہوں بلکہ ہے کوئی زبردست علامتی ہوگی ہے آپ کو۔ اس شرمیلے خزانہ میں لڑکیوں کا نام لگتا ہوگا۔ یوں کریں کہ آپ کہیں اور نہ لائی کریں۔ تو یہ کوئی ایسے ڈانٹا کہ میں کہہ سکتا ہوں کہ میرے گھر میری نظر میں ایسے لڑکے دو کوئی کے ہوتے ہیں۔ اور آپ کی باتوں کو کوئی نہ ہوگی تو خون کریں گے۔ یہ کہہ کر میں نے ریسیور کر لیا۔“

”مگر چھ گھنٹے بعد ہی ٹیلی فون کی گھنٹی دو بار دنگ رہی تھی اس نے مجھے سے ریسہ ڈال دیا۔“

”جہاں دروغ خراب ہو گیا ہے۔ یا کہ کوئی جہاں لڑکا پاؤں کر رہے ہو۔ سزا آپ اگر تم نے جہاں فون کرنے کی جرات کی تو پھر کوئی طبیعت صاف کر دلاؤ گی کیا؟“

”اور سزا کا قصہ۔“ کوئی خوشی نہیں ہے تو اس سے ملنے کوئی فون نہیں کیا۔“

”اور وہ نہ ہوئی؟ آپ۔۔۔ میں بھی نہ جانے کون لٹکا ہے۔“

”آواز سے بغیر شروع ہو گئیں۔ میں تو ایک لڑکی نہیں ہوتا تھا اور تم نے بے مہارستان۔ اخبار والوں کے ساتھ کیا ایسا سلوک کرتا ہے۔“ وہ شرم سے کہتا تھا۔

”میری طبیعت صاف نہیں ہے نہ ہوائی اور نہ گھبراہٹ میری کہیں مجھ سے رشتہ نہیں ہوتی ہے۔“

”جیسے تمہاری طبیعت صاف ہوئی ہے جب کون سا تمہارے لوگوں سے بھول بھرتے ہیں۔ لٹکا ہے ہر وقت لٹکا ہے نہ کبھی اور میں ہوں۔“ وہ ہر بار لٹکا دیتا ہے والی نہیں ہنس پاتا تھا۔

”اوکے کیوں توں کیا تار ہوت؟“ اس نے پوچھا کہ پوچھا۔

”بواسل بات توں میں ہوں علی گاہی ہے کہ اسے کل رات کا لٹکا تھا آپ سب لوگ ہمارے ساتھ کھا گئے۔“

”گیا تھا تو کتا تو نہ بدلتا صرف تمہاری وجہ سے ہے کہ کسی ایسے کو تو مجھ سے کھڑا ہے۔“

”مکڑیوں تو طبیعت خراب ہے، بخانا رہا ہے مجھے۔“

”دعوت ہوئے میں نے چھٹیں کھینچے تو رونا دھونا کیا۔“ وہ روتے رہا تھا۔

”آپ اسی سے بات کر لیں تو ضرور چاہیے گی۔“

”مجھ سے تم خود کہہ دو جہاں میں اس وقت جلدی نہیں ہوں مگر بار ہے تمہیں؟ تم کل ضرور رازی ہو گئی تھی انتھار کر دیا گیا۔“

”مگر تمہیں کوئی نہیں تھا اور اس نے ریسیور کر لیا۔“ وہ روتے رہا تھا۔
”یہ کون تھا۔۔۔؟ جسے یہ کچھ سمجھتا تھا کہ میں نے ٹانگہ چلک سوٹ پہنا ہوا ہے؟ دو سوچ سوچ کر تھک کر بیٹھ کر کوئی سہرا لٹکا دیتا ہے۔“

”تمہیں اسے کوئی فون نہیں آیا۔“ یہی باتی تھا کہ اس نے اس سے پوچھ کر نہیں۔

”کیا آپ کا کوئی فون تھا؟“ وہ لٹکا گویا نظروں سے دیکھ کر نہیں۔

”ہاں حیدر آئی ہے کیا تھا کہ وہ میرا کمرہ کی لڑکیاں بٹھانے کے لیے میرے پاس بھیجیں گی۔ پہلے تو میں نے سوچ کر وہ میرا بدمش ہوا یا میری سیلٹ سے شام کی کوئی فون آئے۔“

”فون تو آیا تھا مگر اس سیلٹ میں نہیں۔“ تمہیں سے کہتا تھا۔

”اچھا تو کیا اب تمہیں اس کی لڑکیاں بھی آ رہیں۔“ یہی باتی پوچھ کر نہیں۔

”اور۔۔۔ یہ بات نہیں ہے۔ کسی صاحب کا فون دی، فون میں جاس نہیں لگا سکا اس نے فون پر لٹکا لگا کر مارے تھے۔“ تمہیں سے کہتا تھا کہ نہیں۔

”اچھا، کسی لٹکا کا فون؟“ یہی باتی پوچھ کر نہیں۔

”تمہیں سے ساتھ ہی فون کی لڑکیوں پر بھی مسکراہٹ نے، دھمکی کی کوئی۔“

☆☆☆☆

”کئی دن سے اسے بخانا رہا تھا کہ وہ کچھ لٹکا ہے جا رہی تھی۔ آج بخانا کی غارت سے اسے چکر مارا گیا تو وہ پڑنے پہلے اس نے کمرہ جاتے کا فیصلہ کیا۔“

”نظر میں آئیں مگر جا رہی ہوں میری طبیعت صاف نہیں ہے۔ شاید میں کچھ بھی نہ سکوں۔“

”تمہیں سے تم بہت۔“ اس تجرت کے فون میں ہواں گی۔

”تم چلو کیسے میرے ساتھ؟“ تمہیں سے پوچھا۔

”تمہاں سے ساتھ کیسے پاس نہیں ہوں، کچھ کے بعد مجھے خار کے پاس بھی تو جانا ہوتا ہے نا؟“ اس نے شرم سے کہا۔

”اورہ شرم تو بھولتی ہی تھی کہ میری غیر تصانی سرگرمیوں کے حلقوں کا چھائی میں پہنچتی ہوں۔“ اس کے لیے ہر قسم کی ہمدردی نہ ہو سکتی تھی۔

”کچھ سے کہہ دو کہ میرے پیسے دے دینی۔“ وہ لٹکا لٹکا رہا تھا۔

”لٹکا دیا وہ لٹکا سا لٹکا کر کے وہ لٹکا کے اپنے ہاتھ پر لٹکی ہوئی تھی کہ کوئی فون کی گھنٹی کی اور میری جگہ ملی گئی۔“

”اس نے اٹھایا۔“ اسلام بیگم دیکھ کر ہنس رہی ہوں۔“

”اب کی طبیعت ہے آپ کی؟“ وہی ابھی آؤنا تو تھیں میرا میری۔

”آپ۔۔۔ آپ کون ہیں؟“ وہ گھبرا کر بولی اس دن کا رنگ میرا میرا کے ذہن میں دھلک گیا ہے۔

”اسے یہ پتہ نہیں تھا۔۔۔ شرمہ بور بول رہا ہوں۔“

”کہاں کیا ہے فون آپ نے جہاں؟“ وہ مجھ سے کہتا تھا۔

”تمہیں۔۔۔ صرف آپ کے لیے۔“

اور ان کے لئے کھانا بن کر دیا۔

”کس کا تھا قانون؟“ اعلیٰ کمرے میں داخل ہوئیں تو اسے ریپید کریڈل پر دیکھتے دیکھتے غلجی تھیں۔

”تو سارے ملک میں اس کے اپنے بھائی کے گھر گئے۔“

انگریزی تو طبیعتِ خراب ہے اٹس نہیں جانتی گی۔

اپنا اکل دھوٹ تھا جاتے ہوئے نگاری کا یہاں ہے کہ پوسوں کو کالاج اور ٹی چلی جاو کی۔

تکافوت ہے مگر خدا خواستہا لے کر کہتے تو نہیں ہے کہ دو گھڑی کے لیے اے ماسوں کے ٹھہر بھگوان۔

فوجاں جا کر مجھے بورہت ہوئی ہے۔ سبکی کی ہے سرور پاجاتیں، فیدہ بھائی کی کہن تر تھیں اس مجھ سے ہواشت فیض

گنگا بات یہی ہے کہ تم وہاں جاؤ نہیں جانتیں۔ تمہارے اس کو میرے منکر والوں سے مراد ہے۔

۵۔ بچے باپ کا عاقبت تم شہ بھی ورا آئی ہیں۔

۱۰ جواب کہیں نہیں دیتی تاہم اس بارے میں جو اہم محکمے ہیں، ہر ذمہ دار کو دیکھنا ہے۔

”چھوٹا ہے ماما میری وجہ سے نہیں بابتی کو کہہ رہی ہے کہ وہ نہ کھلے اتوار کا دل وہ خود بخود اوپر جھڑکتی۔“ اس نے

[illegible]

ایسا بھی نہیں ہو سکتا۔ ” وہ غصے سے اس کے کمرے سے نکل گئیں۔

پڑھان ہو کر اس نے اپنا سر نیچے پر دکھایا۔ اسی کے منہ سے وہ بڑا عجیب جاتی تھی۔

بہن دو گنی بیور ہو کر آئی اسی لیے آج اس نے دل کڑا کر کے صاف صبح کر دیا تھا۔

☆☆☆

نام: ایک اور انسا کی تھیں ایک چوٹی کی چوٹی پر وہاں انسا کی تھیں انسا کی تھیں

کی نظریں اظہارِ جلیوں سے لہے درخشاں رہیں، مگر اندازِ کچھ ہو، بقا کا سرِ کعبہ کچھ نہ ہو۔

فِي الْقُلُوبِ

... خداوں میں چھوٹے جان نرور علی گاہ۔

ذکر از گشت چو ایں نے مرکز و محکا۔ ہر طرف بنا۔

یہاں پر ایک اور عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔

مہمانوں سے باہر کی جانب لپکی۔

”تکلیفیں..... میں یہاں اس آواز لبِ قند، بے قریب تھی۔“

اس کے تلامذوں میں، بھلیاں بھر گئیں۔ اس نے دیکھا اور باگے کنارے دو کئی میں اس کا منہ کھڑا۔

اسی ایک پھول کے تھا۔

”کہیں تمیں تم.....؟“ (میں) اتفاقاً دیر سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔“

ہم مقابلہ کشمکش میں بیٹھ چکے تھے۔

”آج کہیں کی سیر کرتی ہے؟“

”کچھ نہیں ہم نے جاؤ گئے اور ہیں جاؤ گئی۔ اس کے سمراس رہا۔“

”ہاں! مجھے غور ہو گیا بات“ اسی نے اپنے زور سے اچھا دھک دیا کہ اس کے ہاتھوں

”میں تو یہ کہتا ہوں کہ ان کے پاس پارلے ہاؤس کا چلوں گی میرے ساتھ؟“

آپ اس کا چہرہ خوش

اس کی مسکور کن آواز اس کے کانوں میں ڈیر پھونکتی ہوئی اس کے دل تک پہنچتی تھی۔

اپنی برہنہ ہوتی ہوئی کھڑکی چلتی چلتی علی جا رہا تھا۔

اور پھر..... تجھے یہ معلوم..... ایک کتاب کے پر

”بھوک لیا ہے کچھ کھاؤ کیا؟“ اس نے پوچھا۔

1000

اپنی بھانجلی سے جو کمال کر کے رہا جسے وہ ایک سانس میں پکڑ لیا۔
 ”خیر، یہاں اس کی جسمیں بھی گڑی ہوئی ہو گی۔“

”تم نے لی لیا پاس پیری، بھگتی۔“

”ترجمہ سے بہت گہرے پرچہ اس نے پڑھا۔“

چاہا۔ بے حد
شہ اس کے خیر۔

”اب ہم کہاں جاکیں گے؟“ اس نے پوچھا۔

”بہت آگے پہنچاؤ پر.....“

میں وہاں لوگوں کو چھوڑے ہوئے تیار رہا ہے۔ رات بھی سہارا دیں گے تو ہوتے ہوئے۔

ابھی دو تھوڑے قہرچ کے درختوں کے پاس چپکے والی سی مٹی کہ اسے یوں لگا کہ کسی

نہارا روپا بندھ گئی۔

"اب..... کیا تم روزِ ماحول ہے مگر اس کے جواب میں تم نے بھی شہر کے دیوان کے دیوانہ کھال ڈالے ہوں گے۔۔۔۔۔ ہے نا؟ وہ کل اسے شرفی سے دیکھتے ہوئے ہی چور ہو گئی۔

"نہارا" بات نے اب تم میرا جواب بھی پڑھنا چاہتی ہو۔ مگر تم یہ بد کا بندہ نکالنا ہے روٹی کھولنا ہرگز نہیں۔" فریال کا لہجہ تجھو لے ہوئے تھا۔

"کی نہیں..... میں یہ لڑائی لڑ کر رہا ہی نہیں رہی تو رہنے اور کھانے کا سوال کہاں ہے؟ کیا قری دور میرے پاس سے نہیں کیا سوچے گا؟"

"سوچے دو؟ کیا ہے۔۔۔۔۔ چار چھ ٹھکانے اور کچھ سے کا لیں چھوٹے شہر کا کلاہا نہ ہارنے؟ اس کا بچہ ہوا ہے گا۔ مگر یہ تو ہے کہ چاہے؟۔۔۔۔۔ کیا بات نہیں؟ جب شرافت آئے گا تو میں ابھرا ہرگز نہیں کروں گی۔ فریال صبر سے ہوئے کچھ نہیں کہہ رہی تھی۔

"میرا بارہا تو آئی نہیں ملتا، لیکن کا کچھ بھی نہیں ملتا۔"

"جیسے کہ تم بھی ہوتی، چار کی شاہراہ پر سامنے آ جاتے ہیں کھانا کچھ ہے؟"

"ہاں وہاں کوئی کچھ نہیں، کچھ داروں کو پتا ہوتا ہے۔ تم تو کبھی ہی پکڑ میں رہے گھر کے قریب اچلی سے کہہ دو کہ مجھے غائب کرنے کے بجائے لو اسے رہی ہیں مگر تم نے کچھ روٹی دے دو اور ذرا کھانا چاہی ہو۔ اب تم خود ہی سوچو کہ کیا کھانا اس کا کھانا ہے؟ پاس آ جاؤ، تم اس کی برائیاں پڑھان لے آؤ۔۔۔۔۔ جاتے پھرتے پھرتے جیسے اس سے کچھ بھی نہیں کہی، اس کے سامنے میں بھی تم سے کسی جھوٹ بھائی نہ ہو۔"

"کیوں نے اس کی ابھی سامنے بھی نہائی کر دی تھی۔"

"خیر فریال کی ان گھبراہٹوں میں اس کو اس آواز سے رو رو کر گھبراہٹ میں بولی۔۔۔۔۔ کچھ تم نہیں کرو، سوچو اور خود سوچو۔ میں میرا کھانا کوئی نہیں کھاتی ہے۔"

"جیسے کہ یہ بڑے خوبصورت ہو ہے جن اس میں لوگ پڑ سائی پکڑ جاتے ہیں۔ نہارے ساتھ بھی کھانا کھا رہی ہے۔"

"تم مجھ پر یقین نہیں کر رہی ہو مگر تم سے ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ اس کا دل میرے سینے میں نہ جانے کیسے اتر کے کچھ مجھے پتا چلی نہیں چلا۔"

"سب کچھ نہیں، کچھ کہہ کر نہارا راغِ خواب ہوا ہے اور نہا بھی سامنے نہیں۔"

"اور تم نے اسے قتل کر کے کھائی؟ میری کھانا کھا رہی نہیں۔"

"مگر یہ تو تو رہی میرا۔۔۔۔۔ لیکن اس کی تصویر مجھ سے دیکھ رہی تھی جو فریال نے مجھے میں سے نکالی کر اسے سامنے بھی۔"

"اور پھر دیکھو کس قیامت کا ہے، ہاضم میں کھاب کی کھاب لپے بیٹھے کسی کا انتظار کر رہا ہے۔ علم میں بھی آ سکتا ہے کہانی سے بار بار خوبصورت ہے۔"

"میں نے اس کی بھی تصویر نہیں کھائی۔"

"پہلے بھی نہیں کھائی۔"

"میری؟ ذرا میری زندگی! انتہائی مشکل۔"

غیر شرفی کا ہے کچھ
مگر آجے وار کیا ہے دل سے

میری زندگی؟ میری زندگی؟ میری زندگی؟

کیا بات ہوئی؟

کیا چاہو گے؟

میرا جانا؟ تو کیا؟

"کیا ہو کر پانا ہو جی؟ نا ہے؟ آپ کہہ سکتا ہو۔"

دیکھو؟ کسی جگہ نہیں ہے، اصل میں یہ ہاں۔

میری آنکھوں سے

میری آنکھوں سے

ایکے آگ لپٹی جا رہی ہے۔ ہاں میں مل رہا ہوں۔

نہارے لئے کچھ بھی نہیں کھائی۔

براستہ انکار اپنی تصویر کی تصویر نہیں کھائی۔

نہارے غائب ہونا
نہارے غائب ہونا

فریال! آج نہیں بخار ہے مگر اب بھی کیا کرنا؟ میری زندگی میں بھی کبھی نہیں ہوئی۔

جھٹ پڑا ہوا کھانا کھانے کے لئے نہیں جانی ہو۔

میں کہاں تک نہارے تصور سے اپنی گرداں، اگر تم نے میرے خدا کا جواب نہیں دیا تو جتنا میری حالت تم سے زیادہ برا ہو جائے گی۔

فریال! نہارا! صحت میری زندگی ہے، اور میری زندگی کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے۔

میں تم سے بہت کچھ کھانا کھاتا ہوں مگر میرا کچھ کچھ سے احساسات کا زہر کھانے لگتا ہے۔ سو یہی کہوں گی

میرا سا صبر، ابلا ہے میرے کاندھے

پھٹ ہے آج میرا شہر مکمل کر رہا

میں نہیں دل کی سیاست کا پتہ دیتا ہوں

اب اسے صوبہ دار مجھے ہارل کر رہا

ایک آگ لپٹی کی آگ سے ذرا ہٹ کر رہا

تم کے سونے ہوئے ڈھ کو منسلک کر رہا

تم مجھے چھوڑ کر جاؤ گے تو میری گرداں

ہاں کر دیا جانے سے پہلے مجھے ہٹ کر رہا

نہار کی اذیت سے کھٹ کر

جانے کے لیے قدم نہ جانے۔

"نیکو نہیں اسیری بات سننے" اس کی پشت پر آواز ابھری۔

اس نے کہا، "میرا کھانا کھا لیں اس کی سست آ رہا تھا۔"

"تجلی فرمائی؟"

"فریال اب کب بھی ہے؟"

"نہیں..... اس سے پتھر جواب نہیں ہو سکتا تھا۔"

"اس سے کہنے کا کوئی حیرے خط لکھ کر جواب دے دے۔"

"جی!" یہ کہہ کر اس نے قدم اٹھ کر جا رہا ہے۔ اسے جیل کا اس طرح راتے میں درک کرنا غلط ہے۔

ہاتھ پر ہاتھ لگا کر آتا ہے۔

اگلے دن جب فریال کا آئی تو اس نے اسے بھی بے ہوشاں کر دیا۔ "تو جانے کس ہفتے سے مرضی کی

دوا لے رہے کہ وہ سارا دن جی کو درک کر رہا تھا راج چھوڑ دیا تھا۔"

"میرا وہی دوا ہے؟" فریال اس بات کو بھی بڑے ذمے سے ہی سمجھا جیسے عدلیہ کی بیانیہ اس کے لیے کسی

اعزاز کا درجہ رکھتی ہو۔

چشمی کے رشتہ دار کا بچہ سے ابھی چھاپا اس قدم بھی ذمے نہیں لگتی تھیں کہ عدلیہ اپنے کسی دوست کے ساتھ

کاٹری سے کلک لگائے یا نہیں کرنا نظر آئے؟

"تجلی! میں جیسے عدلیہ سے ملتا ہوں؟" فریال اس کا ہاتھ پکڑنے اس کے پاس لے گئی۔

"عدلیہ اب میری ہی ہے۔ عدلیہ اب میری ہی ہے۔ ذرا ہی غور کی تو سمجھنا کی درست ہے تجلی؟"

"میں نے اس کی کل پکارا تھا۔ یہی تو ہے عدلیہ کے لیے جس کا یہ ہے۔ اراکھی۔"

"مجھے یوں سامنے سے دیکھ کر اس کا جیسے لگتا ہے۔ اس کے لیے جس کی بیانیہ کی واضح پکڑ تھی۔"

"ابھی میرا دوست زہرا" عدلیہ نے اپنے دوست سے خوف کھانے کا جواب جواب کھینچا تھا کہ مجھے

کے اور راج حادہ کچھ ہاتھ جو سو فیصد بڑھتے تھے۔

"زہرا....." اس نے جب تک کہ گرفت رکھائی اس کی آنکھوں میں ابھری رہی ہوئی تھی۔

"تجلی! ابھی عدلیہ کی کچھ باتیں ہیں۔ ان دنوں عدلیہ کی ایک شہاب ہے کہ وہ یوں ہی کاؤٹی بند لیا

کر رہا ہے کہ پکڑا ہے۔"

"تاہم کی طرف اشارہ ہے ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب تو رفت کیسے کر دے گا اس کا۔" تجلی نے استغاثہ

لیج میں کہا اور جانے کے لیے قدم نہ جانے۔

"تجلی! ابھی عدلیہ کی کچھ باتیں ہیں۔ ان دنوں عدلیہ کی ایک شہاب ہے کہ وہ یوں ہی کاؤٹی بند لیا

کر رہا ہے کہ پکڑا ہے۔"

"تاہم کی طرف اشارہ ہے ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب تو رفت کیسے کر دے گا اس کا۔" تجلی نے استغاثہ

لیج میں کہا اور جانے کے لیے قدم نہ جانے۔

"تجلی! ابھی عدلیہ کی کچھ باتیں ہیں۔ ان دنوں عدلیہ کی ایک شہاب ہے کہ وہ یوں ہی کاؤٹی بند لیا

کر رہا ہے کہ پکڑا ہے۔"

"تاہم کی طرف اشارہ ہے ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب تو رفت کیسے کر دے گا اس کا۔" تجلی نے استغاثہ

"تجلی! ابھی عدلیہ کی کچھ باتیں ہیں۔ ان دنوں عدلیہ کی ایک شہاب ہے کہ وہ یوں ہی کاؤٹی بند لیا

کر رہا ہے کہ پکڑا ہے۔"

"تاہم کی طرف اشارہ ہے ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب تو رفت کیسے کر دے گا اس کا۔" تجلی نے استغاثہ

لیج میں کہا اور جانے کے لیے قدم نہ جانے۔

"تجلی! ابھی عدلیہ کی کچھ باتیں ہیں۔ ان دنوں عدلیہ کی ایک شہاب ہے کہ وہ یوں ہی کاؤٹی بند لیا

کر رہا ہے کہ پکڑا ہے۔"

"تاہم کی طرف اشارہ ہے ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب تو رفت کیسے کر دے گا اس کا۔" تجلی نے استغاثہ

لیج میں کہا اور جانے کے لیے قدم نہ جانے۔

"تجلی! ابھی عدلیہ کی کچھ باتیں ہیں۔ ان دنوں عدلیہ کی ایک شہاب ہے کہ وہ یوں ہی کاؤٹی بند لیا

کر رہا ہے کہ پکڑا ہے۔"

"تاہم کی طرف اشارہ ہے ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب تو رفت کیسے کر دے گا اس کا۔" تجلی نے استغاثہ

لیج میں کہا اور جانے کے لیے قدم نہ جانے۔

"تجلی! ابھی عدلیہ کی کچھ باتیں ہیں۔ ان دنوں عدلیہ کی ایک شہاب ہے کہ وہ یوں ہی کاؤٹی بند لیا

کر رہا ہے کہ پکڑا ہے۔"

"تاہم کی طرف اشارہ ہے ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب تو رفت کیسے کر دے گا اس کا۔" تجلی نے استغاثہ

لیج میں کہا اور جانے کے لیے قدم نہ جانے۔

"تجلی! ابھی عدلیہ کی کچھ باتیں ہیں۔ ان دنوں عدلیہ کی ایک شہاب ہے کہ وہ یوں ہی کاؤٹی بند لیا

کر رہا ہے کہ پکڑا ہے۔"

"تاہم کی طرف اشارہ ہے ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب تو رفت کیسے کر دے گا اس کا۔" تجلی نے استغاثہ

لیج میں کہا اور جانے کے لیے قدم نہ جانے۔

"تجلی! ابھی عدلیہ کی کچھ باتیں ہیں۔ ان دنوں عدلیہ کی ایک شہاب ہے کہ وہ یوں ہی کاؤٹی بند لیا

کر رہا ہے کہ پکڑا ہے۔"

"تاہم کی طرف اشارہ ہے ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب تو رفت کیسے کر دے گا اس کا۔" تجلی نے استغاثہ

لیج میں کہا اور جانے کے لیے قدم نہ جانے۔

"تجلی! ابھی عدلیہ کی کچھ باتیں ہیں۔ ان دنوں عدلیہ کی ایک شہاب ہے کہ وہ یوں ہی کاؤٹی بند لیا

کر رہا ہے کہ پکڑا ہے۔"

"تاہم کی طرف اشارہ ہے ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب تو رفت کیسے کر دے گا اس کا۔" تجلی نے استغاثہ

لیج میں کہا اور جانے کے لیے قدم نہ جانے۔

"تجلی! ابھی عدلیہ کی کچھ باتیں ہیں۔ ان دنوں عدلیہ کی ایک شہاب ہے کہ وہ یوں ہی کاؤٹی بند لیا

کر رہا ہے کہ پکڑا ہے۔"

"تاہم کی طرف اشارہ ہے ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب تو رفت کیسے کر دے گا اس کا۔" تجلی نے استغاثہ

لیج میں کہا اور جانے کے لیے قدم نہ جانے۔

"تجلی! ابھی عدلیہ کی کچھ باتیں ہیں۔ ان دنوں عدلیہ کی ایک شہاب ہے کہ وہ یوں ہی کاؤٹی بند لیا

”اوپر آپ کو کونسی چٹائی! اگر فہرہ بھائی کی آواز غریب ہو جائے گی تو پھر یہ بہت ہی برا کام نہیں کے۔۔۔ بہت

یاد نہ چاہتا تھا۔ ہاں میرے گھر سے سانس لینے کی دوا دے سترہ روزی تھی۔

"طیو..... آواز نہیں آ رہی..... طیو.....؟"

"تو لگتا تھا کہ کسی کو سانس ہو سکتا تھا۔"

"اگر کوئی پیدا نہیں ہوا، تو میں بے گلی خون دیکھ رہی ہوں۔ اتنا کا وقت نہیں ہے میرے پاس کہ کوئی فریاد بھی سنوں۔" وہ بڑبڑاتی۔

"پلیز! لیجئے! خون دیکھیں کہ کیا زہر نے پھیل لیا ہے۔"

"نہیں۔۔۔ اس کی آواز میں کچھ بھی نہ گھبراہٹ تھی۔"

"نہیں! کیا تم نے اپنی دکان کی قسم نہیں لی؟ زہر بڑے عرصے سے پھیل گیا ہے۔"

"میں نے کہا تھا کہ اگر تمہاری موت نہ ہو تو کسی کی موت تو یہاں توں بھی نہیں۔" (اس کے لہجے کا جلال بڑھ رہا تھا)

"تمہارے بیمار سے سامنے آپ آ کر اور کوئی کام بھی نہیں کر سکتا۔"

"پھر تو میرے کام طلب۔۔۔"

"میں تمہارے سامنے نہیں آؤں گا۔ مگر اپنی قسم کھاتے۔۔۔"

"میں اپنی قسم کھاتے ہوں، یاد کروں! اس سے تمہیں کیا فائدہ۔۔۔ اور پھر جب میری موت سے کوئی واسطہ ہی نہیں تو ان باتوں کا مطلب؟ لگتا ہے مجھ پر کھڑے نہیں ہوئے۔ تو میری قسم۔"

"یہ قسم نہیں بھولی کہ میں دنیا بھر کی نہیں بھول سکتا۔ بہت سی باتیں صرف محبت کرنے والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔"

"بہت بڑا قول۔ دوزخ کی طرح اس قسم سے اور خود ہی چار ماہ سے لگتی ہے۔ یہ کیسی کڑی قسم ہے۔ کیا اس کو پانی نہیں دیتے؟" وہ کسی ایک عرصے تک لگتی تھی۔

"وہ بھی سے کچھ نہیں جانتا۔"

"اسن! اوکے۔ ہاں بھونکی اور اہل بات پر قائم رہنا۔ تجھے تمہاری عقل اپنی نظر نہیں آتی چاہئے؟ اور اسلئے؟" وہ اس کا جواب سے بغیر اس نے دیکھ کر کھیل پر پڑا دیا۔

"اور پھر..... وہ ابھی اسے نظر نہ آیا۔"

"خوش کام چاہا کہ! وہ دل میں ہی دل میں خوش ہو گئی۔ فریال سے بھی اس کا رابطہ بنائے! وہ کیا تھا۔ وہ تو جانتی تھی کہ ہر ایک کی قسم ہو جائے مگر اب تک یہی باتی کا رشتہ ہے تو کیا اس قدر بھی کسی کی قسم نہیں مانتی تھی صرف بات کیا ہوئی کہ اور شاید ایک سال بعد صبح تھی۔"

"میں نے کہا کہ سرال سے چار ماہ سے مٹھائی کے آٹے تھے جسے عزیز و اقارب میں بانٹا جاتا تھا۔ ہم کے دل تو کسی کو لایا نہیں کیا تھا اب مٹھائی بچھ کر سب کو کھانا بھی لایا جا رہی تھی۔"

"مگر میں سب یہ بہت خوش تھی۔ ایسے سفر فریال کی طرف کیا تھا۔ ابھی اس کے دل سے اور خود قسم ہو گیا تھا اور ان کے اس مٹھائی کے کردار کو دیکھتی تھی۔"

"میں تو سمجھ رہی تھی کہ میں اپنی باتی کا کوئی شادی کی مٹھائی تک نہیں کھلاؤ گی! غار! تو دور کی بات ہے۔"

"ابھی..... وہ اس نے پڑی۔"

"تجھے اپنی کے سرال مانے کیسے ہیں؟" فریال نے پوچھا۔

"مٹھائی جان کے ساتھ دالے ہیں انھیں ہی ہیں۔"

"تو اب کب تک ہوگا؟"

"ایک سال تو گزر جائے گا۔ ہمارا اس سلسلے کی عزت دینی میں ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنی سزا نہ پھیلے گی۔"

"ایک سال تو بچا بھی نہیں گئے گا۔ یوں ہی کہتے ہیں کہ اگر کوئی مر جائے۔"

"ہاں! جاتے ہیں ایک سال کا عرصہ گزار یوں میں ہی تو گزارا ہے۔"

"اس کا کچھ سے کرتے ہیں، ان کا اس قسم کھانے کی سزا ہے چار ماہ کی قسم کھانے کی بات پر بچپن کی جلی جھرت کی۔" فریال نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میں نے کہا۔"

"میں اپنی باتیں سننے والوں کو کئی دوسری بات کر دیتے ہیں۔ عرصے بعد تم سے مل رہی ہوں۔" سچا تمہاری شادی میں بیٹا ہوا تھا۔ جب اس کو کئی دن گزرے گا کچھ کھانا کھائی گئی تھی۔ وہ بڑے چار ماہ کی قسم کھانے کی بات پر بچپن کی جلی جھرت کی۔

"ہاں! لیکن اب اس بات سے بڑی ہوئی ہیں۔ اس کو ہنگامہ مشکل ہے۔" بچے خاص طور پر بچپن کی بات پر بھی 14 گئے نہیں ہو سکتے۔"

"تم نے کہا کہ میری ہو۔ جب ہی تو میں سب سے پہلے مٹھائی کے زور سے پاس آئی ہوں۔"

"یہ زمانہ تو چلی جاتے ہیں کہ زمانے کا تم کو شادی کی شادی میں اپنے ساتھ دینی کو بھی لے آؤں۔" شادی کی تقریب میں کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا کہ کون کہاں سے آیا ہے۔" فریال شادی سے پوچھ رہی تھی۔

"میرے خیال سے نہیں کہ پھر تمہارا بدلہ کا کر دے گی۔" اس کو بھی کچھ یاد دلوانا۔" لیکن اس نے عرض کرتے ہوئے کہا۔"

"اسے دیکھو تو اب نظری نہیں آتا۔ اس نے تو اپنا یہ سسوی بھی کر لیا ہے۔ بہت شرمندہ سا تھا ہے۔" اور اس کی وجہ سے میری دکان پر بھی بال آ گیا۔" عدیل اس کو کون کر کے ٹھک جاتے ہیں مگر وہ نہیں

1. "ایک ایک کر کے کھائے اسے اپنے سب دوست چھوڑ دیے ہیں۔"

"اجابا! میں کوئی ہوں۔ ابھی اپنے کلمے میں بھی مٹھائی پانی ہے۔" اس نے اس کی بات اچھائی کیلئے دیکھی سے سنتے ہوئے کہا۔

☆ ☆ ☆

"میں اپنی کی طبیعت اب باقی غمک تھی۔ رشتہ ملے ہوئے کے بعد ایک بار بھی انہیں دیر نہیں پڑا تھا۔ انہوں نے کہا۔" پھر سب کے رشتہ دار بھی مل گئے۔"

"اس نے سمجھ کر ہی میری شادی شروع کر دی تھی۔ ابھی ابھی اپنے جیہ کا سامان سٹکانے میں ایک کر کے دینی تھی۔" دیکھ کر کہا کرتی تھی۔"

"اسی شروع سے ہی اپنا کام وقت سے پہلے کرنے کی بات تھی۔ اس لیے وہ دینی کھنڈ نہیں بنی جا سکا اور اب اس کے صاحب سے بگڑنے لگے۔"

"اب اس کے صاحب سے بگڑنے لگے۔" اس کے بعد وہ بھی کلمے کی اس کے ساتھ چلی آئی۔ ابھی اس زہر سے بچنے کے لیے کہ میں دیکھ رہی تھی کہ اب کچھ سامنے نظر نہ آئی۔"

اور چار ساتواں تھا۔

ایک شرابی نے چٹائی پر لے کر کہا "یہ دیکھو لکھائی کے لیے ہے۔ آؤ حادو دیکھ گے اور بائی آؤ دیکھیں۔"

"بچے بچے کھانسی لکھیں بھرا پے دوست کو یوں گے۔" شہیار نے انہیں ایسا اور دو گھنٹے بھر لیے۔

"یہ آپ نے جو کیا کر دیا؟" لڑکی ہاتھ پر مصروف تھیں وہ بانی کر بولی۔

"اگر اس میں آپ کو کچھ کھانے کے آٹھ تیار ہو گئے تو کچھ پکارتا ہوں۔" شہیار نہیں کہہ سکا "دو لکھا کی

حالات اس کے دوست نہیں دیکھیں گے تو کون کرے گا؟"

اور فرج ان کے اس شراب پیلے اور دو چاہت بکری شخصیت کو دیکھتے ہی کھڑی ہو گئی۔

"آپ یہ آپ کو پورا دنیا بچا گے۔" اس کے دل کی آواز کو یہ جملہ مانا دے رہا تھا۔

"نکلنا اور چھوڑ چھوڑ۔" شہیار نے اس سے دو بار دیکھ کر پوچھا "اگر آپ نے اپنا

حصان غور کر لیا ہوں۔" دو لکھا کو کھانسی تو ٹیک ڈور لیا جا رہا تھا۔ "مجھے پاتے سے بچو نہیں ملا آپ کو۔" چاہیے

اور اس کو فرما سکتے ہیں۔"

"آپ کو کیا چاہتا ہوں؟" اس کے کب دھرتے دھرتے مل رہے تھے۔ دوسری لڑکیاں آن

اں آن میں دوسرا گلاس لاکر چھوڑا اور اچھی لکھیں گیں۔

"غربت تو کچھ شربت میں نہیں ہے کدو سے ہوئے بارانوں کے ساتھ دو مفران بھی لاد دیا گیا تھا۔" چھوڑ

پڑا، پھر دیکھا کہ لکھیں چاند تو کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار اس کی کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

"شہیار بار کچھ اس کا کمرسولانے اور کچھ لکھیں بھی آ گئیں۔

مگر چند گھنٹے میں اس لیے کہ بعد از شہر لاکر اس کی کھیت کر دی گئی۔

اس کا مطلب ہے کہ پھر پھر کھیتیں ہوں گی۔ اس نے دل میں سوچا تو بھر کس کا تھا؟

"آپ یہ کون سے فونی بار بار کون روٹیہ کر رہے۔" چھوڑا اس نے کھیت کی کٹائی اور گھر سے چلی باقی کا

دیکھ لیا کہ کچھ کھوسو رہی تھیں۔

"کیا سوچ رہی ہیں باقی؟" اس نے عرض کی اپنے سر کے نیچے رکھے ہوئے چرم۔

"کئی کر خوشیوں کا زمانہ کم ہوتا ہے اور کون کا زیادہ۔" اس لیے جب خوشیاں ملیں تو اس وقت کو گنوا نہیں

چاہئے۔ کہ پانچ لکھا یہ تھیں شہیار نے کہا۔

"کیا خوشیوں کا باعث ہے کسی خوشی ہے؟" اس نے اسے کیوں دیا وہ یہ پوچھ گئی۔

"بیت جو خوشی ہے۔ اس کی روشنی چھوڑ دینی میں ہم بھی کر رہے خوشی کے سبب ہو تو اسے چھوڑ کر دینی

سے اور کم سے کم اور ہوتا ہے وہاں خوشی ہو جاتا ہے۔"

"کیا ہر بات کو کہتی ہیں؟" یہ سوال اس کا درمدم دم ہو چکا تھا۔

"نہیں اس کا خلق خود ہے۔"

"اور وہ کب کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ کب کہہ دے؟" اس نے پوچھا۔

اور کچھ دنوں کو بیٹھے اور ان سے اپنا زمانے کا بھی عادی بن گیا۔ فوج کی مسلسل نظروں کی قتل اس نے محسوس کی تھی مگر انہی دن سے سر جھکا دیا۔
 ”بھلی کھلی آ.....“ اس نے زور پکے کہی کیا تھا۔

”فوج بڑا دانا ہمارا اور دل و کچھ.....“ اس کی زبان سے آئے جس خاموشی سا ایک جگہ بچھا کر رکھا۔
 کھانا شروع ہو چکا تھا اور سب برائی کھا کھا رہے تھے۔ بڑے شوہر والا دروازہ ابھی اس گاؤں میں نہیں آتا کہ عمارت کے ساتھ لڑکی کے لئے داہنی کمان کھائیں۔
 میرا ان مہمانوں کے پیچھے بڑھ رہے تھے۔
 ”بہن! ہاں! اور.....“

”پھر اگر تم ان ہیں.....“
 ”اے وہ! اور تو کسی چٹھیا کوئی نہیں.....“
 فوج کا دل چاہتا تھا کہ اس کی پیٹ میں کچھ اور اس کے لئے اس نے اپنے اور بڑا ہلا۔
 شیار اس وقت حقیقت سے خوب ڈان دیا رہا۔
 ”جی! وہ لڑکا کھائیں کھائے.....“ وہ اپنی زبان کے ساتھ کھا رہی تھی۔
 ”اسے تو کل سے جوت لگ رہی ہے۔ یہ کیا مونسے پر چڑھ کر گاؤں کی بھینیں دیکھ گاہ؟“ حلقہ کے دوسرے دوست ملے گئے۔

”کیا خرما ہے نہ کچھ.....“ جس بھی اب دوستوں سے ساتھ لڑا اس کا صحت چاہے اب آواز ہی آ کھاتا اس کے لیے نہیں رہا۔ اب جو بھی کھائے کھائی وہ کھائے گا۔ جو روکے گی اور کھائے گا۔ ”خیار کے پتلے تو بھول کے چلے ہیں، میں دے دے اور دھینکا کھا کھا کھا.....“ اس نے سر ہلاتا۔
 ”کیا تو خیر لڑکا کھانے کی مونس کی شکل سے آئے وہیں روانے میں کھڑا دیکھو تو کیسے سے کہا۔
 ”اب وہاں سے نکلا اور اس کا چاہ بیٹی آئی جیسا خیار اور ان کی شہن فرست بھی ہوئی تھی۔
 ”نہی گی! میں آپ کو کہتا ہوں! اور ان سے پوچھنے لگی۔
 ”خیر! چلا میں کو بھلی ہوں۔“

”فرحت! آپ میں آپ کو بیٹھا ہوں؟“ اس نے پوچھا۔
 ”میں جیسا کوئی ہی نہیں ہوں! کچھ نہیں ایک چڑھ چکے ہیں۔ جاوے ہاں تو مجھے کے نوشین شیار بھائی ہیں۔ جس رات ان کی وفات ہو گئی اور وہ کو کھانے پینے کے لئے کھینچے گئے۔“ فرحت اپنی کسی کارن کو عادی تھی اور فوج کو اپنے میں ایک مٹاس ہی اڑتی مٹوس ہو رہی تھی۔ اسے ہاں لگا بھیے فرحت! اسے چار ہی ہو کر اسے خیال پکڑا میرا خیال جیسا بے حد شوش سے کھاتا ہے۔
 ”ابن دوست ہوئی تو اس کی آنکھوں میں وہ صبر آسوس تھے۔ (پچھلے دنوں شیار کو سب دیکھوں گی)
 ”اے وہ! میں نے سنا کہ وہ اس کی کھلی دوسری ہے۔“ کسی نے کہا۔
 ”سبکی اس لیے وہ وہی ہے کہ میری شکاری کیوں نہیں ہو رہی؟“ وہ لگا کوئی دوست لڑا تو سب ہی اس پر ہنس رہے تھے شیار کا چھوڑ سب سے نوازا تھا۔
 اور فوج کو اپنا گھیرے اس کے کورے میں پر خوشیوں کے مارن کا کوئی جوتنا پڑ گیا ہو۔

”اب یہی کہو ہے جیسی پرانی پڑے اور وہ کیا میں دن بھر ہے اور فوج کو اپنی دگ دگ سے کھانے کی عادی ہو کر آ رہی ہیں.....“

اسی لڑکھڑکے کی جیسی مگر فوج اس کی آنکھوں سے اچھل گئی۔ آنکھیں اور دھنکیں اور خیالوں کا لہر لہاں نہ دھنکنے کی سنے گا۔
 ”بہن! میں آپ کا بھی لڑکی ہوں۔“ وہ لڑکی کے جڑوں میں کسی بھی کھانے کے ساتھ میرا اچھا نہیں ہوتا ہے۔
 ”خیر! چہ کر وہ عادی ہو چکا کہ وہ اب سبز پر لپٹ گئی۔“ جس سے اس کا وجود میں ہوا مگر نہ جانے کیا وہ مگر کہ فوج سے کھانے کی جیسی تھی۔ آکر وہ کھانے بھی اچھا آئی کی نہ ماسے جیسا کھانے تھا۔
 ”اب! ابھی سے ڈیڑھ رات بہت گئی اور میری آنکھوں میں کھانے کا کمان تک نہیں ہے۔“ اس نے ہر دلی لڑائی لڑی اور اپنا چڑھ چڑھ کر کہہ دیا۔
 ”جانک! یہ بھی نہیں تھی۔“ جھٹک کرنا چاہا اس پر جھٹک آیا تھا۔
 ”اب! میں لڑکی ہوں جیسی تھی۔“ جانک! میں بھی نہیں تھی ہوئی تھی۔ کیا دیکھا اس نے سوجا۔
 ”خیر! اب میں اس کا نہ چہ چہ جیسی نہیں اور اس کی برائی کی مگر کھانے جو ہوا سے کھور کر رہی تھی۔
 ”ایک اسے لڑا اس کا کہ جس کی کھانے میں اس نے پڑا ہوا ہے۔ چاہو نہ میرے ہی آ کھا۔“ فرحت نے ہنس لیا۔
 ”اب! اب کھانے کو چھوٹی سکوں.....“ وہ پھر ایک عجیب بات کہی جانک! میں سے ڈیڑھ گھنٹہ آگ۔ وہیں کھانے کی کوئی نہ میری چاہ اس کے بے حد پروردہ کو کھانا۔
 ”کیا! میں اس سے دور ہو کر بھی دور نہیں ہو سکتا۔“
 ”کیوں؟“
 ”کیا جس سے جیسی محبت کرتا ہوں۔“
 ”جیسا کیسے نہیں کر لیں؟“
 ”جیسا کہ میں نہیں کر سکتا۔“
 ”آپ اس سے.....“ اس نے فرحت سے پوچھا۔
 ”اب!۔“

”اب اسے لڑا کہ جیسے اس کی خاموشی کے ہر دم سے ایک ہی صدا آ رہی ہو۔
 ”اب! لڑکا ہے۔“
 ”اب! لڑکا ہے!۔“
 ”اب! لڑکا ہے جو کھانے کے آگے میں جاتی آنکھوں سے کیوں بندھ کر رہی ہوں۔“ وہ لڑکی نے اچھا ہی آنکھوں پر ڈال دینی سے آنکھیں کھل کر اس نے سوجا۔
 ”آپ اس کے کھانے میں ہوں کی طرح کھانے لگے۔
 ”اس کی بات دیکھ کر ایک ہی لڑکا ہی تھا۔
 ”اب! لڑکا ہے۔“
 ”اب! لڑکا ہے۔“

نہیں ایک شرف اور انھی لڑکی تھی یہ بات دوسرے سے چھپاتا تھا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ زور دانی احمقوں کی بہت کم تعداد میں ہی کی جاتی ہے۔ وہاں لوگوں کی اس وقت سے ابھی لاکھ کر تھی جب وہ لڑکی لڑکھائی اور اس کی پھولی میں کی ہم دعوت تھی۔ لیکن کوئی کہ جس کا انٹرول پر چا کر داتے ہو کر یہ لڑکی اس کے دوسرے بہت اچھی لگتی ہے۔

اور نہ تو لے کر انداز اس کے بننے کی اور اس کا بننے سے انھوں کا نہ کر لیتا۔ اس کے چال کا ڈھیل اس کی اصل میں اس کی پتھاروں میں شہر کا ہے کھینچے ہوئے مگر وہ ایک اچھی لکھیا لڑکی تھا۔
اور اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ وہ اس کی شکل سے لکھتی ہوئے کے باوجود بھی وہ شخصیت کے لحاظ سے اس سے مزید ہے۔
یہ انہیں سیکھنے کے لئے لڑکی کی اس کے سر پر نہ کر دیا جاتا تھا۔

تال کو فتح کر چلے تو فوراً، تھا مگر سر راج کے پاس کی طرف دلا معمولی اندیش کا حاشیہ یہ شخص ہر وقت ہنسنے پر تیار تھا جس کے پیچھے اس کی ذہین انھیں ہر وقت بھیج رہی تھی۔

نیکوئی خواہمورنی سے چھل اس کے دل کی دنیا کا نقش پھل کر آیا تھا ہاں اس کی شرارت سے بھی اس کے مارے ہوئے تھا۔ اس کی کیا سرگرمی کی بھی تھی کہ وقت آتے ہو جاتی تھی۔ اس کے لکھنے کا وقت بھی نہیں ملتا تھا۔ تب تک اس کاغذ سے اٹھ کر تھی اس اور ان کے جاناں سہرے اور جگہ سے لڑکی کے مگر جہاں اور کیا تھا۔ لیکن ابی، انوں سے تھوڑی سی اسباب کی طرف سے جاری تھی۔

کھینچنے کے لیے مگر یہ لڑکی تھی یہ آج کہاں جا رہی ہے۔ نریاں کی روش تو دوسرے سے دیکھ کر اور تھا کہ یہ لڑکی کہاں جا رہی ہے؟

ان لوگوں میں سارے دور کو نہ وہ اسباب پر کھڑا رہی سو ہے چلا جا رہا تھا۔ جب یہ خبر اس تک پہنچی آگئی کہ لڑکی نے لڑکیاں اس کے سر کھینچیں اور وہ لڑکھائی دے رہی تھی تو اس نے چا کر دیا تھا۔

لیکن کوئی کہ کر کہ اسے خود سے لکھتی تھی۔ اسے اللہ تعالیٰ نے ہاں ہاں چلا تھا مگر اس میں زور کے ساتھ لڑکی سے نہ تو دیکھ کر اس کے منہ سے ایک بات نکلی۔

”تم کیوں یہ بیٹیاں ہو رہے ہو حال ابی شکل دیکھی ہے تم نے۔ اس نے کون سا قہار کی گاڑی میں بیٹھا تھا اس نے اپنے آپ سے کہہ۔

بہن جانک سا کھڑا لکھتی ہاں سے لکھیں اور زور کہ کچھ اور اس کے انہوں کے دل پر گھر ہے۔
زور سے گاڑی کا زور دیا کھولا۔ اور وہ غصے میں پڑ گئی۔ دوسرے سرور دلوں کی خاموشی تھی۔

اس نے کہہ کر ان لوگوں کو دیکھ کر۔
زور سے اس کے گھر کے قریب کو ڈیڑ اور وہ اس ہائیک گری کی نظر اہل کار گاڑی پر جا کر لے کر آیا اور وہ۔

بہن بھتیجی دہی جب تک کہ گاڑی دوسری سمت سے مڑ گئی۔ جب وہ گھر میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھتے ہی دیکھتے۔

”بھئی دہی ہاں میں سے صرف میں ہی نہیں گری اور بھی لڑکیاں گری تھیں۔ سب کے ہوش اُٹی۔
”کون کس کے پیچھے کیے جاتی تو.....“ ابی ابی خاص سے بیٹیاں ہو گئی تھیں۔

نہی ابی نے تو اسے دیکھ کر ہی سڑ پر لڑا تھا۔ دوسرے جیسے اس سوچ کھڑی تو خودی در بعد وہ اسے چلا رہی

اسے اس سے کچھ نہیں آتا تھا کہ کس کو کیا جواب دے؟ اس وہ پیش چلی جا رہی تھی۔ خوشی کی کوئی کرلو اس کے اندر دوسرے چھل سا کہہ رہی تھی۔

دست دے دے دے زور کے لہو سے تو یکدم اس کا لکھ لیں ہی چل کر آیا تھا اور دشنی کا یہ مگر مگر کہ تاہم اس کا ایک اور انداز اس تھوڑی کا وہ اس لکھنے اس کے زور میں سہاوت کر رہا تھا۔

زور ایک پھانسا کہ ہے۔ زور اسے دل کی گہرائیوں کے ساتھ چاہتا ہے اور پڑا کرنے والے قسمت والوں کو قتل کرتے ہیں۔

اسے اپنی ذات کے اندر سے ابھرنے لگی تھی۔ مگر ایک کذب کا سارا احساس اس کی کئی ہم کو بھی ہر وقت کر رہا تھا۔

ٹاپے ہاں شاید لکھن کی کیفیت اس کے چہرے پر بھی تو نہیں کی ہر سات کر دیتی اور کبھی غم کے ہاں لاکر آ جاتے۔

لکھن لکھن کی لڑکیاں میں بہت کچھ دیکھنے جا رہی تھیں۔ ان کی طبیعت لکھن کی ہے خراب ہو گئی تھی۔ لیکن کاغذ سے دیکھنے سے کبھی گھر جاتی تھیں مگر نہ کاغذ لکھنے کے ساتھ میں بہت کچھ دیکھنے جا رہی تھی۔ پہلے تو فرما لیا کہ اس کے ساتھ چاہئے کہ وہ مگر نہ کہ مگر نہ لکھنا تھا تو نہ کہ نہ لکھنا کی گئی۔

میں میں بے حد تھا۔ لیکن خدائی چیزوں سے مگر نہ ہی۔ میں دیکھ کر نہ دیا، چلی ہوئی کو قتل سے نہ لے لے اس کو کو کہ جاتے ہوئے میں کوئی تو لکھنے میں سے ابھر جا کر لڑکی۔ مگر نہ کرنے کے وقت اس کا سر پست کیا تھا۔ لیکن کے ساتھ لڑکیاں اور بھی گری تھیں اور ان کے بھی دیکھنے آتی تھیں۔ سہاوت کاغذ کے قریب ہی تو رہتا تھا تو لکھنے کی کہ کہ اگرچہ یہ خبر پورے علاقے میں پھیل گئی۔ مگر لڑکیاں کی لڑکیاں اس کے گرد کی ہو گئیں۔

نہیں ہستال میں لکھنے اور لکھنا تھا کہ لڑکیاں تھا وہاں تھوڑی سی رہن ہی تھی سب گیارہ لکھن۔ سہر میں نہ مانگے تھے اور رات اور کچھان بھی چھل گئی تھیں۔ دوسرے مگر اس سے سی جی۔ اس نے دیکھا اور رات جاتی پر بیٹا اس کے قریب کھڑا ہے۔

”آپ کبھی تو سہاوت کے مگر وہاں کر کے بیٹوں؟“ زور نے لکھنے سے کہا۔
اس وقت کبھی اس کا جان اور ابی تھی۔ اس چال کا کہ اس میں کہ وہ رات کو وہ بیٹیاں وہ پانچ کی۔

”مگر آپ یہ رات میں تو آپ کو مگر کبھی کبھار دس۔“
”بھڑا بیٹے! اگر تکلیف نہ ہو.....“

”تو بے خبر۔“ اس نے اس کے کاغذ کا ایک اپنے ہاتھوں میں تمام لڑا اور دوسرے دھڑ سے اس کے ساتھ قدم پر جاتی۔ ابی اس کی گاڑی تک آگئی۔

اور حال کا دل چا کر کچھ کر تھیں کچھ کرے۔“ خیر وہ اس کی گاڑی میں مت بیٹھنا۔“
مگر اس کی اور اس کے سب لکھنے گھٹ کر دے گئی۔ وہ لکھنا تو کس جہاں لے گیا؟

حال جو لوگوں کے پیچھے میں لکھنے کے بے حد قریب کو اسے دیکر دھڑا تھا یہ لکھنے سا ہو گیا۔ وہ رات کا کچھ مگر نہ ہی میں اس کا کچھ قریب تھا تھا کا کچھ آتے جاتے اس کی نظر لکھنے پر پڑتی تھی اور پھر اس کا مگر لکھنے کے سبب میں ہی تھا۔

”میں نے اپنے آپ کو یقین دلایا کہ میں اس کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گی۔“

☆ ☆ ☆

ہمارے تھیں وہی سسرال، اگلے شادی کے لیے آگاہی کر رہے تھے وہاں اب آج جلدی پچی کر چکے تھے۔
 وہاں اگلے دن سے رہے تھے۔

”اے میری کوئی شہرینہ دے دیجئے۔ میرے لڑکے کو سال کے سال پھنسی ملنی ہے۔ جہنم اتر رہا ہے۔“

”ابن کثیر نے کہا کہ یہ حکم نے انسان کی بات، مہل کی اور جلدی جلدی کا کام نہ لے جانے لگے۔ عزیز اسی کو

[illegible]

”اے اے کائنات! تے آ کر سب کام کر لوں گی مگر کائنات کی پہچانی نہیں کروں گی۔“ اس نے کہا۔

”نہایت سچے گھیب کر کے چلی جایا کروں گی“ لہذا گھیب ایک ہون کا نئے جاتی اور وہاں چھٹی جاتی زہرہ کرے

اور جب وہ ایچ جی ڈن تک کاٹے گا تو اس کا مغل فریاں لے جائے گی۔

پھر یہ کہ اپنے حیرت کا بیڑا مٹیتہ..... کہ آپ کی بدلتی میں اور مرغ کل کی طرح سوپ رہے ہوں

”کون ہے اس کے ہاتھ سے بچپن کے ثقافتی قول پر گرا کر ایسا سوالیہ کلمہ یہیں ادا تھا۔
 ”ہمارے تعلیم: اس کا خوش حال۔“

ہمارے پاس ایسے ہیں
جو اس قدر صحت مند ہیں
جس قدر

کے لیے یہ سب سے زیادہ مناسب ہے۔

انہوں نے کہا کہ
ہم ان کے لیے ہیں
ان کے لیے جو

اسی طرح اگر B سے A تک
 سفر کیا جائے گا تو

کلکلی کی سرنگرو کا جاننا عمارتیں، زماور کے ساتھ ٹکھنوں کے معاملہ پر قحی۔ دروون مللی، جت پر ہینے دیکھ
ہے سے باتیں کرتے ہوئے ارد گرد کے ماحول سے بالکل غافل تھے۔

چائے کی جگہ شہنشاہت کو ملے۔ آج جاتی ہے کہ وہ دل کو بھی بہادر بنا رہی ہے۔ تینوں کے انکسار پانی کے کی طرح بہہ چکے تھے۔

”یہ ملک جہاں گیا ہوں کہ بہت کم لوگ بھی ایک طرف نہیں جوتی۔ دوسرے کے چنگی خوروں نے بھی کم کر کے لے لیا۔ وہ لوگ جس قوم بھی ہو گئے تھے۔ کہ زور نے پر بہت نظروں سے دیکھ گئے ہوئے کہا۔“

یہ محبت کسی ہلاکی کے باوجود دل میں ٹھہرا کر رہتی جاتی ہے پھر پاپا ہے کتنی خوشامد ہیں کہ انہی غلطی ہی جنم لیتی ہے۔

عصمت شاہیہ جاا ہے جس پر چڑھ جائے اسے اپنا امیر کر لیتی ہے۔ لگتا ہے تو نے مجھ پر کوئی چارو کر دیا

ان کی بہت بڑا چاؤ مگر بوس میں ہمیشہ اور کہنا: "لو کہ بھی منکر آتے ہوئے ہوا۔"

یہ سب کچھ دیکھ کر وہ بے اختیار ہنس پڑا۔ "اے خدا! کیا تم نے اسے جو کچھ چاہا ہے، دیا ہے؟" وہ نے

اس کی خواہشوں کی وجہ سے۔ جب تو وہاں محبت کی روئی چھلک اٹتی ہے۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ یہ چھلک رہتی ہے کچھ دباؤ ہو۔ شاید محبت اپنی بات لگا کر کسی کے ساتھ مزے تو لے سکتی ہو پاؤں ہے۔“

تجسّس اور اچھی نہیں..... قہقہوں اور ہنسنوں..... سبکی کی سا لگہراتی جلدی ختم نہیں ہو سکتی۔"

پہلے میرے ساتھ ہوئی جگہ۔ وہاں ڈانٹو کر لیں..... دوسری نے پوچھا کہ سائفر میں کیا کراؤ؟ میرا

ایسا ہے۔ ”تجربہ کرنے سے ہوا تو کراٹھ کھڑی ہوئی۔“ سخت جھوک لگ رہی ہے کہا، کھا کھیں۔“

دو چھوٹے بچے ایک گھنٹہ پہلے ہی اس کی طرف سے تھکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

میں نے کہا: "میں نے یہ سب سنا ہے۔" وہ نے کہا: "میں نے یہ سب سنا ہے۔"

”ایکایک میں جس شخص کو کرے مزید خواہاں چاہتا ہوں اور یہ جو شخص کرے ہیں ان کو دیر سے کہہ رہا ہوں۔ ایک غریب بڑا سادہ آپ کا گھر کا کونسا شہر سے جو کوئی آپ کے پاس آئے ہیں ان سے کہہ کرے میں نہیں۔ آپ کا گھر ان سب سے بڑا اور سادہ ہے۔“

”کرے بھی نہ پا میں گلاب بعد میں بھی نہ کھاتے تھے تو میں کھانا کھاتے ہی نہ تھا۔“
 ”نہیں! یہی سچ ہے، یہاں نہ جانے کون سے ایسا کھانا کھاتے تھے۔“
 ”تو کیا میں جا کر لے کر آؤں؟“
 ”نہیں! یہاں نہ جانے کون سے ایسا کھانا کھاتے تھے۔“
 ”تو کیا میں جا کر لے کر آؤں؟“

”وہ اس لیے ای جان نہیں رہی کہ وہ بے جلدی جلدی کا شہوت نہ تھا۔۔۔“
 ”نہیں ہے، اب فرحت آئے گی تو اس کے ساتھ جا کر دیکھ لو گی۔ میں بھی تو دیکھوں، کیسی ہے وہ بڑی مہربان اور حریف کر کے تمہاری بہنیں کھٹک رہی۔ ایسے ہنسی، ایسے غلطی، دایسے ہنسنے، دے گئے ہے۔“
 ”فرحت تو اس کی عاشق ہوئی ہے۔۔۔“
 ”کیسا اے، ہے تو ای آپ اس کی تصویر ساتھ لے کر آئیں بھی تو انہیں کسی حد پر ہی ہے جسے دیکھتے ہی میری کہنا ہے اس کا سر دیا۔۔۔“

[illegible][illegible]

”اے! چنے پر دس تھن! منتر صاحب کی بیٹی گل کی شادی ہونے والی ہے۔ فرحت (اس شادی میں) آئے گی۔ ان لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لے آئے۔“

”میرے خاں سے اسڑ صائب کی کئی لڑکیوں سے رشتے واری بھی ہے۔ وہ لوگ لازمی مومنوں کے۔“
 ”پھر دیکھنا کیا مشکل ہے۔“ خاں اچھے سے مسکراتے ہوئے بولا۔

”ٹھیک ہے، میں تم کو دیکھنا چاہتا ہوں، اگر پسند آئی تو رشتہ دے دیں گے۔“ عظمت نے کہا۔
 ”نہیں ای، اگر آپ کا بھی گئی تو رشتہ دے۔“ مجھے کچھ میری پسند آپ کی پسند سے مشروط ہو، لیکن مذاق کرم نہ تھا۔“

کہتا چاہتا ہے مگر انہوں نے تو صرف ایک کارڈ بھیج کر احسان کیا ہے کہ آتی ہو؟ اچھا ہے، نہیں آتی ہو تو آنا (نہ ہوا)

”اے میری سب سے قیمتی جان! سچ سے دعا ہے کہ وہ چاہتی ہی نہیں ہیں کہ ہم کراچی کے گھر پر آئیں۔“
 ”یہ اہل انوکھوں کے شراب خانے تھے۔ ایک خدا کاٹلے کا پیرا اس نے مجھ سے باندھا ہوا ہے۔“

”آپ نہیں جانتے گی کہ انہیں باغی ہونے کا سابق مزیدار جائے کا ”شمارے“ سے سمجھاتے ہوئے کہتے ”اور اگر جلی گئی۔۔۔ تو وہ باغی پھر جگ جائے گی اس کی عادت ہی ایسی ہے جس طرح بعض لوگوں“

سب سے اہل و عیال سے اللہ واسطے کا انقضیٰ کرتا ہے کچھ ایسا ہی وہ یاس کا میرے ساتھ تھا۔
 ”لوگ مجھ پر کبھی مئی آپ لڑنے کی شادی میں کیوں نہیں تھیں؟“

”اگر دے..... تو اب مجھے بلا کر رکھیں، میں اس بار سے گاؤں میں میرا جتنا قدری ہو چکی ہوں صحت کو“

ہوگی۔ میرے جیسے لڑکے لوگ ملنا چاہتے ہیں تم کا سیاق نہیں دے سکتے۔ اے، کچھ پڑھ کر کیا کریں! آپ کا بیٹا جوان ہے اور وہ کسی معمولی بات نہیں۔"

”ہاں ہاں! مجھے اگلی طرح پتہ ہے کہ میرا بچہ تو جب ہی حقیقت کی شادی میں ایک گمراہ تھیں اور اب اس عجلت میں کہیں نہیں۔“

”کوئی راجہ کو گھیا ہے؟“ اس نے حیرت سے پوچھا۔
 ”نہرے دوست حضرت علیؑ کی شادی راجہ کی فرست کی سرسٹال میں ہوئی ہے ان دنوں اس شادی میں لوگوں کی کھلی فرح؛

پیش کشی کی جاسکتی ہے۔ لیکن فرحت کے گھر پار پار پکڑا کر دیا جا اور گارے گمرے نے کا بھی کمر دیا ہے۔
 ”الایہ بھی کوئی بات ہوئی؟“ کرتے دو۔“

"مطلب نہیں تو تو میرا مطلب تھا نہیں سمجھا۔"
"مطلب مطلب ہوا بھلا.....! کسی مہمان کو آ نے سے متوجہ نہیں کرتے ہاں۔"

”اچھے گھر والے تو میرے پھر میں ہیں“ دودھ میں۔
”میرے گھر میں؟“

”مٹا دی کرنا واقعی قہراً لیا بہت سے تیزی۔“
”ابھی کہنے کر سکا ہوں، میں“ شجاع نے برہم ہو کر کہا۔

”کیوں، تجھے کون سی باتیں بتائی ہیں، انھیں۔“ ہند کو شکر ہے تیرے ادھر کون سی اذیے داریاں ہیں۔ ۲۔
 شری شہر اس لڑکی کو کہیں نے دیکھی ہوگی، ظفر سے تو ہمیں دیکھا، غریب سوچ رہی ہیں اب کسی دن فرحت کے۔

”تمہیں اعلیٰ ایجنسی سمجھ کر نے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ پہلے میں ایک جڑا سا مکان تو بنالوں، رہ مکان تو

”نکما کر رہے ہو مگر چھوڑا؟“ ہمارے گھر میں سے کئی لوگوں..... میں اور تو..... ہمارے حساب سے تو

پھر وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا: "خوب ہے اور کیا چاہیے۔ جتنا بڑا حق ہے لوگوں کے گھر میں،

"جس کو بچے جیتے رہا" غلط ہے گوشت اور دھڑ سے نہیں لگتے۔

"پھر کج بات ہے آپ بھی کیا شادی میں کرنا چاہتے ہیں جاری ہیں؟" اس نے اس سے ملکر پوچھا شاید ان کا فیصلہ نہیں ہو گیا ہو۔

"اپنا بھتیجی بنانا" ان کا بوجھ دو ٹوک تھا۔

"شہناز....." ساجد نے کوئی احتجاج کیا وہ اردو سے رہا تھا۔

"اچھا میں ابھی آ گیا" وہ کہنے لگے کہ میرا بڑا چاہا گیا۔

اور غصت سے جھک رہا تھا کہ وہ نے گیس۔ ان کے آنسوؤں کو اتار سے بہہ رہے تھے جیسے پہل پہل ہوں میں مگر ایک ایک آنسو بات کو بیان کر رہا تھا کہ ان کے دل میں کتنی ہوشی ہے۔ ان کی بھالی نے ان کا دل بھی دکھا، ان کو اس عزت و احترام سے نہیں ملا دیا گیا جس کی اس کو حق تھی۔

☆☆☆

"اے..... کیا سوچے چلی جا رہی ہو..... دیکھو؟ تمہاری آنکس کریم کی پانی کی مٹی" عدیل نے فریال سے کہا "جو کوئی کھولی ہی اس کی غلافی کری رہی ہو گی۔"

"مہ نہیں تم بھڑائی ہی انی اور ہمیں سے کیوں نہیں ملواتے ہو؟"

"تم نے بھی کبھی نہیں؟" وہ پہلے چوڑی سے بڑھا۔

"اب تو کہہ ہی ہوں میں تاں مجھے اتنا سے ملنا چاہئے۔"

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کیا خیالی تمہارا دل میں آچا ایک کیوں آتا؟"

"میں تمہاری ہوتی وہی جی ہوں اس لحاظ سے میں اس کی بھی بھاری ہو جاتی ہوں گی۔ کیا حفاقت ہے کہ میں انہیں پہلے سے دیکھوں اور کیا حق ان کی بات ہو کہ جا رہی رہتی ہو جائے۔"

"اے میں گھبراہٹ میں آ گیا"

"کیوں نہیں؟"

"میں سوچ رہا تھا کہ شادی کے بعد تم اس لیے کرنا سلاہ کر دی۔ آج کی لڑکیاں جو اچھے خلی سسٹم کو جان پہنچ کر رہی ہیں۔"

"مگر یہ دل سے بہت ہے میں تمہاری دل اور بہنوں کے ساتھ رہنا چاہوں گی۔"

"نہیک ہے تم لوگوں کا بھی..... کیوں بھی کیا چلے گی۔"

"مجھے چلنی ہے بعد میں تمہاری بات سے ملنا چاہتی ہوں۔" فریال نے بے بہری سے کہا۔

"آج کل تو وہ خاندان میں کسی کی شادی میں شرکت کرنے میں نہ ہونے لگی ہوئی ہیں۔ راجہ کی آج کا میٹنگ سے چلوں گا۔"

"کب آ کر یہی وہ سب شادی سے؟" وہ بے ہوشی سے پوچھ رہی تھی۔

"کہہ دو کہ تو پہلی ہی جی کرنا تو رکھ آ جا میں گھر میں نہ رہا کہ وہ کہہ کر کہی کو بھول جاتی ہیں۔ وہاں ہمارے بہت سے رشتے دار ہیں۔ ان کی دل بھی حیدر آباد میں بہت لگتا ہے اور جا رہی ہیں۔ کوہنہ جا کر بعد حرا آتا ہے۔ ان سب کا گھنٹن وہیں گزارنے کی شہ قریب ہو سب گھبراہٹ میں اپنی بے ہوشی سے دور رہے ہیں۔"

اور پھر پرامنیت سے مگر دیکھا۔ عدیل کی ہاں اور بھی حیدر آباد سے واپس ہی نہیں آئی تھی۔

"انہ کے ان سے کہیں کسی کا؟" ایک دن وہ انتہائی بے ہوشی سے کہہ رہی تھی۔

"میں کرو چکا جانی ہوں پلو میرے ساتھ۔ میں چاہوں گھر مجھے، اچھا میں لگا کر دو کی جو میری شریک ہوں۔ بچے اپنی ہوا سے میں اس طرح اسے کمرے کے کمرے میں رکھوں میں آتے دیکھ کر میرے گلے والے کیا وہیں کے کمرے میں جسے میں کمرے میں رکھتا ہوں وہاں کیا کیا کر رہا ہے کہ کسی کو کمرے کے ساتھ ایک کمرہ میں رکھنا آ رہی ہے۔" عدیل انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"میں اس سب کا جانی ہوں" فریال نے ٹھٹھکی ہوئی۔

"تم جانتے کہ مجھے اتنا غریب ہے ہوش میں ہے کیا خالی کمرہ میں چلی جانا..... اچھا بچے پہلے سے اسے اپنے گھر میں رکھنا ہے نہ کہ لیں۔"

"مجھے خود انہوں کمرہ کیوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

"بصرے کمرے میں چلا دو وہاں سے چلے اور وہاں کے کاک خراب ہیں۔ یہ بیٹنی تو نہیں ہو سکتی ہے" اب اس نے اس سے بڑا کرنا تھا۔

"مجھے کتنے سے کمرہ دار مارا خواب ہو گیا ہے کہ وہ چلا ہی نہ کر سکتی تھی۔"

"پھر کب کل رہی ہو میرے کمرے؟" اب وہ اسے بات چیت میں پھنسا رہا تھا۔

"میں نہیں جا رہی..... اسے اس ذکر سے غلط ہی ہونے لگی۔"

"ہینڈر اگل چلا اس سے ساتھ میرے گھر رہا تھا کہا دار سے ملے تو اس کا ہمدردوں بل کر لیا کرے گی۔"

"میں اب کتنی تم پر لگاؤ نہیں ہو سکے ہوں۔"

"اب اگر ہی حیدر آباد سے نکلتی آتی تو اس کا یہ جلیقی مطلب نہیں ہے کہ تم اس کو میں سے جدا نہ بھجواں جس میں اس کے لیے جانا ہے۔ ہینڈر چلا اس سے میرے ساتھ۔ میرے گھر میں لایا جت میرے کمرے میں کہہ رہا تھا۔"

"ہینڈر اسے لانا کتنا متراوا..... جب تم ہو ہی آتی کیوں کی تو مجھے لے کے چلا رہا کیوں کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

اور پھر وہ بھی کی ہتھی گئے۔ فریال نے پوچھا اور نہ ہی وہ ملے نہ کر رہا تھا۔

"اب وہ دن وہاں سے میرے آ کر فریال پر چڑھائی ہو گئی۔"

"سو مجھے اس کہنے میں ایک بچہ کرنا تھا انتظار کرنا اچھا نہیں لگتا۔ اور اگر دیکھتے ہوئے تو کوئی کی نظر میں آتا۔" سوسلور کی ہوا میں اسے میں نے اپنی ذات ہوئی ہے یا یہی سمجھ گئے تھے۔"

"پھر میں کیا کر رہا؟" وہ ان کے کمرے کے اندر میں ملا۔

"میں اس سے آج تو میرے ہوا کی ہتھی سے بھا کر رہا۔"

"میرے ساتھ ملنا کا کاروبار ختم ہو گیا ہے۔"

"تو تم مجھے پہلے سے بتا دے کہ میں اس میں نہیں آؤں گا یا یہ میں بھی نہیں آؤں گا۔ کم از کم میری ہوشیاری تو آتی تھی۔"

"میری کی طبیعت خراب ہے ان دنوں اس وقت بھی در لگنے لگا تھا۔ میں نے سوچا نہیں تھا چلوں۔"

"نہ..... تمہارے..... تمہاری ہی حیدر آباد سے آ گئیں؟" وہ بے تکان پوچھ رہی تھی۔

"ہاں آ گئیں۔"

"کب آئیں؟"

"جیب لٹو کر دیکھو یہ کادو کچھ کھولیں گا اس طرح جانا عجیب سا لگتا ہے۔" وہ انکس بھرے گئے شہسلا۔
 "عجیب کیوں کر انہوں نے تمہیں بلایا ہے؟ تم کوئی ایسی ہی سے مہمان نہیں ہو سکتے؟"
 "نہیں فرحت! اس کی جگہ جا کر تھوڑی دیر ہی ہوتا ہے جہاں کوئی آباد دوست نہ ہو۔۔۔ کوئی تعلق ساقی نہ ہو۔"
 "تھوکیے ہے تم مجھے سناؤ کہ جس کیلئے جانا اور پھر سے گھر پہنچا رہا میں راستہ کو تک نہیں سکتی۔ میری ماں کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔"
 اور جب وہ کمرے کے شہسلا صاحبہ کے گھر پہنچی تو تقریباً وہیں عروج پر تھی۔ لڑکیوں کا ٹیکہ گروپ اور عکس پر کوئی کتبہ کار تھا۔

انہیں پہلی ہی گفت و بال ہوئی۔ جاکر پھر کے لڑکی والی، جی جی، اس کا بھروسہ کسی لگن لٹو خانے کی طرح ڈال دیا۔
 فرات کی لڑکی ہرگز نہیں کاہل سے گھبراہٹ میں ہوئی جیسا اور چوہہ پرانی کسی آہٹ کی طرح پہلے ہوئے تھے۔
 "ہیکر کر مجھ سے تمہارا کچھ بھی نہیں اور جیسا۔۔۔ کتنا کلاس تار۔" کیجئے بار بار تھا۔
 "جی جی فرات سے؟" فرحت نے اس آواز کو گرا سے ٹوکا دیتے ہوئے کہا۔
 "نہیں، یہ فرات نہیں،" وہ کہہ رہے تھے۔
 "نہیں، کیسے؟" فرحت حیرت سے بھاڑ کر دیکھنے ہوئے ہوئی۔
 "مجھے پتا ہے جب ہی تو کہہ رہا ہوں؟" وہ کہنے لگے۔
 "تو پھر کہو، میں پتا۔" فرحت کا سہا پوجہ شہسلا کی طرف تھا۔
 "یہ تو ہے۔۔۔"
 "کیا۔۔۔" فرحت نے انہی منظر کو بھی بھائی کے صدر سے نہیں دیکھا۔
 "پتا ہے مجھے دیکھ لے اسے کھانسی کرے۔" شہسلا کا لہجہ بھی تو کھرا سا کیا۔ یوں جیسے بنا یہ تھا اسے نشہ نہ ہو رہا ہو۔

فرحت نے ایک آخر فرات پر والی۔ فیروزی اور شامک بچک کے احراج میں اس کا جسم پیوہ چڑھا تھا۔
 "مگر یہ میں سن چکا ہوں کہ کبھی لگے ہوئے تھے۔ لڑکی والے ہوئے اس کا پھر میں کیا تھا۔ وہ اس سے اتنا اونچا ہی نہیں اٹھائے ہی سو فی فی طرح رانچ کر رہی تھی اور شہسلا کی کچھ تو شہسلا دیکھ کر بھی گئی تھی۔ وہی لہجہ اتنا ہی کہہ رہی ہو گی تھا۔ اور وہ اس بات سے بے خبر ہو گئی کہ کبھی بھی شہسلا کی کسی کو کتنا کھتر کر گیا ہے۔"

؟ کبھی کی بند ہی تھی۔ صبر نہ ڈال مہمانوں سے کھانا کھا کر اٹھا۔
 بھائیوں میں لڑکے والوں سے برابر کا مقابلہ ہوا۔ صبر نہ ڈالنے والے پہلی بار ہی دونوں گروپوں کی کھربانے ہوئے تھے۔ لڑکے والوں کی کم میں کسی کی آواز اٹھی تھی جی اور نہ ہی وہ کسی ٹھاری سے آئے تھے۔ لڑکیوں کا کہنا کہ شروع کر گئیں اسے سچ میں ہی تھا۔ اور وہاں پہون کر دو گت شہسلا کی تھیں۔ لٹا ٹکا ٹکا، ڈھیرا لگی تھیں جان میں ان دنوں کو کھرا لڑکی والوں کو کر آپ انکس خوب بہت کر رہا تھا۔
 لڑکی کہیں تھی اور وہ گھر کو فرات پر غائب ہو چکی تھی۔ سب کی آواز میں بھی اٹھی تھیں۔ اور شہسلا کا کہنا کہ خوب تھرا رہا ہے۔
 "میں خوب تھرا رہا ہے۔" فرحت نے دیکھا کہ لٹا لٹا اور شہسلا کی بھینس کا لٹا لٹا لٹا رہا تھا۔
 "میں جان کر دیکھتا ہوں کہ کبھی کے پاس میں۔" فرحت نے ان کی کھربانے کے بارے میں فرات کی کھربانے

"کا فی دن اور کھئے۔"
 "تمہارے بچا نہیں اس کے لیے میں گھوم رہا ہوں۔"
 "تم پوچھیں؟" شہسلا "وہ ہے پوہالی ہے۔"
 "اس وقت میں چلاؤں تو اسے نہ سناؤ؟"
 "اچھا کھل دو مجھے یہ بارہ دیکھو۔" وہ اس کی ٹھیک ٹھاک ہو کر آتا۔ "سنو ہے یہ عظام کے خیر ہو گئی ہے۔"
 "اور پھر اگلے دن وہی دور اور انکس کا جسمی کر کے ان کے سوٹ میں گھری گھری کی ایک رہی تھی۔ کلاں سے بھی وہی پتہ چل گیا تھا۔"
 "سنو۔۔۔" شہسلا تعارف کیا کہہ کر کر کے؟ "بلیک پراس کے ساتھ ہوتے ہوئے وہ اپنے دھک دھک کر کے دل کے ساتھ پو پو رہی تھی۔"
 "تم جانتے؟" لڑکی لڑکیوں؟ "دو شہسلا سے پو پو رہا تھا۔"
 "نہیں، یہ ایک کی طبیعت پو پو رہی تھی۔"
 "مگر کس دیکھتے سے کس حال سے۔۔۔ اور تو کیوں؟"
 "کیہ۔۔۔" شہسلا کے دوسرے کی کہیں ہوئی۔
 "اسی نے اگر یہ کہہ دیا کہ تمہارے دوست کی طبیعت ہے؟" یہاں پہون کر کے ان کے ساتھ کھل نہیں آئی لڑکی فرات کی شہسلا "اب وہ شہسلا سے کہتے چلا رہا تھا۔"
 جب عدیل کی باجی چھوٹی جی جی میں داخل ہوئی تو فرات کا دل کس نے ملھی میں لے لیا۔ بیا بادی لڑکی کھانسی کی تھی۔
 چوہے سے چوہے مکان۔۔۔ جن کے دو دروازوں پر لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ بچے کھانسی میں بھاگ رہے تھے۔
 ٹوٹے پھوٹے مکانات اپنے انکس کی قید حالت کی خبر کو خیر رہے تھے۔
 عدیل نے ایک ٹھیک حال مکان کے سامنے اپنے لٹا لٹا دیکھ کر دلی۔
 فرات نے ایک ٹھیک مکان پر والی۔ "دوسری ٹھیک عدیل پر جہاں چٹانوں جیسا مزہ اس کے چہرے پر مجھ تھا۔
 یہاں تو عورت کی قسمت کا ہوتا ہے۔" وہ کہہ رہی تھی۔ "اس کی قسمت میں آج تو یہی آج ہے۔"
 "اور انکس میں ہوتا ہے جی جی اسی اصل کا صدر میں جاؤ گی اس کے سامنے دے اسے دیکھا۔
 "کیا سوچے گی میں؟" عدیل اسے یوں پوچھا کہ پوچھا۔
 "اوہ۔۔۔" شہسلا کی کھربانے۔ "اس نے اپنے پوچھا کہ وہی شہسلا کے اگلی نہ ہو گئی۔"

شہسلا کے جہس میں اسر صاحب کی بیٹی ملگنی کی بیوی تھی۔ سارے گھر کا ہی لٹا تھا فرحت نے آ کر پہلے ہی سے پتا لٹا کر ان شہسلا کی ہر طرف میں سوچ رہی تھی۔
 اسر صاحب کے گھر ان سے پہلے مراسم سے شہسلا کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔ اس جہس شہسلا ان کے ہاں خاص خاص سوانہ پر ہی بنا رہا تھا۔ یہی سوانہ کہہ کر وہاں سے کے بارے میں شہسلا نے جانے سے انکار کر دیا تھا۔
 "یہاں فرات کو کیسے دیکھ کر ہے؟"

بہت سارے لوگوں میں چلتا۔

"میں نے ان لوگوں میں سے کسی کو جبر سے متاثر یا کسی طرف جاتی نہیں دیکھا؟" انہوں نے پوچھا۔

"ہاں" اس نے شراب کر کہا۔ "وہ چند ہی دنوں میں اپنے بارے میں دہلی سے تہلک ہر بات اسے بتا چکی تھی۔"

"آج کہاں جا کر رہے؟" اس نے پوچھا۔

"جہاں میں دل چاہتا ہے۔ کچھ بھی نہیں کھاتے تھے، یہی ہے۔"

"نہیں اب کہیں اور رہتے ہیں؟ کچھ ہو رہا؟" اس نے دوبارہ ایک ہی بات تکرار کر دی۔

"نہیں ہے۔" اس نے پوچھا۔ "اس نے سہارا دینا ہی نہیں کیا۔"

"ایک صراحت ہوگی میں میں نے اسے بتا دیا تھا۔ یہ وہی ہے جو آپ نے کہا تھا۔"

"نہیں اس کے اندر بے شک میں اس کے ساتھ آتا تھا۔" انہوں نے کہا۔ "یہ وہی ہے جو آپ نے کہا تھا۔"

"نہیں ایک دم آؤ میں ہوگی۔ اس کا میں نہیں چل رہا تھا کہ یہاں سے اڑ کر کسی دوسری جگہ جاتی تھی۔ جہاں تک اس کی بات تھی اسے دیکھ کر نہیں۔"

"کہا تھا ہے۔" اس نے کہا۔ "اس کی بات تھی کہ اس نے اسے دیکھ کر نہیں۔"

"نہیں ایک دم آؤ میں ہوگی۔ اس کا میں نہیں چل رہا تھا کہ یہاں سے اڑ کر کسی دوسری جگہ جاتی تھی۔ جہاں تک اس کی بات تھی اسے دیکھ کر نہیں۔"

"نہیں ایک دم آؤ میں ہوگی۔ اس کا میں نہیں چل رہا تھا کہ یہاں سے اڑ کر کسی دوسری جگہ جاتی تھی۔ جہاں تک اس کی بات تھی اسے دیکھ کر نہیں۔"

"نہیں ایک دم آؤ میں ہوگی۔ اس کا میں نہیں چل رہا تھا کہ یہاں سے اڑ کر کسی دوسری جگہ جاتی تھی۔ جہاں تک اس کی بات تھی اسے دیکھ کر نہیں۔"

"نہیں ایک دم آؤ میں ہوگی۔ اس کا میں نہیں چل رہا تھا کہ یہاں سے اڑ کر کسی دوسری جگہ جاتی تھی۔ جہاں تک اس کی بات تھی اسے دیکھ کر نہیں۔"

"نہیں ایک دم آؤ میں ہوگی۔ اس کا میں نہیں چل رہا تھا کہ یہاں سے اڑ کر کسی دوسری جگہ جاتی تھی۔ جہاں تک اس کی بات تھی اسے دیکھ کر نہیں۔"

"نہیں ایک دم آؤ میں ہوگی۔ اس کا میں نہیں چل رہا تھا کہ یہاں سے اڑ کر کسی دوسری جگہ جاتی تھی۔ جہاں تک اس کی بات تھی اسے دیکھ کر نہیں۔"

"نہیں ایک دم آؤ میں ہوگی۔ اس کا میں نہیں چل رہا تھا کہ یہاں سے اڑ کر کسی دوسری جگہ جاتی تھی۔ جہاں تک اس کی بات تھی اسے دیکھ کر نہیں۔"

"نہیں ایک دم آؤ میں ہوگی۔ اس کا میں نہیں چل رہا تھا کہ یہاں سے اڑ کر کسی دوسری جگہ جاتی تھی۔ جہاں تک اس کی بات تھی اسے دیکھ کر نہیں۔"

"نہیں ایک دم آؤ میں ہوگی۔ اس کا میں نہیں چل رہا تھا کہ یہاں سے اڑ کر کسی دوسری جگہ جاتی تھی۔ جہاں تک اس کی بات تھی اسے دیکھ کر نہیں۔"

"آپ کے بھائی آ رہا ہے؟ میں یہاں ہوں؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں چاند سورج کی جڑی دیکھ کر۔ آج بھائی کی چھٹی گھنٹہ آئے گا۔ بول دی تھی تیار تم انہوں نے دیکھا۔ انہوں نے پھر ان کے گھر کی گئی۔" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"ابھی شام کو پہنچاؤں؟" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"نہیں چاند سورج کی جڑی دیکھ کر۔ آج بھائی کی چھٹی گھنٹہ آئے گا۔ بول دی تھی تیار تم انہوں نے دیکھا۔ انہوں نے پھر ان کے گھر کی گئی۔" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"ابھی شام کو پہنچاؤں؟" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"نہیں چاند سورج کی جڑی دیکھ کر۔ آج بھائی کی چھٹی گھنٹہ آئے گا۔ بول دی تھی تیار تم انہوں نے دیکھا۔ انہوں نے پھر ان کے گھر کی گئی۔" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"ابھی شام کو پہنچاؤں؟" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"نہیں چاند سورج کی جڑی دیکھ کر۔ آج بھائی کی چھٹی گھنٹہ آئے گا۔ بول دی تھی تیار تم انہوں نے دیکھا۔ انہوں نے پھر ان کے گھر کی گئی۔" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"ابھی شام کو پہنچاؤں؟" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"نہیں چاند سورج کی جڑی دیکھ کر۔ آج بھائی کی چھٹی گھنٹہ آئے گا۔ بول دی تھی تیار تم انہوں نے دیکھا۔ انہوں نے پھر ان کے گھر کی گئی۔" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"ابھی شام کو پہنچاؤں؟" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"نہیں چاند سورج کی جڑی دیکھ کر۔ آج بھائی کی چھٹی گھنٹہ آئے گا۔ بول دی تھی تیار تم انہوں نے دیکھا۔ انہوں نے پھر ان کے گھر کی گئی۔" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"ابھی شام کو پہنچاؤں؟" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"نہیں چاند سورج کی جڑی دیکھ کر۔ آج بھائی کی چھٹی گھنٹہ آئے گا۔ بول دی تھی تیار تم انہوں نے دیکھا۔ انہوں نے پھر ان کے گھر کی گئی۔" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"ابھی شام کو پہنچاؤں؟" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"نہیں چاند سورج کی جڑی دیکھ کر۔ آج بھائی کی چھٹی گھنٹہ آئے گا۔ بول دی تھی تیار تم انہوں نے دیکھا۔ انہوں نے پھر ان کے گھر کی گئی۔" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"ابھی شام کو پہنچاؤں؟" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"نہیں چاند سورج کی جڑی دیکھ کر۔ آج بھائی کی چھٹی گھنٹہ آئے گا۔ بول دی تھی تیار تم انہوں نے دیکھا۔ انہوں نے پھر ان کے گھر کی گئی۔" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

"ابھی شام کو پہنچاؤں؟" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ میں اس کے گھر آ رہے ہوں۔"

کی زبان سے اس کو دونوں سالوں سے پکڑ کر اپنے سامنے بٹھارہ۔
 ”صنو... بروڈی... جیت..... اور حنیٰ، سب ایک ہی کس کے چلے ہیں۔ میں نے کہا ہے ہاں کہہ
 عدلیہ کے ساتھ گھومو بیٹرا! کیڑ مگر شریکر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس کی بھی عمارتیں ہیں، ان آ
 سالوں میں جب عدلیہ کا خیر ائے گا“

”اگر جب تک تم کو دھمکا ہوا نہ ہو کہ اس کی چارپائی بھٹک دوسرے کو لٹوا کر دے دیں گے۔“
 ”اگر آپ لوگ کیا کہنے کا دھمکا رہے ہیں۔ جانتے ہیں اس کو آج ہی کھلی لٹا دیا کرے گا۔“
 ”تم بھلا یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اس سے غلطی نہ مل جائے۔۔۔۔۔۔ اس موسم میں بار چھانے میں کون گھسے گا۔ بھولی بیگم کو کب لڑی۔“

”فرہاد! از سرے کمرے میں آ جا، وہ لوگ تو کسی ہی ہیں، تعذیب کی کم کھایا سنا تھا۔
 ”ہاں! اس جہاز کی اچھی باتیں کرنا، ہمیں انہیں کئی کہاں آئی ہیں؟“ انہیں کوئی گھبراہٹ ہوئے بلا
 یہ سن کر مسخرے ہوئی۔

”میں جتنی میں عدلیہ اور دہلیا کی سی ہو چکی۔“
 ”اے سہیلی تو آئی ہو رکھتی ہو، مخصوصاتی جلدی تو ہر شخص جانتے ہیں گا۔“
 ”میری تو طبیعت ہی شراب اور دھوپ سے اور الگ کمزور ہے۔“ اور اچھے سے لکھے میں عدلیہ سے بولی۔
 اکیس اٹھاس اس نے اپنی زندگی میں پہلا کسی سے کہا۔

”اے!۔۔۔ یہ دلچسپ شہزادی ہر جیسے کئی شہزادوں سے ان کا بھٹکنا۔ ”اگلی صبح نے دوسری صبح کے کچھ
 مارے۔ ان کے بعد آواز سے کہا۔

”جی.....“ (ترہ خور و لذت میں ہے) گری بار ہی تھی۔
 ”جی کی بجائے ایک جوان لڑکے کے ساتھ بانجھ ہاس سے لپٹی چھٹی آرنہ یہاں تک آئی ہو، تو پھر یہ ہوا نوحہ
 کسی رکنہ ہی ہو؟“ عدل کی بڑی ہنسن ہنسن لگا کر جواب دے کر گئیں۔

”آپ لوگ شاید مجھے غلام سمجھ رہے ہیں۔“
”الحکیم کہہ رہے ہیں، غلام کو غلام ہی آتی سمجھیں گے۔“

”عمر بن ابی حارثہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ہو جائے اور اس سے پہلے کہ وہ اس کو قتل کر دے، تو اس کا اجر ہے جیسے کہ وہ اس کو قتل کر دے۔“

”میں نے اس کے پیچھے بھاگا ہوں۔“

”اے میرا دل بڑھ رہا ہے، میں نہیں اسی وجہ سے اپنے گھر میں لانا چاہتا تھا۔ ہمارے گھر کا احوال مجھے
 رفاغوی سا ہے۔ مگر جانتا تھا کہ خیر ہاں آ کر پریشان ہو جائیگی۔“

”خدا بل ایسا سوچ چکی کہیں سکتی تھی۔۔۔“ یہ بتاتے اس کے گلے میں جیسے ہنس رہے تھے۔
 ”خدا بل جلیز، مجھے واقف کرو۔ میری چادر میں کتنی ہی ہال ہیں۔۔۔ جان ہی نہیں سکتیں کہ تم میرا
 لیے کیا ہو۔“ خدا بل اس کے سامنے کھڑے ہو کر گڑ گڑا رہا تھا۔

”خیر! انا جانے لے“ عدلی گلی کا کوئی ایک کاحن دروازوں کا یوں باغیخا کرستے رکھو کہ اس کا کہہ ہو انوکھا۔
تب وہ ہانگے کے اسواغہ میں سرکیٹ کی آبی کرکشا کو اٹھو اور ادرے ام کو اس میں کھینچ کر لے۔ اور وہ بہت
چمکند ٹور گئے اسے ایک چپ کی گنگ لگی۔ انا جو کاحن میں نے مسئلہ آک کر رکھا تھا کھانے چائے کو اس کا
دیکھ کر ہوا چاہ رہا تھا کسی مسئلے کے بات کرنے کی بہت نہیں تھی۔

تھیں۔ انہیں اس کی کڑی تنبیہ تھی جس سے وہ اپنے دل کی ہر بات کر لیا کرتی تھیں اس کی کوئی اس فحاشی سے
 واقف نہ تھا۔ لیکن وہ جتنی کہ وہ کسی کی مہذبیت میں کسی کی شہرت میں کسی کے
 افسانہ میں جھونکا۔ وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ کسی کی شہرت کی فہمست کوئی ہے۔ اس کا ہر غم میں اظہار تھا کہ
 اس کے لیے آپ کو جو درد مل رہا تھا۔

”نہ راز جو بات اس سے کہی افتد بلا چہ جنگی تھی“ تمہارا غور نہ کیوں سو جا رہا ہے، کوئی خاص بات؟“

”کہا جیسا ہے تمہاری سزا کی ہو گئی ہے؟“
”نہیں۔“

”سحر علی کی بیٹی ہے“
”جی ہاں“

”کس کی کوئی بات سنی گئی ہے؟“
”ہاں۔“

”نہیں کیا کی؟“
 ”عدیل کے گھر والوں کی :“

"تو عدلی سے شکایت کر رہی ہیں۔"
"اُس کی ضرورت نہیں رہی۔"

"نہیں! میں..... بھول گیا تھا کہ اس وقت قرعہ ۲۱ صحت ہے۔" سائزر نے منہ کر کہا۔
 "نہیں! اسے چھوڑنا ہے۔"

”ان کے گھر والے بہت خراب ہیں، ایجنڈہ خالص ہٹکارا ہے، غیر موثر ہے۔“ اور ایک سالہ شہنشاہی جلی جلی۔

”کچھ تو بھی ایسا ہے؟“
”نہیں۔“

”تو اس کا اس میں کیا مشورہ...؟“

”میں اس کے گھروالوں کے ساتھ نہیں رہ سکتی گی۔“

”اے بچے! تم کو کچھ نہیں دے دیتا۔“
 ”اے اے! تو تم کو کچھ دے دیتا۔“

”سوچ لاویت کرے اور اسے مشکل سے ہی طے ہیں۔“
 ”سوچ لیا تمہیں کاغذوں پر اور اگلی سبھی کے لئے۔“

ایمانی و ایمانی را خود پروردگار تعالی می‌داند.

مبزرک کے استحقاق جاننے والے ہیں، اگر انہی سے دشمنو ے دباؤ اس کے ذلت پر خارج ملتا ہے۔

100

”اچھا یہ بتاؤ کہ اس وقت اپنے پیڑ پر تکی ہو یا اپنے کار چکر پر سونے سے ایک لگائے تکی ہو۔“

اور چونکہ میں نے وہاں جیسے کچھ کر دیا اور مسئلہ اس طرح گہری ہوئی چلی گئی۔۔۔ اور پھر آپ ہی آپ نہیں چلا۔
 چلی گئی۔۔۔ وہاں انتظار کیا کیا۔

ہو ہو ہو

گھر جانا اچھی بات تھی اس لیے چھپائی نہیں پدی تھی۔
 "فرحت کی سانس کی طبعیت ہے۔"
 "بہت شائبہ ہے" اس نے اپنی سسکرات ہوئے کہا۔
 "بچہ کس کے پاس ہوئے؟ خوش نہیں ہو کر نہ فرحت کی ماسی بے پاری فوری ایک عورت ہے۔"

عزت نے کہا۔
 "نہیں مجھے فرحت کے بچوں کی بڑی اچھی بات تھی اس لیے سسکرات ہوئے تھے۔" اس نے بات مانی۔
 "کیوں کہ وہ رات اسکول میں تھے؟"
 "چھوڑو! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "میں نے اسے رات ہی چارل چھوڑے۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔

"نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔

"نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔

"نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔

"نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔

اس پر فرحت کی بات کو سن کر اس نے اسے اس کے پاس لے گیا اور وہاں تک پہنچا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔

"نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔

"نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔

"نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔

"نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔

"نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔

"نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔
 "نہیں! آج میں نہیں گھبراؤں گا۔" فرحت نے کہا۔

انقلابی اور جمہوریت مزے کا ہے جو غلے کا پمپ منہ میں رہتے ہوئے خالد سے کہا۔

"اگر یہاں تو باتیں کیاں نہ کہتی....."

"بھئی کبھی تو مجھے لگا ہے..... کہ اگر تم مجھے ایسے ہی ترسا ترسا کر لیتی رہیں تو میرا دل غم ہو جائے گا....."

"میرا غم تو تمہارا ہی ہے کاغذ کا ہے..... اور جہاں خدا خانہ..... ای میں آ رہی ہوں، یہ لڑائی کی جگہ اتنی لمبی بات لڑتی ہے کہ میں بھی بھول گئی، آپ کے لئے کمر بستہ رہا پسینے کو کھانا..... سو اس آف کرنے سے پہلے مجھ کو بالکل تھوڑے سائل کروں پتہ کر لوں گا....."

"گھر ہو کر بات سے اس کے دل میں کچھ بھی نہ رہی....."

"لو لڑکیاں جیت کی شایرہ پر قدم رکھتے ہیں اسے گمراہی کے بات سے سچے جتنی ہیں....."

"اور کبھی جیت کی لالہ اپنی اعزاز میں ہیں....."

"جتنی لڑکیاں کیاں پا جاتی ہیں..... اس کی چٹھالی بھی بڑھ کر نکلتی....."

✽ ✽ ✽

شاری کے بوجھ میں سرسبز میں خوش تھی..... اس کی طبیعت بھی ٹھیک رہتی تھی..... شادی کے بعد نہ کوئی اور بڑا اتفاق رونق میں نہ رہا.....

نوکھلا وہ بھی ٹھیک تھا..... وہ ایک سادہ طبیعت کا لڑکا قاری سے بات کرنے کا عادی، مقررہ طے رکھنے میں نے کبھی کسی کو کہتے تھے..... تھوڑی سی اس قسم کی باتوں کو وہ پسند کرتا تھا.....

اسوں بھائی بھی اس کا بہت خیال رکھتے تھے..... کبھی دعوت میں نہ جاتا تھا کہ کمالی اسے سرے سے نہ تک پہنچا کر لے کر جاتیں..... ٹھیک ہی سہی اس سے بھی ہار دیتی تھی.....

شاری کو کبھی مہینے ہوئے تھے مگر وہ بھی ایک دھڑکنے کا سلسلہ قائم نہیں ہو تھا..... باہوں مرانی کا علاقہ وہ اب بھی خاصہ پسند کرتا.....

جی کو کبھی پسند تھے فلوڈ پے آفس سے واپسی پر اس کے لیے پھولوں کے گنگننے..... باہوں میں لگانے کے لیے سوچ کر لڑکیاں..... لڑکھڑکا جاتا.....

نوکھلا سہارے بھرے..... بے کے باور بھی کبھی اسے ہون لگا جیسے..... وہاں کے ساتھ اداکاری کر رہا ہو..... جی تو تنہا بیٹا تھا تو بچہ کچھ بچا سا دکھائی دیا..... جہاں دلال اس کے چہرے پر موسم ہوتا جی اس نے پاس جا پہنچی..... تو کچھ دیر اس کی کمر بستہ اس کے لوگوں کا معاملہ کر لیتی.....

"نہ..... آپ کیا سوچ رہے ہیں....."

"کچھ بھی نہیں..... تو میری سہیلی....."

"تمہارا بھی خلاف میں کیا کھڑا ہے....."

"تو دیکھو..... سامنے دیوار پر ٹھیک ٹھیک جگہ پر جی..... میں سوچ رہا تھا کہ وہ اپنے سہیل یہاں نہ کر پڑے....."

"یہاں سے کبڑی کہاں ہے جالا..... مجھے تو خبر ہاں..... میں بھی صاف کر دیاں گی..... مگر مجھے تو کہیں جی نظر نہیں آ رہی....."

"پہلی کی ہوگی..... اس کے لیے بہوں کی کی ہے کیا..... کہیں اور اگل گئی ہوگی....."

"میں کوئی بھی ہوں کیا؟"

"جی تو ہوں..... مگر پاس سے پہلے کے بجائے کسی کے دل سے کیوں پہلے گئے....."

"خود غرضی کروں کوئی بات نہیں..... میں وہ کوئی بات کہہ دوں تو کبھی سمجھائی نہ لگتی ہوں....." اب وہ ہنس رہا تھا.....

"کیا یہ بات واقعی تھا؟"

"پہلے میری بات سنو..... میں نے اپنی اپنی کوتاہی ہے..... وہی ایک شہزادی سے شادی کر دیا اور وہ شہزادی میں نے دیکھی کی ہے..... میں سب کچھ جانتا ہوں....."

"مگر کیا کیا نہیں نے؟..... تمہیں نے سنا اس وقت کو کر دیا....."

"یہی کہ اس شہزادی سے تم مجھے مل گیا..... میں تو..... میں نے کبھی شہزادی پسند آئی ہے....."

"تو تم نہیں ہمارے گھر کیوں نہیں لے آئے کہ میں انہیں شہزادی لگ رہی ہوں یا نہیں....."

"وہ آج میری ٹولہ لگا....."

"کیا وہ دوسرے گھر آگیاں پاس..... اور حیرت سے بولی....."

"نہ..... وہ دوسرے جیسے چھوٹی آجائے ہیں..... وہاں میں..... کبھی میری ایک انہوں نے کہتا تھا میں جیسا وہاں استان آئیں گی..... یہی سنا تھا..... لے کر آؤ گاؤں....."

"شہزادی انہیں مستقل رشتہ کی؟..... تمہیں نے پوچھا....."

"میرے دو بھائی کہتے ہیں..... اور دوسری میں ہیں..... اس لیے وہ کبھی بھرتی ہیں..... کبھی کہتے ہیں کہ وہی....."

"کیا سب آئیں گی..... یا استان میں ہی تو ان کا ایک چارہ ہاں....."

"یہ سب ہم سب جانتے ہیں..... بھائی انہیں آئے ہیں..... تو وہ یہاں آئیں گی....."

"ظاہر ہے کہ وہ بھی دو دو چار سال وہیں رہیں گی..... ان کے بچے ان کو آئے جنہوں میں سے بچا دالان سے جا کر لے آئیں گے..... ہلے لہلہ خیر ملا..... ہے انہیں بات....."

"بے ڈھنگی کی باتیں مت کرو..... میری عمارت میری ہی ہوگی..... اللہ نے تم کو میرے لیے ہی بنایا ہے....."

جذب سے کہہ رہا تھا.....

"زہر..... مجھے کہ جو جائز مل رہے ہیں..... مگر ان کو پچا پچا ہے..... تو کیا یہی چاہتا ہوں میں کی؟....."

"ٹھیک ہے..... اسی کا خون آتا ہے تو میں اس سے کہوں گا کہ آپ کا استان آ جاؤ..... میں آپ کو بھدھ کر کر رہا ہوں....."

"ان کا خون آئے گا تو جب کہو گے وہوں سے کہ ان کا چہرہ دیاں فریختے..... تمہیں نے کہا....."

"آج رات کو خود خون کروں گا..... اور گوں گا کہ وہاں کا استان آ جاؤ..... آپ کے لیے کو ایک بہ ضروری بات آپ سے کہتا ہے..... اب تو خوش ہوں....." وہ ہنس کر بولا.....

"وقت سے پہلے میں خود بخود کی خوشیاں کیوں دکھائی مجھوں..... جب کہ مجھے اب تک بھی نہیں سنا کہ ادا رانوں سے یہ کیا کہتے کہ تو فوراً آ جاؤ....."

"لگتا ہے..... مجھیں مجھ پر ہوسا ملے....."

باپ کے زمانے میں بھی والدہ اور سوتیلی بہنوں کی پروا نہیں کی تھی باپ کے انتقال کے بعد ان پر غلامی کا غم سارے گھرانے کا تھا۔ سبھی سوتیلی ماں کے سامنے کان بٹھا کر اپنا درد اور دکھ چھٹا کر لگتا تھا۔ شریاس سے کوئی بات کہنی کی تو سہل فریب تھیں، وہ اپنے لیے جسے تنگ پہنچے غریب لاتی ہیں، یہ نہیں جانتا کہ لڑکیوں کے لیے اٹھا کر رکھیں، کل ان کے کام نہیں گئے، شاید ان اس کی بھولی باتوں پر غلامی میں کرکٹ کر شروع سے ان کا بھی دور تھا۔

جوابات سن کر شاید ان کو یہ بھی نظر آنے لگا تھا۔ کیوں یہ سوری سگی ماں ہیں، اس کے ذہن کے کونے میں وہ اپنے ایک بچے کا درد اور رنج کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ شریاس کی بدلی تھی خواہش تھی کہ اس اور دونوں سہنوں کو اپنے گھر سے نکال دے تاکہ ان کے تعزیرات میں گھے دو کر سہل کے لیے چائیں۔ سہل سے بات چیت جو سہل سے پہلے ہی معلوم ہوئی تھی کہ شانت کا ایک لڑین بھی ہے۔

غراس کا اس چلان میں کامیابی نہیں ہو رہی تھی۔

چائیں سب دکان سول کی یہ تم گھبراؤ۔ ایک دن اس نے سہل کو روکا۔ اپنا کیفیت کرانے پر اٹھا کر کھڑا ہے اور ہارے پیٹے پر سوتھل ل رہی ہیں۔

سہل غصان کی شکلیں دیکھ کر روت روت کونے کے لیے لڑتو ان کی شکلیں دیکھ کر لوگوں کے دروازہ سال کے بعد حالات بدل جاتے ہیں، میں نے اٹھا کر سال کا طب کاٹ لیا ہوا ہے کہ اس پر غلامی۔

فون پر بیڑی آیا ہے اٹھا کر دیا۔ آیا جانی۔ میں تو تھک گئی ہوں، یہ لڑی نہیں، چٹیلیں ہی آتی ہیں مجھے کیا یہ لوگ میرے سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”ساز کو نکال رہے اور فرماں ہے، جاتو میں دور ہے، میں نے سہل چلو میں ہی چکا ہوں، یہاں بھی تو نانی عی

”آپ کی باتیں سن کر میں کھانسی میں جھوب پانے لگتی تھی۔“

”اٹھ کر رہے۔ یہاں سے کام کوئی کم ہوئے تو جیتے جیتے گھر کو انہوں نے دستان سے غلام کر کے کی

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

”یہ سہل خوں ہی کا نہیں گئے، جب سہل سے بات لگے تو۔“ وہ کھانسی دے لگتی تھی۔

"اچھا میں جا کر پہنچوں ہوں، شاید وہاں میں پہنچ کر کھڑا آئی ہے۔"

"مجھے تو بات ہے کہ میں بہت پریشان ہوں۔"

"تم غصہ کر رہی ہو، میں بھی آ کر بیٹھتی ہوں۔"

اور پھر آدھ گھنٹے بعد پانچاں کا فون آ گیا تھا۔

"زیادہ رو رہی تھی کہ میرے قریب کرنا خواہاں ہو گیا۔ سب سے بڑا بھاری عمل کر رہا ہے۔ کروڑوں مال کوئی محنت

ہے اس کا بھی منصوبہ کرنا خواہاں کو لو نے اور اس کے پوری تلاش کو رد کر دیا ہے۔"

"اللہ عز و اعز ان کرے ان کو ان کا کہہ کہیے کہیے چلائے جائے بارے قریب اور مجھے کچھ بتائی نہیں۔" اب بڑا

درد سے بول رہی تھی۔

"گھر تک میری بہن، اپنی کے کہ اس کا بھی فون ہے، میں ابھی اپنا بیج بڑا رہے دے ہوں گے۔"

اور خدا اس کا اہر کر دیں گے۔"

"آپ آپ بہنوں کی برادری مجھے کام چھوڑ کر گئے، میں اس سے وہ مل گئی کہ ان کا ٹھکانہ تو مجھے

پتا ہے۔" تو غصہ مانتے ہوئے میں کچھ دیکھی۔

"میں تجھے لے کر پھر گاؤں کی طرف سے اس مگر تو اپنا ہاتھ بڑھ کر۔"

"مجھے تو گھر ہے کہ ان پر کوئی اثر نہ کر رہی ہو کہیے۔" زیادہ سے کہی۔

ٹھیک یہ کہانیاں جتنے خاندان کے ہیں، جیسے چاند کا چارٹ اسے آفس میں ہوا تھا۔ ایسا تو جوان کی زندگی میں کسی

بھرنال کی طرح آ یا تھا۔

شاہجہان کے پاس کی مثال کا انتقال دھماکا ہوا تھا اور وہ بے حد غصہ سے ہو گئے تھے۔ کتنے دن تک فون

آ کر نہیں آتے اور اب وہ اپنے فون کی آکھیں کھانک رہی تھیں۔

"مرا آپ کی حال کے انتقال کا ہم سب کو بے حد افسوس ہوا ہے۔" آفس کے لوگ اچانک طور پر ان سے

توجہ کر رہے تھے۔

"میری اپنی ماں تو بچپن میں ہی فوت ہوئی تھیں، لیکن میں ایک خال تھا، جو ان کو بڑے بڑے ہاتھ سے مجھے فون

رہتی تھیں۔"

"آپ سب سے شہور آ فون ہو گئی۔" کسی نے بوجھا۔

"میں، یہی نہیں آگئے، وہ سب کے مسائل سے انھیں بھی آتے ہی نہیں دیا اور ان کے ان کی خدمت کرنے

کا بھی سوچ ہی نہیں آگئے، لہذا وہ سب محنت ہو گا۔ میری ماں کی سوتیلی بہن جو میرے لیے اب بھی تھیں۔ میں

ان کے لیے کچھ نہیں کر سکا، ان کا عالجی میرے لیے کسی خزانے سے نہیں تھا، اب میں ان سے غم

رہا ہوں۔"

"مرا آپ ان کے قریب کے لیے اپنا خزانہ ہاتھ نہیں چھوڑتے ہیں۔" ان کا کہنے لے انھیں تسلی رہے

وہ کہا "اس دور کے فون لوگ اپنے بکے والے ہیں، کاش انھیں دیکھنے پر وہ آپ فون کی اس کی سوتیلی بہن کا

تو رہنے لگتے تھے۔"

"میں نے ایک بہت بد قسمت رہنے ہیں، جابے ہر ماں کی کو باپ کی اور ان کی طرف سے سہ سوتیلی۔ ایسے

ان کو زندگی میں جابے سکتے ہیں، وہ بچہ ہیں، اب بہت کچھ کا ایک کچھ کوئی غور ان کی ذات سے جنت

"شاہجہان کو فون ہو کر بیٹا نہ دیکھ کے پاس لے کر گیا، ان کو سٹرکوں میں سے ہوا آپ کو ہنسہ دور آپ

لے لیجئے۔" اس کا ہنچہ ہنچہ بھر اٹھا۔

"میرے پاس سوٹر ہے، بیٹا نہ ڈر، کو اسے اس سے جس کا خواہاں نہیں صرف دکھا کر تا تھا۔ بچے کی

سادت دیکھی اس میں کئی باتیں تھیں۔"

"نہیں ای میلز آپ ایک سوٹر دیکھیں۔"

انھوں نے سوٹر فون دکھایا، سٹا سوٹر بچہ دیا۔

"وہ بچہ بڑا مثال ہو گیا، آپ کے لیے" خوب صورت اکبر انڈری کی سہ مثال شاہجہان نے ان کے

منوں کے گھر لپیٹ دی۔

"اچھی ہے۔" اور کچھ نہیں کہیں۔

"اچھی ہے، ہوا سے میری ہی ادا میں کی۔"

پرسہ پنچو گڑا کا خون کھنڈہ رمل، اچھا یہ ہی ادا میں کی۔

"سوٹر بچہ ہمارے لیے ہے۔" شاہجہان نے دھڑا بڑا کی طرف اچھا دیا۔ جسے اس نے بدلی

سے ختم کیا۔

"میں نے تو غار کے لیے مقرر تھے، ابھی سے ٹیون بیج کر دیں گی تو ہوسکتی کہ کسی کے آگے چھ

پھیلا دیں گی۔" ٹرا فعدا زور سے بولی، جبکہ بڑا چاروی ہو کر دی ملی ختم لے اپنی بولی کا سوٹر جیسا ہے، یہ

نہار سے لے نہیں، لگتی ہے، لے دیکھا خاک کرتے نہ ایک لیا۔

"اچھا۔" سارے کے لکھی تھیں سوٹر بڑی بڑی دکھا پتا ہوا دی پڑی ہے گا۔"

شب ٹھیک سے تو سہ شاہجہان کو دیکھا، اس کے چہرے پر ایک عجیب سی چٹکتی ہے۔

اس کی آنکھوں میں ایک غور ہوا تھا، ایک ملکہ مانی، جس سے پہلے اس نے کئی کئی دیکھی تھیں۔

شاہجہان کی کام سے اب بڑا فون کی انھیں لکھتے فون کے اوپر بڑا ہی دیکھی۔

"آپ اپنی کیا چہ دار ہوتے۔" لکھا ہے عملی لکھا ہو گیا ہے شاہجہان دیکھ رہے تھے پہلے تھے۔"

"تو کیا ہو گیا ہے، کہ میرے عملی پہلے گا۔"

"یہی نہیں، میں آپ کے ہا کا کھانٹو مجھے دوران نہیں آ یا، اپنی اس بہن کو گھر سے نکالنے کے بجائے وہ

مجھ پر جہ کر رہے ہیں، لکھا پتا ہوا آ یا ہوتے۔"

"اے ابھی پھر آپ لکھا ہوا ہے، جہ دور ہے تو اپنی لے لیے ہیں، دار کا لکھا مرغاں ملے دور۔" عمل

لازی ہو گا، تم مجھے نہ سوتے ہو گا۔" تم نے گھر دیا۔

"مجھ کے بچہ کو گھر میں نہیں ہوا، ان کی میرا ہی نہیں ٹھک رہا، کیے

بیٹوں کر دیں۔"

"سب ٹھیک ہو جائے گا، تم پریشان مت ہو، ابھی میرا انتظار دو رہا ہے، جب میرا ہوا ہے گا، اسی وقت

اس کا اثر ہو گا۔" آپ کی فطرتی ہادی کی تھیں۔

"مجھ کی آپ اپنے اپنے رابطہ تو کریں، اور ابھی تاخیر کر رہی تھیں، اپنی سوتیلی ماں کو بھی غور

کے نہیں دیکھا تھا، آج وہ ان کے فونوں میں آچا آپ کوں بچھا ہے۔ رہے رہے۔"

نے اس کی عقل اتار دے، جو مجھے کہا۔

[illegible]

تجربہ کارانہ کے سسرال والوں کے لیے اور انماؤں کے لیے، شادی دہرہ سوچے چلے گئے تھے کہ انہیں سارا کو بھی قائل کرنا ہے اور اس کے بھائیوں کو بھی۔

”ارے بھائی تم تو احمق آئے۔ مگر سونے والوں کے یہ دھیرے نہیں ہوتے۔ اس کی تو یہ عادت ہے کہ بڑی جیلت جلائے ہو سڑکی۔ جاگے۔“

”اسکول سے نکلا وہ تو شاید اپنی اماں کو دے آئیں، اور یہاں کو بیٹھ کر دیکھا لی اور تجھ کو اچھا کر رہی ہے۔“

”میں نے اسی طرح اچھا کرنا چاہا تھا۔۔۔۔۔۔ اور یہ سب خوب بہت بہت بہت کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔ میرے کمرے کا کچلا خراب ہوا، پانی کی صورت میں بے انتہا لپٹا کر گر رہی تھی، گھٹ کا ٹوٹا کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔ میرے کمرے کے لیے میز کا اوپینر بھی دے دیے، یہاں سے چار ماگ، ایک کرکٹ گیند بھی بکریاں سے لے کر ہمارا اسکول میں لایا گیا۔۔۔۔۔۔ میرے پاس سوڑھی گیند ہے۔ اچھا ہوتی ہے، چوہا۔۔۔۔۔۔ جو کمرہ کو دیکھیں، مگر یہ کچھ بڑا کھانا کھانے کے لیے تھا۔۔۔۔۔۔ یہاں کے بچے تو کمال ہیں، بچہ لے کر آئیں گا کھانا کھائے گا۔۔۔۔۔۔ صاحب صاحب کرنا ہی کے لیے آئے ہوں میں سارے کو اچھا کرنا کھانا کھانا کھانا۔۔۔۔۔۔“

”کیا آپ کا یہ خیال تھا کہ ہماری مکتبہ کو آپ سب کے خرچہ بھگایا ہوا تھا؟“ اسی لیے آپ نے ایک خدمت کرنے والی کو کہا کہ اس کتاب کی آغا۔۔۔ جو ان کو اپنے اوپر بھاری ہو گیا تھا، نہ چاہے وہ بے گناہ ہو۔

”مگر سے دنیا کی ہر چیز کو وہ خدشہ کرتی ہیں کہ وہ کچھ دیکھتے رہ جائیں۔ تن سے و من سے اور د من سے بھی۔ اپنی
 آنکھوں سے نہ کچھ دیکھ سکتی ہیں۔ اور ہمارے مخالفان میں تو ایسی کمی ہیں جو اپنا جھڑا ان کی اپنی تندوں کو دے دیتا
 ہے۔“

”تو پھر آپ اپنے خاندان میں سے ہی نئے آئیں، مطلق باہر کی لڑکی لائیں، اسے بھی متعینہ ہوئی اور بہ کلامی۔“ ”وہ تو کہہ گیا۔“

”ہو تو اپنی خال کی بیٹی کو لے آئے، مگر انہیں چاہا کہ جاوہر بھائی بھاری رہے ہیں۔ دو دو ام سے بیٹھ گیا
 اپنے تختے کے چار بار دی کی شادی کی کھانسی کی چاہیے۔ اس لیے اس کے ہاں رشتہ کی نہیں دیا تھا۔“ چھوٹی مند نے رافقی
 کی کہہ دیا۔

پہاں دونوں کے لیے نئی اطلاع تھی۔ دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے کو آغوشوں میں دیکھا۔
 ”جانو، یہ کونسا بھائی ہے؟“ وہ دل ہلوانے کی طرح جرح کر رہا تھا۔

”اگر بے پھنی آج کل کوٹا لیا ہے جو کئی خود پختہ مند ہے، ہر ایک کے ساتھ کچھ نہ کچھ لگا ہوا ہے۔ تم

”وندہ کرو چنا کر معاملہ سہولت سے طے کر دے، مجھے سے نہیں۔“ شائستہ بیگم کا دل تہہ جاتے کیوں ہے۔
 یمن ساقی۔

”آپ بے فکر رہے (کی، جو آپ چاہتی ہیں، انشاء اللہ وہی ہوگا۔“ شاہکار نے ان کے بازو تھپتھپایے۔

”نبی! علیؑ سہرا ل میں عزت سے رہے تو صرف مال کو ہی اچھا کیا کیا، لیکن بھائیوں کو بھی اچھا لگا ہے۔ اس کے بجائے کے دوسرے لوگوں کو بھی اچھا لگا ہے۔۔۔ اور۔۔۔“

”آپ اتنا بڑے لڑکے کوں سو رہی ہیں، ہم لوگ کوئی لڑائی جھگڑا کرنا غصہ ہی جا رہے ہیں، ہم سو سو مسخ و مفال کی غرض سے جا رہے ہیں اور جب ہم وہاں سے آئیں گے تو صرف آپ کی پریشانی ختم ہو جائے گی بلکہ سارا

کئی بھیجے۔ ”مٹھا ہونے والے ماں کی بات کاٹ کر انھیں مٹا دی۔“
 ”کتنی عجیب بات ہے، ہمیں سناؤ کہی سرال میں بہت سیلے چاتا چاہے تھا، اس کو گھر بیٹھے اسنے مٹی

”میں نے آج خیال آیا ہے۔“ دل نہ دے سانس سے کہا۔
 ”نہیں، بہنوئی کے بھائی نہیں ہوئے، وہیں سسرال والے جو جو جھوٹ کر آتے ہیں اور ہم دو بچا محض کا

سوجوگئی میں غیبول نے جاری مصومہ کی، لیکن کوکھر بنایا، باہر ہم ایک دفعہ بھی پوچھے نہیں گئے، کہ انہوں نے کیا کہو! کہاں؟" شاہنواز اعلیٰ کہہ کر بڑے طعنے لگے کہ بڑا ماحول۔

”چلو اب تو رہو۔ اب نہ کسی خبر کی ضرورت ہے اور میری بیٹی کے سارے دکھ کا خاتمہ ہو جائے گا۔“ شائستہ بیگم نے ریوڑوں میں اٹھ کر کہا۔ ”اب لاگت کم ہو گئی۔ جو شلے سات سات کرنا ہو سکتے ہیں۔“

育育其

دو لوگ ان دونوں کو کچھ کریم دم جو کھلاتے تھے۔ سائو کے گھر بیٹھے کے بعد پہلی مرتبہ دونوں بھائی اہم
کراہے۔ اچھو گئے تھے۔

”آپ لوگوں کا کیا پروگرام ہے۔ کب آپ شہر آئیں گے؟“ شہر آواز نے چاؤ کے باغے پوچھا۔

جے ایم اے نے جواب دے کر کہا۔

آئے ہیں۔ جاوید خود مجوز کو کر کے اور بھر لئے نہیں آئے۔ آج ہم یہی کہنے آئے ہیں، اختلافات ہر گھر میں

ہے، اہل آنے والی کو ہر چیز پر مکمل تسلط ہے، مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی عادی ہو جاتی ہے۔ ہماری زبان سادہ و

کوئی سوچ نہیں دے گی کہ اس آپ ٹوگ بھی اسے اپنے گھر کے فر کی طرح اپنے گلے سے لگا لے۔"

ہاؤس پر حملہ، "اس نے جیسے فتح خانے کا کاروبار

”میں اپنی عورتوں کو نہیں، اور ان کی میرا خرچہ تمام چلاؤ، تمہاری انہیں سہائی کرتی ہیں، میں انہیں سہائی کرتی ہوں۔“

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے
"متم کوڑ بھئی تو بہت اہم" اس کے لیے میں غیبت کے ساتھ غلطی مہم زدگی تھی۔

"کباری جی جیوں کے بیٹے نہیں ہوتے" وہ ہنسی۔

"ہوئے ہیں کر رہی دھیت کا بھر پور حال کبھی نہیں، بھاری ہی جس ان حالتی نہیں ہوتی ہیں۔"

"کھانی تو ہوں میں سب ہر وقت تو چکی کی کھانسی نہیں ہوں۔"

"تو وہ تمہیں کسا پڑے گی۔" لہذا اس کے من میں تو لڑ رہے ہوئے ہوں۔

"تو رکھیں بھلا۔" تو ہنس کر رہی۔

"متم خودی رو کے بعد گھونٹ گھونٹا رہا کر۔ کبھی بھل کر رہی تھی جس بھی کچھ اور میری خواہش ہے کہ بھلا
بچہ خوب صحت مند گل گونسا ہوا ہے۔ جسے فوراً گھونٹیں لے کر خوب چار کر دیں اور خوب بھلا دیں۔"

"بھلا اس لیے بھلے بھلونے بنا دیا جاتا ہے جس میں شہادت سے کہہ دو فلاں کی بات یہ بچہ بھلا تھا جس میں

"اوپر بھلا ہونا چاہتا ہے جس پر کھڑا کھڑا سے میں بیٹھ کے کھنکھاتا رہتا ہوں۔" وہ بچہ صحت مند ہو گیا

"اس کی دو ٹھیک طرح یہ دیکھ کر کھنکھاتی ہوئی بھلا ہونا صحت مند ہونا ہے تو اسے آج بچہ کھنکھاتا ہے بچہ کھنکھاتا

لے رہا ہے بھلا تو اس نے کھنکھاتا کہ بات میں یہ بھلا ہونا بھلا ہے اس کے من میں بھلا ہونا ہونا ہے۔"

☆ ☆ ☆

"اف خدا! آج تو وہی جو مجھے روک رہا تھا صدف بچہ کھنکھاتا ہوں۔" وہ بچہ بھلے سے تھا۔

"وہی کی طبیعت خراب گئی اور ہر وقت کھنکھاتی رہتے تھے۔ میں اس طرح لے آ سکتی تھی۔"

"مجھے کھنکھاتی نہیں آج بھلا ہونا صحت مند ہونا ہے اس کے من میں بھلا ہونا ہے۔" انھیں کوئی واہکا

کا نہیں ہے۔"

"کباری خال میں بھلا ہونا طبیعت خرابی میں بھلا ہونا میں جا کر یا صدف ہو جاتا ہے۔"

"تو بچہ بھلا ہونا میں لے رہے ہیں۔" انھیں کا کہنا کہ وہ درجن درجن بھلا ہونا میں رہے آئے۔ لگے بچہ بھلا

مگر میں انھیں کھنکھاتی دوست مشورہ دے رہی تھی کہ میں ہے۔"

"سب بھلا ہونا ہے کباری نہیں لے رہی کباری نہیں لے رہی کباری نہیں لے رہی۔"

"بھلا تو وہ صدف بھلا ہونا صدف بھلا ہونا صدف بھلا ہونا۔"

"کباری بھلا ہونا صدف بھلا ہونا صدف بھلا ہونا صدف بھلا ہونا۔"

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"یہ بہت خوب صورت ہے مگر اسے میں نہیں لے سکتی۔"

"تو کیوں؟" اب میں اس کے من میں کباری کی بات تھی۔

"اب میں کھنکھاتی ہو رہی تھی کہ کباری کی بات تھی۔" وہ بچہ بھلا ہونا میں لے رہے ہیں۔

"انھیں کھنکھاتی ہو رہی تھی کہ کباری کی بات تھی۔" وہ بچہ بھلا ہونا میں لے رہے ہیں۔

"مگر کباری کی بات تھی کہ کباری کی بات تھی۔" وہ بچہ بھلا ہونا میں لے رہے ہیں۔

"میری خوشی کے لیے کباری کی بات تھی۔" وہ بچہ بھلا ہونا میں لے رہے ہیں۔

"اب آپ کے ساتھ میں کباری کی بات تھی۔" وہ بچہ بھلا ہونا میں لے رہے ہیں۔

"تو کباری کی بات تھی کہ کباری کی بات تھی۔" وہ بچہ بھلا ہونا میں لے رہے ہیں۔

"تو کباری کی بات تھی کہ کباری کی بات تھی۔" وہ بچہ بھلا ہونا میں لے رہے ہیں۔

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"بہت خوب صورت ہے مگر اسے میں نہیں لے سکتی۔"

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

"نہیں بھئی نہ بات نہیں سب کچھ بچا کر لے گا یہ مطلب غلطی ہے کہ یہ صدف مسز پر ہنس پڑے ہوئے

نبی صلیات میں سے ایک عسکری تجھو سے گرد و ہیز و راز ہو گیا۔
اگر ملک کاظم نے کسی شروع کی تو اس کے دل کی حالت عجیب کی ہو گئی۔ اسے یوں لگا جیسے عاصی نے اس کی
چوٹی چکڑی ہو۔

لپٹے سے اڑا دیا۔ اور وہ خوب صورت لہم ایک درجہ معائنہ کی جس میں تھیں کا چہرہ ہوا کھٹے لگا اور لہم
کا ایک ایک کامانہ کرنا۔

تھیں بہا دے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

نیرام تپ ہر دیر کو کی جلی کی آنکھیں

زی زینتیں حسین لیکن خیر لہجہ

نہا دے گئے ہیں

اور کسی بھی بات پر فضا

وہ گھر کو چھوڑا اور سوچ کر کم مہا ہو گیا

خاکوں اور خاکوں میں عمارت سے ساتھ رہا ہے

تھیں ہم ساتھ رکھتے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

کسی کے ساتھ چھوڑا ہو

کسی سے بات کرئی ہو

کسی کا پار سے نکلا

کسی بھی بھول کا کھلا

کوئی بھی کیت کا گئے ہوں

کوئی بھی شہر چھوڑے ہوں

تھیں بھی ساتھ رکھتے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

تھیں ہم ہمارے گئے ہیں

نہا دی مار سے دل کا گھرا دے گئے ہیں

”میں خود بخار دے آیا کروں گا بس! اس نے بات کو مذاق کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

”نہیں بھئی! سب ایسی اجنبی غلطی تھی جس۔“

”نہیں! ہمارا بھی کسی اجنبی یا غلطی کی وجہ سے ہی ختم ہوا ہے۔“

”اب بات غلط ہے وہ وہاں ہوئی ہے۔ جس طرح اس کی کہانی آپ نے قلمبند ہووے گی کیا کام کرے گی۔“

”میں تو کسی ایسی کہانی کے لیے کی؟“

”میں یہ ادا فرمائی کہ ایک بڑے شخص ہے۔ جس کو بہت آگ کے جلا کر کھاوا ہے وہ وہ میرے خط

نہیں اب بھی وہی مشکل سے دیتی ہے“

”پہلے کچھ دیکھ لوں گے اب ہی ہے نہ؟“

”اب اس کا ذکر نہ کروں گا۔“

”آپ لوگ ایک دوسرے کے مزید بھیجیں۔“

”میں بکتے ہیں۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

”اب اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔“

”چپ کرنا۔“

"اے بھائیوں میں فروغ کے لیے 'اودھ' ریل منسٹر کر دلا۔"

"نہیں، بھائیوں میں فروغ کی ماں صفائی کے ذمے کے ساتھ فروغ کے گھر بنائی گئی۔"

"شرف کی اپنی زندگیوں کے علاوہ علاقہ کے تمام لوگوں کی زندگیوں کی بات نے شرف کی ماں نے شرف کی ماں کا شجرہ قدم 'اودھ' سوچ کر جواب دیے تو کہا۔"

"سوچا کیا... مجھے دار کی کے ساتھ ساتھ چھ دیوی بھی ہیں اور جان لو کہ چاندی کے حق حق بہت زیادہ دے رہی ہیں۔ میں نے ہرگز نہیں سنی ہے ہاں!"

"بھائی... کچھ وقت دے رہی ہوں۔"

"بھائی کے لیے وقت لے کر ٹھیکہ کرنے کے لیے نکلیں ورنہ کی۔"

"ٹھیک ہے صرف اس دن ہی دے دو۔ میں اس کے باتے شہرہ کرلوں پھر آپ کو بتاؤں گی۔"

"مگر صرف 'میں' اسموں کی ہیں۔" شرف کی ماں نے عرض کر دیا تو گنگے لگے جو بے گناہ۔

"یہ نصیب کی بات ہوئی ہے تو اگر اس کا نصیب آپ کے بیٹے کے ساتھ جڑا ہے تو ہر صورت مجھے ہاں ہی کہنا پڑے گا۔"

"یہ بات تو تمہاری کو مفید درست ہے۔ بچوں کے دشمنوں کا کچھ چاہیں تو ان کو کہاں ہونے ہیں۔ یہ فیصلہ خود 'اودھ' کرتا ہے۔"

"شرف کی ماں نے جانے کے ساتھ خاصا احترام بھی کیا تھا کیونکہ مجھے بڑی عمر میں اپنی خاطر واریاں نہیں چلتی تھیں۔"

"شرف کی ماں نے چوتھے وقت فروغ کو خوب یاد کیا اور باجھ پر سرور بے کافٹ بھی رکھا۔"

"اباں! یہ حال مجھ سے روپے کیوں دے سکتا؟" شرف نے جبران ہو کر ان سے پوچھا۔

"وہ تجھے یاد رکھ گئی ہیں؟" اس نے غصہ کر کہا۔

"مگر کیوں؟" دول میں مکمل چمکی شروع ہوئی۔

"ان کی بات تیری کی بھینس نکلتی آ رہی؟" وہ نکلتا دے ہوئے ہو گئیں۔

"نہیں، اباں میں یہی نہیں کہتی تو ہر صورت بولتی۔"

"اور... تو اپنے شرف کی زبان بولنا چاہتی ہیں۔"

"اور فروغ کے انھوں نے سوٹ چھوٹ کر انھیں کے چومے میں اٹھ کر لیا۔"

☆☆☆☆

"بیات اس کی قسمت تھی جی ہاں کی چھا خانی... اس نے لی ڈی لاؤ بیٹھی رہ کر کھائی تھا کہ یہ بھیل تھا۔"

"بھائی! ہاں کی کھانسی تھی تو خیر کیا تھا اور اس کے یہاں میں رز کے چل رہے تھے۔"

"اس نے سنبھلنے کی بہت کوشش کی مگر وہ چاروں شانے بہت کر پڑی۔ اپنی گھر کی تھی۔ مگر فوراً گاڑی پر اٹھ کر چلنے لگے مگر یہ فوراً سنبھل اس کے اوپر پڑا۔ پڑا کہ چوہرک رہی تھی مگر اس کی کٹھن میں ہی رہی تھی۔"

"کیا وہ ان کو ڈی لاؤ بیٹھی رہ کر نہ کے کھانسی چاروں میں نہیں تھا۔"

"وہ چل رہی تھی کھانسی نہیں تھا اور آگے سے پہلے ہی ختم ہو گیا۔"

"کافی سوچ بچار کے بعد شرف نے اپنی ماں سے کہا وہ فروغ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔"

"یہ کیا بھئی کی سزا کی ہے وہ؟" بیٹی نے اعتراض کیا۔

"وہ کیا ہے بھئی مجھے پتہ ہے۔"

"اور تیری بھی بہت ہے۔"

"اگر اے وہ اس طرح میں سب لایاں اتراتی ہیں۔"

"اسی شخص پر اسے فروغ کی بہت ہے۔"

"خوبصورت لوگ اے ہی گھنٹی ہیں؟" وہ جیسا۔

"مگر کام کا کام بھی اسے نہیں آتا۔"

"خیر تو کس سماد ہے؟"

"تمہارے چھوٹے قدر کا بھی خالق اتراتی ہے اور داماری کالی رحمت پرستی بھی بہت ہے۔" بیٹیوں کا یہ اعتراض سنا کر وہ کھنکھار کر مسموم ہو گیا۔

"یہ کیا تو نہیں سوچا؟" ان کے کہہ سنا کہ وہ اس کا واسطہ ہو سارا اور شرف کی بیٹی کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ "صادقہ خوبصورت بھی ہے اور دلکش ماٹرن بھی ہے۔ کہہ سنا کہ وہ اسے قہقہہ ہونے لگا ہے۔ فروغ تو کسی شکل میں چلی جاتے تو وہ اور کچھ تو بھی تھا۔" شرف نے کہا تو اس کی ہنسی بڑی سے کڑوا کر اٹھی

"تو پورے اس کے مقابلے میں صادقہ بہت بڑی ہے۔" شرف نے بھائی اکرنا پ کھنکھارنا ہم صادقہ کے لیے آپ کا رشتہ لے کر جائیں؟"

"شرف کی کھنکھار تو معمولی سے ہی تھی۔ اس پر اس کا سنا بھی بہت تھا جس کے کہنا نہ بہت کچھ مانگا کرتا تھا۔ یوں وہ خواہ مخواہ احساس کرتی کا کھنکھارنا تھا۔"

"اس کو کیا حساس ہو چلا تھا کہ اس کی شخصیت میں کوئی کی جا نہ تھی، جس کی کوئی ترقی کر سکے اس لیے اس کا لیے بھینس بھینس ہمارا کرنا تھا۔"

"شرف کی یہی غرض تھی کہ کچھ شرف کو اپنے سے کم تو دیکھ کر غرقت نے بھی اسے یہ صریح فراموش نہیں کیا تھا۔"

"یہ کہے کے فوراً سے فوراً کہ وہ حقیقت شرف کو ٹھیک کرنے گیا تھا مگر وہ بات یہ بتا چکا کہ وہ فروغ سے شادی بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کے دل پر یہ چھائی ہی چلی گئی تھی۔ یہ سنا کی لڑائی کا دھندہ دھندے دور سے آئے یہ اس کی طرح گورا نہ تھا۔"

"اسے شرف سے یہ بتا چکی کیا تھا کہ فروغ کے لیے شرف کو شہرہ و صفائی اور پردہ پائے گا۔ اب اس کے پاس یہی وقت تھا اور اس میں اسے جانا چھوڑنا تھا کہ شرف اس کا ساتھ دینا کا وہ کیا کرے گا۔"

"بھئی بڑے گڑبھائی۔" شرف نے کچھ سوچ کر کہا۔

"تو بھئی میرا سر پر اور شرف کے کسی کا انتخاب کر لیں۔"

"بھئی یا کھنکھار۔" شرف نے غصے سے کہا۔

"تو پھر آپ ہی متاوانا بھائی! ہم آپ کا رشتہ لے کر کہاں جا سکتے؟"

بھئی کو جو غم تھا اس کا کھنڈا چھڑا کر اٹھیا اور سہلی جان تو دھڑکی نہیں اور اس کی زبان پر ایک علی بابا کی جوتی تو چلی جاتی تھی لڑکا سی ہوگا جیوں خانہ کی ہو گی۔"

ای ایس بھمباری بھیا دوست کے کچے کھانے خانہ بھی ہو جاتے ہیں آئندہ کے لیے رہا کر دوہرے چٹکی پٹکی نکال دے۔

گھر کا کھانا کسی طرح ختم ہوئے میں نہیں آ رہا تھا۔ جب بدلے جب کرنے کی اپنا دست نہیں دیا تو اس کی بیوی بھی بھئی کی گدواں بننے کے سوا کچھ نہ کر دیتی تھی گھر اس کے بارے میں کسی نے سچے کا خیال نہیں کیا اور تیلے لڑتی رہتی چلی گئی۔

"تو اپنا دین صرف میری برائی کی وجہ سے ہوا ہے اگر خیال نہ رکھیں تو کایہ سب دیکھنا پڑتا۔"
"فہم نہ ہے" اسے سمجھا تھا کہ چار پانچ دن تک گھر کے سب سے بڑے بھائی میں اس کا اور کونکر بھی جلدی لگا کر رہے ہو۔

ایک دفعہ فیض پر کسی بات میں مان کر بیٹا۔ اگر اس جانی تو یہ سب کیوں دیکھ لیتے؟
"ماں کے گھر جانے کا جہاز کھڑا نہ لایا کیوں کر کیا جاتا ہے کسے سال دھڑکی کے وہاں گزارنے کے باوجود ان کا دل ہی نہیں بھرتا۔" سہلی جان کی تقریر میں کبھی صورت ختم ہونے میں نہیں آ رہی تھی۔

"بھائی! آپ رات ہی جلدی میں جانیں گا میں دعا نہیں! فیروزہ دیکھیں سمجھا سکتا ہوں۔"
"میرے بھائی! آپ نے اگر اس کے اطلاق سے خود کو قیام دیا ہے۔ اسے اسے چارے کا تو بھائی بھی نہیں ہے اگر چنانچہ ہاتھ لیا ہوگا۔" سہلی جان کے آئینہ میں بھلے بیٹے تھے۔

"آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں جو یہ خانہ بھادڑ کا رہا ہوگا؟" فیروزہ شکم نے چکر کھار۔
"بڑا دل میں نہیں میرا میرے سامنے کی۔ یہی چہرہ میں ہوا اور اس چہرے سے گردے تو وہ خانہ نہیں ہوتی ہے۔"

"اگر کیا بات ہوئی" فیروزہ کو غصہ نہیں تھا۔ عورت ہو کر بھائی کی تفریق کیسے جاری نہیں۔
"میں یہ باتیں دہرائے سے گھر نہیں کہہ سکتی ہوں۔ یہ سب تو ان کی باتیں ہیں بڑا کی سخت جان ہوتی ہے اور لڑکا ذہن رکھتا ہے اگر کسی کی کتنی ہی گنگ جائے تو کھل مرتبہ بیٹا خانہ ہو جاتا ہے۔"

"اب سب نے اپنا بیان بوجھ کر تو نہیں کیا اس؟"
"مگر وہ کھانا تو کیا نہ ہوتا؟" ان کی دلی گردان بھائی جی سے نہیں کر رہا جو آج چلی گئی۔

چند دن کے بعد سہلی نے سب سے گھر پہلے کچھ فیروزہ سے لگا کر دیا۔
"کیوں بھئی! اب گھر جانے میں کیا سہارا ہے؟" وہ نہ جانتی ہو کر بولا۔
"مجھے یہ امید ہے کہ آئے گی اس کا کوئی کڑوری ہوگی ہے کہ کڑوری ہوتی ہے تو چکرتے ہیں۔"

"تھکے بے چینی تھری رہی ہو؟" چند چپ چاپ لوٹ گیا تھا۔
"یہاں تو کچھ پیدا کر کے چھوڑ دیا تھا میرا۔ یہ خود کھانا اور تری ہیں۔" سہلی جان کے ہنسنے چہرہ سے ہوتے ہوئے ان سے کہہ رہی آ رہی تھی۔

"میرے دوست! یہ سچے بھائی ہیں گھر میں کتنی ہے تو اس کا ماحول بھی وہی ہی ہے۔ آئندہ سے گا۔ بھائی جان نے جب اپنا کھانا دیا ہے تو میں نے گھر ان کا کھانا دیا ہے۔ خود چھوڑ دیا تھا۔" سہلی جان کے ہنسنے چہرہ سے ہوتے ہوئے ان سے کہہ رہی آ رہی تھی۔

لوٹ گئی۔

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔

"ابا! کچھ نہیں ہے بات کی بات سب سے تو غصہ ہی آتا ہے۔"

"یہ تو چھوڑا ہوں کہیں غصہ رہا ہے؟"

"بھئی! میرا دل کھانا کا ہے اور صرف مجھے تو کھانا پڑا ہے بلکہ میری بے پروائی کی دھڑکیں ایک جہان کی ہیں۔"

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"جیسے اصل میں وہ بھی فیروزہ کے مل کر کھار۔"

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"یہ بات نہیں ہے" فیروزہ نے بھئی کے کھار۔

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"ماں صرف اس میں ہوا کرتی ہے۔ کتنی کر رہے ہو وہی، ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"نہیں! ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"نہیں! ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"نہیں! ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"نہیں! ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"نہیں! ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"نہیں! ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"نہیں! ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"نہیں! ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"نہیں! ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"نہیں! ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"نہیں! ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"نہیں! ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

"ابا! ہے؟" ابا نے یہ پوچھا۔
"نہیں! ذرا سب دھڑکی کی دھڑکی رہ جاتی ہے۔ اس کا

”نہی ہے۔ فیصلہ ہو رہا ہے اس میں۔“
 ”پھر تو یہ مسئلہ نامہ صادر ہو جاتا ہو گا؟“
 ”انہی تو ہے۔“

”عصید کے بعد جڑ صدمہ جاتے گی قصار ہے اس عجز و دایاں مشورہ ہو جائیگی اور ہر صدمہ کے بعد صدمہ آئے گا مگر... تو ظاہر ہے عجز صدمہ آئے سہ سہ... نہیں کتاب اچھا خاصہ صغصہ چلا۔“

”تم نے کوئی بات کہہ کر قصہ اس جلدی کا جانتے نہ زور نے اسے دیر مان سے بھٹا ہے ہوئے کہا۔“

”تمہارا ہی گناہ ہی اسکا ہوتی ہو تو میں کیا کروں۔“

”میں جھک کر کہتی ہوں نہیں جس نے کہہ کر تادہاں... غلطی شاید میری ہی ہے اب وہ جس دن آئے گا کہیں کو نہیں اسکا دن غافل ہو گئے پہلے سے ایک بات بھی نہیں پڑے گا۔“

”میرا خیال ہے کہ کیا یوں بھی نہیں آئے گا۔“ گین کا لہجہ دوڑک تھا مگر زور کے ساتھ کی نہیں پڑے۔

”جس کا۔“

☆☆☆

فہم، بہت چھوٹا سا تھا مگر آفس کی جانب سے ملا تھا۔ اس نے کمرے کی کوئی چیز نہیں چھوئی۔ کھانا پکانے کے لیے چھوٹا سا مریخ معائنہ ایک ذریعہ قرار دیا۔ چاند پر بھی گھاس اور لٹا۔ لیکن کچھ سالانہ تھا جو بعد میں خرید کر ملا تھا۔ اس سے بارہ کچھ خریدنا اس کے پس منظر میں تھا۔

”یہ بتاتا ہے چاند کی شاندار کرنے کا بیڑا انصاف کے قیام کے لئے اور ہے کہ اجازت ملے گی نصیب نہیں ۱۸۰۱ء ہجری خودی کو دیکھ کر حاصل کرتا ہوگی۔“ بعد ازاں نے مظاہر نہیں کر کہا تھا کہ فرماں کے خلاف سے کسی کو کرا۔

”میں نے آؤ، ان کے قیٹے میں بچوں کے نوحہ خور کے لیے کہا ہے“ فریال نے اسے بتایا۔

”یہ غریب لوگوں کی کالونی ہے مٹری میں پڑھو مائو سب پسند کریں گے“ ٹیوشن فیس کسی سے نہیں دی جائے گی

”پھر میں کیا کروں؟“ ٹیوٹن پڑھا نہ سکے سوا کوئی کام نہیں کر سکتی ہوں۔“

”سلمان تو مسجد میں آگیا ہے یا نہیں؟“

”ہاں، جو آئی ہے جلد سے بھی آئی ہے۔“

مذہب سے ہمیں یونیک سے کام لانا نہیں دے دیا کروں گا بلکہ دولت اپنی سسٹم بھی دے دیں مگر یوں

”یہ ٹھیک ہے، پھر میں اپنا کمر سجالوں گی۔“ فریال کے خواب اس کی آنکھوں سے اتر کر ہونٹوں کا منظر ہوں۔

فجائے

وہاں اس کی زندگی کا زیادہر مشق کے پہلو کے ساتھ شروع ہوگا۔

☆☆☆

”یہ نیراں گھر ہے آجی! آسانی سے نہیں ملے گی۔“ چچا نے ماڑی مار کر سے صبا پر دھوکا دیا۔

”پھر کیسے چلے گئی وہ.....“ صابرہ کی حیرانی بڑھ گئی۔

”کامی آجائے ایک بابا بیٹا انہوں نے اسے لایا ہے“ ٹریپ نے زخم سے کہا۔

آخری کو پایا اپنے فنکاروں سے نکال دیے کیا؟“ صاحب نے دلچسپی سے پوچھا۔
 ”یہ فنکار جنہیں ہے ہمارے پایا کے کلاٹات ہیں۔ بہت پیچھے ہوئے ہیں ہمارا
 لوگ ہیں مگر ہمارے ہمارے کاٹنے والے ہیں۔ ان کی وجہ سے ہمارے خاص کرم ہمارے“

”اب وہ بابائیں کو گھرا جھ سے نکال باہر کریں گے؟“ نصاریٰ نے پوچھا۔

”تم دھتکتی جاؤ روتے روتے سب ٹھیک ہو جائے گا۔“ ثریا نے ہنس کر کہا۔

اچھے آیا کے پاس سرحد کی لے جاؤں۔ صاحب کا لچہ ہی سا ہو گیا۔

"انہوں نے مجھے لکھا کہ اگر وہاں کوئی ایسا شخص ہے تو اسے فوراً لایا جائے۔"

میں نے یہاں ایسے ہی ہوئے ہیں۔

”نہیں۔ جگہ جاری ہے، پاتے اگلے زبردستی تھوڑے سے پیسے مٹائی کے نام پر دیے تھے۔“ ٹریڈ ان کی تعریف

۴۔ ۷۔ سوئے ان کے اوصاف بھی بڑھائی گئی تھیں۔

عجائی جان! آپ جلد ہی ہوتا ہے ہاں..... کہ پھر میں نے آپ کی سہولت ان سے ملے ہو جانے۔
 ”اگرچہ میں خود کو نہیں دیکھتا۔“

”میرے ایک بھائی حیدر آباد کی سے کراچی آ جائیں۔ وہ وہیں مرنے بیٹھے..... حالانکہ ہم اب کی شادی

”ہی کی لڑکی سے کہہ دے۔“

”بس جس کو تیرا چاہو گی وہ دلاؤ تا جو اچلاؤ مجھے کا اب تم ہے لگ رہا جاؤ۔“

”اللہ میرے لیے ایک لوگوں ہیں جن کی دعا میں نور پاؤں کی ہوتی ہے۔“ آپ صابر کے چہرے پر غم کی

شماره اول سال پنجم - زمستان ۱۳۸۵

مذہب سے تفریق کا کلام انہوں نے کبھی نہ سنا۔ ان کی ذات رسول ہے۔ یقین کرنے لگی تھی۔ یہی اہم تھی کہ اس

۳۔ اپنی کوہِ غرِ علیہ و عثمانی کے لیے رہے تھے۔

”راہی آپ ایک سچی ہیں اور وہی ایک با اثر شخصیت تھے۔“ انہی کلمے بہت سے کام تھے جو ان سے کرائی گئی

... اسے لکھ دیا تھا کہ ادب نامہ کے پمپول میں مل ہوئے چنے جا رہے تھے۔

.....

مردمان جمل چھوڑ کر واجدہ کی میاں دیکھ باور نہیں سمیٹتا شروع کر دیتیں۔

”اے بابا! کے تو پاس چہ منے چاہئیں؟“ آپا نے اتر کر حریہ ستار سے بابا کی ملاقات اقدس میں ملنا کئے شروع

Amphibien, Reptilien, Fische, Insekten

فہم ہے جس کی زبان کے اسکاٹے پر چاٹ مری کے سے جاؤں کی سب سے کہا۔

ترہائی کے دل پر آگیا کی باتوں کا بہت اثر ہوا تھا۔ درجہ صابروں کی جان کو آگ کی ہوئی تھی کہ جس کو بھی

اور اچلو بابہ کی فریاد سن کر کافی جاگئے تو وہ ایک دن..... ان کے آسمان پر پہنچ چکی تھی۔

فرحت کے ہاں کی موسم سرما کی خطرات تھیں، وہ بھی ان دنوں ماں کے پاس رہنے کے لیے آئی ہوئی تھی۔
 "خیریت ہے اسی دن دفعہ ہزارہا مسمانی نے خفاہر دانات کے اپنے حق دیکھا تو وہ بے فرحت کے
 حیرت سے کہا۔

"ان حیرت تو مجھے بھی ہوئی تھی کہ جب اس کی لپا لپیں لکٹی ہوئی ٹھکریں شیار پر پڑتی رہیں تو سب معاملہ
 کبھی؟ کبھی۔۔۔" حضرت مسکرات کو اس نے کہہ ہی گئیں۔
 "بہر حال کیا بانی کا یہ وہم و گم نہیں لگتا ہے۔ مجھ سے تو کوئی دست پر بیٹھے کے لیے کوئی خاتونا بات کرنے
 لگس تو ایسی کبھی نہیں کہ وہ اپنی بیٹی کی وجہ سے مجھے شے میں اتارنے کی کوئی کوشش کر رہی ہے۔" شیار ماں کی
 یہ باتیں سن کر چڑھ کر بولا۔

"مجھے کیا پتا کہ کیا کہو ہے، تو جو جتنے ایک دفعہ دیکھ لے، بلکیں جبکہ بول جاتا ہے۔" حضرت قلم کا لہجہ
 صبر اور نرم سے ناپ بگڑا تھا۔

"ان کو کبھی شوق نہ ہوتا تھوہو بھی ہے ناں، وہاں سے کڑے مرادہ جامہ کے مال ہی نہیں ہوتے۔"
 شیار نے غصہ کرنا سے کہا۔

"ہوئے ہوں گے۔۔۔" ترچھے تو شیار نے چہا ایک نظر نہیں آیا۔ "مادہ ہی دلیے دلیے سے نکھار
 بن گئی۔۔۔"

"ہرمان کا بھی خیال ہوا کرتا ہے۔ اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر کوئی اپنا نہیں لگتا۔ اب فرحت کے بچے
 کیسے کالے کالے سے ہیں کہ فرحت سے بچہ ہو تو بھی کسی کی کان سے بڑھ کر کوئی خوب صورت نہیں، انہوں
 فرحت میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں۔" شیار نے ابن کو چھڑے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔" بڑھے۔۔۔ ہرمان۔۔۔ اپنے بچوں کو اپنے دل کی آکھ سے دھتھی ہے۔۔۔ اس لیے اسے یہاں لگا
 ہے۔"

"شیار ماں۔۔۔ آپ کا خط ہے۔۔۔" پوسٹ میں نے آواز دہرائی تو شیار آکھ سے اٹھا ہوا ہر گیا۔۔۔
 اس سرور کی شہاں سے خفا کیا۔۔۔

"لغافے کہ جب وہ آئے۔۔۔ تو حیرت سے اسے گنگے کا چادر تھا۔
 "کس کا خط ہے بڑھ؟" حضرت قلم نے دستہ باز لیے میں پوچھا۔

"ماںوں شریو کا ماسر کا ہے۔۔۔" شیار نے لغافے کی پشت پر لکھے ہوئے ایف ڈی کو بڑھ کر کہا۔
 "شریو کا کا کا؟" حضرت نے حیرت سے بچے کو دیکھا۔

رشد ان کے سوتے بھائی تھے، بیچ سے وکیل کر کے، کبھی رابطہ ہی نہیں رکھا تھا، فرحت کی شادی کا کاروا
 بھیجا تو سوائے مبارک ادا کے کارڈ کے کچھ نہیں آیا تھا، قلم کا باہر ان کی امریکا کی شاپ پر ملازمت، وہ سال
 دو سال بعد جب جناب آتا تو شریو بھائی کی امداد کے قسے بیان کرتا کہ شریو بھائی نے کبھی کسی کو کچھ بھیجا تو
 درکار دیکھا تو کبھی نہیں لکھا تھا کہ شریو سال سے وہاں بیٹھا ہوا ہے۔

"وہاں پر کسی چرچا خاتونا سے شادی نہ کی گئی، تو بھئی کو لے کر بھی دھن آئے، اور نہ ہی اپنے بچوں کو کوئی
 سے ملواؤ۔

"ناحقانہ کو وہ بچے تھے اور دونوں نے غیر مسلموں کی طرح ہی ورڈ پائی تھی۔"

"وہ بچا لپکا ایک ان کا خداداد تھا۔۔۔ حضرت قلم کی پرانی اپنی جگہ تھا۔۔۔" تب سب ماںوں میں کوئی
 ڈاکٹر نذر تو اب کبھی لکھ کر۔۔۔"

"اسی کیلئے آپ جی میں نہیں اپنے شریو سے بعد میں بیٹھے گا۔" شیار نے ان کو بڑھائے اور کچھ ترشکھا کر بولا
 ہما مڑوں نہ کیا۔

"مستعد آ۔۔۔" حضرت مسکرات۔۔۔
 السلام علیکم

آپ بھی سوچتی ہوں کی کہ آج شریو کو آپ کیسے یاد آگئی۔ آپ کی حیرت بھی، وہاں سے مگر شریو بھی
 اپنی جگہ تھا ہوں۔۔۔ ہمیشہ آپ سب کو یاد کرتا رہا ہوں۔ طفل کے سال کے اوپر سے کہ وہ کر سب کی شے سے
 پوچھتا رہا ہوں۔ آپ کو یہ بات سن کر کسی آئے مگر مجھے پچی معلوم ہے کہ کچھلے میں آپ کی گائے بھوری بھار
 کر مگر کبھی جس کا آپ نہ بڑھ کر اس کو سنا تھا۔

مجھے پچی معلوم ہے کہ کس کا روٹ آپ کے آئین میں ہے اور اس کے نیچے تخت پر بیٹھ کر آپ سارا کام
 کرتی ہیں۔ شیار نے جن سے کچھ لکھا لکھا ہے۔ آپ کا یہاں ان ایقت پر دیا گیا ماسک رکھا ہوتا ہے۔

یاد رکھی تو آپ کا کچھ صبر سے دل سے بھی مگر آج آپ مجھے سے عداوت دہی ہیں۔
 میں شاید بے حد خوب نہیں ہوں۔ آگے بڑھنے کے کچھ میں اتار کے بڑھ کر کچھ وقت بھی مجھ سے تھا

کہا۔
 پہلی ایقت کے اعتبار کا کام نہیں ملا، وہ جب اظہار کرتا تھا تو کھد کے پاس جاتے کا نام آ گیا۔

میں شریو یاد ہوں۔۔۔ دیکھنا کی تو حیرت کھانسی ہے کہ کیا نہیں کسی وقت خفا کر جائے۔
 میری جونی میری جونی سے کچھ کر مگر صرف مجھے چھوڑ کر جا کر ہے لگتا ہے کسی دوست کے ساتھ چلا جاتا

نہی کسی بڑھ کر رہی ہے۔ اس کو یہ ظہور تھا کہ میرے زمانہ میں اس کو تار ڈال دیں۔
 میرے والدین جیسے تو بڑی سے پہلے ہی چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ ان کا تو یہ ظہور تھا کہ بڑی کی مدد تو ان کو

بھینچنے کے بجائے مجھے سوت کا پتھر خور لٹا دیا جائے۔ بڑھاپا ان کو بڑھ کر مرنے کے بجائے مجھے لیکھ آمان
 موت کا احاطہ کرنا چاہیے۔ اسی میں میرے لیے کھلائی ہے اور ایسی میں صبر لے لے بڑھتی ہے۔

میرے اپنے۔۔۔ جن کی یہ ظہور میں آپ بھول کر اپنی مادی شہادت قبول کیا۔۔۔ کو بچا لے جانے کے لیے
 میں خود گئے کر۔ ایسا سن میں جن سب نہ بلاتا اور وہ سب پائے ہی میں نے ان کو بھول کر اس سے

نور سے جسے ان سے میری کوئی ناہی نہیں تھا۔
 تب مجھے پراساس ہوا کہ میرا کچھ اپنی کٹی ہے۔ وہاں کی کرنے پر ملی ہے۔ یہ ان مجھے ان لیے کہنے

بڑے سے ہیں کہ میں نے۔۔۔ مجھے راز دیا کہ کبھی ایسے نہیں دیکھ رہی۔ ان سے ملنے کو کچھ کھد سے جاتا۔۔۔ اور جو سلسلہ
 کر۔۔۔ ہے ان کی انقصان سے اسے وہاں ہے۔

دراصل شریو ایک وہ بھی کا نام نہیں ہے۔ انہی طلعت جس میں انسان کو اپنی ہوش نہیں دیتا ہے اور ظاہر
 ہے کہ وہ اپنی کٹی میں جاتے دے لگے کچھ کچھ کو بھینچتے ہیں۔

اور آج میں لپکا ہوا اکاٹہ دیا ہوں۔ اگر میں آپ کو لوگوں کو چھوڑ کر آیا تو آج میرے کبھی مجھے چھوڑ کر
 باجے ہیں۔

گھر میں تھا۔

"مگر میں نے کبھی کوئی نظر سے دیکھا ہی نہیں۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔"

"مجھے فرق سے اچھا کوئی نہیں لگ سکا۔"

"شادی کے بعد اپنی باتوں پر چبا کر گئے۔"

"فرق مجھے کبھی طرح سمجھتی ہے، اس کے ساتھ میں خوش رہوں گا۔"

"کبھی کبھی آپ کو بھی خوش رہنے کی ضرورت ہو سکتی ہے، وہ فرخ سے زیادہ ہمدرد ہے، وہ تمہارا اس سے زیادہ خیال رکھے گی۔"

"اے آپ کو اپنے بچے کی خوشی کا احساس نہیں ہے۔"

"بچے نہیں، اپنی ماں کے احساسات کی کوئی پروا نہیں۔"

"اللہ آپ کا کروں۔۔۔ میں تو سوچ رہی تھی مسکا تھا کہ ایک اور کام کیا جائے گی جب سے میری زندگی میں ایسا مل جائے گا۔"

"میرا خیال نہیں ہے۔ یہ خوشی کی وجہ سے جس کے سنگ ملنے ہوئے ہیں وہی وہی رہیں گے۔"

"فرخ نے جواب دیا کہ میں نہیں خوش ہوں میرے دل کی مرضی کبھی شامل نہیں ہوئی۔" فرخ نے

روٹھے ہوئے لہجے میں کہا اور ناش، راز، سایہ بالکل لگایا۔

"اے آپ کو شادی کا کوئی اثر نہیں۔ ان کی خبر مت معلوم کر لیں۔ یہ خلا میں ان پہلے کا ہے۔"

پانچویں شب تک آپ کو دوسری دریا میں پانچے ہوں اور ان کا اگلے پانچ ساتوں آنے کا یہ مراسم جاری ہو۔" فرخ کلام

یہی سب میری کیا سنت گی۔

"اللہ دیکرے دشتہ شہر بھائی کو بھی زندگی سے خوش آئے گا قیامت کو میں گی۔"

"اللہ۔۔۔ کتنا مزہ آئے گا جب میرا بھائی بیوی کی ماں میں بند کر دے گا۔ آپ کو اس کے ساتھ

ہو کر گئے گا، میری اور سے کبھی میں دعا گو ہوں گا۔" فرخ کا جواب دیا یہ ہے کہ "فرخ نے انھیں

بندر کے کسی حصہ میں بچے کی طرح کہا اور وہ دولت چنگا کی ہے یہ نہیں کر سکتا کوشش میں کر رہا شہر کی چاروں

سوچ کر وہاں سے واپس لوٹے تھے۔ کفر کے لئے ان کو چکر رہا مشکل ہو گیا۔

فرخ کو یہ بات چل چکا تھا کہ شہر کا بیچ سے واپس آ گیا ہے مگر کراچی آ کر وہ اس سے کیوں رابطہ کرنا

کر رہا اس مسئلے میں وہ اپنی جہان تھی۔

طاہر کی دیر تک۔ جب کچھ کچھ نہیں آتا وہ فرخ سے آپ سے ملے ہیں دی۔ وہ اس وقت اپنے گھر

جائے گی تو یہی کہہ رہی تھی۔

"اور میری فرخ آگئی۔" اس کو کبھی میں نہیں ملے اسے اپنے ساتھ لیتا تھا۔

"مگر چار ہیں آپ۔" "اگر کوئی چاروں کے لئے کرے گا۔"

"ابن الی کے باپ کا راز ہے۔" کوئی قلم سے آئے ہوئے نہیں چاروں کو ملے صرف لکڑی کی ہوں کر

اب بختوں میں ہوں گی ان کے پاس۔"

"قالہ جان لیک ہیں۔" اس نے اپنے ہاتھ سے دل کو سنبھالنے سے منع کیا۔

"آپ کو کبھی نہیں آئے ہیں اور شہر بھائی کو کبھی نہیں آئے۔" فرخ نے ان کو کبھی اور ہزار سے اور بھائی

جان کی قدر اس طبیعت خراب ہو جائے تو اس کا شور مچاتے ہیں اس لیے تو میں رہے سکے لیے چار ہیں۔"

"آپ میری طرف سے کسی مالہ جان کو پوچھ لیتے گا۔"

"ابن کہاں کیوں نہیں۔"

"فرخ آتا ہے ہر سے مگر کیوں نہیں آتے۔" فرخ نے کھانسی کچھ میں کہا۔

"اچھا اب یاد ہو جائے گا کہ فرخ سے آج اس کو پھر گئے لے کے لیے آئی گی۔"

"جیسا کہ۔" فرخ کی آنکھیں دلی سرت سے کھلی گئیں۔

"ابن کہاں کیوں نہیں آتے۔" فرخ نے کہا کہ وہی تھی۔" فرخ۔۔۔ اب بہت جلد آئی گی۔"

فرخ نے اپنی آنکھوں میں دلی گھر لڑائی کھلی تھی۔ اور میرا نہیں آئے ہوئے کبھی ہفتہ ہو گیا۔۔۔ جب وہ

نہیں آئے تو فرخ ان کے گھر جا پہنچا۔

"فرخ آتا ہے آپ نے مجھے سے بالکل جھوٹا دعوہ کیا تھا آئے گا۔" آپ اور سے مگر کیوں نہیں آتے۔

شب سے شام آپ کو یاد کی تھی۔" فرخ نے مدعوئی کھلی ہے۔

"میرے پاس کہاں فرست ہے۔" کچھ میں کہیں آتا ہوا تم نے مجھے دیکھا ہے تو ہمارے گھر آئی گی نہیں

میں، میرا اب بہت مشکل ہے۔" انہوں نے اٹھ کر سے لہجے میں کہا۔

"جب تو میں شادی آئی آپ کے پاس کو میری آپ مجھے یاد کر رہی ہیں گی۔" فرخ نے ان کی بات نہ

سمجھنے سے نہ لاؤ میرے لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا میری یاد رکھنا، طاہر میں چار بچوں کی ماں دو میری دیر کام مگر کی نے سے رازوں میں کہاں مجھے

ہیں ہر بار میں فرحتی ہیں۔" دہی تم کو نے سے راز کی نہیں ہے اس لیے وقت کی فراوانی ہے اور جب تمہاری

مادی ہو جائے گی تو تم اس وقت کے لیے ترس کر رہی گی۔"

شادی کے بعد فرخ کا چہرہ رنگوں میں رہا۔

"فرخ کی ماں آئی تھیں۔۔۔ میری نہیں آئی تھیں۔" فرخ نے کہا کہ وہ اس سے ہمارے لئے دشتہ ۱۱ ہے۔" فرخ نے جس کر

ناک سے لہجے میں کہا۔

"بکری میں تہہ چاہتی تھی آپ کو۔" وہ چاہتی ہیں کہ میری طرف کے ساتھ شادی ہو جائے۔" فرخ نے

پر سے پورے ساتوں میں کھائے دل کیساتی اور مشق کو فرخت کو کہا۔

اسے یہ یقین آ گیا کہ اب میں ٹھیک ہو جائے گا۔ فرخ نے ہر گز کی بات میں یہ فرخ کا رنگ مچھوڑا

کی اور منتوں میں وہاں سے اس کے لئے دشتہ ۱۱ جانے کو تہہ یہ طرف کا گھر اور ہمدرد ہوا۔

"اچھا، اگر فرخ کا دشتہ توئی نہیں کیا گیا؟" فرخ نے ہوشی لہجے میں کہا۔

"نہیں۔" کچھ تو۔" فرخ نے بہت۔" انہیں دیکھا۔ ان کے پرے کی کسی سے کبھی۔" کچھ۔

"حیرت ہے اسے اچھے رشتے کو تمہاری ماں، ابھی تک اسے نہیں ہیں، انہیں تو اس کو فوراً قبول کر لیتا

ہو جائے۔"

"جی۔۔۔ آپ۔۔۔" باب کہہ رہی ہیں کوئی کو طرف کا دشتہ قبول کر لیتا ہے۔" فرخ نے اپنی چوٹی ٹھکڑوں

فرخ کو دیکھنے سے منع کیا۔

شیراز نے اپنے لفظوں میں اسے کہہ دیا تھا کہ اس کی بہن اور اس کی ماں اس کی بہنو آج رہے۔
یہ رہی اس کے گھر اسلے بھی جاتے ہیں۔

وہ طرح کو پسند کرتا ہے تو اس کے گھر اسلے بھی فرح کی زندگی کی ساقی کے۔ وہ شہر دیکھتے ہیں۔

"ہاں، مہنگی، مکی کو کہہ دیجیے ہوں میں۔۔۔۔۔ تم رخصت ہو کر اپنے بڑوں میں جاؤ گی وہاں دور دورہ سہاگل
منا ہے بڑھ جاتے ہیں۔ اتنی قریب سہاگل تو قسمت دلاؤں کوئی ہے اور پھر اشراف بہت اچھا لڑکا ہے۔ اور میری
بیوی دلچسپ ہے کہ تم اشراف کے ساتھ بے حد محبت کے ساتھ رہو گی ذرا کی مہر کرو۔"
"کیا آپ؟" فرح نے جھلکائی ہوئی آنکھوں سے فرح کو دیکھا۔

"تم ایک اچھی لڑکی ہو اور اچھی لڑکیاں ہی اپنے ماں باپ کے علم پر سزا جرم کرتی ہیں اور پھر تم اللہ
بہت ہی دیکھ رہی ہو، تمہارے بعد بھی تمہاری ماں کوئی لڑکیوں کو نکلتا ہوگا۔ اچھا ہے تمہاری جگہ سے شادی
ہو جائے تو تمہاری ماں پھر دوسری نکال دے گا۔ بارے میں سوچو۔"

"خدا جانے تو میں نہیں مان۔۔۔۔۔" فرح نے پہلے وقت سے میرے انداز میں ہی چہا کوئی کی طرح اس کے
دل میں لکھی خفاں کو کہہ شادی فرح کو آپ کی ماں باری میں چاہن کسی ہیں وہ اس کی اچھا کہہ رخصت سے فرح کو آپ
کا دواغالت کیا ہے اور ان کو اس کا اور شہر کا کوئی بھی شخص پاؤں گے۔ آپ ہے۔

"ہاں اس کو کیا بونا تھا، تمہیک ہیں وہ۔۔۔۔۔ بھائی جان بھی فرح سے تم ہیں اس پر کا سے ہمارے مگر مہمان
آنے والے ہیں۔ ان کی تاریخوں میں گئے ہوئے ہیں۔"

"کوئی خاص مہمان؟" فرح نے دل میں کہہ دی ہوئی۔

"خاص نہیں بلکہ خاص انیس۔۔۔۔۔" فرح نے ہنسنے کوئے کہا۔ تب فرح اپنے آسوسہ سہاگل ہوئی تھی
سے کہے مگر کی جانب دھڑکتی ہوئی۔

☆☆☆

زندگی کا یہ نام نہ نہیں جلدی ہو گیا تھا جس کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں کی تھی۔ وہی پہلے تھا۔ اور
ایک سوچ گھڑی کے پاس ایک سال۔

نکاح تو ہر کے ساتھ کسی کی بھی تھی اور زندگی اس کے ساتھ جو جس میں نہیں کر اٹھتا اس کے
نہج سے صحت و تندرست رہا اور وہاں بھی انھوں نے اسے بولنے پر کہا کہ اٹھنا۔

وہ پاؤں کو اس کریم کھاتے ہوئے اس کی باتوں کے جواب میں شے لکھتا ہے وہ رقی قہمی۔
تھیں نے یہ سب دوسرے ہی پر لکھا تھا۔

وہ جب اپنے قدموں اس کے سامنے پکڑی تو وہ اس کو کہہ کر شرمندہ ہوئے کہ بھائے مگر کر کے لا۔ بھٹو
اور فرح نے کل کیا کہ تمہاری شادی ہو رہی ہے۔

"میں نہیں خواہتا وہ میں ہی چاہتا تھا۔" وہ کہتی ہے بولی۔

"میں اس پر کھڑے ہوں۔" وہ کہتی ہے کہ اس کی تاریخوں میں گئے ہوئے ہیں اس پر کا سے ہمارے مگر مہمان
آنے والے ہیں۔ ان کی تاریخوں میں گئے ہوئے ہیں۔

"کیا یہ فرح تمہارے لیے کوئی کلاہ ہے؟" اس نے مسکاتے ہوئے اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہا بھائے
تو یہ نظر ہوں، یہ تمہارے پہلی جادی تھی۔

"تمہارے لیے تو تو ہی خلا ملک ہے تمہاری شادی سے مجھے خوشی نہیں ہوگی جو اس کو ہوگی؟"

"اچھا۔۔۔۔۔ تم میری شادی کا اس کرنا تو ہر ہے ہوا۔" وہ ملتی ہوئی تھی۔

"اچھا ہے تمہاری بڑھائی ہے جان بھائی۔ اب تم شادی کے بعد غلط سے اپنے سواں پر غم چلا کر۔"

"زور۔۔۔۔۔" اس نے غم آئی والدہ کو کہہ کر میرے گھر آئے تو یہ حالات نہ ہوتے تو فرح تو مجھے ہی بھٹے نالے

۔۔۔۔۔ اور میں نے خوف میں کہہ دیا ہے ایمان باتوں میں پھینک کر دی۔ یہ تھی والدہ لے کہا کہ تم بھولے ہو اور
جیسے کہ اب جا کر اپنا وقت پاس کرتے ہو گھر میں تمہاری جہاں باتوں کو سمجھیں۔ وہ ہوش رہی۔ ایسا کہ اس کا نام

نے۔۔۔۔۔ زور ہوتا تھا کہ "کیا؟" روتے ہوئے وہ اس سے بچ چکی تھی۔

تھیں اس کے اوش میں وہ وہاں میرا وقت تمہارے ساتھ رہا تو نہ تھا تو تمہارا بھی نہ رہا تھا۔ یہ تمہاری

نہج تو میرے ساتھ گھر میں کہیں زندگی تو ضرور تھی گئی ہے۔ اگر مجھے تمہارا ساتھ تھا تو میں بھی میرے
قریب نہ ہوتا تھا۔ میرے ہاتھوں میں اچھا وال کر تم بھی نہ ہو گی کسی کو نہیں کرتی تھیں۔ وہ ہے ایک بہت کم سے

وہ ہے سچے پر سرگود کہ نہیں کیا تھا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ زندگی کا تمام وقت تم ہی بیت جائے اور جب آکھ
میرا زندگی کی تمام ہو رہی ہو۔ مجھے تو اسے انا بنا گئے لے بھی نہیں آتے تھے جیسے تم بانی تھیں۔۔۔۔۔ میرا تو

نہج ہی نہیں میں نہ کر دوسرا سمجھ رہا تھا۔

"زور۔۔۔۔۔ تم مجھے شادی کا خواب دکھا کر قریب دے دے انا شاید بہت کرا رہا ہے۔ لے بھی نہیں ایک بھیا، ہند
رہا ہے اور بے یقینی لڑکیاں اس جوئے خواب کے طفل انداز میں ہی چلی جاتی ہیں۔"

۱۰۔ یہ کیجیے کہ اسکا پریشان کن قسمی کردار اس کے خفیہ میں پورے متبع گرفتار رہی رہی اسے زبردستی اسکی یہ کتنی بھی دھڑکنی نظر آئے لیکن اس کے ساتھ کبھی کیسے میں آگس کریم کھاری قسمی بارود، پٹیلے چھٹے

دن کے جب سناٹا مارتے ہوں تو ان بہت سے ماحول پر چلی کر کوئی بھی انسان منزل تک نہیں پہنچ پاتا۔

☆☆☆

۱۵۔ "مگر جو ہر وقت لبرال کی کھڑکی رہتی۔ وہ ہر زمانہ کے لبرلس کی پیشانی پر چھوٹا کرتی۔" اللہ میری بچی کو
 ۱۶۔ "مگر اے پاک برادر گاندھی میری بچی جہاں بھی ہو تو اس کو اپنے غلط زمانہ میں رکھنا۔ یاد رہے
 ماہانہ آزادی میں اس کی نقل بھیجے۔ ہر مہینہ دو روٹ لگاؤ۔"

.....

ذوالقعد کے بعد اس کا وہ عظیم الشان سہ ماہی بھی ہو گئی تھی۔ غلاماں میں، راجپوتوں کو، مسیحیوں کو، بدھ مت کے ماننے والوں کو، یہاں سے بات چیت کا اس لئے پہلی قدم اٹھا دیا۔ اس سے پہلے کسی کم عمری بات نہ ہوتی۔ اسکول کے بچے بھی ان دنوں پہلی بار اپنے اپنے گھر سے آئے تھے۔ پرائیویٹ اسکول، ہذا کو کب کی غلامی میں پہلی بار ہوتی۔ اس کا حال دیکھ کر یہی تھا کہ وہاں تک تو کسی بھی جہتی تھی۔

یہ بات دہرائے کرے کہ میں جتنی تم سے ملتا ہوں، اتنے ہی تم سے ملتا ہوں۔ آپ سے

نہایت دلچسپ کہ جب کوئی مولا کا ہے اسے ساتھ کوئی نہ کہیں لے جائے گا جس سے اس کی طبیعت قوی رہے۔ ہارانی، پارک میں بھرتے ہوئے چوہے کی طرح کوئی بھی نہ دیکھتی اور نہ کھاتی۔ ایک بیٹا نہ جانے کہاں گئی۔ جاہلی، اماں کا کان کے پاس نہ تھا۔ ٹائٹل نہ چمکا یہ وہ وقت کے ساتھ جا رہا تھا، دوسری کان کے سامنے نہ تھا۔ اس وقت سے کہیں۔

ابن بیہقی کہ اب شافعیہ جگہ کی حیثیت ٹھیک نہیں رہی تھی۔ دونوں مثنویوں کے دیکھ ان کے سچے پڑھ لائیں۔

”اے میرا دل چاہتا ہے کہ اپنی نوکری سے استعفا دے دوں!“ ایک دن سائمنہ نے ایسا ہی کہا۔
”نہیں جتنا ایسا تو سچا چاہی نہیں! اگر یہ جواب تم نے چھوڑ دیا تو دوبارہ کہنے کی بھی نہیں۔“

اس کو لے کر ساری محرومیتوں سے اپنے حلقہ کی گنجائش پر ہونے والی غریبوں کی شادی کا اور ہر وقت کچی روٹیاں
 دینا کو کم از کم کرب جاتی ہے۔ مزید کے حوالے سے اس کے لئے وہ اپنے وقتوں میں کچھ اور بھی لگا
 رہا۔ شہرہ فیکسنگ کے لئے کچھ اور بھی لگا رہا۔ اور کچھ اور بھی لگا رہا۔ اور کچھ اور بھی لگا رہا۔

”ہاں! کیا بات ہوئی تھی؟“ شائستہ بیگم نے جی کر از حرم ہماری نظروں سے ادا کیے ہوئے پوچھا۔

”میں نے غراب، بکے، تھوے، تے کیوں دیکھے؟“ ”ہاں،“ ”تھوے؟“ ”آپ کو قتل میں مدد فرمائی تھی۔ یہ خوف کا نرٹی ٹھہرے خود کیوں نہ خوف میں تھیں۔“ ”تم تو نامی پالاک، بھری ادا تے۔ سے تروسی داد۔ پورے گول اور لوہے کی شادیاں میں ایک بات بھی بہت دھمکی ہے کہ گڑ کی شادی تو کسی بھی وقت ہو سکتی ہے گڑ کوئی کھانہ نہیں، چھوٹا کھانا ہے۔ انا کی ٹھہر دیکھی جانی ہے اس کی جاب کا مسئلہ ہوتا ہے۔ اگر بڑی ادا تے اس کا کوکا مسئلہ ہوتا ہے۔ اس کو کھانہ تک پہنچانا ہے کیا گڑ تے؟ اس کو کھانہ تک ملے جانا ہے؟ کسی کے پاس کی شادی چھوٹے سے تھوے اس سے بھی ممکن نہیں ہوتا وہ اس کو پیشہ ور ہوتا چاہتا ہے جو بھری کی جگہ بہت کھانا کھاتی ہیں۔ اس میرے بڑے بھائی کی شادی میں تھوے میری جگہ پر آ سکتی ہے۔“

اور میں نے دیکھ کر اس اور اس کو کہہ کر کہی کہ تم میری جگہ پر آئی ہو۔ زہرا! یہ تمہیں اس کے ذہن پر ہے۔
 شک بارہ کی طرف سے تھی۔ وہ غصے سے اپنے ہاتھ پر مارا۔ اور وہی شک ہے اس کی کہیں پہلی جگہ پر تھی۔
 ”پتا نہیں ہے کہ اس نے کیوں کہا؟“ پتا نہیں تھا کہ وہی یا اس کے کہیں کیوں کہی؟“ وہ مسلسل کہہ رہی تھی اور
 آنکھوں سے ٹپک ٹپک کر رہی تھی۔

”جی ہاں، کیونکہ وہ اپنے گھر کے سامنے سے نکلتے ہیں، اس لیے اس کو اس گھر سے دور رکھنا چاہیے۔“

[illegible]

”تھیں! کیا کہتا ہے؟ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔ جب تک سوئی ہو گی؟“ اُمی اس کے غلوں میں اٹھ گیا۔

”اچھ جاؤ بیٹا“ ناسترا کر لڑکھو تو کشادہ دل چھڑایا ہے۔“

”اے جانے چلنے کی تیز فوج! شاید تمہارے ساتھ میں نیچے پر سر اٹھارہ سو گز کی تھیں، رات دہے سے سو گز تو لینے پر مری

اور تمہیں انھیں کرس چنے لگی کہ شاید جڑ جڑ نے مجھ سے کوئی تھانہ اس نے مجھ سے خواب میں آ کر ہی کہہ دیا۔

”شہنشاہ میرزا باہر ایسے انہیں جو سکا“ دل اسے پھر فریب کی راہوں کی جانب دھکیلے گا۔

جہاں تک تمہارا کہنے کے لیے نہیں ہے۔ اور ایک بات میری غور سے سن لے۔ اپنی اداالت یا درکھ کر، یہاں کر شاہی کرنے والی۔ تو یہ کیا چیز ہے میری نوکری کر کے بیٹھے یا اس لایا۔ میں شادی اور کو بیٹھیں گے۔ کہ کر تیری بیٹھ غلاب کام کرتے ہوئے سوٹ کیوں آ رہی ہے۔
 ”اب صحت بخواتین کام کر کے غلاب بیاد میں خود جاکھیں بار بار۔ میں کچھ پائنتی ہوں۔“ فریال نے کہا۔

”بیاد میں حق تو بھلی ہے، ہاں کام کر کے ہنر کرنا؟ بیٹھے لوگ ہے کہ تیار دو بار غراب ہو گیا ہے۔ اپنی اداالت بھول گئی ہو فریال اب تیار ہی شہیت ہے عد کتر ہے تیار ہے مگر والے نہیں ایک صحت کے لیے بھی اکر مشورہ رکھے کے چار لکھ۔ انہوں نے تم سے یہ کیا تھا کہ تم ان کے لیے مرگ ہو۔ ہر اتو یہ انہوں نے کہ تم نہیں موت کو اپنے کر میں رکھا میں عد ضرور کے کوئی رکھا ہے۔“
 ”تھا کے لیے عد میں، انا میں دو جاگ بیٹھ جاتی ہوں سزا دو۔ تو تیار کے کہے شہ آ کر میں غلابی ہوں۔ تیار دولت جب ایک ساتھ کھیل جائیں تو گلیا پھٹ جائی ہے۔“

”تھا اب میرے طرح میں کچھ ہی آزار میں نکالی کچھ ہو جائی گی۔ کوڑی کی عہدت تو ہے یا چیز کر دیم؟ یوں راجائی ہے۔ عد میں میں شہ آ کر تک میری جوتے کا کھڑائی کے چہرے سے ہار پڑا۔ میرے چہرے پر اس کی انگلیوں کے نشان جیسے صدمہ ہو گئے۔ عد میں تو ڈکا ڈکا جانا بار بار کیا اور فریال اپنی قسمت بڑا کر رہی تھی۔“

عد میں کی شہیت کے اس دن کے بارے میں تو دو بھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ وہ اس سے سلائی کے پیسے انڈیا خود میں کر تھا۔ وہ مگر میں کھا کر تھا ہی نہیں غلاب فریال اپنے لیے ایک لالہ یا کر کر اور کر رہی تھی۔ عادت باقی جس ملائے کے ٹیک بڑے ایک کی آکھ میں اجنبی ایک غلٹ غلٹ میں فریال ان دو ٹیک کے لیے جب سے کر رہی تھی ان کے کاشن کو اس کا کام بڑھ چکا اور تھا۔ اس کے ہاتھ میں ہمارت کے ساتھ صوفی کی شہیت کی تھی۔

مذاق باقی وہ فریال کی طبیعت پر بھی آ کر تو اس وقت عد میں کے کر کے برے کی آزار میں دہر رہی تھی۔ وہ تصدق میں اس کی دوسرے مگر میں نہیں اس کے میں اس کی اور کر رہی تھی۔

کچھ ہی بعد جب عادت باقی فریال کے پاس آ کر تو انہوں نے دیکھا فریال صرف ہاتھ میں چمک جاتی کھلے عد میں کے چمکے اس کا دھنک میں تھا اور فریال انہیں بچکر زادوقارو نے لگی۔ عادت باقی نے اسے فریال کے ذہن سے زادوقارو اور بھانے کو کہا۔

”جب تیار ہی طبیعت ٹھیک ہو جائے تو تم اپنی سلائی کے کھتے آوے میں پیرا کر دیکھ آوے میں میں اپنی اپنی حق کر لیا کہ اس کی کر تھا اس پر اسے میں نہیں ہے کہ اس پر کی ہر اس کا کیا جائے۔“

جب فریال نے اپنے اوپر بیٹے والی برات انہیں کھنا لے۔
 ”انہی بات سے تم اپنی اپنی کو کھانے کھانا مانج لو۔ جیسے جس نظر آ رہا ہے اس سے کوئی چیز نہیں ہے۔ میں ہر روز فریال کو ہانے کو اس کی اکر صدمہ کا کوئی نقصان پہنچا دے۔ سوائی دیکھنے سے نہیں اپنے ہر کا کوئی کر لیا جائے گا۔“

”آپ دیکھ ٹھیک کر رہی ہیں یا ایذا اور اوجیت بیٹھے تو میں ای کو ضرور عمل کروں گی۔ اپنے ہاتھ میں سے

دعا کیجئے گا کہ اس کی اپنے شوہر جاوے سے روٹی ہو جائے اور اسے کچھ مل جائے۔“
 ”جیسا تم اپنے اساتذہ کا تار کر تیار ہی بیٹھ کر ہوئی ہے۔ غلاب ان کاشن سے وہ یہ سب سے عد میں کر رہی ہیں اساتذہ کی اس تیار ہے۔ کے لیے کیا کرنا ہے کا کام عد میں ہیں۔“
 ”کیا اس کی کو یہ تیاروں کر بہر کی چھوٹی کہنے سے کر ت میں شاہی کر رہی ہے؟“ سائو کسی صدمہ کی حق طرح ان سے پوچھ رہی تھی۔

”فریال کا کوئی بھی ذکر کرنے کی نہیں ضرورت نہیں ہے اور اگر کبھی کوئی یہ بتائے تو کہہ دے ہماری تالی کے پاس راولپنڈی کی عد میں ہے۔“
 ”ناانی کو قانونی میں ہر راولپنڈی میں کوئی نہیں دتا۔ سارا نہ جرت میرے کچھ میں پوچھا۔“
 ”اب کون کھیتا کرتے جا رہا ہے غور سے تم کو بھی دیکھا۔ ان کر لیا کا ذکر ہے تو میں اشد دوائے کی کر روشنی کا اور جب کسی طرح غلابی عد میں ہو کر کہہ دیا کہ فریال راولپنڈی میں فریال ان کے پاس رہتی ہے اور وہ اس کا بہت دل بھی لگ گیا ہے۔“
 یہ جھلکے تھے وہ غائبانہ چمک رہی تھیں کے ساتھ کو بھی ہر اس کا ہار پڑا ہی ہے کا جا ذکر کے ساتھ کہ اس سے اس کے کھانے کو تیار دیکھ کر وہ ان سے زیادہ دیا کر رہی تھی۔

پنڈی میں آئے ہوئے تھے ہر تیار اور عرصہ ہو گیا تھا کہ فریال کا دل بالکل بھی نہیں کا تھا۔ عد میں صفا نظر آ تھا حقیقت میں اس کے ہر میں تھا۔ لالہ کو کر کبھی اس کی غلٹ میں کر رہی تھی۔
 جانتیں کہ طرح اس سے یہ جواب حاصل کر رہی کر رہے وہ اس کے بھی نہیں کا دل تھا۔ مسلسل سلائی کرتے کرتے فریال غلٹ کی لگی اس اتار ایسا ہر جرت حقا تھا ہر نے کا انہوں سے تھا۔
 ”کیا بات ہے، جرت تو اس میں لگی وہ جب کھرا آں ہر پری پر ہی پائی میں نہیں کیوں بد رہتی ہے؟“
 ”وہ نے لے کوئی کوئی سے کام کیا کر دیا کہ یہ سے کر کر تو وہ راولپنڈی میں آرام کر رہی رہتی ہو یاں۔“
 ”شہیت باقی میں کام نہیں کر لیا اس مسئلہ کا مگر کرتے کرتے عد میں ہو گیا ہے۔“ ایک دن فریال نے اس سے شکایت کر۔

”خیر دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے تیار ہو یا صحت مند کام تو نہیں کرنا پڑے گا کہ نہیں کر دیکھ تو یہ مگر کیسے چلے گا۔“ عد میں نے یہ دوائے سے کہا ہے اس کی بیاد سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو۔

”میں نہ جی کالی ہوں تم ایک ایک میرے کھتے میں جھین لیتے ہو میرے پاس تو روا کے چمک میں ہیں۔“ فریال کو بچکر میرا دیکھا اس وقت میں اسے ایک سوچا کہ قریب کا تھا اور ہر اس عد میں کے چمک جا رہا تھا۔
 ”جیسا۔ اب ان کی بھی کھتے میں زبان میں کھتے کے چمک لے کر اس کی چمک میں ہاں۔“ اسے اتار لیں اس بات پر ہے؟“ اس نے دوائے سے پڑ کر اسے اپنے سامنے کر کر کہہ دیا۔ پکارا وہ میرے ہاتھوں کے شہر میں کھرا دیا۔ میں نے خود کیا ہے وہ نے تعلقات سے۔ ایک کی انکے سے تیار شکوہ ہوں تو اسے نصیحت سے۔ وہ نہ نہیں کوں چمک میں کوں دیکھ رہی تھیں۔ کیا؟“

”میں تیاروں اب کھتے کا کاشن ہے۔“ فریال نے اپنے ہاتھ سے سر کھانے ہوئے شکل کہا۔
 ”اس سے کچھ چھوڑ دے۔ یہ کاشن اب میرے باپ کو بھی کر دے گا۔ مگر کرنے سے پہلے کا کر دے

”میرنی پرادی کی سربج بہت جدا اچھی ہو جائے گی“ اور سرے کرے میں دو ہاں کو اکٹھا کر دیتا ہوا کہہ: ہاتھ۔ تپ۔
 فنی۔ سوچا۔ حق ہو جا رہے ہوئے بھی خیر میں جیسی ہوگی۔ تپ۔ آسوں کی جو چھوڑ چھانے کے لیے کہیں اس نے
 ان۔ تپ۔ ایک والی لایا۔

☆☆☆

[illegible][illegible]

”خیر میں اس کو تھپکے میں سمجھ کر دوں گا۔“
 ”تھپکے میں اس کی مصروفیات، جسم کا وزن، رنگ کے پیرا ماسر اسی طرح ہیں کہ تم اس کو کہاں بھیج پادے۔“
 ”تھپکے میں اس کا سوا سوا ہو گیا۔“
 ”کیا آواز نہ رہا۔“
 ”ہاں..... اس سے بھر جاب میں کوئی نہ ہو جس کی سزا۔“

”اگر اور شاید جا رہی ہوگی کچھ بھی۔ وہ زندہ کی کا، اور مڑا کر ہے کچھ کی دوسری سمت سے جڑا کی
 پہن پہری طرف۔ کچھ نہیں شاید کچھ بھی جا رہے ہے کہ کوئی کچھ نہیں دل سے پتھر کرنے کی بھی۔“
 ”ہوں۔۔۔۔۔۔“ وہ چمکا کر کہہ اس نے۔ اگر خاموش ہو گیا۔
 ”یہ بڑا مشکل کہہ دے گی اس کا۔۔۔۔۔۔“ بڑا اچھا کہہ دے گی اس کا۔۔۔۔۔۔“
 ”نہیں! ناہو!۔۔۔۔۔۔“ وہ کہنے لگی۔ ”کچھ نہیں کہہ سکتی کہ کچھ کوئی نہیں دے رہا ہے مجھے سلام

”اگر تم میری بات کا یقین نہیں کر رہی، تو مجھے یہ کہنا ہے کہ میں نے تم سے جو وعدہ کیا ہے اسے نبھانے کی بجائے اسے توڑ دیا ہے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تم سے ملنے کے لیے آئی ہوں، لیکن میں نے تم سے ملنے کے بجائے تم سے دور ہونے کی کوشش کی ہے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تم سے ملنے کے لیے آئی ہوں، لیکن میں نے تم سے ملنے کے بجائے تم سے دور ہونے کی کوشش کی ہے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تم سے ملنے کے لیے آئی ہوں، لیکن میں نے تم سے ملنے کے بجائے تم سے دور ہونے کی کوشش کی ہے۔“

”بات ختم..... کھیل ختم۔۔۔ اسی کو غم کہاں.....“ وہ غصے سے بولی۔
 ادواب جس کے دنگ وقت کے ساتھ بچکے بچکے تھے ان لحاظ میں وہ اسے حقیقت بننا نظر آ رہا تھا۔

سحابی: بخیر ہو گئی۔ یہاں تو میرا وہ ایک لمبے کے لیے بھی رہنے کے کوئل نہیں کر رہا۔¹¹
مقرر فرمایاں سے خط لکھا، جنہیں کیا۔ اس کا بخیر ہوئے میں توجہ ملی ہو تو یاد رکھو، وہ فی اسے تہذیب ذکر پنا نہیں کہا تھا
چلا گیا کہ وہ اس کا انتظار کرتے کرتے ادھ موٹی ہو گئی تھی!

☆☆☆

مرحوم مجاہد نے ایک سادہ رنگہ جلال کی طبیعت بھی چھڑوئی تھی۔ راستہ بند پھر کی گئی ہوئی تھی۔ اس سے بڑے بڑے اہلکاروں کا ہمارا خطا۔

”جیسا کیسیات ہے کیا نہیں، کیا کیا کیا؟“ انہیں نے اس سے دوسری بار دہرایا ہے کہ۔

”انہیں آج آپ کا ٹیکہ آپ کو دیا نہیں، آپ کو تیکہ بھی مکمل ہے، آپ سے میں اور بلڈ ہے فزیکل ہے، اس لیے آج کا ٹیکہ ہے چھٹی تھکے“ کہہ کر وہ کمرٹ بدل کر بھاگتے گیا۔

”خدا اور کونسا کا ٹیکہ آپ کو دیا ہے، میں اس میں شریک کے ساتھ چلی جاؤں گی، تم کیسے خود بخود کھانا کھاتے ہو؟“

”مجھے جانتا ہے آپ ایسے ہی تھے جیسے کشتہ و ملتوں میں آپ تھے۔ باگلی، باگلی، جیسا کہ ایک بار مجھے تمہارا منہ
 چھنی کر لڑکھا تھا۔ آپ کو میرے ساتھ لازمی جانا پڑے گا۔“ جمال نے اس سے شش کر کہا اور ساتھی لیے اوپر
 اٹھا۔

”تمہارا حضور جانوں کی قسم ہے گھر میں۔“

”جی ہاں، یہ سب سچے سچے ہمارے دوست ہیں۔ ان کے پاس کوئی گھریلو مسئلہ نہیں ہے۔“

وہ وہاں سے اپنے ہاتھوں میں لے کر نکلے اور بے تحاشے طور پر اس کے گالے پر ہاتھ مارا۔
ساتھ سے پکارتے ہوئے کہہ کر اسے اپنے پاس بٹھو چکا۔
دفعہ سے میرا سانس کھینچ کر اس نے دوسری طرف اٹھ کر چھوڑ دیا اور وہیں اس کی ہڈیوں کا سہاگہ
تھی۔ ذرا دیر کے بعد کسی کھینچ کر اس کی ہڈیوں پر سے چھوڑا اور ہاتھ کیا۔
اس کے دونوں پاؤں پر بھی طرح پر چل گئے تھے۔ دفعہ دہی وقت سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ تال کالج اور ابھی

یہ کہہ کر وہ اس کی طرف سے ہنس کر مڑا۔ مڑتے مڑتے اس نے کہا کہ تم نے اس کی طرف سے ہنس کر مڑا۔ مڑتے مڑتے اس نے کہا کہ تم نے اس کی طرف سے ہنس کر مڑا۔ مڑتے مڑتے اس نے کہا کہ تم نے اس کی طرف سے ہنس کر مڑا۔

یہ نئے سر پر ڈھیسے آسمان نہ کر چکا تھا اور وہ اپنی بہن کی تیار کردہ میٹ میں بول بست کیا تھا جیسے وہ نئی مٹی کا گلاب ہو۔ نواسے تنگ کپڑے کے تہہ میں دے رہا تھا۔

”تکلیفیں چھوٹا آٹنی کے لیے چاہے تو لاؤ“ فیروزہ بیگم نے ڈسٹنکٹ درم سے آواز لگائی۔

”اچھا تو برا۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔ شاید میں اب تم سے کبھی مرابطہ نہ کر سکوں۔“ یہ بھلے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ اس کا ہاتھ اور جواب میں زور سے کچھ کھینچ لیا گیا۔ آواز میں بڑا شرم۔ کوئی بھی الفاظ اس کو نکال نہیں پایا۔

تب اس نے سو اُنکی نذر کر کے اسی جگر دکھ دیا جہاں اماں نے اسے چھپا کر رکھا تھا۔ جائے جاتے ہوئے
 س کی آنکھوں میں آنسو بے اختیار آ رہے تھے اسے لگ رہا تھا کہ ناپ و دھڑ بڑ کو دیکھ سکتے تھے اور نہ بھی اس کا
 ڈانڈ سُن سکتے تھے۔

ہیں کہ یہ بھی یقین تھا کہ ہر آدمی اس کے رشتے کے سلسلے میں اس کے گھر تک نہیں آ سکتا۔ یہی کی۔ یہی ہو سکتا تھا۔
 ہمیں اس کو فوراً معلوم ہو رہی تھیں۔ اسی کو چاہئے دے کر وہ اسے کرے میں چلی آئی۔ آج کا کچھ چھوڑنا
 دے اسے چند دن سے ڈاکہ ہو گئے تھے۔ کسی دوست سے اس کا کوئی رابطہ نہیں تھا۔

زبور کا خیال اس کے دل میں بار بار اتر اتر کر رہا تھا مگر وہ اسے جیسے غفلت سے بھاری تھی۔
 ”تمہارے اچھے دوستوں کو دلاؤ کہ انہیں گے۔ بارہن گئے تھے تم نے انہیں تک دہرے کے لیے کچھ چھایا نہیں
 چھلکی۔ خاتون کیسے تو اس کے سر پر گھڑی پڑی تھیں۔

"آج مجھے عموک عیاشی ہے۔ رات کو سانس رک جائے آپ وہ کیا مجھے ہو۔"

"کچھ بھی نہ کہو، کچھ نہ کہو، سنا تھا کہ اگر جلدی آئے تو آئینا زور سے ملا جائے ہاں۔"

"میرے بھائی کچھ شہسہ نہ بنیں، آج کا کہہ کر ان کو لیں..... آپ عیاشی میں۔"

”اچھا لالہ! اگر وہ چہرے کے لیے ستر چادر لے آتا تو اور شام کے لیے آتو تو ستر کا سامنے بنا کر رکھ دو۔“

”نیک ہے“ وہ چپ چاپ آگسٹ میں بچے تخت پر آ کر چادر لپیٹنے لگا۔ وہ اسے پر قتل ہوئی تو فیروزہ بکرم

نہیں۔

”آپ کو؟“ انہی خاتون کو دیکھ کر وہ اچھٹے میں جا گئیں۔
 ”میں زہر کی بوتل تو آئے دہائی خاتون سے اپنا تھاپ کر آیا۔ میرے دوسرے بھائی نے آپ کو خط لکھا تھا، دوسری نظم
 میں لکھ کر لے پڑائی جن کی شکایتوں سے امارت کا حکماء بدو کا مظاہرہ میں بھی ان کی میں پڑھا ام زہر کا خط
 میں تھا۔“

”تھی فرما دیجئے؟“ وہ بین کے سامنے کھڑی ہو چھوڑی تھی۔ جیسے سوجی رہی ہو کہ انکس باہر سے تھا فارغ
نہ پا جائے۔
”کیا آپ مجھے اندازے کو نہیں کہیں گی؟“ خاتون نے ہنسنے کی کوشش کی۔

”جی آئے!“ غصہ دارانہ تنہم سے سرے ہونے لگے میں کہا۔
 غمگین نے اپنے خفاؤں سے نکلیں کردار کے کیست جور کیا تو حیرت من مگی۔ زور زانی آنکھوں میں ایک
 خود بینی چمک لیے اپنی ہی کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا تھا۔

لیکن حیرت سے پہنچا کہ وہ اچھوتوں میں پھرتی اور پناہ لیے ہوئے مسکنت کی بیٹی تھی جیسے اسی حالت میں رہا ہوتا ہو۔ زبیر نے اس کو کالیاں آٹھکھو سے دے بیٹھے ہوئے اندر کمرے میں لائے کہ ساتھ چلا گیا تھا۔ اور چھپ سے حقیقت کا اسرار اس اچھوتوں کو دلدار و پی خانے میں بھاگی۔

جھٹ پٹ کپتلی میں چائے دم کی 'فریزر' سے کتاب نکال کر لپکا جھپٹے۔ اسی نے جو چاولوں میں ڈالنے

کے لیے سڑک بنانا کر رہی تھی وہ تجزیہ سے قی اور شکر قدسی جو کچھ کے لیے اٹھ رہی تھی اس کی سخیوں میں چٹ بنا کر کسی طرح کے جس کی طرح غلامی صا کرات ڈر انکے دم میں آئی۔

فیروزہ نگاہ اس وقت ان سے کہہ رہی تھی ”مجھے نہیں معلوم کہ کنکین کے والدین کا رشتہ تول کریم سے یا انکس کریمہ سے کیا ہے۔“

”اچھا بہت چارے ہے اور مجھے اس لیے بھی پسند ہے کہ یہ ہر قسم کی زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق ہے۔ اس لیے اسے آگے لے کر ایک نیا دور بنائیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر شعبہ کی زندگی میں اس کی برکات سے بھرپور فائدہ لیں۔“

فیروز دیکھ کر دل پا کر اس سے نورانیہ کہنے لگا۔ "ہاں ہاں پسند آیا..... دیر میں بات کی ہے۔ مجھے بھی مزید بہت چھانچنا ہے، تمہارا بے شوہر کے حواج ہے، واقف نہیں اس لیے سسکراتے ہوئے کہا۔"

"نہیں! ابھی آپ اٹھ جاتے ہیں؟" وہ ان کے والد سے مشورہ کر کے آگ کو پکاؤ ڈال گیا۔

”خٹک ہے بہنوئی کے کونوں کے کھڑے ہیں گے۔“ غنیمت کو یہ سب اچھا لگا۔ وہ باتھا کہ پڑھنا کن خواب
 کی طرف از خود غلٹی گئی۔ ڈیوڑھی مٹی نے اسے اپنے پاس تھیں بٹھالیا تھا اور مسکرائی نگاہوں سے اسے دیکھتے
 رہے۔ ان کے کمرے کے کونوں پر۔

دوبارہ کی اسے چاہی ہو، یہی عزت و شرفوں سے گئے تھا جہاں تھا۔
 فیروزہ، جگر کے کسی سسرالہ زادہ زور و زوروں ہی سے نہ آئے تھے کافی دیر تک وہاں چٹائی کے گھر رہے پہلے
 وقت دہرائی کی یہی تھیں کواچے گئے تھے کاکرہ کے ساتھ پروردگار تھا۔ فیروزہ، جگر سے بھی کریم جونی سے
 محمد زکریا کی عزت و شرفوں سے گئے تھا۔

زبور نے چلنے والے سے ایک مجروح مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا تھا جس میں بائیں منڈی کا احاطہ سرخسوں تھا۔
 "لگتا ہے وہ لوگ رہے ہیں۔ اب ان کو تھراپی دینی پڑے گی؟" فیروزہ جھگمگاتے ہوئے کہنے لگی۔

”اچھے لوگ سب کو اچھے ہی کہتے ہیں تو پھر کیسے مجھ..... ایسی کوئی پیدا نہیں گئی۔ لیکن نے دُشمن بن گئے۔“

☆ ☆ ☆

”اسی مارگر کے خونِ خواب تھے آپ کیا سمجھ سے باہر کہیں سے یہ پڑائیں کر سکتی تھیں؟“ اس نے آتے ہی

”نرا چہل کر گئے کیا کرتی؟“ ماں نے کہا۔

”مجھے تعلق ہو رہا ہے کہ ازم کروں غراب ہیں۔“

”یہاں حالات خراب ہیں اس لیے تعداد فائنل بند کر دیے گئے تھے۔ اب یہ باتیں میں نہیں باہر سے جا کر کیا جاتی۔ کوئی اگلی بات نہیں ہے جس کو کون کرم خوش ہوئے۔“

”میں بھی نہیں ہوں۔“

حب فرید نے دیکھ کر تھیں کی ڈاکڑی سے بڑے دلی تمام باتوں کا احوال اسے کہہ دیا۔ ”یہ تو بہت بدی حرکت کی گئی ہے۔ فریال سے اس کی دوستی کیا گھٹ نہ بگاڑ تو اس پر ہادی تھا۔ دوست خواہ کیسی ہوں کروڑوں کو اپنے اچھے بھائی بننے لڑ ہوں یا ہے۔“

”کروڑوں کا بھائی بننے کی جگہ سے ہے۔ جب اس کی ماں کو بتا چلا تو وہ ڈاکڑا بدلتے کر آگئیں اور دیندہ ڈاکڑے کو اس کا پرہ کرنا صاحب ہو جاتے ہیں مگر وہ جیسے ہوا انٹیں کیا۔ وہ فوراً ہی ماں کو لے لیا دھتے سمیت۔“

”ای اس میں زبردستی قصور نہیں ہے بلکہ گھٹن کا ہے، اگر وہ اسے دلتے نہ دیتی تو وہ اسے اپنے ساتھ نہ دیتی تو کہیں نہیں لے جاسکتا تھا۔“

”اسی بات کا تو قصار ہے ابھی تو غصہ ہے۔“ فرید نے دیکھ کر اس کے الٹی کے بارے میں بتاتے تھیں۔ ”کتنے گلاس اور کتنی ٹائیں انہوں نے قصے میں آ کر چار چار پوے ماری تھیں۔ اب میری کھٹ نہیں آتا۔“

”کس دھتے کا ذکر تھارے ابھی سے کیوں کر رہا؟“

”آپ ان صاحبہ کی کسی طرح دل دینا بائی کرتا ہے کی ضرورت ہی کیا ہے۔“

”مجھ نے بس کے پاس جگہ بڑے ہوتے لیٹے ہوئے ہیں۔“

”تھارے میں ہی ان گھٹن میں زبردستی کیوں کر جو رہے چلتے گئے تھے اس کا کیا کر اس کا بڑا کام ہے اور نہ ہی چلتی۔“

”فرید نے غصہ سے جواب دیا کہ ہوا ہوتی تھی۔“

”ای آپ یہ بات بھی تو سوچے مگر یہ شوق دل کر لیا جاتے تو زبردستی ماں گھٹن کی دھرت نہیں کر سکتی کی دھتھیں اپنی ہوتی کر لیا جاتے ہیں۔“

”جنا بڑے بعد کی باتیں ہیں مجھے تھارے سے ابھی سے خوف ہے تو کہیں مجھے یہ طے نہیں کہ تھارے ہی سے جڑا ہے۔“

”فرید نے جواب دیا کہ ہوا ہوتی تھی۔“

”ای آپ تو اتنی باتیں آپ کو یہاں کر رہی ہیں۔ یہ کوئی انکسار بات نہیں ہے۔ پندہ کی شادی کوئی بڑی بات نہیں ہے جس کی اپنی پندہ کو سونپنا اور باڈیوں تک پہنچانا غلط ہے۔ مگر وہ تو گھٹن پندہ کی ہی تھی تو اس کا پہلے اپنی کسے راجد کرنا چاہئے تھا۔“

”ای بڑی سے بڑے سکرادے کی سکرادے کی۔“

☆ ☆ ☆

”دلت دھتھیں کی بات اپنے بھائی رشید سے ہوئی تھی۔ حواش کھسے گئے ان کے گھر پر نہیں کیا تو انہوں نے فریال پر یہ کیا تھا۔ اس دن ان کی طبیعت تو دے مڑ گئی۔“

”بھائی! ابھی کیا باری آگئی جو تم کو یہ کام نہ چھوڑے۔“

”جنا! میں نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

”نہیں! ابھی نہیں بتا رہی ہوں نے مجھے اپنی طبیعت میں لے لیا ہے صرف ایک باجھوڑا سا کام ہے۔ اور ساتھ لوہاں سے جان ہے جیسے وہ میرے جسم کا حصہ ہی نہ ہو۔“

کچھ بھی نہیں ہے پانچ ہماراں تیرے بغیر
ہیکا پڑا ہے رنگ گلستاں تیرے بغیر
آنے نہ حرف بند توہی ہے اب تیری
اور نہ ہو سکے کو دشتاں تیرے بغیر
فوجا کہ اب تو میں ہے سن کوئی ہے میری
تکلیف نہیں حیات کا مایاں تیرے بغیر
کایاں سب کی ہیں تو قلیل اداں ہے
گفتیں سن تیرے راہے چلاں تیرے بغیر

”اگر فرخ تیرے بغیر تو واقعی کوئی نہیں رہتا۔ اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔“

”فرخ... اگر تم مجھے تو میرے کہہ کر اب میرا دل تیرے سے کر رہی ہے۔“

”اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”تمہارے دل میں کوئی اور شخص تو ہے۔ اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔“

”جب تک میں زندہ ہوں اب یہاں تک ہی رہتی ہوں۔“

”تم نہیں جانتے کہ فرخ تمہاری بہن اب مجھے بہن نہیں کہتی۔ میں صرف وہاں کے پانچ ہماراں کہتی ہوں۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

بہن تیری سے ابی منزل کی جانب گاڑوں جسی مسافر کہہ رہا ہے۔ درہم کہہ رہا ہے۔

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

”فرخ... اب تو میری نگاہیں تو یہاں ہی بند ہو گئی ہیں۔ اب یہاں تک ہو گا کہ فرخ... میری دلی اور کچھ نہیں ہے۔“

☆☆☆

”جینا مخرج کی جہد کی بات کر دی ہوں۔ اس کی ہاں لے اس کی ٹانہی اشرف سے طے کر دی ہے۔“

لگن اور ساتھ جانے کی تو انہیں باتیں بتانے کا موقع مل جائے گا۔
 "حقاً عجیب بات ہے، جن کی خوشی کے لیے ہم سب کر رہے ہیں وہی اچانک نہ کیا گیا۔ میرا زور
 نہیں کیوں ضرور رکھوں کرے گا۔"

"آپ جب بتائے گا، میں تو اپنے ساتھ زور کو ضرور لے کر آئیوں گا اس کو ہمارا ہی سمجھ لیں۔"
 فریڈ نے ہلکے سے انہیں سمجھایا۔
 "آپ اپنے ساتھ جتنے مہمان لانا چاہیں لائیں۔ بس ہمیں اتنا بتا دیں کہ کتنے مہمان آپ کے ساتھ
 آئیں گے۔"

فریڈ نے ہلکے سے شوہر کی طرف دیکھا، انا کا دل چاہا کہ کہہ دیں کہ کچھ اس کے قویہ بہانہ ہوں گے۔ مگر
 ہنر مند بہانے کو ان کی روایتے ساتھ لے جانا چاہی تھا۔
 "میرا صرف کمرے دوگے ہی آئیں گے۔ ہماری سوشل سرگرمی کی بی بی جی اساتذہ کا شوہر ہمارے ساتھ ہوں
 گے۔" فریڈ اچھے سے دو ٹوک لہجہ میں کہا۔

"مجھے آپ کی مرضی۔"
 مہمان جان کر جب بھی گئے تھے تو وہ اسی وقت ہن کے کمر آگئیں اور فریڈ نے ہن کے کمر پر پوچھنے
 لگیں۔

"یہ تمہارے کون سے ملے والے ہیں انہی کی شادی تو آج ہے ان سے۔ دیکھا تو میں نے ضرور ہو گا۔
 وہ ہاں۔۔۔۔۔"

"نہیں آپ نے دیکھا بھی نہیں ان کی سوشل ہمارے چلوں کے پاس کیلینڈر لگی ہوئی نہیں۔"
 "پہلا کارڈ آج ہوا تو کیا کرتے ہو؟"

"ملاؤ اس کے کوڑے نہیں کیا کرتی؟ وہ چپ رہے۔ صدر میں بہت بڑی شاپ ہے ان کی، وہ ان کی سوشل میں ان کی
 رہتی ہے۔ کھاتے پیتے لوگ ہیں۔"

"نہایت بے فائدہ رہا ہے مگر میں تم نے بھی کے حیدر آباد میں کیا دکان سے نہیں خریدا۔ ہم نے تو یہی سنا
 تھا کہ وہ بیٹھ جائے والے کی دکان سے خریدا ہے۔" سرائی جان بھی اپنے راؤ سے معلومات حاصل کرنا
 چاہ رہی تھیں۔

"ان وقت فریڈ کی بھانجہ زور میرا دادا ہے گا۔" فریڈ نے ہلکے سے متنبہ کر کہا۔
 "اچھا عجیب چاہتا۔"

"تو وہ بیٹے پر ہی دوسری دکان کی چیز تو ہم نے اس بارے میں سوچا۔ ورنہ ہم نے تو اس ننگی سوچا
 دیکھیں تو اس علاقہ کی شاپیں مگر باہر سے سے شاپیں تو اور بہت بہت کرنے والا، خیال رکھنے والا، کچھ کا
 ہوا ہی وہ۔۔۔۔۔ تو ان کی بھانجہ کی رنگ بھی نہ دیتے اور یہ سب کچھ نہیں سمجھ سکتی تھیں۔"

"اس بات سے بڑے کمرے میں شادی تو ہوا تو ان کو کھانا کھا کر کیا کرے گا کی؟" سرائی جان فریڈ سے پوچھ
 رہی تھیں۔

"آپ بتائیے میں کیا نہ کر پاؤں مجھے تو کچھ چاہی نہیں ہے مجھی بھی مگر میں ہی۔۔۔۔۔ تو ان باتوں کا کچھ
 خیال ہی نہیں رکھا۔" فریڈ نے ہن سے پوچھا۔

دشمن ہے۔۔۔۔۔ ایک بچہ ہے جس کا کہنا۔
 "مگر یہ چارہ کیوں اس دور میں جانا ہے گا کہ جاوے صاحب کی بیگم کو ہلاک کی ایسی دیکھیں انہوں سے
 سکتا ہے۔" دوسری بچہ نے بھی انہیں کہا۔

فریڈ نے فریڈ اس کے اسکول کی بچہ کو دے دیے ہیں تو ان کے زیادہ کیا کرتی تھیں۔
 "ساحل پر کیا بات ہوئی کہ تم۔۔۔۔۔ کیا اس کا کچھ نہیں کرتے ہوئے سارا وہ لوگ کچھ نہیں کر رہی۔"

"ہاں ہاں ہاں۔۔۔۔۔ کیا بات ہے؟"
 "میرا اب جاوے سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رہا۔"

"اورے لڑائی جھگڑے کس گھر میں نہیں ہوتے۔ اب صاف بھی کر دو ہاں خود بخود۔۔۔۔۔ دیکھو کیا باتوں کا
 طول دے رہی ہے۔" سوز جیہ اپنے بچے کا پوچھتے ہوئے پوچھیں۔

"ہم شاپیں کھانے میں ہیں۔۔۔۔۔ ویز اب ہمارے گھر میرے حوالے سے مت کیا کریں۔" سارا نے بڑا
 بہت سے بڑے کمرے اور سامنے رکھا لیگا گاؤں چڑھا دی۔

"اورے کب ہوئی طلاق۔۔۔۔۔ اف۔۔۔۔۔ کی آواز میں۔۔۔۔۔ تو جیت ہی کرتے تھیں۔
 "میلے۔۔۔۔۔ میرے حال پر رحم کریں۔ اور اس خانے سے کوئی بات نہ کریں۔" اس نے اپنے اوپر ہاتھ

پڑتے ہوئے کہا۔ "اب تم مجھ سے پوچھتے ہیں۔"
 "اورے سخت تھو۔۔۔۔۔ وہ تمہیں ان کی کہانی نہیں تھا۔" یہ تو بڑے کا انداز دوسرا تھا اور اس کا کمرہ تھا۔

"مجھے کسی پر کچھ بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب صدر میں کسی کا ساتھ نہیں ہوتا تو اسے ہی حوالے سے
 ہوتا ہے۔ جس کی بھی بی بی جی جیڑی ہوتی ہے جاتی ہیں۔ مجھے کیا لال نہیں ہے۔ اس لیے آپ کو بھی میرے بچے

فریڈ کو دے دینے کی ضرورت نہیں۔"
 اور پھر کسی نے بھی سارا سے اس موضوع پر بات کرنے کی ضرورت نہیں کی۔

دو چار سو گئے صرف اس وجہ سے بھانجہ کی دکانوں کی باتیں سننا شہر کرنے کی اس میں نہ بہت تھک
 اور نہ ہی سکت۔ ان کے منہ ضرور سے ہل رہے تھے اس کے اس کی بی بی جی کا حرکت کچھ بھی نہیں۔

یاد دہی کے اسکول جانے سے اس کا وقت بھی اس کا زور اور ہمارے ان کی بی بی جی کا طمانیت میں لگ جاتا تھا۔
 سارا کو صحت مند ہونا دیکھ کر شائد تو کچھ بھی خوش کیا اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے تھیں۔ جس سے سوتھو

کے دل میں جاتی سارا کو راتیں بلاتا تھا۔
 ☆☆☆

زور کی بھی اپنے بچوں کے ساتھ جب تیری سوز جیہ ہمارے کمرے آئیں انہوں نے ریشہ کرنے کی ہانپ
 بھر لی۔

"چلو آپ ہمارے کمرے آئے اس کے بعد ہاں کچھ بھی نہ کر کے آپ کے کمرے میں گئے۔" سوز جیہ
 نے کہا۔

"مجھے ہے ہم آپ کے ہاں اتنا ڈاکڑا کچھ نہیں کے۔"
 "کچھ بھی آپ اپنے ساتھ ضرور لے جائے۔ زور کی بھی نے نہایت میرے لیے میں کہا۔

"ایسا کرنا میرے لیے مشکل ہو گا کیونکہ ہمارے ساتھ جی اور دادا کے ساتھ میری زندگی ہوں گی۔ مگر

فیر وہ جنگلاتا جھاد کے ساتھ جا کر دھڑکی اسی کے لیے فریخہ غنیمت کی بلبلوں ساؤنڈ آن کی بجلی کے لیے سبک کا لکڑا پڑی کا سوٹ، والد کے لیے اور پیر کے لیے سوٹ کا کپڑا خریدوا لیں۔ جسے فریخہ جھانے لگی بہت پسند کیا۔

زور کے گھر والوں نے اپنے مہمانوں کا بھرپور سواگت کیا۔ سب کو پارہ پینا۔۔۔ اور ایک پر تکلف ملائے کا اجتام کیا۔ عین کے لیے ذخیرہ مارا گھنا تک کے گاہکے بھی پا گھولیا۔

فریخہ احمد دہی سے آرٹسٹل حریف کر رہے تھے۔ فریخہ احمد ان کے فوہر کی دواں لوگوں کے سلیطے اور بہت کو مہربان تھے۔ سوائے سالی جان کے کہ پورے گھر والوں نے انھیں اپنے گھر میں لایا کر اپنے جیسے کا قاتل بن رکھا تھا۔ ایک کلمہ کہ جسے بہت پسند تھے۔ اور ہم کو اپنے نام کا نام کہ ہم سے بہت اہم تھو۔

ایک تو کوئی بات نہیں ہے اور کوئی خاطر مدارات نہیں کرتے تو آپ کہیں نہ کہ ان لوگوں نے اپنے صاب سے جھاندارائی نہیں کی۔

”میں نے تو صاف بات کی ہے اگر تھواری بخشش نہیں آتی ہے تو میں کیا کر سکتی ہوں۔“

آئندہ او اس ان لوگوں کے آئے گا قہار دھڑکی گھر کی کے لوگ آ رہے تھے فریخہ وہ دیگر ان کا سچا سورا گھر آباد کیا تھیں۔ اس لیے ذرا تک وہ کہہ رہے تھے۔ چل دینے کا تھیں بیچنا ایک ایک یا سو ذریعہ کیا۔

ابن کا سب گھر میں لایا تھی ایک اس کے لیے اس کی سالی کے گھر و مہمانی جان بھی ساتھ آئی تھی۔

خیر جس دن وہ لوگ آئے والے تھے کہیں کا دل بیلیوں و اگل و اچھا اس کی بخشش نہیں آ رہا تھا کاشانی گھل میں کسی کی بکھر کر کھائے۔

گھر کا کاشانی اس نے سنے تھے ہی چکا دیا تھا اور شام کو کپڑا جو کاشانی سے دی سوٹ کچن لایا تھا جو عید کے موقع ہوا۔ اسے گھٹا کیا تھا اور جسے اس نے اپنے بیڑوں میں بچھا کر رکھا تھا۔

”سوٹ تم نے کب پہنا تھا۔“ فریخہ زورنگ نے اس کو پوچھا۔ وہ سنے کیسے ہوئے کیا تھا۔

”پہنا تھی باقی نے گھٹا کیا ہے۔“ فریخہ زورنگ نے اس کو پوچھا۔ وہ سنے کیسے ہوئے کیا تھا۔

”ایسا بہت اچھا ہے۔“ فریخہ زورنگ حریف کر کے کسی کام سے اٹھ گئیں۔

”تھیں تو تم تھواری قسمت آئیں گے کہ تھواری شادی زور سے ہو رہی ہے۔ اگر نہ ہوتی تو ان چیزوں کو بچا کر آ کر ہانے کے سوا کوئی اور کام نہ کر سکتے۔“

”ایسا تھواری قسمت آئی تھی اس لیے زورنگھل رہا۔“ فریخہ زورنگ حریف کر کے کسی کام سے اٹھ گئیں۔

”تھیں تو تم تھواری قسمت آئیں گے کہ تھواری شادی زور سے ہو رہی ہے۔ اگر نہ ہوتی تو ان چیزوں کو بچا کر آ کر ہانے کے سوا کوئی اور کام نہ کر سکتے۔“

”ایسا تھواری قسمت آئی تھی اس لیے زورنگھل رہا۔“ فریخہ زورنگ حریف کر کے کسی کام سے اٹھ گئیں۔

”تھیں تو تم تھواری قسمت آئیں گے کہ تھواری شادی زور سے ہو رہی ہے۔ اگر نہ ہوتی تو ان چیزوں کو بچا کر آ کر ہانے کے سوا کوئی اور کام نہ کر سکتے۔“

”ایسا تھواری قسمت آئی تھی اس لیے زورنگھل رہا۔“ فریخہ زورنگ حریف کر کے کسی کام سے اٹھ گئیں۔

”تھیں تو تم تھواری قسمت آئیں گے کہ تھواری شادی زور سے ہو رہی ہے۔ اگر نہ ہوتی تو ان چیزوں کو بچا کر آ کر ہانے کے سوا کوئی اور کام نہ کر سکتے۔“

”ایسا تھواری قسمت آئی تھی اس لیے زورنگھل رہا۔“ فریخہ زورنگ حریف کر کے کسی کام سے اٹھ گئیں۔

”تھیں تو تم تھواری قسمت آئیں گے کہ تھواری شادی زور سے ہو رہی ہے۔ اگر نہ ہوتی تو ان چیزوں کو بچا کر آ کر ہانے کے سوا کوئی اور کام نہ کر سکتے۔“

”ایسا تھواری قسمت آئی تھی اس لیے زورنگھل رہا۔“ فریخہ زورنگ حریف کر کے کسی کام سے اٹھ گئیں۔

”تھیں تو تم تھواری قسمت آئیں گے کہ تھواری شادی زور سے ہو رہی ہے۔ اگر نہ ہوتی تو ان چیزوں کو بچا کر آ کر ہانے کے سوا کوئی اور کام نہ کر سکتے۔“

”ایسا تھواری قسمت آئی تھی اس لیے زورنگھل رہا۔“ فریخہ زورنگ حریف کر کے کسی کام سے اٹھ گئیں۔

”تھیں تو تم تھواری قسمت آئیں گے کہ تھواری شادی زور سے ہو رہی ہے۔ اگر نہ ہوتی تو ان چیزوں کو بچا کر آ کر ہانے کے سوا کوئی اور کام نہ کر سکتے۔“

”ایسا تھواری قسمت آئی تھی اس لیے زورنگھل رہا۔“ فریخہ زورنگ حریف کر کے کسی کام سے اٹھ گئیں۔

”تھیں تو تم تھواری قسمت آئیں گے کہ تھواری شادی زور سے ہو رہی ہے۔ اگر نہ ہوتی تو ان چیزوں کو بچا کر آ کر ہانے کے سوا کوئی اور کام نہ کر سکتے۔“

”ایسا تھواری قسمت آئی تھی اس لیے زورنگھل رہا۔“ فریخہ زورنگ حریف کر کے کسی کام سے اٹھ گئیں۔

”تھیں تو تم تھواری قسمت آئیں گے کہ تھواری شادی زور سے ہو رہی ہے۔ اگر نہ ہوتی تو ان چیزوں کو بچا کر آ کر ہانے کے سوا کوئی اور کام نہ کر سکتے۔“

”ایسا تھواری قسمت آئی تھی اس لیے زورنگھل رہا۔“ فریخہ زورنگ حریف کر کے کسی کام سے اٹھ گئیں۔

”تھیں تو تم تھواری قسمت آئیں گے کہ تھواری شادی زور سے ہو رہی ہے۔ اگر نہ ہوتی تو ان چیزوں کو بچا کر آ کر ہانے کے سوا کوئی اور کام نہ کر سکتے۔“

”ایسا تھواری قسمت آئی تھی اس لیے زورنگھل رہا۔“ فریخہ زورنگ حریف کر کے کسی کام سے اٹھ گئیں۔

”تھیں تو تم تھواری قسمت آئیں گے کہ تھواری شادی زور سے ہو رہی ہے۔ اگر نہ ہوتی تو ان چیزوں کو بچا کر آ کر ہانے کے سوا کوئی اور کام نہ کر سکتے۔“

”ایسا تھواری قسمت آئی تھی اس لیے زورنگھل رہا۔“ فریخہ زورنگ حریف کر کے کسی کام سے اٹھ گئیں۔

”مکلفی ہو جانے کے بعد ... اوہ یہ سب کچھ کیوں کر ہے؟ میں؟ تو کہہ دو کہ امانے اپنے سب کچھ کر کے دے دوئے گا۔“
 ”نہیں، نہ ایک، چار لاکھ کا ہیں ... وہ ان شادی ہونے سے کسی ٹیڑھ سا پیراں کرے“ نکلیں انہیں اٹھاتے
 ”خدا ہی جانتا کیوں کر دے؟“
 ”میں گھر میں کرو۔“ میں پوچھ کر کہی ہوں کہ اب بالکل بھی پریشان مت ہوتا۔ اور نکلیں نے آنے آ سوہہ ماسا سٹرس
 ”اب اسے یقین تھا کہ امانے جس نہایت کے میں رہوئے اس کو رشہ حاصل کیا ہے وہی طرح وہ اس کو دس ہجرت
 میں بھی نکال دیں گی۔“

☆ ☆ ☆

”اے اقبال ہمارے ہنر پر جو شہ زہد تار و تار ہو گئی ہے، چون کہ کمال کا معیار ہو گیا ہے تو ان کے دلوں نے اس کی محسوس و محاسن کو اپنی زبان کا کلام سے ابھر دیا ہے۔ اچانک سے ان کی آغوش پر ہنر نے بیٹھ لی ہے۔“

”اس پر ہنر نے پیچیدہ جالوں جو درخشاں ہو رہی ہیں اس لیے اقبال ہمارے ہے۔“

”تمہارے لیے کوئی کلمہ نہیں ہے جس کی مدد سے تمہارا خیال کشمکش کا پتہ چلے گا۔ تمہارے لیے کوئی کلمہ نہیں ہے جس سے تمہارے بارے میں کچھ لکھا جاسکے۔ تمہارا ہر دور ایک شہ زہد کا دور ہے۔“

”ان لوگوں کو کچھ لکھا

[illegible]

”بہائی! ہم لوگ کیا بات کہتے ہیں؟ تمہیں کیوں بری لگ رہی ہے؟“ سہائی جانی نے اسے منہ ملے کر دیکھ کر کہا۔
 ”بات تو بھری کہنا ہی ہے کہ اب اس کی ٹھوڑی ایسی بڑھ چکی ہے کہ اسے کھانے کا چاہتے ہیں تو ان کی مرضی سے کھا دے۔
 والد نے اسے جھوسا جانیکا کو دیکھ کر عرض کیا: ”

”اسیاد کین کا خیال رکھنے والے انہیں ہیں تمہارے بارہ..... انہی کی بجائی کے معنی کر کے وقت نہ مچھ سے مشورہ
 لیا۔ تم نے اسے بلا دیکھی کی شادی میں وہ شریک نہیں ہو سیں گے فریڈا جہ کہ ان کی پردہ انک نہیں تھی۔“
 ”اب اگر وہ مرد اگر ہے ہیں تو کسائی بات ہے؟“

”میں نے سب کچھ سمجھا لیا۔ اچھا بات ہے۔ اب میرا وہ راز دور دور سے دیکھ لیں۔ آج صبح لوگ بھی گھنٹی گونے کی بھی مٹھائی
 لٹا رہے ہیں۔ شمالی قبرستان کی گھنٹی بج رہی ہے۔ اسے کمرے میں جلیا گئیں۔ مادیوں کی جڑ جو کمرہ ہو گی۔
 اگلے دن اسکول کی چھٹی کی اور فہد کے ساتھ سویرے ہی گھر آ گئی۔ فہد کے چھوٹے بھائی کے آچے آفس
 میں تھے۔“

”تمہیں مجھ کو دیکھ کر بھانک کر مچھلی کی طرح رہے اور میری رائی لگی۔“ کیا بات ہے؟ خیریت تو ہے ناں.....“

252

”میں باغی ہوں، مجھ سے غلطی ہوئی ہے مگر آپ مجھے معاف کرو میں راجہ تھا آپ کی بیوی کی جیسا۔۔۔“

”تم اب گھر میں ہی رہ کر دیکھو، وہ شخص میں ہلاکت ڈال رہا ہے۔“

”پہلوں میں اپنی ماں کے پاس ہونے کی توقع ملاؤ کہ جو جادو کی اور سب سے شے میں صرف ایک بار وہ بھی چند لمحوں کے لیے۔ رات کو ہرگز نہیں روکی۔“

[illegible]

وہ جب اپنے گھر جاتی تو کانٹنٹس کر کے کرپوچتیں۔۔۔ اشرف کیسے ہے؟ تجھے کیا کہنا ہے اور وہ اکٹھی چلتی اور فیکہ ان ایجنسیوں کے لیے سوگات سے عاجز آ کر رہ پئی۔ وہ یہ سب باتیں نہیں کرتے۔"

”اے کیوں نہیں کرتے؟“
 ”وہ کہتے ہیں جو شہرہٴ اسلام کو اپنے لئے بنیادی ہوتے ہیں، وہ غلطی سے ماری ہوتے ہیں۔“

”تو کچھ تو پہلو چپٹا لو نہیں اور مٹی ہے..... مجھے تو کچھ بچاؤ کے کر کوئی بات ہوتی تھی کوئی ضرورت دے سکوں۔ مگر آج جان بڑی آئے اس سے بڑی ملکہ وادار سے بڑھا۔“

”آپا میرے پاس تہہ کھانے کو کچھ نہیں ہے تو چھاپوں کی کیا؟“ مچی سے بولی۔
اور آپا اس کی شکل دیکھتی ہی دنگی رہ گئی۔

☆☆☆

فیروزہ تو میاں کی بات سن کر اچھل پڑی تھیں۔ غصت آ جا کا مشورہ ملنا کہ بے حد پہلے آیا تھا۔ لیون کی بات سنا کر وہ کھینچا۔ اے لے کر آئی تھیں انہوں نے ایک کڑی تھیں۔ فرعامہ نے غور جانے کے بجائے شعل کا

”مجھے کبھی چاہو کہ کہیں سے ساتھ چلا آئے، میں نے کبھی شادی نہیں کی ہے۔“

”تم فوج کرو تا کہ وہ چاروںوں میں دو بھی بجا دی کرے۔“
نور احمد عظیم نے برطانوی ہر کر دی کو فوجوں کہا۔

”تو جو شاپ پر پہنچو میں فون کر لو اس کی دانت کہا۔ شاپ پر فون کیا تو وہ باہر تھا وہاں گھر پر فون کر کے کہا۔
”آئی نہیں بہت پریشان ہوں۔“ ”تو کب تک یہ پریشان سے لکھ رہی ہے کہا اس نے اپنی ٹیبلر دیکھ کر ہنسی مچا۔“

”کیا بات ہے بیٹا؟“ انہوں نے محبت آواز کے لیے پوچھا۔
 ”میرے ابو کا بھی گناہ ہے، میں اس سے ہمیشہ شادی اپنے بھائی سے کرنا چاہتا ہوں۔“

الافروہ سسکیاں لینے لگی۔

بات اور اکثر مجھ سے کہا کرتی تھی کہ وہ خود کسی ایسے شخص سے ملنے کی جگہ تیرے ہوتی ہے۔

”میرے چاہے والدین کی ہوتے ہیں ان ہی کی خواہش تمام ان کے چہرے میں دھاتی ہیں۔ لیکن میں بھی اپنے آپ کے غمزدہ ذہنوں کو بھونک بھونک کر دیکھتا ہوں۔“

”چلیے وقت کی گزری ہوئی کتنی گھبراہٹ ہے اور خواہ مخواہ دوست مذاہب کرتی۔“

”جب قسمت میں ملاتی ہے تو کبھی کبھار اس کا حکم ہے کہ تم میں اس نے اسے توڑ کر پھینک دی۔“

”میری قسمت یہ خراب ہے۔“

”اور ہے جیسا کہ تم خود ہی سمجھتی ہو۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”اس میں جتنا دلچسپی ہے۔“

”خیر اگر کہات کرنے کے لئے میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

”میرا اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا تو اس کے بارے میں ہمارا ہی نہ تھا۔“

کسی چھوٹے سے گھر میں زندگی بسر کرے۔

صادق بائی کے احسانات کو وہ بھی صورت کی اعتبار سے نہیں سمجھتی۔ مستحق ان کے ساتھ رہنا کھانے سے لے کر کپڑوں تک اس کا تمام خرچہ وہ خود برداشت کیا کرتی تھیں۔ وہ کبھی نہیں اٹھنے اٹھنے نہیں دی زیادہ لا۔ مگر تمہاری صورت میں بددلتوں کی اندر خود پوری کر رہی تھیں۔

ان کے اس عینت گھر سے طوطی کی لنگر وہ بھی سوچتی تھی کہ وہی بڑا بیک تو کھول سے نکال نہیں ہے۔ ان کا پتھر حصان کے ساتھ ہی بیک میں ڈرنا بیٹا تھا۔ گھر میں ایک بڑی لڑکی لکڑ کا کام کاج کرتی اور کھانا پکاتی تھی۔ بیک سے آ کر وہ اپنے کمرے میں آرام کرتی وہی لڑکی لاؤنج میں بیٹھ کر کئی ویڈیو دیکھتی۔ بھونے کا شوق دھماکہ تھا وہ اب غریب لڑکی تھی اور اقتصادیات کا تجربہ نہ کر سکتی بلکہ ان کے پاس ایک بھانجی بھی تھی۔

چائے پینے کے دوران وہ بیک سے متعلق بہت سی باتوں پر گفتگو کرتی تھیں۔ بیک کی ڈیزائننگ کا چارج مکمل طور پر غریبوں کے پاس تھا۔

صادق ایک سیدھی ماویہ ایک صفت خاتون تھیں۔ بے فیشن کے لباسات رنگ رنگ دھبوں کے لباسات حاملہ خواتین کے لباسات بنانے کا اپنے آپ پر ایمان لاتی تھیں۔ جس پر کل کے کپڑوں کی ڈیزائننگ پر وہ بھی تھیں۔ کیا وہ کبھی ایک لباس پہنے ان کے ایک بڑے باپ کا لباس بھی تھیں۔ ان کی گلی میں بے وقتہ رہتا تھا۔ تمام ڈیزائننگ پر چکر لگاتی تھیں۔ ان کے لیے اس سے بیک میں بھی کچھ لینے دینے کا فریال نہ تھا اس کے کاؤنٹ میں جمع کر دیتی تھیں۔

آج بھی انہیں ایک بڑا دروازہ لگتا تھا۔ ان کی پیاس لیمو چٹکی سے منبت بھی ہو جاتی تھی اس وقت وہ چائے پیتے ہوئے تھیں اب فریال سے ڈسکس کر رہی تھیں کہ پانچ بیڑا سونہ سے ہم باہم میں کسی عیمت تیار کرنا چاہیں گے۔ ”آپ پر جیان دیو سے ہم بھی بیک لڑا کر گئیں کہ اور ملاوٹ سے پہلے ان کا ڈسکسٹ کر لیں گے۔“ ”لوہا ان کا دیو نہیں جھڑپے گا میں نے سنا ہے؟“ صادق بائی نے پوچھا۔

”میں نے نہ تو ان بڑوں کی آپ سے پکار نہیں۔“

”جیانی اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”میں بائی! اس اب سخت جان ہو گئی ہوں۔“ ”میں نے سنا ہے کہ آپ کے بیک میں کچھ بیک بیک کر رہا ہے۔“ ”میں نے سنا ہے کہ آپ کے بیک میں کچھ بیک بیک کر رہا ہے۔“ ”میں نے سنا ہے کہ آپ کے بیک میں کچھ بیک بیک کر رہا ہے۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”جیانی اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

”لوہا اکی صحت کر دے تو پھر پانچ بیڑا۔“

لہا تلے سے بیٹے ۱۱ آنسوؤں کی بہ ندیاں
رفت چتا جاتے گا۔ بیت ہائیں کی صدا ہاں
سے صوں کی کہنی میں۔ بے گنجی کو رہنے ۱۱
دل تو چورا پاگل ہے اس کو چھرا رہنے ۱۱
(فرزانہ خیل)

☆ ☆ ☆

اور اسے عمر سے میں باکرہ ربیع آئیئے کے مقابل کھڑی ہو گئی اس کے آنسو میرے موتی کی طرح اس کی
آنکھوں سے گزر رہے تھے۔ وہ نے کی خدمت سے آنکھیں سر نہ اٹھا رہا اور چہرے پر قہر نہ ہی چھا گئی تھی۔
”میری خواہشوں میں کیا کی گئی جو تم سے جلت گئے؟“ اس نے آئیئے سے کہا جہاں اس وقت روٹی کھڑی
تھی۔

”قصہ کی جوت اسے بھی تو کہتے ہیں؟“ آئیئے نے کہا۔
”کہ میں بے قصہ ہوں؟“ آئیئے نے کہا۔
”نہ کہہ کرے؟“ آئیئے نے کہا۔
”پھر میں کیا کروں؟“

”نہ کہیں، وقت کے ساتھ ساتھ جلد ہی میں تمہاری بہتری ہے۔ رفت کا مرحہ بہت جلد گھاڑا ہو جاتا
ہے۔“
”میں کھول کر بھی اسے بھول نہیں ہوتی۔“ آئیئے نے کہا۔
”اس آواز میں بہت سوچم۔“ آئیئے نے کہا۔
”اے وہ بچہ روز بھینساں پاتا ہو گا اور اس وقتوں کے کفر پر بھی تو کہیں جاتے اور نہ خود مدعا میرے رہتے
ہیں۔“

”اے ایک بھر چہرہ ہی آگئی کہ دل میں خام کر کھڑی ہو گئی کہ چاکری سے اس کا پیچھے آئیئے نے کہا۔
”اے ایک بھر چہرہ ہی آگئی کہ دل میں خام کر کھڑی ہو گئی کہ چاکری سے اس کا پیچھے آئیئے نے کہا۔
”اے ایک بھر چہرہ ہی آگئی کہ دل میں خام کر کھڑی ہو گئی کہ چاکری سے اس کا پیچھے آئیئے نے کہا۔
”اے ایک بھر چہرہ ہی آگئی کہ دل میں خام کر کھڑی ہو گئی کہ چاکری سے اس کا پیچھے آئیئے نے کہا۔“

”ہاں، بے حد خوش ہوں زور دہریز مسکراتی۔
”مجھے ایسا لگتا نہیں ہوا۔“ آئیئے نے کہا۔
”نہ کہہ کرے؟“ آئیئے نے کہا۔
”اے ایک بھر چہرہ ہی آگئی کہ دل میں خام کر کھڑی ہو گئی کہ چاکری سے اس کا پیچھے آئیئے نے کہا۔
”اے ایک بھر چہرہ ہی آگئی کہ دل میں خام کر کھڑی ہو گئی کہ چاکری سے اس کا پیچھے آئیئے نے کہا۔“

”اے ایک بھر چہرہ ہی آگئی کہ دل میں خام کر کھڑی ہو گئی کہ چاکری سے اس کا پیچھے آئیئے نے کہا۔
”اے ایک بھر چہرہ ہی آگئی کہ دل میں خام کر کھڑی ہو گئی کہ چاکری سے اس کا پیچھے آئیئے نے کہا۔“

”اگر وہ بتا دے گی کہ چادری ہے، خود ہی اتر جائے گا۔“
”خوش..... وہاں اور بہاؤ سبز ہو گا۔“ شرف کے کمر چٹکاس کے دل کی آگ کی لہر لگے۔
”مرا..... میں نے ایک شہر آباد کروں۔“ آئیئے نے کہا۔

”شرف کی خفیاں، نہ تو جتنے جتنے شروع میں اس کو لگا کر رکھ دیتے، اب اس کی روماری ہو گئی تھی۔
”کئی ایسے ہیں جہاں چادریاں رات سے عمارتوں پر فراری تھی۔“ آئیئے نے کہا۔
”ایسا تھا جیسے کسی تندی کی شیل سے رہا ہوا۔“ آئیئے نے کہا۔
”پہن۔“ آئیئے نے کہا۔
”ایسا تھا جیسے کسی تندی کی شیل سے رہا ہوا۔“ آئیئے نے کہا۔

”کتنے عرصے بعد، وہ شہر آباد کر دیا تھی۔“ آئیئے نے کہا۔
”اسے دیکھا۔“ آئیئے نے کہا۔
”روٹے کھانے کا کام ہو گا۔“ آئیئے نے کہا۔
”نہ کہہ کرے؟“ آئیئے نے کہا۔
”پہن۔“ آئیئے نے کہا۔

”اگر وہ بتا دے گی کہ چادری ہے، خود ہی اتر جائے گا۔“
”خوش..... وہاں اور بہاؤ سبز ہو گا۔“ شرف کے کمر چٹکاس کے دل کی آگ کی لہر لگے۔
”مرا..... میں نے ایک شہر آباد کروں۔“ آئیئے نے کہا۔
”اگر وہ بتا دے گی کہ چادری ہے، خود ہی اتر جائے گا۔“
”خوش..... وہاں اور بہاؤ سبز ہو گا۔“ شرف کے کمر چٹکاس کے دل کی آگ کی لہر لگے۔

”اگر وہ بتا دے گی کہ چادری ہے، خود ہی اتر جائے گا۔“
”خوش..... وہاں اور بہاؤ سبز ہو گا۔“ شرف کے کمر چٹکاس کے دل کی آگ کی لہر لگے۔
”مرا..... میں نے ایک شہر آباد کروں۔“ آئیئے نے کہا۔
”اگر وہ بتا دے گی کہ چادری ہے، خود ہی اتر جائے گا۔“
”خوش..... وہاں اور بہاؤ سبز ہو گا۔“ شرف کے کمر چٹکاس کے دل کی آگ کی لہر لگے۔
”مرا..... میں نے ایک شہر آباد کروں۔“ آئیئے نے کہا۔

ہے کہہ دیا وہ سحر کرنے والے ہے کہ فریاد کیا کرتا سر اس کے سنا تو وہ بڑبڑایا کہ تو نے کیا ہے کیا کرتا ہے

”آپ ٹھیک کر رہے ہیں، مجھے واقعی نہیں آتا ہے کہ آپ جیسے تھکے ہوئے ہیں۔ کیا بارگاہی اس کی
گھر۔ آؤ آؤ سونے کی طرح دروازوں پر کھٹکے لگے، کاش، میں یہاں نہ آتی کاش۔“ (زور کی باتوں سے)

”دروہنگی اچھا تو ہو گیا ہے۔“ عظمت نے اس کے آؤ آؤ کو بچہ کر کے اپنے سینے سے لگایا۔ ”کیا اس
نی کی تو اسے عورت ہے۔ خود تو وہاں میں رہا ہے، ہم بچے جنھوں نے نہ کرنا۔ دل کا بچا چنگا ہے ہاں میں نہ جان
نہ اس کی دست داری ہوئی ہے۔“ عظمت جھگڑے ہوئے دل پر غصے کو کھینچ کر نکلتی تھی۔
”رہا تو نکلتا ہے،“ اس نے سمجھتے ہوئے دے دیکھے ہوئے کہا۔
”خبر کیا بات ہے؟“ وہ مصممیت سے اس سے پوچھ رہی تھی۔

”نہیں، غرض سے محبت کرنا ہوں اور اسی۔۔۔ میری شادی تم سے کرنا چاہتی ہیں۔“ انھار نے بھیجی جگہ کہنے سے
اپنی سمجھا۔ ”اب تم ہی کا ذکر کیا کرتے ہو شادی کرنی چاہیے؟“

”نہیں، وہ نہایت سے بچے میں وہی کر اس کی کہ گھول میں شیارا لے لے ہو رہی ہے جنھوں میں اٹھے تھے۔
اس سے پہلے تو نہیں ہو سکی کیا؟ وہاں کیا نہیں کرتے ہیں اپنی ہونے والی ہوئی ہے۔۔۔ کیا سوچتی ہو کہ
اس میں بھی کیا ہے۔ اسے اب تو قرع کی شادی ہو چکا ہے۔ تیرا اس سے کیا لینا چاہا۔۔۔ وہ اپنے شوہر کے
باہر تو آتی ہے، تو اس کو کیوں کھینچتا رہا ہے؟“

”اس غرض سے میری شادی؟“ انھار نے عظمت سے کہا۔ ”اب آپ جانتی ہیں تو قرع۔ آ عالی میری ہیں
میں اگر آپ نے میری محبت مجھ سے نہیں کر۔ مجھے لہو لہا کر دیا ہے۔ نہ تو کر دے، نہ میں سے کاغذ ہو کر بولا
انھار نہیں ہے کہ کھڑے ہوئے چوتھے شخص کا ہاتھ تو بھی تو لی نہیں کرو گی۔“

”ہی“ اس نے تیراں اور گرجاؤں کو کہا۔
”انھار میری سمجھتے ہوئے اس کا ہاتھ تو بھی تو لی نہیں کرو گی۔“

”مجھے قبول ہے“ وہ بولی اور اپنے کمرے میں چلی آئی اور وہ تیرا ہر ایک سے ملنے لگا۔ وہاں ایک بے ہوش
میں اس نے کمر فرار کی تو فی کو لیا تھا۔

”نہیں، یہ سطور ہو کر بھی کمرے میں اس کے کمرے میں نہیں ہوئی ہے۔ وہ کسی حد تک اس کا احساس نہیں ہوا
میں اس کی کمرے میں نہیں ہوئی ہے۔ وہ کسی حد تک اس کا احساس نہیں ہوا۔“

”ابھی ایک ٹھیک لگتی ہیں، ان کی جگہ میں ضرور ایسی خامی بات ہے۔ میں جوں وہ سوچ رہا تھا اس کی
میں اس سے اس کے ساتھ رہتا چلا جا رہا تھا۔

اور پھر

”لی کے کمرے کی دست خور ہوئی تھی۔ وہ دھڑکیاں جھل جھل رہا تھا۔ وہاں کے ایک کمرے میں اس کی جوت
ا۔۔۔ اس سے، وہ انھوں میں تھی۔ یہاں جوتوں میں اس کی جوتوں میں۔“

”اس سے اس کے کمرے میں اس کی جوتوں میں اس کی جوتوں میں۔“

”اور اس کے کمرے میں اس کی جوتوں میں اس کی جوتوں میں۔“

عقلمانی

”چنانچہ اس نے۔۔۔ تو اس کے ساتھ چلے اور نہ کچھ صاحب پرانا میں گئے۔“ عظمت نے بے کوشیاں۔

”آپ ہی جاتے، میرا بھی جانے کو دل نہیں جاتا۔“

”کیونکہ پلاٹ میں غرض یہاں کی نہیں گئے۔۔۔ درجہ پلاٹ آ چکا ہے۔“

”نہیں، یہاں نہیں جاتا۔۔۔ اور جو جگہ ہے کہ نہ ہے، مجھے پراگش ہے آپ کے بھائی دلی
اور یہی کچھ صاحب کی۔۔۔ سے ملک میں مرچے ہوئے ہیں۔۔۔ کمرے میں جاتے ہیں۔“

”جیسا۔۔۔ کیوں ایسی کر رہی کر رہا ہے۔ جب کہ ہاں بھی ہے کہ غرض یہاں۔۔۔ نہیں کی شادی تھی۔ سے کس
آئے ہیں۔“

”مجھے نہیں کرنی تھی اس سے شادی۔ مجھے اس سے نہ وہ بہرہ دہی نہیں ہے۔“

”ست ہیں یا کچھ قسمت ہمارا دیوں اس کے نہیں ہے۔ یہ پلاٹ یہاں کی بھی غرض ہے کہ میری
نکلتا ہے۔“

”مگر اس میں دیر سے ہے کہ اسے بھی کرے تو کیا یہ بھی آپ اس شادی کی موافقت کرتے۔“

”ہاں ضرور کرنی، مجھے یہی اپنی اپنی ہے۔ جو کچھ لی وہاں سے عیاری ہے۔“

”اسی نہیں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو اپنی کھینچتا ہے تو ہی محبت کیوں نہ ہو کہ میں اس سے
شادی نہیں کروں گا۔“

”نکلتا ہے تجھے یا کوئی نہ ہے؟“

”ہاں ہے۔۔۔ جب آپ نے غرض سے میری شادی نہیں کی تو میں آپ کی پسند کی لڑکی سے شادی کر
کرں؟“ وہ تیری سے نہ کر رہا ہوا ہے۔ یہاں سے کھانے کو اور گھر دینی کے پاس میں نکلی ہوئی تھی۔

”شیر کھانے چاہتا ہوں، میں اس سے ساتھ کچھ صاحب کے ہاں گئی ہوئی ہے۔“

”تم کچھ صاحب کے ہاں نہیں گئے۔“ اس نے بڑبڑا کر پوچھا۔

”نہیں، میرا بھی نہیں جانے کو دل نہیں جاتا۔“

”کیوں؟“ مجھے سے پوچھا گیا۔

”میں تو بہت عرصے سے گھر میں آئی ہوں۔۔۔ شاید یہیں میں کچھ آتی ہوئی ہے۔ اب اسے عرصے بعد مجھ
کا دل کچھ کچھ مانگ رہا ہے۔۔۔ اس کی کھانے تک وہ میرا کچھ مانگ رہا ہے۔“

”کیا تم نے سوچا ہے کہ ساری زندگی اس کا دل میں رہے۔“

”نہیں۔“

”تو پھر کیوں ہوں کے ساتھ چلی آئیں؟“

”مستطیع نہیں۔۔۔ مجھے بھی میں مستطیع نہیں لگتا۔۔۔ میں تو کبھی کسی بھی نہیں ہوئی۔“

”تم جانتی ہو کہ میں نے کمرے میں رہا ہوں؟“ انھار نے مجھے سے کہا۔

”نہیں۔۔۔ یہاں سے کیا؟ میں تو کبھی نہیں جانتی۔ اس کے پیرے پر ایک۔۔۔ میں کی سکر ہوئی کی طرح کچھ
میں کی قسم جانتا ہے، میری ہی کسی کو دل اس کا احساس نہیں دیتا۔“

”مجھے نہیں جانتا میں آتا ہے تو اور دانا۔“

ہر تھیں تھی کہ اسے بتائی کہ میرے ساتھ بھی یہی سب ہوا تھا۔

فیک دیا اسے کہ میں کوہریت کا چھوٹا بھائی تھا جسے اسے بتایا کہ اس کا بہنوئی چاہیے۔ اس نے بھی اسے اور ان بیٹوں کے لئے یہی سب کچھ بتا دیا۔ میں نے کچھ سوچا کہ میرے ساتھ یہی سب ہوا تھا۔

میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔ میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔ میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔ میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔ میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔ میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔ میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔ میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔ میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔ میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔ میرے بھائی کی کہانی میں اس کے لیے دھڑکنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

فکر کی جگہ میں رہا کہ اس نے اس کی تمام باتوں کو یاد رکھا تھا۔ میں نے اس کی باتوں کو یاد رکھا تھا۔ میں نے اس کی باتوں کو یاد رکھا تھا۔

ان کے مزاج میں سے وہ لوگ جو پہلے عزت و محرم سے بھرے تھے کہ اب ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔ ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔

ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔ ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔

ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔ ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔

ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔ ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔

ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔ ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔

ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔ ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔

ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔ ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔

ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔ ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔

ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔ ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔

ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔ ان کے ہاں بے بسی کے حالات پائی جا سکتے تھے۔

اب سب ٹانگوں پر لیٹ کر اس میں بائیں بازو سے ٹھیکے کے اردن میں بیٹیاں جاتی تھیں کہ خالہ کے کوئی انکی ملاقات نہیں کی تھی، لیکن اجیت کا جواب بھی سہرا تھا۔ خواتین ان کی تحیر کا مظاہرہ کرتا تھا جو یہ لوگ خالہ سے چارہ دیتے تھے۔

☆ ☆ ☆

”فلورنٹ آپ کا فون کا سکرین اردن کے دفتر سے بند چڑا ہے۔ وہ ٹیکس لگائی اور پھر شہر دے دیا ہوا۔“ فلورنٹ نے کہا۔

”کانڈا میں تمہارا بھائی، دوکان میں، ہم کس مکان کی بات کر رہے ہو؟“

”میں ۷۰۰ مکان کی بات کر رہا ہوں، سب کچھ میں بیٹا ہوا۔ ہاتھ اچھا۔ اور مکان تو کچا ہے، ٹھیکے کے کسی دشتے میں نہ کرانے کے لئے لکھا ہے۔ میں نے اس مکان میں کچھ شہر دے دیا ہوں۔“

”سوئے گئے اور دین اور انجین ہوئے کپڑے کے کم ساتھ لائے ہیں۔ چونکہ ہم جلدی میں آئے ہیں اس لیے آپ کے ان فرمٹ کے کپڑے میں خرید سکتے ہیں۔ یہاں پر کپڑوں کے ہیں۔ اس میں آپ کی بالائی بھی ڈیزائن کر رہا۔“ فلورنٹ نے اس خریدار کو عظمت دیکھ کر کہہ دیا۔

”آپ سوزا کا بیٹا ہے، وہاں اس میں کس آؤ گئی؟“ عظمت نے سزا کر کہا۔

”اس پر میری لیاں دیکھیں، اس میں بھی ہیں، صرف چار ڈیزائن کی ہیں۔“ فلورنٹ نے دکھانے سے کہا۔

”اب اس میں کیا ہے؟“

”اچھی جلدی ہم کچھ لکٹر کس کی چیز میں آ جا رہی ہے۔“

”میں نے تو سنا ہے کہ کوئی میں ایک ایک کا کھد کا کھد پر دو ہیٹ آتا ہے۔“ عظمت نے تھمکی سے سلامت کی طرح کہہ کر کہیں چلی۔

”آپ پڑھنا سیکھتی ہیں؟“ سوزا نے اس کا سوال کیا۔ اور ایک ایک کہاں۔ دیکھتے ہیں میں نے بھی ایک ایک کا کھد کا کھد پر دو ہیٹ آتا ہے۔ صرف شہر دے ہوئی ہے ان میں، سبھی ہیں، ان کے پاس ہیں ان کی نہیں ہوتی اور وہ ان کے خلیج کو خوبصورت بنانے کے ساتھ ساتھ شہر دے ہوئے ہیں اس میں کوئی تھمکی سے سلامت کی طرح کہہ کر کہیں چلی۔

”اس میں ہے۔“ عذاب نے اس کی بیٹی چڑھ کر کہی۔ وہ اس پر اس لیے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ بھائی رشید کا نام ہے اس کے۔ میں نے اس کی یاد میں کر دیا ہے۔“ فلورنٹ نے بڑھ چھا۔

”خالد بہت دیر میں بیٹھا ہے۔ میں ہی کر رہی کے اس کا گروہ شادی پر کچھ بیٹھا چاہیں تو بہت دیر میں بھی مل جائے۔“

”اباں میں انجین کے تو وہ ضرور آؤ۔ اس کی بیٹی میں اس دشتے میں شامل ہے۔“ فلورنٹ نے منہ کر کہا۔

”میں تو جانتا ہوں کہ کچھ سوزا کی دشتے میں ہے، وہ دھڑلے میں ہے اور جب میں بھائی کی بیٹی چڑھتا ہوں تو اس میں بیٹھتا ہوں۔ اگر بھائی رشید اس شادی سے سوزا ہوں کے تو ہم کچھ خوشی ہوئی ہی یہ دشتہ دے رہے ہیں کہ ان میں بھائی کی دشتہ میں ہے۔“ فلورنٹ نے منہ کر کہا۔

”اباں اس بات تو باطل ٹھیک ہے۔ شہر دے کی شادی نہیں کے ساتھ ہونے پر میری خوشی کا اعزاز تو ان میں کیا

تھمکی سے سلامت کی طرح کہتے ہیں)

”میں تو جانتا ہوں کہ کچھ سوزا کی دشتے میں ہے، وہ دھڑلے میں ہے اور جب میں بھائی کی بیٹی چڑھتا ہوں تو اس میں بیٹھتا ہوں۔ اگر بھائی رشید اس شادی سے سوزا ہوں کے تو ہم کچھ خوشی ہوئی ہی یہ دشتہ دے رہے ہیں کہ ان میں بھائی کی دشتہ میں ہے۔“ فلورنٹ نے منہ کر کہا۔

”اباں اس بات تو باطل ٹھیک ہے۔ شہر دے کی شادی نہیں کے ساتھ ہونے پر میری خوشی کا اعزاز تو ان میں کیا

”میں تو جانتا ہوں کہ کچھ سوزا کی دشتے میں ہے، وہ دھڑلے میں ہے اور جب میں بھائی کی بیٹی چڑھتا ہوں تو اس میں بیٹھتا ہوں۔ اگر بھائی رشید اس شادی سے سوزا ہوں کے تو ہم کچھ خوشی ہوئی ہی یہ دشتہ دے رہے ہیں کہ ان میں بھائی کی دشتہ میں ہے۔“ فلورنٹ نے منہ کر کہا۔

”اباں اس بات تو باطل ٹھیک ہے۔ شہر دے کی شادی نہیں کے ساتھ ہونے پر میری خوشی کا اعزاز تو ان میں کیا

”میں تو جانتا ہوں کہ کچھ سوزا کی دشتے میں ہے، وہ دھڑلے میں ہے اور جب میں بھائی کی بیٹی چڑھتا ہوں تو اس میں بیٹھتا ہوں۔ اگر بھائی رشید اس شادی سے سوزا ہوں کے تو ہم کچھ خوشی ہوئی ہی یہ دشتہ دے رہے ہیں کہ ان میں بھائی کی دشتہ میں ہے۔“ فلورنٹ نے منہ کر کہا۔

”اباں اس بات تو باطل ٹھیک ہے۔ شہر دے کی شادی نہیں کے ساتھ ہونے پر میری خوشی کا اعزاز تو ان میں کیا

”میں تو جانتا ہوں کہ کچھ سوزا کی دشتے میں ہے، وہ دھڑلے میں ہے اور جب میں بھائی کی بیٹی چڑھتا ہوں تو اس میں بیٹھتا ہوں۔ اگر بھائی رشید اس شادی سے سوزا ہوں کے تو ہم کچھ خوشی ہوئی ہی یہ دشتہ دے رہے ہیں کہ ان میں بھائی کی دشتہ میں ہے۔“ فلورنٹ نے منہ کر کہا۔

”اباں اس بات تو باطل ٹھیک ہے۔ شہر دے کی شادی نہیں کے ساتھ ہونے پر میری خوشی کا اعزاز تو ان میں کیا

”میں تو جانتا ہوں کہ کچھ سوزا کی دشتے میں ہے، وہ دھڑلے میں ہے اور جب میں بھائی کی بیٹی چڑھتا ہوں تو اس میں بیٹھتا ہوں۔ اگر بھائی رشید اس شادی سے سوزا ہوں کے تو ہم کچھ خوشی ہوئی ہی یہ دشتہ دے رہے ہیں کہ ان میں بھائی کی دشتہ میں ہے۔“ فلورنٹ نے منہ کر کہا۔

”اباں اس بات تو باطل ٹھیک ہے۔ شہر دے کی شادی نہیں کے ساتھ ہونے پر میری خوشی کا اعزاز تو ان میں کیا

”شرعیہ جہان! آج میں کہاؤں گی۔ میرا دل نہیں چاہا۔ ابا جگہ کر لے گا۔“ مبارک نے کہا۔

”سجاد! بے سہارہ! اگر کسی خاص بات ہو گئی ہے جو تمہارا دل چاہتا ہے تو آج وہ کہہ دے گا۔“

”جہان! یہ جہان! جو حیدر آباد میں ہے آج ہے۔ میں انوں اب مستقل آبادی کی درخواست کر رہا ہوں۔ وہی انوں نے سب سے پہلے کہا ہے۔“

”کیا شک ہے؟“ شرعیہ نے حیرت سے پوچھا۔

”جی! آپ کا اہل سیدی بنی چڑھا کر بیٹھے۔ دور عمارتوں کے سامنے وہاں میں کرنے کا سوچتے بیٹھے ہیں۔“

”تم کو کون سہارہ ہے کہ جہان! وہاں؟“

”ہاں! دور تو میری اولاد میں ہے کہ آؤ تو سب سے پہلے انوں کی جہان کا نہیں اسنے انوں نے کہہ دیا میری پوری ہے۔“

”ابو! تو کب کہا ہے کہ تم عقل مند کر گئی ہو ماں۔“

”مجھے عقل کی کوئی بات نہیں۔ وہ جہان! جانتے آپا جان! اس لیے میرے سب بڑا بھلا رکھتے بیٹھے۔“

”تم انوں سے مشورہ کرو۔ اور اپنی آپا کو کہہ دو کہ عقلی کے لیے کوئی دن مقرر کر لے۔ پھر ہم سب لوگ پھر انوں کو آٹھویں پناہ گاہ کے لیے فریاد کرنا۔“

”ابو! ان جہان! اس کے ان؟“ مبارک نے بے چینی سے پوچھا۔

”کیسے نہیں مانے گا اسے میں سمجھاؤں گی۔ تمہارا ایک ہی بیٹا ہے۔ تم ان کی سب خوشیاں دیکھو! فریاد کر لے۔“

”ابو! جہان! یہ شادی ہے۔“

”ابو! جہان! یہ شادی ہے۔“

”میرا بھائی! یہ شادی ہے۔“

”ابو! جہان! یہ شادی ہے۔“

”ابو! جہان! یہ شادی ہے۔“

☆☆☆

اگر اسے اپنی بہت بڑی بیٹی تو نہیں بھی تھی۔ یہی۔ کیا تھا کہ ہر کام ساتھ ہو جائے۔ کم از کم وہ تو سبھی اور اسرار ہو پاتی۔ یہ بھی اتفاق ہی تھا کہ اس شام فریاد خانہ کی لڑکیاں کے پاس خوشیاں سنیں۔

”آئی! آپ نے دانا کھایا کیا ہے؟“ کوٹنگ نے پوچھا۔

”نہیں! میں نے کچھ نہیں کھا۔“ کوٹنگ نے جواب دیا۔

”کوٹنگ! آپ نے زار سے کھانسی کی تھی کیا؟“ کوٹنگ نے پوچھا۔

”نہیں! میں نے کچھ نہیں کھا۔“ کوٹنگ نے جواب دیا۔

”کوٹنگ! آپ نے زار سے کھانسی کی تھی کیا؟“ کوٹنگ نے پوچھا۔

”نہیں! میں نے کچھ نہیں کھا۔“ کوٹنگ نے جواب دیا۔

”کوٹنگ! آپ نے زار سے کھانسی کی تھی کیا؟“ کوٹنگ نے پوچھا۔

”نہیں! میں نے کچھ نہیں کھا۔“ کوٹنگ نے جواب دیا۔

”کوٹنگ! آپ نے زار سے کھانسی کی تھی کیا؟“ کوٹنگ نے پوچھا۔

”نہیں! میں نے کچھ نہیں کھا۔“ کوٹنگ نے جواب دیا۔

”کوٹنگ! آپ نے زار سے کھانسی کی تھی کیا؟“ کوٹنگ نے پوچھا۔

”نہیں! میں نے کچھ نہیں کھا۔“ کوٹنگ نے جواب دیا۔

”کوٹنگ! آپ نے زار سے کھانسی کی تھی کیا؟“ کوٹنگ نے پوچھا۔

”نہیں! میں نے کچھ نہیں کھا۔“ کوٹنگ نے جواب دیا۔

”کوٹنگ! آپ نے زار سے کھانسی کی تھی کیا؟“ کوٹنگ نے پوچھا۔

”نہیں! میں نے کچھ نہیں کھا۔“ کوٹنگ نے جواب دیا۔

جس دن وہ چٹائی پر لیٹی تھی، ان پورٹ پر سب الیادگ است چھوڑنے آئے تھے، حکومت یہ ہے کہ ٹاکسٹ تعلیم اور سائنس کی ترقی۔

[illegible]

مذکورہ مذہبی نظریوں سے ماں اور چھوٹے بچے نے اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی، صرف منور کی نگاہیں ہی ان کے سامنے کا موڑ بھی نہیں بلکہ جو گناہ وہ سب ادا کر ڈکے کارڈ لے کر خدا کا نام کہنے کی تو شاہد ایسا کامل علی، کھینے کو منور نے اس سے

—(۱۰)—

$$11. \text{ " } \frac{1}{2} \log \frac{1}{2} \dots \frac{1}{2} \text{ "}$$

”اچھا! دو چھیرے منگوائی۔“ ستر میں تھیں کچی پاؤں سر کر دیں گی، اس نے اس کی آنکھوں میں تھانے کر دیا۔

”ترجیحی...!“ وہ ہنسنے لگا۔

— ۱۱۱ —

☆☆☆

شجاع کے دوست حمید کا لہر تھا۔ شجاع اپنے ساتھ تئیں کو بھی لے کر گیا تھا۔ تئیں فیروز کا کاغذ فرار سے بڑا تھا۔ غصت شجر نے پکارا تھا کہ اے حمید! کیا تم فیروز کا بھائی ہو؟

کمالیہ کے لئے انگریزی اور عربی دونوں زبانیں پڑھائی جائیں گی۔

"شیطان کی دغا بازی سے بچنا۔"

آنکھیں کھولیں گی کوفتِ بدیعِ تھی کس بہانِ خواتین! سے دیکھیں سے زار و زحمت و غرورِ تمہیں۔

عبدالکلیمن بھی کماحقہ سے آئی تھی اور محمد بھی غرضہ دروازہ کا آؤں آؤں تھا۔ اس کی دلچسپی بھی خوب سمجھوت

تجلی اور وہ اپنے آپ کو حنائے کے بہر سے بھی آگاہ تھی۔ شاہک جنگ اور برہنہ کٹر کا تو فیصلہ بہت شہزادوں

مغربیہ میں منفرد و احوالی دے رہا تھا۔ لیکن تمام مہمانوں سے خوب چل چل رہی تھی۔ ان کے باوجود سب

۱۱) انگریز زمین پر کیا مرکزہ تھیں۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ وہ ملک پر حکومت کر سکیں۔

کہنا شروع کیا تو سب مہمان اپنی اپنی باتیں بھی اجمود کی جھوڑ کر کھانے کی طرف متوجہ ہو گئیں اور چٹکھیں مٹے

میں نے ان کا سانس نہ کیا کہ وہ مطلقاً گھبرائی ہوئی نہ تھیں۔

”تسلی بھی ہوئی ہے لیکن آئیف میرا سنا ہے کہ اسے کھانے کے پال میں چڑھ کر کھڑا ہے۔“

”جی، ابھی نئی عیوں“ اس نے منکر الزکما۔

شب ایک دہائی پہلے لڑکی جس کے پاس آ کر شمع کٹی اور بڑے چاہت بھرے۔ لکھنؤ بولن "آپ شجاع کی

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

”مَنْ بَابُ”

”وہاں لیے کوئی اس حق راہ پر قریب ہے۔“
 فقیر کو شجاع کا یہ اہم ذکر چھڑا۔ اپنی دعا کی حالت سے راہ پر گرنے والا نظر آ رہا تھا۔ ماضی کا یہ خوب
 دہن کر چکا تھا۔

[illegible]

اب شواہد اس کے ہاتھوں میں ہری بانگیں چڑھا رہا تھا اور وہ پہنا چکا تو بے اختیار کہہ اٹھا "سگھیا،
جڑواں سے ان کو نہ ساری گاؤں کو بخیر بھروسہ ہوئی ہے۔"

”آج نے جو سناؤں گا اس کے لیے“ (۱۰۰)۔

شمارے نے ایک نظم تخلیق کی، کیا، ایک غلطی ہی متکراہت اس کے اہل کورڈینیشن ہی کر رہی تھی۔

”نہیں اب مستعد ہیں یہ سوٹ لیکن کر مجھے دکھاؤ“ شیفا نے کہا۔

”غریب ہے۔“ وہ کہنے لگا۔ ”میں نے کچھ نہیں کیا۔“

55

انہم لوگ لیڈر تھے لیڈر کے لئے ہوتے ہیں۔

ہاں پھر پورا احتجاج لے کر آئے ہیں۔

این امریکا کی چادر کے سر پہ لاء گیا دل ہے ملک کی ہے دل سے لگا چلا گیا ہے۔

454

[illegible]

پڑھا اور اسے اپنے پرانے دوستوں سے مل کر اپنا دلچسپ وقت گزارا۔

[illegible][illegible]

میں نے اس کے لئے ایک نیا کپڑا بنایا اور اسے پہنا دیا۔

وہاں پہنچ کر اس نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ وہاں ایک عجیب سی چیز ہے۔

1912-1913

[illegible]

عمر: ۱۱ سال، نر، رنگ: سفید، نچھنی اور خیل رکھنے والے، ان کے دوست بھی مہاجر تھے۔ جن سے لانا

بہت سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے ان کے بارے میں کہا۔

خبر کو بھی سچہ مان کر ارجحہ خوشی ہوئی تھی کہ ماضی کے گھمٹے ہوئے فتنہ ماحول سے بچنے کے لیے یہ

میرے بچے کے حوالہ سے مگر کامیابا نکل لے گا۔ بروقت کی بقیہ میں اس کے سر پر سوار ہو جائیگی۔

"ارے تو یہاں بیٹھی ہے، مجھے اُنکریں نہیں آتی۔"

”مجھے جگہ نہیں ملے تو میں ادھر آگئی“ شروع نئے مصاحبت کی۔

"وہاں فیروز ٹی ٹی کے بولنگ کی پوری ہے جو شہر سے آئی ہے اس کی ٹیم نے اس کے بارے میں

$$-\frac{1}{2} \frac{d}{dt} \int_{\mathbb{R}^n} |\nabla u|^2 dx$$

—فہم سے لے کر پندرہویں تک—

‘تقدیر کرناؤں.....؟’ سمجھنے والے کا ان نظموں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”کیونکہ تو نے اسے آگے بڑھا کر ملے کی کیا ضرورت ہے؟“ اس وقت اشرف کے اہواز میں قیام

”خیر ارادہ کرتا یا ارادے میں کمی ہے؟“

”میرے سوٹ کے مقابلے میں تو کچھ بھی نہیں، چار شرف کی پسند کا سوٹ ہے، لکھی سی عورتیں مجھ سے پانچ

چنانچہ یہ کہہ کر اسے لایا، فرح نے جھوٹ پر جھوٹ

میں اس کی بجائے کلی باتوں پر غور کیا جاتا تھا۔

”ہاں، تو مجھے راضی ہے۔ اشراف ہوئی کی پند کا تو کوئی جواب ہی نہیں۔“

اور جب کھڑا کرے سب یا میں بہنوں نے مشرق کو ہٹا میں تو اس کا مارے غر کے سید پھول میاں

اور اس شام پہلی مرتبہ غبت سے محبت سے اسی نے فرخ سے کہا 'کرجا۔۔۔ تو...

میں نے کہا: "میں نے تو یہی سوچا تھا کہ تم میری طرف سے یہ سب سیکھ لو گے۔"

”جی.....! اس نے حیرت منانہ سوال پوچھا ہے! آپ ان لوگوں کو کھانا کرا رہے ہیں۔“

”گئی نہ پئی! میں سچ کہہ رہا ہوں“ وہ اس کی مدد چاہنے لگا۔ ”پہلے اس کو سمجھنا ہے کہ یہ کونسا جواشوشن ہے جس میں یہ لڑکوں

ابا نہت سے سزا دی گئی اور دی گئی

☆☆☆

ادھر شاعر نے تحقیق کو جلاتے کے لیے کسی بیج کو نکال دیا تھا جس سے اس کی نظیر قرعہ برپائی..... غلے سموت

نہ وہ سرسوں کا پھول نگ رہی تھی، چمکی چمکی سی آنکھیں دھن میں زندگی کی ہوتے تک محسوس نہیں ہو رہی تھیں۔

۱۱۔ نے پورے چہرے کا رنگ کر لیا تھا۔ شجاع کے دل کو ایک جھلک سا رہی۔

فرج الیٰ تو نکلا تھا، مجھ سے وہ کھائی و بے بدعی تھی۔ وہ جو چھین کو بلائے کے لیے آیا تھا۔ فرج کو کچھ کر طول

اُد گیا۔ یہ بھی اچھا تھا کہ فرح نے اسے نہیں دیکھا تھا اور نہ شجرا کو بھول چکا تھا۔

ل: ۱۰۰ جلدی

ارج کو پولیس ختم نہ ہو سادہ جتنے کے بعد شجاع کا دل شادی کی تقریب میں بھلی لگا اردو فرحت کو پہچانے کے کر

۱۰۔ اگر کیا کیا کسی پرہیزگار کو کھڑے چھوڑنا چاہی جائے۔

اے مجھے جب وہ کھراؤ تو اس کی آغوش میں سرخ گلے اور چہرے پر محبت کی راحت۔

آپ کہیں غلطی کے تھے؟" میں نے اسے پالی رتے ہوئے پوچھا۔

کہیں، اٹھتے رہا کر جانا چاہیے تھا؟“ (الحیاء: ۱۰۱)

”ایسا انسان کی پسند پند نہ بنی ٹھیک رہتی“

”اچھی چوری سے لکھنا سیکھیں..... جتنا تیز تر وہ رہے۔“

”جیسا ہاں بیٹے کو لکھنا کہ کراہ رہی خانے کی طرف محل دی کراس سے قلعہ، دیشی دی جی تو عقلت بیگم نے اسی بات پر کھینچ دیا تھا۔“

”اے سے..... تم بھی اسی لکھیں، میں نے بیٹے کی لڑائی کا سوا دوا دیا ہی ہوا۔“

”فکھن چو جا“ وہ دہائی سی ہو گئی۔

”اب بھی چل رہا ہوں اگلے کی ضرورت نہیں ہے۔“

”کیا دوسری کرو پلے میں دیں؟“ اس نے اٹھ کر رو رہی خانے میں چلی گئی، جہاں کوشٹ، قہر، گرے، سب کچھ دے گئے تھے کوشٹ دھو کر اس نے پلے میں، یہ کہ رنگ سبز کی تو عجب گھڑی ہوئی۔ اس نے پلے کو دھو لیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا۔

”بھئی..... ایک بے اختیار ہی اس کے پاس سے گزرا وہاں سے دیوار کے ساتھ پر نکلا۔“

”عقلت بیگم کے ساتھ شہر آگئی بھاگا جا پڑا۔ وہ چھ منٹوں میں اسی پیچے پیچے ہو چکی تھی اور چہرہ ہلکی کی طرف زور تھا۔ دونوں نے بیکر کا سے دست پر لیا۔“

”کیا وہاں گئیں جہاں؟“ شہر آگئی بیٹا۔ اس نے پوچھا تھا۔

”پہلے کوشٹ کی خوشبو کی گئی پھر کھجور کی ہوئی اور اس کے بعد پھر سا آ گیا۔“

”چلو جلدی اٹھو..... میں نہیں کی کو صفحے سے ڈاکٹر کے پاس ملے کر چلا ہوں۔“

”کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی..... شربت کا کاس نکلیں گے جو ہے صفحہ متروک کر دیں۔“

”کیسے جا رہی کر رہی ہیں آپ، یاد رکھنا ڈاکٹر کے پاس نہیں ملے جاتا چاہیے؟“ شہر آگئی نے دراصل اسے سچے

”اس سے کہا۔“

”اس وقت تو کل بھی میں نے انہیں ملے اس کی بات کی کہ وہ داند کرتے ہوئے تھا۔“

”تھر..... کیوں؟“ وہ حیرت اور رخ سے اس کی کہہ کر دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

”کل میں خود لڑنے کی ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤں گی، چنگ اپ کے لیے کہ خوشی کی خبر ہے..... اب تو آپ

”اب تو آپ۔“

”ارے کیا واقعی؟“ وہ مسرت سے ہوا پر ہر شہر آگئی پر گھس گیا۔

اور پھر پھر اتنی آواز آ گیا اس کے اٹھ کر خبر نہ دے کہ کھانا کھا کر جڑا گیا ہے۔ اس نے گریا تھا۔

”تو تمہارا خطا ہے؟“ شہر آگئی نے کہا اس میں بیٹھ گیا۔

”اسی نے ہم سب کو لایا ہے؟“ انہیں نے خط پڑھ کر شہر آگئی کو بکڑا دیا۔

”ابااا..... آپ کو کیا بلاؤں؟“ شہر آگئی نے کہا۔

”کوئی اور وقت ہو گا، صحت سنبھالیں، اس وقت پر غیب نہ آئے کہ وہ دکان سے سرے ہوتا ہی بیٹنی مارا آئی ہے۔“

”لڑکی کے نام پر میں کو بیٹھ کر کھیتی کرتی ہوں، بلاؤں سے کہ خط تک نہیں لکھا تھا۔“

”اسی نے آپ کو کچھ بلاؤں؟“ انہیں نے اس سے کہا۔

”کیوں؟“ وہ وہاں کھاتی زیادہ دیکھیں پچھا گئی۔

”خاطے سے کوئی تم کو نہیں تھے۔“

”زبردست چارہ لکھا تھا..... اگر مجھے اس کی مالا جا پڑی ہوتی تھی..... بات کرتے ہوئے تھا، دوسری جانب رہتی تھی..... جس سے مجھے عیب نہ لگتا تھا اس کا حساب ہوتا تھا..... کیا ہر گھنٹے میں کچھ دیکھ کر ہی ہو۔“

”تمہارا خیال غلط بھی ہو سکتا ہے..... مگر کیا دشمن و جاؤں سے تمہیں نے کچھ تھا، اچھی بات سے تو بھالی جان نے بھی نہیں کوئی لکھا تھا۔“

”تمہارے اٹھان کے لوگ شروع سے ہی بیڑا چل رہے ہیں۔ ہم نے بھی صرف تھک کوئی دیکھا، دوڑنا واقعی میرا ہے۔“

”تو جیسے بات کیا ہو رہی تھی اب آپ سے کہاں لے گئے..... میں یہ کہہ رہی تھی کہ میں نے ہم گھنٹے کو کچھ دلوں کے لیے کراہی بلائی۔“

”لاؤ..... تمہیں کون تم کو تم ایک خط پا کر کھو دو گئیں اور شہر آگئی کو کچھ دلوں کے لیے کراہی بھیج دیں بلکہ آپ بھی ان کے ساتھ جا سکیں۔“

”سنئے..... میں اپنی چلی کو اپنے پاس اس لیے بلایا ہوں کہ وہ سسرال کے ماحول سے بکھڑا نہ پڑے۔“

”اس کی نیشنل رور ہو کر آ پاؤں گی بلایا تو اسے کیا فرق پڑے؟ جن لوگوں کی نگاہیں وہ سب شام دیکھ رہی ہے، یہاں آ کر کھڑی ہو کر دیکھ رہی ہے۔ آپ کا پس پڑے تو رخصت ہوا اس کے بچوں کو بھی ساتھ ہی بلا لیں کہ گریٹوں کی چٹائی ہیں، یہاں آ کر اپنی تعلیمات کر لیں۔“

”پھر کیا باقی جو ہم..... کیسے سے وہ کوئی آتھو رہی جائیگا گی کہ پھر ہوتی ہے کہ دو گوں کو اہمیت دی جائے۔“

”اوسے پھوڑے آپ، گاؤں کے لوگ برات کو کچھ بیٹے ہیں..... انہیں سے پہلے وہ دودھ پلایا آئیں گی۔“

”گاؤں پر لایا نہیں ہوگا..... کوئی اس کی بات سن کر فریالہ دی خوش دلی سے نہیں کرے۔“

”میں کھڑی رہی ہوں..... آپ دیکھ لیجئے، خط کے جواب میں آپ کی آپاٹیم جہاں اپنے ڈھالے منا کے وجود کے ساتھ موجود ہوں گی۔“

”غیر ذمہ دار چکر کر رہا ہو۔“

”اب تو شہر آگئی لکھنا لکھیں سے چڑی ہو گئی تھی..... کہاں تو شہر آگئی اتنا کھڑا رہا کہ ہر سالے میں

”وہی چلنا تھا اور اب وہ نہایت گھنٹہ کی مالا رہا تھا۔“

”شہر آگئی، میں نے اپنے لیے تو کھلے ہاتھ ہیں..... تو ہاتھ سے کیا کھائے گا؟ کر لیتے تو نے کبھی پیچھے نہیں..... یہ بتاؤ کہ کوشٹ میں کیا لائیں؟“

”اوسے وہاں پھر آگئی کی بڑی بات سے غصے کی ہوئی ہے، میں تو وہی کھاؤں گی۔“ انہیں نے بے ساختہ

”کہا۔“

”تھک ہے ابا، میں بھی کر لے گی کھاؤں گا۔“ شہر آگئی نے انہیں کو دیکھتے ہوئے سہل کیا۔

”از من رہے کیوں؟“ اب جی جی کھا لے گی، وہی تو بھی کھا لے گا۔“

”تو اس سے کیا بوجھ لے گا؟“ اب وہ جرت سے اس کو کھ رہا تھا۔ ”کیا میں نے کوئی کڑوا دلی بات

کھڑے ہوئے سزاوار ہوا۔

”میرے کاتب بھی یہاں آج بھی آئے ہیں۔“ وہ ہلکھلائی۔

”جب ہی وہ سنبھروں گی اور..... میں ہی پوچھ جاؤں گا کہ کیا کیا ہے؟“

”یوں تو اپنی ہی سی پوچھ کر میں سب کا کیا کرنا تو کون، چاہک، منہ، کڑھائی، کوش، سرگوش،

ہوا کوش، دیا، اچھا کوش.....

”یہ کوش، کوش کے علاوہ کوش کیا کوش ہے؟“

”ہاں آتا ہے سرگوش میں سب کوش سے کھاتی ہوں ناں.....“ زرخا نے شرانے ہوئے کیلے میں اطلاع

دی۔

”مگر میں دیکھتی ہیں ہوں..... کوشت برائے نام صرف چھتا ہوں..... آئی کوش؟“

”آپ کے راستہ والا پکاؤں کی کادھیر (ہراوینا) کی پٹی بٹاؤں گی۔“

”پلنگھن میں ہانا..... اس وقت تمہیں شے دے، ایسے قوموں کی دیر کھٹے سوتے۔ وہ۔ ہاں۔ آج دوات کو مجھے

ٹھک نہیں کرنا۔“

”اگر ٹھک کر لی تو۔۔۔؟“

”مٹو۔۔۔ تھوڑی کھات خال جان سے کروں گا۔ مجھے تو خود ڈاؤن ہی نے چھڑا دیا۔“

”کیا بلائے؟“ آپ کی سرکشی نہیں کی کیا؟“

”ہاں..... ابھی میں چھڑا ہوں، ان چاہت سوچ گئی نہیں سکتا۔“

”نہیں۔ آپ کسی کو اپنا دل آج تو کھڑے ہے۔“

”اس خرافات کی فرمت نہیں ہے مجھے۔“

”تو میں کیا قصور (قصور) کر رہی جو آپ ایسا دل کے بول ہے۔“

”قصور نہیں، میں میرا ہے..... میں نے اپنی بات کھانے کی جگہ تھیں ہوں۔“

”کیا آپ اب تار (دور) بھاتی کو بولو..... اٹھایا تو کرنا؟“ میں اپنے اتار جڑوئی تھا؟

”اے کس..... اللہ جانو۔“ منور نے کمر اسٹیل کے کرفن کر لیں ہر کھلا۔

☆ ☆ ☆

کبھی کبھی دلی سے ملنے سا ہو جاتا ہے۔ نہ کھانے میں سزاوار آتا ہے نہ پیٹے میں..... ذرا دم میں خفا میں

.....

یہی صورت حال نہیں کی ہو رہی تھی..... جوں جوں دن گزر رہے تھے اس کا اپنے پیش بدست ہی پار تھا۔

ڈاکٹر کو بتایا تو اس نے کھلی دے دئے کہ تھا کوہن ڈول ڈاکٹر ملے تراشیں کو ایسا محسوس ہوتا ہے۔ شریر کوئی

پریشانی کی بات نہیں ہے، آپ کوئی گئی بات بھی اٹھاؤں نہ سوچا کریں۔

مگر، کوئی کرنا؟ چاکر نہ سکتا؟ وہاں میں، اس کا نہ دلیوں سے ڈھانچا تھا؟ سچا دوسرے کرے میں اس کا

یہ ذکر کہا ہو گا۔ ہاں، انسانی کا کائنات انارے سے ہوں گے۔

نہ کی بات پر غماض میں ہوتا تو ہے آپ کا قصور وار کھتی گئی۔ اس غرض ہوتا تو وہ بد بات تلاش کرنے لگتی۔

چائے میں سیر مل رہا تھا کمر اس کی گئی میں اساتو ہوتا تھا۔ اس دن نہ کھڑا کرنے میں وہ بول تو اس کا

”آپ نے فون کیوں نہیں کیے میرے کو؟“ زرخا نے کھانے کے لیے کہا۔

”ناکھل اسٹیشن ہذا ایک ہیں۔ کئی میری پریشانی ہے۔“ منور نے بھائی بھری۔ یوں ہی جاتے

دو جاگ رہا تھا۔

”یہ سب چلیک..... مگر فون تو کرنا تھا، آپ کو۔“

”کیا ہی نے فون کیا ہے؟“ منور اس کی بات میں کھڑا گیا۔

”ہاں..... اس واسطے بھی..... تو کھٹے کھٹے رہی۔“

”میں کھٹ نہیں۔“

”کھٹ کی بجائے آپ میرا حال کیوں نہیں پوچھے۔“

”کیوں، تیار و تیار کیا تھا کیا؟“

”تو یہ میری..... وہاں کال سے کال ملے جاتے۔ آپ..... میں آپ کی بھینچ رہا ہوں ناں.....“

”ہاں، یہ سنا تو ہو گا ہے میرے ساتھ۔“ منور شرارت سے بولا۔

”تو میری صحت الکی..... کوشیگری..... دوری میں خفا کے لیے کھڑے۔“

”ظلم لائن میں جا نہیں رہی..... اور ذمہ تو کیا میری ساری سہیلیاں خوش رہیں۔“

”میری سہیلیاں خوش رہیں.....! اور میری ڈاؤن رہیں۔“

”اور کیا..... تم سب سے خوش کیا کرنا میری بھینچ رہی ہے کئی کوئی ہو رہی نہیں سکتا۔“

”پتہ میرا ہے (ٹھیک ہے)۔“ وہ ناگہی سے اٹھنے ہوئے کیلے میں بولی۔

”وہاں ایک بات پوچھو، یہاں تو نہیں ہو گی؟“

”کوشی..... آپ ایسا کائنات کو چوے۔“ (زم زمر کے لیے میں کیا گیا)

”تم یہ نہ دلی میں نہیں کر سکتی تھیں؟“

”دن میں بھی کروں گی ناں.....! (اس نے بات کا صمیمی بدل کر دیا)

”اس وقت کہا نہ دلی تھی..... مجھے بھی دیکھنا ہے۔“ وہ زرخا کو بولا۔

”اللہ ہی دیکھے بول دے؟“ آپ؟

”کیا ہے، بولو..... وہ دوسرے کیلے چکا ہو جائے ہوئے بولا۔

”آپ کیا کیا چیز اور شوخ (شوخی) سے کھاتے ہیں؟“

”کھوں۔“

”میں یاد کرنا چاہتی ہوں ناں..... تاکہ میرے لیے چاکر کمر دلوں میں کھتی اٹھی ہم آگئی۔“

”نہ بڑا ہی کھنے کے لیے۔“

”اچھا، آپ نے ڈیڑے سے کھانے کے لیے کیا سائیت ہم آگئی کی دلیں ہے؟“ منور نے ایک ایک کھ

دیا کر کہا۔

”موز کا..... ایسا ہی اچھا ہوتا ہے زندگی میں..... اب خالی کی کھلی دال، نہ دل کھاتے۔ خالو کی کر رہا

دیکھیں کھنا..... تو ہر وقت ہزار ہزار دلیں سے آپ کے کمر میں..... زرخا نے طعناں دیا تو میں کہا۔

”پیلے سے تازہ نہیں کرنا کیا کیا؟“ آتا ہے؟“ منور کی آنکھوں سے تیز دلیوں کی کھلی، اب اس کی سزاوار

"آپ بھی یہ تماشا دیکھنا چاہتی ہیں، جس کے بارے میں میں آج بھی سوچتی ہوں تو میرے دھڑکنے کلے ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ مجھے صاف کہہ دے تو شاید میرا اناج بھاد ہوتا۔"

"فہم خیر! اتم کھانج ایک سوچ رکھ رہی ہو۔ میں جیسے مرد شادی کی زندگی داری اٹھانے کے قابل ہی نہیں ہوتے ہیں، ہاں بے لگن کی زندگی میں ہی ہمارے روز میں تمام ہو جاتی ہے۔ یہ بھی اللہ کا شے کہ تمہارے کوئی بچہ نہ پھنسے۔ وہ تو غلط کوئی پریشانوں پر مہر مٹا رہا جس۔ اب کم از کم تمہاری دوبارہ شادی پر آسانی ہو سکتی ہے۔"

"فہمیں اپنی اتالی سے بات تو آپ سوچنے کا بھی نہیں..... مجھے تو شادی کے نام سے غرت ہو گئی ہے۔ میں زوجہ کی برکسی سے شادی نہیں کروں گی۔"

"ایسا نہ کہ۔۔۔ تمہارا انتخاب غلط ہے کیونکہ تم ایک کم عمر اور بڑی کی جس۔ جسے تو یہ کہنا آتا تھا اور ہاں چاہتا محبت کے گھجڑوں میں اپنی ہوتی ہوئی کج غلطی کی کچھ کچھ بھی نہیں اگر وہ دل کا شے تمہارے مگر آتا تھا کہ یہاں کا جگہ چال کرنے تو کیا اور بھی اپنی مگر ہے؟ ہر کوئی اس کا صاف صحیح کر دیتے اور کچھ تو جوان لڑکیوں کی کچھ میں نہیں آتا۔ اور وہ اپنی پسند کو کچھ مانتی ہیں۔ وہ بھی اس کا جیرو سنے کی دست کشی کر گئی کہ بہت ہی پسند ہے۔ جی جی میں اقتدار بھی دے سکتی ہیں۔"

"ہائی، محبت جب عمارت کو بنی ہے تو کوئی کہاں رہتا ہے۔ مجھے تو عدیل کے مگر والوں کا اصل چہرہ نظر آ گیا تھا، مجھے نہ کہ تمہیں پیچھے ہٹ گئی تھی۔ مگر اس کے فکس لکھے تھے میرا پناہ اسیر کر لیا، جس میں کچھ غلطی چکان ہی ہو سکتی تھی۔"

"تمی تو میں کہہ رہی ہوں کو اب میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گی کی اور جب تمہارے مگر والے کچھ صورت حال کا جائیہ لے کر تمہیں صاف کر دیں گے۔"

"یاد رہی، ہائی، ایسا نہ کہیں۔۔۔ میرے اصحاب میں ہی بہت نہیں ہے کہ وہ یہ عزتی اور اشدت کر سکیں آپ نہیں کریں۔ جب میں بھی صبر میں ہی ایسے کرتے کہ صحتی ہوں کہ میں سب کے دربار میں جا کر اپنی مددگار بنی کر دیں گی تو میرا دل انہی کر سکتی شے جا جا کر اور میرے مسائل سے تین دن پانی کی طرف نہ بڑھ چکا ہے۔"

"مگر کیا پتا چلتی ہوں تم؟" مستحکم کے بارے میں اس کا سنا ہے تم نے؟" ۳۰ صاف ثابت ہائی اس موضوع پر بحث بات کرنے کی خواہش نہ نظر آ رہی تھی۔

"میں اس میرا اور میرا آپ کے ساتھ ہی ہو گا۔ آپ کو آپ چاہیں۔۔۔؟"

اور صاف ثابت ہے آپ کا سے تین دن سے تھا کہ اب وہ بھی خیرال کے ساتھ آتا ہو رہا ہی تھی۔

☆☆☆

جانی اپنی کچھ کو تو یہ قرانی سیزلے جانے کا تھا۔ ان کے لڑنے کا تھا کہ قرانی سے اس کے بڑے ہی کو کسی حد تک بہت سے ہونے سے نہ لگی۔ لڑنے کا کچھ کی قرانی کے بعد وہ کچھ عادی کچھ عادی ہی تھی۔ اس سے وہ اسے کچھ کی کچھ پارک لے جا رہا۔ جہاں جیسے وہ لوگوں میں بھائی ہیں کو کچھ دیکھتے تھے اس کرم کھاتے اور اچھا رہ کر باقی کر رہے تھے۔

ایک دن وہ دونوں معمول کے مطابق بیٹھے تھے کہ پہلی کی طرف کچھ شہر پر ڈی۔۔۔ چپ چاپ خاموش

"جیسا ایسے۔۔۔ محبت ہو رہے تھے ہاں میرے۔۔۔ ایسی ہی میں مصروف تھی۔" اس نے کہا تو۔۔۔

"تو محبت صحت یلو۔"

"پہلے اگر آج آپ کر نہیں۔۔۔ تو کچھ شے آج ہی آپ سے رابطہ کرتی۔۔۔ آپ سے بات کرنے اور بہت ہی دل چاہ رہا تھا۔" ٹھانے نہیں کر رہا۔

"جی۔۔۔ جس محبت ہو رہی تھی کوئی ضرورت نہیں، میں جانتی ہوں نہیں خیرا بھائی نے صحیح کیا ہو گا۔"

ٹھانے سوسلی ہو گئی۔

"ہلو۔۔۔ ٹھیک کہہ رہی ہوں۔۔۔ میں؟" خیرال نے فکرمیرے لیے مجھے پوچھا۔

"جی ہاں، کچھ بات ہے۔"

"تو تمہارا دھتے بات کرنے کو واقعی دل نہیں چاہتا۔"

"نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ میرا دل تو چاہتا ہے کہ کچھ شام آپ سے بات کر دوں" ٹھانے نے ہا

ہو کر کہا۔

"کوئی بے شک کچھ شام مجھے فہمیں نہ کر رہے ہیں بلکہ بار بار مجھے فہم کر لیا کرو۔ میں تو سب سے بڑھ کر

ہوں۔ تمہاری آواز سن کر ہی خوش ہو جا کر دیں گی۔"

"میں عادی میں ہوں تو کوئی دیر نہ مجھے پروا نہیں ہے، میں آپ سے بات ضرور کروں گی۔"

"تم یہاں کو مست تا۔۔۔ میں ان کی عادت جانتی ہوں۔ وہ تمہاری سب پر غلطی اور غلطی تم کو دے نہیں اپنے ساتھ کر گئی لے جا کر گئی۔"

"ان، وہ ضروری بہت ہیں۔ میں بلا میں اسے پورا کر کے دیتی ہیں۔"

"تو ٹھیک ہے تم مجھے ہر ایک اپنا پرفان کیا کر دیا کچھ نہیں کیا کر دیں گی۔"

"ٹھیک ہے، یہ پورا آپ نے تو میری بیانی میں کر دی۔"

"کھانا کھانا تم نے؟" خیرال کے لیے میں، اس سے آئی۔

"ہاں۔۔۔ آج آئی ہے نہ میرے کچھ کچھ کھانا اور کھانا پیسے تھے۔ وہی کھا کر کچھ تھی ہوں۔"

"کیا کر رہی تھی؟"

"اس وقت تو کل کے لیے اپنے کپڑے پہن کر رہی تھی۔ میری سہیلیوں کھا کر کھا کر دے لیے۔ کچھ

جیسے شب میں بھی جاؤں گی۔"

"ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔ میں بھی کوئی مسئلہ یا کوئی پریشانی ہو یا پیسے کی ضرورت ہو تو مجھے بتانے خیرال لے

محبت میرے لیے کچھ کر لیا۔"

"بڑی بھلائی کوئی پریشانی میرے ساتھ نہیں ہے۔ پاپا نے اور میرا سے پیسے میرے اکاؤنٹ میں

کر دے گئے ہیں۔"

"خاتمے کر کے خیرال نے اس میں ایک تڑپ اور پتہ پتہ اور پھر پھول کی طرح کھل گیا۔ صاف ان کا

ورڈ بھی خیرال کے چہرے کے کس خوب و کچھ تھا کہ۔۔۔

وہ پاس آ کر کہ میں خیرال میرا بیانی ہے کہ تم میرے ساتھ کر رہے ہو۔ تمہاری والدہ اور بھائیوں

بات کر رہی تھی۔"

نے یہ چاہا کہ حاکمی چنگی فرمودہ ہوئی ہے تو میریں کیا کہیں گی؟
 "اللہ کرے، کیوں ایسی بدگال حد سے نکال رہی ہے؟"
 "میں تو آپ بات کہہ رہی ہوں۔"

"میرے بھائی میں چاہے دیکھ دو، کیا ان گھرانے میں کچھ ہے؟"
 "اے... سو تو ہے۔" ٹھانپیں جسکو سے کرادی کے کرے میں چلی آئی۔ جہاں دراصل پریشانی رہا، در
 رعایتیں کر رہی تھیں۔
 "کچھ کچھ لکھا تو ہے، انکو پچھتے ہوئے اسے کھنگا کر پکا کر۔"

"دادی، کیوں رو رہی ہیں آپ؟"
 "یہ کچھ سوچنا خود تو رہی نکلا ہے، جس میں آپ فرمال کو چھ کرکٹیں ہوں۔"
 "بڑھ کرکٹیں ہیں۔" سب کا مطلب ہے آپ کا۔ کہ خدا کو سزا فرمایا ہے، یہاں تک کہ اس میں ہے۔
 "اس میں لاکھ لاکھ روپے ہوئی تو ضرور رابطہ کرنی چاہیادہ مرگ ہے۔ روپہ وہ مجھ سے ضرور رابطہ کرنی
 سنائی آگئی۔" کمرزنی ضرور۔ ہاں مرگے اپنی غریب جسکو دے دے، کتنا پرکایت رہی ہے۔ جب ہی ان کوئی خبر
 مجھے نہیں ملتی۔"

"دادی۔" امیرادل کو ہے کہ یہ روپہ ہیں۔" کتنے دن کے کچھ میں بائیں اٹلنے ہوئے کہا۔ اس کا
 پس نہیں چل رہا تھا کہ فرمال کے بارے میں الف سے ہی تک سب بائیں انھیں تادے۔
 "نہارادل طلبہ کو ہے، وہ مرگ ہے۔"

"اچھا اب آپ یہ سوچیں کہ کیا دن فرمال بھی آپ کے سامنے آجائیں اور؟ کرکٹوں کو میں زبرد
 ہوں۔ میں خودی فرم ہوں اور میں بے حد ہی سست نہ کی تو اداری ہوں تو پھر آپ کیا نہیں کی؟"
 "میں۔" غریب سے اس وقت میرا جس کی "میں" نے لڑنے دے ہوئے تھیں کہ کچھ پکڑا کر سزا دے کر
 چلی گئیں۔

☆☆☆

"بھیلے ایک بڑے بڑے صاحب نہیں۔" فرمال نے ان پر چنگی مہرے لیے میں کیا۔
 "کیوں کر کچھ مانگی گی؟"

"اور وہ اپنا پناہ سہاگل مسئلہ فٹ رکھا تم نے۔"
 "ہاں بھیلے۔" کس دریاں آپ کا خون دیکھ کرئی نوازی میرا کیا مہر کرشیں۔ اس لیے اپنا سراپاں
 "آئی کی میں دور ساز رہی؟" فرمال کے بیٹھے میں؟ سوئیں کی کی نہیں۔

"میرا دل بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں۔" وہی ہر وقت آپ کے لیے دعا میں کرئی رہی ہیں، ہر سزا کو مجھ کو
 "میں اس سے اسکوئی بد رہی ہیں۔"
 "اہی، مجھے بڑا کرئی ہیں؟"

"ہاں، بہت کرئی ہیں۔"
 "تم قصور میں نے کرئی، جہاں کی۔"
 "میں اس دفعہ میں ان کی ہاں نہ سمجھ رہی تھی جہاں کی تو بار سے لاکھ کی۔"
 "میرا بھائی دفعہ میں کسی ہیں؟"

"میں اب اپنے حال میں بہت ہیں۔"
 "میرا حالانکہ کیفیت میں؟" ان کوئی پریشانی تو نہیں ہو رہی۔" فرمال کا ذہن میری کی جانب لوٹ
 "میں کی اپنی اپنی ہی کے شری میں جو میری اور میری کے ہاں رہ رہی ہیں۔"
 "میں بھی پیچھے آئی ہوتی تھی۔ میرے بے حد خیال تو کتنی ہیں۔" بھیلے مجھے اپنے کپڑے خود میں کرے
 "میں اب ہن کی مانی میرے کپڑے میں کرے، الماری میں پتھر کر کے چائی ہے۔" ان کی نہیں ہیں کہ پتھر
 "میں صرف بڑا حال میں صرف کر۔"

"میں کبھی بھی دور۔" کتنے میں ان میرے لڑکھائی آجائے۔"
 "میں کبھی کوں بہر۔" کدو بے ہادگی سے ہوئی۔

"میں کر۔" میں سزا دہان کے ساتھ میری آجائے۔ ایک دوسرے میں لے لے لے لے۔"
 "آئی کہہ رہی تھیں کہ آپ کے بھیلے کے کپڑے کدو سے بھیلے میں ہوتے ہیں۔" کتنے چنے ہوئے کہا۔
 "میں کدو میرے لیے تو فری ہوں گے۔"

"اب میں آپ کا نقصان تو نہیں کر دی؟" ان کر۔" کتنے بھیلے لگا۔
 "میرا یہ جان تو میری خیر کے میرا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔" اللہ کا شکر ہے کہ اب میری آمدنی بہت اونچی
 "اس کا مطلب ہے کہ پھر باج میں آپ کو خوب سے بے ڈر وراثت بھیج رہے ہیں؟" کتنے شراوت سے

”ہر میں سب جانی تھی..... رحاب باہلی بھی ہوگی..... اس سے ادا کرنے کو میں لی نہیں چاہتا تھا۔“ کچھ دیر تک وہ سوچتا رہا، جب بھی اسے احساس ہوتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ہے، تو پھر کیوں ہرگز اس کے ساتھ نہ رہا؟

”اسی کمال کرنی آپ بھی..... شاکو کو سن چکپتا سے دیکھ رہا ہوں..... ایک فن گھر میں پلے پڑے ہیں اس کی تو مجھے عادت ہے۔ اس کے خیراتی کردیت دوسری ہے کہ میں تا نہیں سک۔ میں اس کا حریف ہونا چاہتا ہوں۔“

”مگر تمہاری تنگی تو دھارے ہوئی ہے نا۔ اس سے حراجاں ملاؤ۔ دوسری بڑی سے کاہ لکھنا (مقاہد) کرنا ہے بیٹرم۔“

”افو..... خالے بات نہیں ہے۔ رحاب میری بات سن نہیں سمجھتا ہے۔ تو کیا بات کہنا اس سے؟“

”جب باہلی کر کے دو تھے کچھ کی بات..... ابھی بچی ہے وہ..... بیوت مستحاج کرتی رہی میرے سے۔“

”وہاں سے تو دروغ ہوئے دیکھو آپ..... دھانچے کس سمیت میں ڈال دیا آپ نے۔ منگی کر لے گا۔ رحاب میری بات سن لے..... اور نہ لیا۔ اور لے گا۔ آپ نے پڑھائی کا چال بچھلایا اور میں نے آپ کی بات لی۔“

”میں سب جانی تھی۔“

”سب منگی ہوگئی ہے تو باہلی کیوں نہیں کرتا؟ باہلی ذاتی کیوں نہیں کرتا؟ جیسے الزام کچھ جا رہے ہیں اور اگر میں نے کوئی دلائل کر لیا تو اتنا اندازہ ہے کہ کڑوا خد آٹھ آٹھ سو دیکھ لی گی۔“

”وہ کیوں بھلا..... اس کیوں ہوئی گی؟“ سارا ہر جہت سے بچنے سے بچتا تھا۔

”وہ اس لیے..... کہ تو آپ کی جہلیں بھائی کو کمر کی بات سمجھ رہی تھی اس کے آگے اور دوسری بات کہ میں ایسے مطلب لایا کی۔ کہ جو وہی نکال نکلی ہیں کہ اس کا اعزاز ہے مجھے۔“

☆ ☆ ☆

بھائی کی والدہ نے بازار داری سے پڑوسی کو بھیج کر تصویر اس کے لیے رکھنے کی کوشش کرنے کو کہا تھا اور آج اسے خوشخبری ملے کہ ان کی تصویر لکھنے کے دو دنوں کے بعد پہنچ گئی تھی۔

”تم نے یہ بات بتادی ہے ناں کراچی کے ہی میں لنگ ہے، اور یہی سمجھ کر پہنچی ہے۔“

”سب بتا دیا ہے اور یہ بھی کہا دیا ہے کہ علاج ہو رہا ہے اور ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ مسلسل فروغ رہی ہے۔ یہ تعالیٰ دے دیا جائے گا۔“

”اللہ کا شکر ہے کہ کڑے والوں نے اس عیب سمیت رخصت کر دیا۔“

”ہاں..... لوگوں بہت اچھے ہیں۔ میں نے جب کہا کہ اس کو لٹی لڑکی ہے۔ تو بھی بچا لے گا تو لڑکے کی اس سے کہا کہ اس کو لٹی لڑکی لایا گیا ہے۔ اس کی اس کی ہوگی۔“

”مگر آپ کی بھی ہے وہ لوگ.....؟“

”اللہ کی دعا ہے کہ وہ لوگ.....؟“

”اب سے ہوا کر کے ان کا کہا ہے مگر بھائیوں نے بھی یہ کہا ہے کہ لڑکی والوں کو دیا کہ پڑے کی دوسری شادی ہے۔ کچھ بڑی کھانا نکال رہا ہے۔“

”ہاں..... اس..... تمہارے پوچھا..... بھی.....“

”فریال بھیا میری ایک بات لایا.....“

”پاں..... کیا بات ہے؟“

”بھیا..... وہ بچے کی تو کوئی دھار ہے۔ جس کے پاس جتنا ہو کم ہی ہو..... آپ یہاں لایا گیا ہے۔“

”فریال بھیا.....“

”اب بھیا آپ.....“

”اب بھیا آپ.....“

”اب بھیا آپ.....“

”اب بھیا آپ.....“

”اب بھیا آپ.....“

”اب بھیا آپ.....“

”اب بھیا آپ.....“

”معم اپنے بیٹوں کو کھانا کھانے کی ایک صحت مند اور شرف لڑکے سے شادی کرو۔ بے شک وہ غریب ہی ہو۔ کم از کم باپ کی جتنی حالت تو سامر جائے گی۔“

”دوڑی، کرے میں احمد میرا کیے برادرت پر کیا رافقی ہے۔ آپ تپا آپ بولتی ہے۔ آپ ہی آپ آتھی ہے، مجھے تو کتا ہے اس پر کوئی جن آگیا ہے۔“

”کوئی جن بھوت نہیں آتا ہے۔ وہ غلطیائی مرید نہیں بنی ہے۔ اس کی چاندی شادی کرو۔ ورنہ دوسری ملتی ہے۔“

”اچھا جی! میں تو پھر دودھوں کی بیٹے پر کمر لائی کی شادی چھٹی (جلدی) ہی کر لی ہے۔“ ماں نے گھر داکر کہا۔

”ابن جلدی سے تم اس فرض سے فارغ ہو کر لڑکی اپنی منسوبہ نہیں ہوئی کیسے اندر کے شر کو خود ہی سمجھ رہے اور کمر لائی رہے۔“

☆ ☆ ☆

تین کو گلی فلان پر پناہ لگا تھا کہی آخر آگئی ہے۔ اس کا دل چاہا اور ہاتھ نہ اڑا رہا ہے مگر قحط جانے سے اپنی بھلائی گھر بہت یاد رہا تھا۔

”شمار، میں گھر کی گلی جانے؟“ ایک شب اس نے بڑی صبر سے مجھ سے کہا۔

”تم جلی چاؤ کی تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں؟“

”تم بھی چلو میرے ساتھ۔“

”میں ساتھ جا سکتا ہوں یاں ماما اکیلا رہ جائیگا۔“

”اٹھو! تو تمام بند ہیں! آپ نے فرحت آپ سے کہہ دیں کہ چھوہ میں دن کے لیے اماں کے پاس آ جاؤں۔ اسے میں ہم کرنا ہی گھوڑا نہیں سمجھتا۔“

”کوئی حالت کا امانا ہے، سزا کر دی؟“

”میں نہیں جاؤں گے، اب میرے ساتھ چلو۔ دلیر شمار، میرا دل یہاں گھر سا رہا ہے۔ مجھے گھر بندوں کے لیے اکیسے پاس کے چلو۔“

”تھک ہے کئی چلنے ہیں۔“ شمار اس کی بات دوش کر سکا۔

”اچھے دن جب وہ جانے کے لیے نکلے تو غفلت حکم کے خاصہ صفت میں نہ پڑا۔ انھیں کے ساتھ ساتھ شمار کو بھی خوب ملنا تھا۔ سائیں گھر کا شمار تھا وہاں بھر گیا۔

”بچپن کی بخت کے آگے گھر کی یاد آتی ہے۔ اس کی ہر بات ماما سے۔ ماما سے کہہ سکتی ہوں کی گلی کی بات مان لے۔“ غفلت اب یاد کو فرحت کے سامنے دھری میں جوں جوں خود ہی دیر پہلے بھائی کے ساتھ آئی تھی۔

”تھک ہے اماں کی اپنی زندگی ہے۔ گھر سے دیر نہیں آتی، آپ کو کیا۔ آپ کا پکا ہتھکڑیا تھا۔ اگر وہ اس کے لیے تو آپ دیکھ کر یہ خواہ مخواہ ہی جان کو کافی ہیں۔“

”اچھا! یہ گھر کی یاد ہے۔ میں جوں کے ہوں ہوں گے۔ مجھے تو کتا ہے یہ شمار بھی ہوا تھا۔“

”اچھا! یہ گھر کی یاد ہے۔ میں جوں کے ہوں ہوں گے۔ مجھے تو کتا ہے یہ شمار بھی ہوا تھا۔“

”اللہ مالک ہے جب وہ نہ رہے تو رقیی رکھائی ہے تو اللہ اللہ! اس آسمان میں میرے بھائی کے بچے نہیں

تھی۔

اس دن وہ بیکار لگوئے گئی تھی کہ اس نے اپنے بھائی کی رانی کو دیکھا۔ ایک بڑی ہی چادر میں وہ اپنے آپ کو لپیٹے ہوئے جسامان میں وہ ڈاکٹر کھڑی کے ٹیکہ لگاتی تھی۔

”کھانا ہے ماما؟“ گلیاں اپنی پریشانیاں دہرے ڈاکٹر کھڑی کا دوسرے سب کو گویا جیسا تھا۔

”ڈاکٹر صاحب، آپ مجھے چیک کر کے بتائیے کہ کچھ کب تک ہوگا۔“

”جی ہوگا۔ مگر شہزادی تو شادی بھی نہیں ہوئی۔“ انھیں یاد تھا کہ اس کا بھتیجہ غامدی لڑکیوں میں ماما کی تھا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے بھائیوں نے رانی کی شادی کو سوجایا نہیں تھا۔

”ماما دیر نہیں ہے۔ ورنہ دیر سے پاس آتا ہے۔ جب سب جا جائے ہیں۔“ رانی داتا رانا لیے میں ہوئی۔

”مگر اس کے جنازے میں، میں خوش رکھ ہوئی تھی۔“ ڈاکٹر کھڑی نے حیرت سے اسے دیکھا جیسے اس کی ذاتی حالت پر کوئی شبہ ہو۔

”اگر وہ مر گیا ہوتا تو میرے پاس کیسے آتا۔ یہ بچہ اسی کا ہے۔“ اس نے اپنے چہرے ہونے بہت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”یہ کس کا کتا ہے؟“ ڈاکٹر کھڑی کی ڈاکٹر صاحبہ نے رانی کی ہاتھ دھوئی تھی۔

”آپ جو کہیں کی، میں وہ قسم کھانوں کی گھر پہنچ کر میرا یہ یاد چاہیے کہ یہ وہ مرد آتا ہے جی۔“

”مجھے سمجھتا ہے۔“ ڈاکٹر کھڑی اسے چیک کرتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔

”میرے حساب سے پانچ سبب کا ہے۔“

”ابوں نے چیک کیا تو غامدی حیرت زدہ ہی وہ تھیں اور جب پر یکسی ٹیٹ کر دیا تو ان کی حیرت بھلا حیرت نہ ہو سکتی۔

”رانی! وہ سمجھنا تو کوئی پر یکسی نہیں ہے۔“ وہ اپنی آنکھ سے رانی کی کھینچے ہوئے کھڑی تھیں۔

”مگر ڈاکٹر صاحبہ میں پانچ گنا ہے یا نہ کا تھا۔“ جی بھی نہیں تھا انہوں اور وہ دودھ آتا ہے، چادر۔“

”یہ سائیں میں سے رانی اپنی بھئی کو میرے پاس بھیجا۔ میں اسے کھانا کی۔ اور تم جاؤ، میں بھیج دیا۔“

”میں حیرت ہے چھوہ جب ڈاکٹر کھڑی کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ آپ ہی آپ بڑھ رہی تھیں۔

”یہ غلطیائی مرض۔“ ڈاکٹر کیوں کے تھا ان اور قصوات میں کس حد تک اثر اٹھا رہا ہے جس کو وہ سمجھا سوجاتی ہیں، ان کے جسم میں بھی دیکھی ہی تھیں وہاں ہوئی شروع ہو جاتی ہیں۔ کاش غلطیائی مریدوں کو گلی کا تھ سمجھا کر اس کا علاج کر دیا کرے۔ اور ڈاکٹر کی کیا جانب سے ان کے اہل خانہ کی ہے یا والدہ کر دیا۔“

”دوسرے عیادان رانی کی اڑاؤ کی کا پٹنی ڈاکٹر کھڑی کے ٹیکہ میں سو رہی تھی۔

”تم رانی کی شادی کیوں نہیں کر دیتی۔“ ڈاکٹر کھڑی نے پھر سوتے ہی پہلو ہوا ہی کیا۔

”اس شخص سے کوئی شادی کر کے گھر کا شرم کا بھتیجہ شادی سے پہلے ہی مر گیا۔“

”تجربہ ہے میں سے کونہ بھی کھانا کی شادی ہو جاتی ہے۔“

”اس کے بھائی بچے والے ہیں، وہ کبھی غریب سے کیسے کر رہیں، ان کی ناک پٹنی ہوئی۔“

کے بھی۔

”سب میں سے سچ کیا تھا کہ کہے دونوں میں سے میں نے کہا کرتے تھے کہ میری بات اپنی طرف سے تھی اس کو مکر ہے ہاں ضرور، کی جی، ہر بات میں بہری تھی کرتی ہے۔“

”اسی اداکار نے کہا تھا کہ تارے سے تمہارے کہان کی کہانی بیان کرتی تھی کو مکر بھلا دے۔ اس جیسے تھی پریشان ہو کر اسے گھر گئی ہے۔“

”جی جی تیرا، کی جی جی ہے۔ چھٹی کوئی نہ کوئی بات لکھا ہوئی ہوگی۔۔۔۔۔۔ جو اس کو اس کی ساس نے مکر بھلا دیا۔“ عظمت عظیم کو کڑھ سے بچھنے میں لپٹیں، ”بھئی کتنی اپنی اس کا دھڑ زیادہ ہوگا۔ کہتے ہیں کہ بولچٹ کا بچہ بالکل باپ کی اس کی مادوں پر چڑا ہے۔“

”مگر چھپا رہا تھا تو آپ پر کس شخصے، ان کی طبیعت میں ایک ہی نہیں ہے۔ جو دل چاہتا ہے کہ جس نے ایک صحت میں داخلہ لیا ہوا ایک صحت میں صحت والی مثال ان پر صادق آتی رہے۔“ فرحت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو کچھ اس لئے آپ پر گہا ہے کہ ہمارے پاس بھی ایسے ہی تھے۔“

”تو یہ کیسے اس کو لڑکیاں، بارہ زانیہ لڑکیاں کا گھر بناتی ہیں۔“

”اپنی، کیا بات ہے۔“

”مگر میں بولتی تو انہیں نہیں جیسا، جو بات کہو۔۔۔۔۔۔ عین سے مان جاتی ہیں، انہیں ایک کمال کر دیتی ہیں جیسے، میں نے کہا بھائی! آپ کی لکھی روایت چیتا ہے، آپ سے کہیں ایک کمال کر چلی دیا کیجئے، اس دن سے دوسری ایک کمال کا لکھیں۔“ فرحت نے عروج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کے ہنسنے کیلئے ہونٹے ہوئے کہا۔

”سب یہاں کو کھانے کی اچھی ذرا، میں نے کہا یہی بات کو کچھ گھر گھر تک پہنچانے کی میں نے بلا ہوا اس لیے انہوں نے ہرگز نہیں مٹا دیا، اس حالت میں بھی کہیں عجب کچھ نہ ہو۔“

”اور یہ کہنے لگی اسی وجہ سے کہہ رہی ہوگی ہے، وہ تو کہتی تھیں۔۔۔۔۔۔ ساری کے بعد کو سب نے اپنے سچے مٹی ہیں، ان کی چٹنی تک نہ ہوتی تھی۔“

”اب اس میں کسی خاص ضرورت ہے کیا؟ جی، رانا کو مگر بلا کوئی آسان ہوتا ہے۔ پسے خرچ ہونے ہیں، اس کی سوچ لڑکیوں کو لکھنے میں بلا دیا۔“

”میں سمجھتی ہوں، اب تو کمال۔۔۔۔۔۔ لکھا آپ تک کو لکھا۔“

”دو جانتے ہیں، میری عادت کہان کی لکھنے کے ساتھ ساتھ کئی محسوس کی، مجھے ہر محسوس لکھنا ہو کہ ساتھ ساتھ۔“

”تیسرے صاحب کی بھی تو اپنے بچے ہو کہ ساتھ ساتھ محسوس تک پہنچانے میں۔“

”وہ تو چلی ہے، بچے نے سزا سزا کی اس کو بھی تو چلایا ہوا وہی ساتھ لکھیں۔“ فرحت نے کہا، ”بعد میں، میں نے اسے خوب ڈانٹے ہاتھوں سے دیا تھا۔“

”سب کی تیسرے صاحب کی تیسرے صاحب کی کہان سے بڑے بعد کے لیے کوئی لڑکی؟ میں نے کہا کلا دیا آپ کو لکھیں کوئی صحت دوسری ہے۔ آپ کے کہان کی لکھنے کو مکر سے اونے دیکھ سال ہو گئے ہیں، مگر کچھ سال کی لڑکی ہے ان کے۔ آپ کو لکھنا تھک ساری کر رہے ہیں، کہان کی جوان کی لکھی گئی تھی۔“

☆☆☆

”نیک کہا تم نے“ عظمت عظیم نے جی کو مکر سے ہونے کہا۔
”مگر اس پر دو لڑکیوں کو کہانی بھرا ہے والا ہے، اس کو کوئی تمہاری لڑکی بنے، اگر مکر کی پڑھی ہوگی باہر سے تو بہت اچھی بات ہوگی۔“

”جی جی کی ذکر والا میں ساری۔۔۔۔۔۔ یہاں؟“ عظمت عظیم نے دو لڑکیوں سے ہونے کہا۔
”مگر اس نے اسی اچھی تو ساری دیا ہے۔۔۔۔۔۔ دیکھ کر لڑکیاں، جی جی کی دوسری ساری، آپ کو ساری کی۔“

”مگر اداکار نے کہہ دیا کہ یہ، دوسری قسم اونے والی نہیں ہے، اس کی کہانی اسے عطا ہی دلا کر ہے۔
یہ کہان (فرح) عورت ہے، عطا کے بعد جی کی ساری ہم یہاں گے اس میں کہان کے۔۔۔۔۔۔ فرہاد کے اور ایکسا مسان، ایک دے کہان کی اجڑی ہوئی جی کو ہم نے ادا کر دیا۔“

”اللہ کرے کہ جی کو کھانا ہو۔ آپ کسی یا جی کہہ دیں، جی۔۔۔۔۔۔ فرح اب اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ اور دست مکر کی نظروں سے اس کو دیکھ رہی تھی۔

”فرح تو مکر کی بات لکھ کر کہ لے جی، عطا کی ہی ہوتی ہے اور وہ ہنر ہے جی۔“ عظمت عظیم نے فرح کی بھئی بھئی کہا۔

اول ہے۔"

"مجھے تو تم ٹھیک ہو۔ میں کوٹلی کروں گی کہ دل سے تم کی جاؤ کوہلہ جانتوں۔"

"آپ یہ سوچتے کر ہڈ بھائی آپ کو آزدہ مادہ کی کرکے ٹول سے رہے ہوں گے۔"

"اوں۔۔۔۔۔"

"سنانی جان کو نکال دھو ہٹا ہنگا۔ آپ کو یوں آسو ہاتھ دیکھ کر۔"

"اں۔۔۔۔۔"

"تو عجب کوٹلی کر گئے۔ یہی آپ کی خوشی ہوگی۔"

"بہن۔۔۔۔۔ سب کو خوش رکھنا بہت مشکل کام ہوتا ہے لگتا ہے ابھی تجھے نے چال کا بھاؤ سلوم نہیں ہوا۔"

"جھٹکتا مچھڑتا یہ تو بہت خیال رکھنی ہیں۔"

"اں بہت رکھنی ہیں۔۔۔۔۔ عین شے نہ کرنا۔"

"مگر تو کوئی تو اس تیرہ ہو رہی ہے۔ گاؤں میں وہ کرک تک دب گیا۔۔۔۔۔ تیرہ دن حکم سے اسے بھروسہ کیجئے"

"اے لگے ٹھیک کا کھل پکڑتے ہو گے کیا۔"

"وہ۔۔۔۔۔ خود مری ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ تمہیں نے فرماتے ہوئے کہا۔"

"اگرے واقعی کیا تک نہیں۔۔۔۔۔ تیرہ دنے خوشی سے کہا۔"

"میں نے سوچا پا کر جادو اں کی۔"

"جھٹکتا مچھڑتے اس حالت میں سڑک کرنے سے منع تو نہیں کیا۔"

"اں کیا تو تھا۔۔۔۔۔ سب کا بھائی آ رہے تھے کہیں خد کر کے آئی ہوں۔۔۔۔۔ مگر مارے مانتے اپنے"

"اوپر آتے اگر ہی نہ جو کر پھینکی آئی ہوں۔"

"اب عجب ڈھیر مارے دلدار ہاتھ دھو بیٹے پاس۔۔۔۔۔ کتنے مرے بعد مرے گھر میں رہتی ہوئی ہے۔"

"اے تیرہ دنوں کے بننے کے بعد گھر میں ہاں ناٹوئی چھا گئی ہے کہ دل بہت تھرا ہوا ہے۔"

"تمہیں کے آنے سے بھی کی طبیعت پر کسی خوشگوار اثر ہوا تھا۔ وہ جو ہر وقت آنکھوں میں آنسو بھرے اٹنی"

"بہاؤ تھیں سو جا کر گئی تھیں میں سب کچھ بھی سکرانے لگے تھے۔"

"خیر خیر تو خیال رکھنا تو تھا۔۔۔۔۔ دودھ۔۔۔۔۔ تھیں پاس اں لٹکی ہو تھیں تو تھیں بھی چلتی رہتیں۔"

"اں بہت دیکھتے تھے خیال رہے ہاں۔"

"خیر خیر تو خیال رکھنا تو تھا۔۔۔۔۔ دودھ۔۔۔۔۔ تھیں پاس اں لٹکی ہو تھیں تو تھیں بھی چلتی رہتیں۔"

"اں لٹکی بھی تھیں۔"

"اگر گاؤں کے کسی گھر میں کوئی نام آتا ہے۔"

"نہیں۔۔۔۔۔ کسی کے اں بھی نہیں جانی، ماسو سے خیریات کے ا"

"وہ لٹکیں ہٹا۔ اس طرح تو شہروں میں ہوتا ہے گاؤں میں تو لوگ سب ایک دوسرے سے ملے ہیں۔"

"جہاں جہاں بھی جا یا کر۔"

"نہیں تو لٹکیا جانے کو دل ہی نہیں چاہتا۔"

"کیوں بہن۔۔۔۔۔"

"کبھی بوسات ہیں شادوب بٹلیں سو کر جاتی ہیں"

"ہرے پتھروں کے گرنے کا کوئی موسم نہیں ہوتا"

"بہت بڑنگ دل کو اس طرح کھولا دیکھتے ہیں"

"کوئی بادشہ ہو یہ کاغذ ذرا بھی خم نہیں ہوتا"

"ابھو یہ دیکھوں گے پہاڑ گرے کے اڑتے تھے ترکہ نہیں جوتی۔۔۔۔۔ یہ تو کسی کسی سے تلیا دماغی ہوں"

"میں۔۔۔۔۔ نہیں ہے عین کو کہ کوئی کھڑے کچھ نہیں کہا۔"

"نہی جانی۔۔۔۔۔ تمہیں اس سے بے اختیار چمٹ گئی۔ تلیا کر دوار کتی مایاں ہی انکرا آتی تھی اسے۔"

"اس کا دل تم سے چمٹے گا۔"

"تجھ سے لگنے لگتی تھی در پہی بھی روٹی رہی۔۔۔۔۔ جب اس کی سسکیاں کسی صورت میں بند ہونے لگیں"

"آئیں تو میرے ذہن سے ہر وقت چمٹے لیا اور پانی پلا۔"

"جانی اپنے آپ کو سنبھالے۔ دیکھتے تو کسی آپ کتا کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ عین نے اوپے کے بل سے اس"

"کے پیسے کے قدر بے وقوف ہو گئے ہو گئے۔"

"کتنے مرے بعد دیکھا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ نہ چہاڑی شادی میں شریک ہوئی اور نہ ہی تم میرے دیکھوں میں شریک"

"ہو گئیں۔"

"چراغ افغانی سے لپٹی آپ کے ساتھ آیا ہو گیا۔۔۔۔۔ ریشوں سے کھر کے پھل بھری جایا کرتے ہیں۔ سب"

"اس اتنی بات تک آپ لپٹی جان کا عذاب مت جائیں۔"

"نہ سنا ہی کی بات ہے اور نہ ہی یہ جان کا عذاب۔۔۔۔۔ کبھی نہیں بھی مٹی سے ساتھ ہوئی۔"

"پھر یہ کیا بات ہے؟" "تمہیں نے کہیں کو نہیں دیکھا ہے وہ کوئی اتنی کی بات کہنے لگے اہو۔"

"کلی بات تو یہ کہ میں بڑا مست ہوں۔۔۔۔۔ دور در سری شادی ہوئی۔ اکی اوتھے یہ بچاں ہو گئے تھے میرے"

"لے۔ بہت بھورا ہوا رش تو ل کر لیا گیا۔۔۔۔۔ چر شادی اکی اوتھوں میں تھا۔ اور دوسری بات یہ کہ میری قسمت میں"

"اولاد ہی نہیں لگتی۔ ہوئی ہوئی تو فوراً حق ہو چلا۔"

"تو آپ کیسے کہہ سکتی ہیں؟ اور اگر آپ کی شادی کو بہت زیادہ عرصہ بھی نہیں ہوا۔"

"کلی حریف افغانی ہو گیا کہ کچھ خانہ ہو گیا۔۔۔۔۔ گرد و سری باد میرے ساتھ ہی افغانی کیوں ہوا۔ میرا تو ہر عین"

"اختیار کر رہی تھی۔ ہاں سب سے پانچ کپاک کر داری تھی۔۔۔۔۔ بچہ خود ضرور تھا مگر کھک خاں تھا۔"

"جانی میں نے روح سے جس وقت آکا ہے وہ اکی وقت آئے کی اور جب تک اٹھ کا حکم نہیں ہوگا کوئی خوش"

"نہیں لے گی اس لیے میں سب کاس کی بربادی دھڑی ہونا چاہیے۔"

"مگر میں اپنے دل کو کیسے بھڑائی؟"

"مجھے بھی ہو کھا۔۔۔۔۔ ابھی آپ کی شادی کو ان دنوں گئے ہوئے ہیں۔ تو لوگ کے تو ہاں ہاں بعد ازاں"

"نہیں ایسے یہ۔ یہ اول مہر میں ہی نکلتے ہے۔"

"دیکھیں! یہاں لائیں گئے! آپ بھی زہرا کا ساتھ لے لیں۔"

"دیکھیں! یہاں لائیں گئے! سسٹم نے اپنی یادوں کے تمام چراغ بج کر رکھے۔"

"اچھا کیا کیا۔ زہرا بہت برا ہے۔ پتھر سے مل بھٹے لاکھا تو نلرت اور شہر عمرے لکھے میں بھٹے پتھر کا۔"

تھا۔

"ہوں۔۔۔۔۔ اس کا ذکر نہیں کر سکتا۔ کچھ بولایا نہیں گیا۔"

"نہی زہرا اور اس کی بہن کو بلا لیا تھا۔ اور کتنے چپ چاپ بٹھ رہی۔"

"کچھ واقعی بہت اچھا ہے۔ تیرا اتنا خیال رکھتا ہے۔ اس کی آنکھیں سرسبز موت سے منکراتی ہیں گئے۔"

زہرا۔

"ہاں۔۔۔۔۔ اس۔۔۔۔۔ تمہیں نے بھائی پھر کر کہا۔"

"مجھے خیر دے رہا ہے۔ میں تو سوچ رہی تھی کہ آج بھی رات بھر باقی کر رہی گئی۔"

"ایسی کرشمہ دار تو دل ہے۔ باقی میں کر رہے ہیں۔ دن کی چندش رات کی چندش میں پوری ہوتی ہے۔"

"ہاں یہ تو ہے۔ چلو سو جاؤ۔ شام کی گھنٹی بجنا ہو گا کہ کچھ جا کر اس کو کھول دینی ہو۔"

اور جب گھنٹا اپنے کمرے سے ٹپکتی تو شام واقعی جاگ رہا تھا۔

"دھندلے گھنٹے نے اجازت!۔۔۔۔۔ دھنک کر نکلا۔"

"اسے ڈھیر دھول کی باتیں ہیں چہاں چہاں میں تو پوری نہیں ہو سکتی تان۔"

"اس لیے میں سو جا رہا ہوں۔ صبح گاؤں چلا چوٹی۔ جب تم فون کر لو گی تو آکر لے جاؤں گا۔"

"ابھی کچھ اور دن کرنا چاہیے۔"

"نہیں۔ اسی دن میں ہو گی ہوں گی۔ میں جلد ہی جاؤں گا تو وہ خوش ہو جا کیوں گی۔"

"اگلا بچہ ہے۔"

"اچھا تو پھر کب آؤ گی؟" اس نے منہ کر کے پچھا۔

"اگر یہ بات ہے تو سامنے ہی ہوتی ہوتی۔"

"نہیں نہیں، تم راج کر رہے ہو تو ذرا سوچ کر بات کہنا۔ کیا مذاق بھی نہ کر سکتے ہو۔۔۔۔۔ ہاؤ۔۔۔۔۔ اس کا بھروسہ بڑھا۔"

ہو گیا کہ جب وہ جیسا کہ کر رہا ہو۔

☆ ☆ ☆

فریال اپنی کسی کلا جس کے ساتھ اپوں میں اپنی کوئی کام سے جا رہی نہیں چلا کر سسر در خان کے ساتھ اس کی بونیک میں داخل ہو چکا ہے۔

جب تک اس کی بات پر فریال نے چوک کر کچھ نہ کر سکا۔ سسر در خان کے ساتھ غائی کی صرت دیکھ رہی تھی۔

فریال کی آنکھوں میں جیسے غم تھا کہ کتا مگرت سب آئے۔ روز کران کی طرف آئی۔

"آئی کیا کیا ہے آپ؟" گورو یہ سسر در خان سے وہی تھی کہ تمام حیات سے اس کا غلبہ تھا۔ اور

سے آنکھوں میں آنکھوں میں پوری ہو گیا۔

"کیوں کی؟" اور بھی آنکھوں میں آنکھوں میں اس سے کہہ رہی تھی کہ وہ اپنا پورا ساتھ نہیں لائی ہے اس لیے

پتھر بھی نہیں لگے۔

"آج تو ہم کو بھی آگے تھارے بونیک میں۔ اور سبے زور دے رہے۔ میں نے ٹکا کا تیا کر میں اپنے

بہنوں کے ہاؤس بونیک سے خریدتی ہوں۔ اس نے کہا نہیں آج ایک دائرہ لے لیں۔ سسر در خان نے فون

کر لیا۔

"میرا ہی نہیں کرے گا۔ پتھر کو فریال تب ہی میرے بونیک میں آئیں۔ ایسے ہی آ سکتی ہیں۔"

"اسی لیے آئے گئے۔"

سسر در خان کا دل چاہ رہا تھا کہ بھوسوں پر سب سے بڑے زور دے کہ وہ بونیک میں آجائے۔ یہ چاہ رہا تھا کہ وہ

میرا ٹھاٹھ ہی ثابت کر دے۔

ان کو کھدرا اور کلاؤڈز میں چلا لیں۔ چوتھے وقت اس نے ٹکا کا ایک جڑا دے ہوئے کہا۔ "یہ آخری جڑو۔"

کہا ہے۔ چم لے۔۔۔۔۔ پتھر سنا ہے۔

"پتھر بھی بھٹکا ہے؟" سسر در خان نے پوچھا۔

"صرف باجی کو روکے گا۔ آخری جڑو کی وجہ سے وہ اس کے ساتھ کے سوٹ خدایے جیسے گئے ہیں۔"

"وہ کسی اور سوٹ کا آخری نہیں ہو چکا ہوا۔ میں اپنی بھانجی کے لیے بھی لے لوں۔" انہوں نے خوب

صورت نہیں کے سوٹ کو دیکھ کر بے خبری سے پوچھا۔

ٹکا نے سوچا کہ وہی سوٹ سسر در خان کو دے دے مگر فریال نے آنکھوں میں آنکھوں میں اسے ایسا کرنے

سے منع کیا۔

"اپنی اپنی تو کوئی نہیں ہے۔" فریال نے کہا۔

"یہ باجی کو روکے۔۔۔۔۔ سسر در خان نے اپنا ہاتھ اٹھا۔

"میرے آئی میں آ کر دے گا تو دل کی۔"

"اگلا یہ بونیک ہے۔ اس کا ہاتھ کا میرا بونیک پر دیا جا جائیگا۔" فریال کے چہرے پر خوشی کی کرنیں

کھڑکیں۔

"مجھے اس کے پیچھے نہیں چاہیوں۔ یہ میری طرف سے ہے۔" سسر در خان نے باجی کو سوٹ فریال کے

پاس رکھتے ہوئے کہا۔

ٹکا نے آنکھوں میں آنکھوں میں رکھنے کو کہا اور میرا خدا حافظ کہتی ہوئی سسر در خان کے ساتھ باہر نکل گئی۔

اور فریال کا چہرہ خوشی سے جھٹکا۔ یہ سوٹ اس کے بطور قلمی کے لیے لیا گیا تھا۔ اسے معلوم تھا

کہ یہ فریال کی اس کا لباس نہ ہوگا۔

"وہاں کو کون کون کھائے گئے گا۔" وہ آنکھیں بند کر کے کہی ہوئے چلی جا رہی تھی۔

"سبھی سے مل کر آجی خوش ہو کر دن میں بھی سو گئیں۔" ملاوٹ ہانکی دور سے ٹھہکی اس کا جائزہ لے رہی

تھیں۔ پاس آ کر بوسہ دے دے۔ پتھر کو کھائے گئے۔

"فریال کھائے گئے۔"

"آج آجی جلدی۔" یہ دونوں شام سات بجے تک بونیک میں چھڑا کر لی تھیں۔ بونیک بونیک دھنک کر بونیک بند

کر لیا تھا۔

آئی کہ تم تیزی سے کھانہ کھاؤ۔

☆☆☆

”اور بدلتیز کے غور پر صالحہ اسے اتنی ”آغوشی“ ہم کو کھیل رہے تھے۔“

ایسا ایک بھلی کنی مڑو اہم اور ذوالے کی آواز سے سنا جو ادا لے کرے میں تمہیں کی اچھا کچھ آگے کھلی گئی کرے میں نہ دیکھو دیکھ کر اس نے دروازے پر ہلکا کاٹھ لٹا دیا اور مٹی، رات کے تھیں بیچے میں اچھے ستر پر چڑھ گیا جیسے بھی تھا۔

مجھ کو اسے یہ سوچتے ہیں ہی لگ گئی کہ وہ اندر ہائے پا نہ جائے۔ اسے کمرے وہ اندر داخل ہوئی جہرے اور خوشی سے لاپٹی۔

"اللہ تعالیٰ خوب صورت چتر بنایا ہے یہاں سے قریب سے ہیں خوب صورت کپڑے؟"

"یہ زار میں ملے سب جاتا ہے مگر یہ سب میں نے خود مانے ہیں۔"

"ابھی تو کوئی سنا کر رہا تھا۔ آج سوچنے کے لیے۔ یہ چتر کیا کام آجائے گی۔"

"سیرے لیے تو یہ سب بیکار ہی ہے، تم چاہو تو یہ سب چتر بنانا ہے ساتھ لے جانا تمہارے بچے کے آجائے گی۔"

"میں کیوں لے جاؤں۔ جس کا بچہ ہے وہ خود بنائی کرے۔۔۔ اور مجھے تو بھی سنا پڑا بھی نہیں آتا ہے جہاں سے اس کا حق ہے۔"

"پھر تو کیا کرے گی؟" "تمہیں نے یہ جانتا ہوں کہ میں کو دیکھتے ہوئے تھا۔"

"بائی کیا پوچھ رہی ہو تو اس کے بچے پھر سے بیٹھے۔"

"اب کی بات سن کر بھی کے چہرے پر مسکراہٹ کی روشنی میں چلی۔"

اور میں بھی چاہتی تھی۔

"وہ بچے مجھے اچھی مسراہٹ میں کوئی پڑائی نہیں ہوئی میری بند کر بھی سلائی وغیرہ ہاتھ نہیں آتی۔ بچے تھیں کا شہوت جاتے تو وہ نہیں کاٹنے کے جہاز، وراثت میں چھپائی بند کر دیتی ہیں۔"

"تمہیں کوئی ایسی بات معلوم ہے؟"

"اگر مجھے معلوم نہ ہو تو وہاں سے ہی نہیں کہہ سکتی کہ کیا کروں۔"

"پھر بھی بھلا وہ اوسط اور بتا دے، اس سے کہاں حرکت کی جان چکتی ہے؟"

"میری تو بھی بڑی آسانی ہے، مگر جاتی ہے۔"

"وہ کیسے؟" "اب بھی کے تیرا ہونے کی بات کی۔"

"مگر خیار اپنی آئینہ میں میں نے کانٹے کو تیرا ہونے کا صفحہ کبھی نہیں دیکھا ہے۔"

"اگلے سے تو بھی۔۔۔ میں نے کبھی نہ دیکھا ہے۔"

"تمہیں کبھی نہیں آپ۔۔۔ مگر میں دیکھا کہ اس پر نے میں تو دیکھا تھا کہ جاتا ہے۔ فرحت آپا وہم دار سے مگر آپا میں ان کے سینے پر ہرگز نہ جھکے میں کمال دیکھتے ہیں۔ وہ جب آتے ہیں تو ہی دیکھنا دیکھا

تھک جاتا ہے۔ آخر کی کا لگے ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن میں نے تو دیکھا ہی کہ میں نے پا کر چاہتی ہے۔ جہاز وہاں دیکھ کر ہر جاتی ہے۔ اسے میں معلوم تھا کہ وہاں لے کر کمرے میں جاتی ہیں کہ چاہتی ہے۔ فرحت کے جانے کے بعد جب ابھی جہاز وہاں گئی تو یہ حرکت میں پڑا اس کی خور میں نظر ہوا۔

دیکھتی ہیں۔ اسے۔۔۔ میں نے کمرے میں مارا ہے اس سے۔۔۔ یہ دیکھنے کی تھیں ہی جاتی ہیں۔ چہا جاتا ہے۔ ہمارے میں۔۔۔ ابھی جا رہے ہیں۔ لیکن نے اپنی ساسی کی آواز لگائی کہ ان کی بھلا داری۔

تہ بھی ہے انتظار میں نہ ہو۔

"ابھی میں آپ کے ساتھ سو جاؤں۔ بھلی چٹک دی ہے تو مجھے رنگ رہا ہے۔"

"ابا! میں ان کیوں نہیں، وہ جاؤ میرے پاس۔" "تمہیں نے سبق، تو میں سے بڑے پریشانی جی تمام چیزیں اپنے ہاتھ پر لے گئے۔"

"اب میں ان کے بازوؤں پر سر رکھ کر لیت گئی اور انہی نے اس کو اپنے ساتھ لے لیا۔ اس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ پر لایا۔"

"اب میں ان کے آنسو ٹھہر کر کے اس کے ہاتھ پر لے گئے۔ بچے بچے اور تھیں بند کی آغوش میں ہم سوئی۔"

☆☆☆

تمہیں کے جانے کے بعد وہ نے ایک دو بار تو میں کیا کہ ان کی شہرت معلوم کرے مگر فرار وہ ختم نے غصے کو رہا۔ اس سے کہنا تھا کہ اس وقت وہ سو رہی ہے۔

"تمہیں آ کر فرحت کہیں معلوم کر سکتا کیا؟ کیا اس کے گھر آتے ہیں یا بند ہے؟ یہ تو وہ تو ان کا سہارا ہے۔ یہ فرحت وہ کبھی خیال تھا کہ جب تمہیں گھر آئے گا تو وہ اس کی بی بی، اچھے ضرور سنا کی کہ کتنی بے خبری

لی کہ انہوں نے سنا تو وہ اپنی اس سے باز نہیں کرے۔ وہ یہ کہ میں نے بھی کہ وہ ان کی بند ہوئی ہیں۔ تمہیں نے تو پھر تو میں کرنے کی ذہن میں نہیں آتی تھی۔۔۔ اپنا منت تھا کہ اس سے یہ پاؤں نہیں اس شہر میں اس کی

ہائی کی رہتی ہے۔ جس سے وہ حرکت میں کرتا ہے۔

"اب کا اس کا دل چاہتا ہے کہ وہاں چلا جائے۔ فرحت وہ کبھی نہیں کہہ سکتی کہ میں نے اس کو اپنے پاس روک لیا تھا۔

"میں کی شہرت نہیں کیا اب سے بھلا ہوتی ہے۔ اس کی طبیعت حریر ہو کر ہو جائے گی تو میں نہیں کو پھوڑنے کو جاؤں گی۔"

"اب میں نے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

"تمہیں کو گھر آتے ہو، اور وہ میں نے دیکھا تھا۔ اسے عرصے بعد گھر آنا تاکہ عجیب ہی کچھ بخیر ہو کر رہا تھا۔

"میں ان کے ہاتھ کے پر معاملہ تھا۔

"اب میں نے خیال ہے کہ وہاں سے ان نے مجھے طلاق دلا دی ہے۔ یہ وہ طلاق کے کاغذات تیار کر رہے ہیں۔

"میں ان سے وہ دیکھ کر کہہ رہی۔"

"اب میں طلاق۔۔۔ میں بھی دیکھوں۔۔۔ کہ پھر بھلائی جان کی حد سے گفتگو میں شرکت کریں گی۔"

"ہاں بچہ کچھ ہے فہم کے وہ بابل پر بار بار اُڑا کر کیا کیا کر رہے اندھ آنکھ کی لہان سالی رہی رہی۔
اب وہ بابل تو پر ورتے گھنچ نہیں ہو سکتا اس۔"
"ہاں جیتے ہے۔"

"ہائی۔۔۔ میں ان کے آفس فون کرتی ہوں اور کہوں گی کہ فہم صاحب کو بلا دو۔"
"کرو۔۔۔ اخبار کھینچ رہے۔ خطا یہ بھی اڑیں۔"

"تھیں نے تو ان کے خط کو کسی اختر صاحب نے کہا کہ وہ یہ سن کر ہنس کر ہنس کر رہا۔
"فہم بھائی کا کیا کر رہی دوسری جگہ جہاں کر سکتے کار پر کر رہا تھا۔"

"نہیں ایسے تو کوئی پرگام نہیں تھا۔ ان بڑے بڑے عینوں میں کیا ہوتا تھکے معلوم نہیں۔"
جب تھکے سے بھی کہہ کر فہم لاپلاؤں ہونے لگی تھیں ان سے یہ روتی ہو گیا تھا۔

"سوالی جان فہم بھائی سے بات کر لیں۔" تھکے نے ان کی خبر نہ پوچھنے کے بعد کہا۔
"وہ کمرہ میں نہیں ہے۔"

"دسپ آئیجیا گئے۔"
"چائیں۔"

"اُجھار آئیجیا تو کہہ دیں کہ وہ ہمارے گھر پر لگا لیں۔"
"جب وہ آئے گا تو کہہ دوں گی۔" انہوں نے رکھائی سے کہا۔

اور پھر ان بات کو بھی چند روز ان کے اندر فہم نے یاد دلائی اور وہ بھی بھول گیا۔
جب ان کے پاس فہم کی پوری جی۔۔۔ کہیں کو کچھ کر رہی تھی اور جب وہ اصرار ہوئی تو وہ بے بیانیوں کے
چنگل میں خراشا جیاتی پلٹی جاتی۔ اس کا زمانہ بھی تو اُٹھیں جان کر تے۔ سوالی جان سے فہم کی اصراری زیادتی کر رہی
چادر اُٹھائی جاتی تھیں کے ساتھ ان کی سونے کے گھمبیر کھینچ کر لیا ہوا ہے۔ شہر میں انچو پیہ سوات کا کان کے خوب صورت
کھاتے ان کی وہ کھول میں کھوئے گئے۔
"فہم۔۔۔ پلیز رک جاؤ۔ میں اتنی پر ہائی نہیں چڑھ سکتی۔" جب مری میں وہ پڑی پڑا ہفت سے ٹھہر
پانچت پڑا ہے تو وہ دھکے کھینچ پانی۔

"مگر کون سے کچھوں کیا۔" فہم شہر سے بچتے۔
"کیسی باتیں کر رہے ہو۔" وہ شہر سے سرخ پڑ پڑتی۔

"جھک کھڑے کی سواری کرتے ہیں، ڈرو۔" وہی خوب صورت کھڑے کو بائیر کر لیا اور ان کے ساتھ
گھوڑے کی گام بڑھاتا تھا جس کے گرجنا۔

خٹکے سے ٹھہر میں پھر ان پر قبضہ سوات میں روٹی خوش تھی۔ بھائی سے پالی کو کہنے دیکھ کر اس نے کہا تھا
"نہی دل چاہتا ہے کہ سوات کی زندگی ہوگی، جیسا کہ وہاں ان کی زندگی کی تمام ہو جائے۔"

"کسی نے بھی نہ کہہ سکا۔" اس نے ستر کر پڑ گیا۔
"فہم نے سوات کے کھارو دیکھے تھیں، جانتے ہیں۔"

"اور اگر ان پالی میں سوات ڈوب جائے تو۔۔۔" ان نے شہر سے پوچھا۔
"دوسری چھانگ میں بھی پالی میں لگا دیاں گھنچیں کیسے وہ بے دلوں کا گھر بنا دیا تھا تو انک بھی ہوں۔"

"میں نے تو ان کے دلوں کا ساتھ ساتھ ہی جیتا ہے۔" انھی گھنچوں پر سر رکھ کر سوچے چلی جاتی فہم کی پر عبت
داش ان کے دل در داغ پر دھکے سی دیتیں۔ اس کا شاید کہیں لچا ہے۔ ان کے گھر میں اس پر کھنکھن کر رہا
"نہیں ہے جو کر رہا تو وہ کبھی کبھی کال اپنی ہوتی۔"
"اب وہ بھی دیکھتا ہے۔۔۔" وہ بھری سانس کرتی۔

"اب وہ مجھے چھوڑ کر گھر ہے گئے تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
سب اچھے احوال میں تھا کہ گھر ہے گئے تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

نہرو دھنکے سے کہیں کی پوری کے ہاتھ میں وہ ہوا تو تھیں ان کی دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی
مرن تھیں کہ دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی تھیں ان کے ہاتھ سے چاں کی ہر دھن سنا رہی تھی۔ فہم اچھی دیکھتی

اور اس کا دل ہے کالا سا جو گلیاں چلی کی سی ساحت میں اس نے ان کہنا اور بے اختیار ہاتھیں بٹولیں سے اٹھائی۔

اس نے ہنسنا شروع کیا، چلتے چلتے اس کا سر تھکاتے لگا۔

ابہرہ مصروف تھا وہ انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔

"آئیے آئیے؟" وہ بڑبڑاتا تھا، "ہم پر کوئی کچھ نہیں کرے گا۔"

وہ بڑبڑاتا رہتا تھا، "ہم پر کوئی کچھ نہیں کرے گا۔" اس کی سرٹ کے ٹکڑے میں اس کے کھلے لیے ہال کی ایک تہا پہن چلی تھی۔

"لجائے گا تو نہیں مارا جاوے گا، یہی نہیں ہے، یہ تو بڑی بات ہے۔"

"ہاں؟" وہ سرخ سی ہوئی اور زبردستی اس کی طرف دیکھنے لگی، "میں ہی اسے لے لوں گی۔"

اس کی جانب سرٹ کی اس کا انداز اس کے ہاتھ کے نیچے آگیا۔

اور وہ تانی تانی نظر آئے، وہ اپنی ہڈی کو کھینچنے لگا، اس کے پاس ہونے ہوئے بیڑوں میں ساٹا سا کیوں رہا کرتا ہے۔

"کوئی بات نہیں ہو گی، میں اس سے خوف ہوں، اباب یہ لڑکی باکرہ میں اس سے دو گنے کی لڑکی کو پار کرتا ہے۔"

اس کی باتوں کی پادشاهت اسے سنائی دیتی تھی، اس کا حوصلہ بڑھا۔

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"ماؤ کیا بات ہے؟" وہ لڑکی اندر آگئی، "مجھے ہوتے اس سے ہر جگہ جی۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"ہاں، رفت؟" اس نے اس کے کھانکے پر تھوڑی سی شبکے ڈھائی کر رہے تھے۔

"میں یہ کہہ رہی ہوں، اس نے یہ بیان ہوتے ہوئے پوچھا۔"

"ابا کیوں کہہ رہی ہوں؟" زور لگا کر کہتا ہے۔

"جیسا کہ بتا رہی ہوں، اس نے یہ بیان ہوتے ہوئے پوچھا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

تھا، مہر دے جانے کیوں آگیا، اس کے خافوں میں کھڑا گیا۔

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

"نہی نہیں، تو وہ لڑکی تو کبھی سے جگہ رہا۔"

اے دل پر جا سکتی تو میں آ جاؤں گی۔۔۔

”تو اگر وہ حالِ راز نہ ہو تو میں؟“ اسے خبری نہ ہو سکتا تھا۔ صرف چند دن کے باپت ہوئی تھی۔ ایک لمحہ کرنے کے بعد بھی وہ افسانہ دہلا اور ایک بات کر رہی تھی اور اسے بھی اس کا ہر کام مکملی اسٹیمٹا۔

”اللہ ذکر کرے۔ کبھی یا تیرا کرے ہے۔ آپ؟“

”میں تم کو گرا آجاتا۔ مجھے تمہاری کیا بات کہنی تھی۔“

”خارجہ! ڈیڑھ سیر کی بات کہنے کی کوئی بات کہو۔ یہاں وہ کر رہی تھی صحت بھی اچھی ہو رہی ہے اور جب میں صحت مند ہوں گی تو بچے پر بھی اچھا اثر ہو گا۔“

”نہیں۔۔۔ وہ۔۔۔ مگر زیادہ نہیں کرنا ہمارے بخیر میرا نکل بھی دل نہیں لگ رہا ہے۔ اس نے بڑھو سے مجھے نہیں کہا۔“

”ایک بات کہیں۔۔۔“

”ہاں کہو۔۔۔ بچے کو ہاں ہے۔ وہ دوسرے کتنے بچوں۔۔۔“

”خود۔۔۔ کیا ضرورت کی بات صرف میںوں کی ہو سکتی ہے؟“

”تو بھر کیا بات ہے؟“ اس نے حیران سے مجھے سنا دیا۔

”میرا بھی آپ کے لیے دل نہیں لگتا۔ ہاں۔۔۔ اس نے سربلے سے مجھے نہیں کہا۔“

”اور خارجہ سر چڑھ رہا ہو کہ اسے اختیار نہیں پڑا۔“ اپنی امان کے گھر میں بڑھ کر باہر بٹانی بہت آگئی تھی۔ جہاں کو وہاں گھبرا کر کہی ہو کہ دل نہیں لگتا۔

”میں نے تو نہیں کہا تھا آپ کو جانے کے لیے۔“

”میں تو جانتی ہی کہ ہر ماہ میں بھوک بھوک کر رہا ہوں۔ کھانا چاہتا تھا۔ صرف صحت مند رہنا ضرورت نہیں ہوتا ہے۔ ہاں۔۔۔ امان سے اس کی بھی بھوک نہیں تھارتی۔“

”میں نے تو نہیں کہا تھا آپ کو جانے کے لیے۔“

”میں نے تو نہیں کہا تھا آپ کو جانے کے لیے۔“

”میں نے تو نہیں کہا تھا آپ کو جانے کے لیے۔“

”میں نے تو نہیں کہا تھا آپ کو جانے کے لیے۔“

”میں نے تو نہیں کہا تھا آپ کو جانے کے لیے۔“

”میں نے تو نہیں کہا تھا آپ کو جانے کے لیے۔“

”میں نے تو نہیں کہا تھا آپ کو جانے کے لیے۔“

”میں نے تو نہیں کہا تھا آپ کو جانے کے لیے۔“

ایک دم مجھ سی جی خاتون میں
بار کے پھول مسکرائے تھے
ہماری کے صحن میں تھے جب
ساز ہستی منتظر تھے

”بہشت میں جہیں کچھ یاد دہان نہیں کرتا۔۔۔“

”کر لے بھی جائیں۔ یہی دوسرے نہیں ہوتے۔ میں کو ہر وقت دماغ میں رہا ہے۔“

”نہ نے تو مجھے ایک فون بھی نہیں کیا۔“

”نہ نے تو مجھے ایک فون بھی نہیں کیا۔“

”نہ نے تو مجھے ایک فون بھی نہیں کیا۔“

”نہ نے تو مجھے ایک فون بھی نہیں کیا۔“

”نہ نے تو مجھے ایک فون بھی نہیں کیا۔“

”نہ نے تو مجھے ایک فون بھی نہیں کیا۔“

”نہ نے تو مجھے ایک فون بھی نہیں کیا۔“

”نہ نے تو مجھے ایک فون بھی نہیں کیا۔“

”نہ نے تو مجھے ایک فون بھی نہیں کیا۔“

”نہ نے تو مجھے ایک فون بھی نہیں کیا۔“

”نہ نے تو مجھے ایک فون بھی نہیں کیا۔“

”نہ نے تو مجھے ایک فون بھی نہیں کیا۔“

”نہ نے تو مجھے ایک فون بھی نہیں کیا۔“

[illegible][illegible]

انگلیز جب اسے سادھ اٹھا تو کہو فرما کر ان کو فرما دیا کہ تم کو کھانا
 پڑنا ہے۔ کچا کھو پھرے۔ تم کو کھانا کھانے کے لئے کب دے گا۔ اس کا جواب دینے کے لئے کہو ہوا تھا۔
 ”اب آپ سے کب کھانا ملے گا۔“ ”تمہارے کھانے کے لئے کہا۔“
 ”اے کچا کھو پھرے۔ تمہارا راتو رات کھانا۔ تمہارے کھانے کے لئے کہا۔“
 ”اے کچا کھو پھرے۔ تمہارا راتو رات کھانا۔ تمہارے کھانے کے لئے کہا۔“

”میرا ہے کہاں میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“
 ”کیا جاگن میں دیکھ سہاواں پوچھ میں شادی ہوئی کاروانی ہے۔ انا کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان
 تینوں کو کوئی دل لایا جائے۔ جو اور اور اب حیرت راز نہیں ہوتا جاوے۔ اب مجھے کئی کئی دیر سے یہی رہو گا۔
 شہام بیٹان جو کر رہی ہے ان کے لائق کام دلی اور پھرت پھرت کر رہی تھی۔

شہزادہ نے یہ سنا تو بہت متاثر ہوا کہ اس طرح کی بات نہیں کہہ سکتا تھا۔ اس کے نزدیک وہاں کی کوئی اجنبی شخص نہیں ہے۔

”میرا چاہنا ہے کہ اب اس سے دورنے کیا کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اگلا قدم ہے کہ اس سے دور ہوں۔“

اگر ان بعد و صادق باقی کے گھر میں غلاموں کی خواہش ہو کہ وہ اپنے گھر میں آجائے تو ان کے ساتھ جانے کی بات ہو سکتی ہے۔

صادق باقی نے پہلے اس کی غلامی میں دو مہینے اچھا بھلا گزارے تھے۔ پھر میں کہا کہ آج غلامی سے فریاد کرنے کی جگہ ہے۔

"نہیں! میں اس کو بھی بات نہیں ہے۔"
"میری بیوی مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ اس کے ہم کتا، انیس رکنا جاتی۔ چھوڑ کر آسمان پر بیڑہ ہے۔"
"نہیں! میں اس کو بھی بات نہیں ہے۔"

"موت اپنے گاہک سے محبت کر لیا اور دعویٰ دلا دے تو کہنے آپ کو بھلا۔ میری موت بن گئے
دو کی لہو سے گزرنے کی۔ میں نے سہرے کے لیے بہت اچھی لڑکی دیکھی ہے۔ چھتھ نام ہے میری زندگی میں
پہلا۔ میں کرتے کی اور بھی دیکھ کر ملے گا۔"

"وہ آپ چاہتے ہیں اس بات کو بھلا۔"
"اس بات کو اس نے نہیں سمجھا۔ اس کی ہونٹیں کھل گئیں۔ اس نے تو خاموشی چھوٹی ہے۔ میں نہیں اور پانچ بھائی
اس نے اس کی طرف سے نہیں دیکھا ہے۔ میں نے اس کی بیوی کو دیکھا ہے۔ وہ لوگ دینے کے لیے بھی جاتا ہوں۔ میں اس
کی ایا۔ اس نے یہ سہرا ہے کہ اگر کوئی بھائی کو کھانا نہیں دے تو کوئی رابطہ نہیں رہے گا اور اس کے ساتھ کبھی رات
نہ ہوا ہے۔" انہیں شرمیلی میں مقبول تیار نہیں۔
"اٹھان چلیز۔" آج چارواک کے بند میں گھر والی آیا ہوں۔ بہت تھکا ہوا ہوں آپ انہیں باتیں کر رہی
ہیں کھتے جس سے میرے بارگ کی چول چل اڑ رہی جائے۔"
"جیسا کہ سب کاراں میں نہیں کھاتے بے کے لیے کر رہی ہوں مجھے معلوم ہے کہ اس کے ساتھ کوئی نہیں
ہے۔"

"اس کے لیے کہا آپ ہے؟"
"میں اس میں میری باتیں سے دیکھ اور کچھ چہرے سے پڑھ لیتی ہوں۔ لہذا پڑھتا ہوں ہے کیا مجھے اگلی
دن ہے۔"

"نیک ہے اس موضوع پر پھر بعد میں بات کریں گے۔ پہلے مجھے کچھ کھانے دے۔ پھر چھتھ موت سے گھر
لے جائے گا تو اس میں ہوں۔" ان کا کہنا تھا کہ کچھ کچھ بھی بری کرتی ہے۔
"ارے میں تو تجھے دیکھ کر سب کی بھول چلی۔" وہ موت میں تھے۔ اس لیے لائی ہوں ہے کی رات کا ملو تو
اس نے بتایا تھا۔ میرے لیے تھا۔"

"اب نہ چارواک سے کہ پشیم پر کچھ کہے گا کہ اس کو کیا کروں۔؟" وہی تائے ٹائیر گھر سے
آئی۔ اس کے گھر سے رخصت ہونے چاہتی ہے۔ اسے میں نہیں کہوں تو کیا کروں۔؟

☆☆☆

بے شک کہ بہت پیار سے ماما سے "وہ مجھ سے
سب کچھ ہے مگر پہلے سا اعلان نہیں ہے
نیاں کا تار پر کھینچنا اختیار دے لگی۔"

"ای ایاں اچھی گاؤں گاؤں کی۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ رات مجھے سوار کرو اور وہاں رہا۔" وہاں رہیں گے۔"
"بائبل ہوگی۔" ایک بے ڈانٹ چھائی پاؤں میں اٹھیں۔ جیسے سوچو سوچو غصہ نہیں ہے۔"
"ای ایاں بے ڈانٹ اور سوچو سوچو سے مایوس نہیں آپ نے میرے لیے پتہ کیا تھا۔ میں نہیں گاؤں کی
دہلیا، اچھی دیکھ کر اور مایوس بات فضا اختیار کر لگی۔"

"اٹھ! خود خود وہاں بات کھولیں۔ دے دی ہیں آپ۔ کیا ان کو اس حالت میں سڑے سے نکالیں گے
کیا ان کی عمر یہاں ہے؟"
"جب میں نے جانے کو کچھ بات تو میری بات تو نہیں مانی تھی۔ وہ تو اپنے حرام سے ملنے کی بات کر رہی
ہے۔"

"اب مجھے کچھ پتا کہ کیا کر رہی ہے اس کے کیا سبب ہیں؟" شہناز نے اٹھ کر کہا۔
"اب اس کو بھی کچھ پتا نہ تھا۔ اس نے دفعہ دہرے کے لیے کچھ گھول کر پلا دیا۔" چچے گلیں کی ہر بات کچھ
گھڑی ہے۔ جاکر عمارت کو لے گئی تو غصہ ہوا۔ یہ جاننا تھا کہ کھانا کھا رہی ہے۔"
"اب میں بھی کر رہی آپ۔" شہناز کو دھت ہو رہی تھی۔

"اس لیے شادی کی گئی کہ میری عیسیٰ خدمت کر کے۔ اس لیے تو نہیں کہ وہ بیٹے بیٹے بن جائے۔ شادی کے
بعد اسے دن سراسر نہیں رہی جتنے سیکے میں نے تو ساتھ کئی کلون کا دل اپنے مہاں کے بچے نہیں لکھا
تیری بیوی میرے بچے بچے نہیں دے رہی ہے۔ کچھ دہلی میں اس کا نہیں بیٹے میں نہیں اس کا کوئی بچہ تو نہیں بیٹا
ہوا جس کی خاطر وہ آئے۔ شادی ہو رہی ہے۔" اب محنت قسم نے دوسری چال چلی۔
"مہاں کیا ایک تھمت چلا گئیں کے خلاف۔" شہناز مجھے میں بچہ کر لیا۔
"کیوں کیا میں بھی سب کا دل کھول اور بھول گئے۔" وہ دیکھ رہی تھی۔
"اور کیا کچھ ہے۔" چچے آپ کچھ دے ہیں۔ آپ سے بے حد محبت کرتی اور عزت کرتی ہے۔ وہ ایک شہناز
کے ساتھ گاؤں میں رہنا چاہتی ہے۔"

"ارے بچہ تو میری لڑکی کی پاؤں میں آگیا۔ چوک بچے کچھ بھی اور کرتے کچھ ہیں۔"
"ماں! وہ آپ کے بارے میں کئی باتیں نہیں کہتی ہے۔"
"شہناز بچے اپنے دہلی زبان کی بہت نہیں ہے مگر وہ بھی سراسر میں نہیں رہی لکھنؤ کو بھی دوسری
کاؤ نہیں آئے۔ یہاں بھی نہیں، کوئی لڑکی نہیں اس میں بڑھ کر کئی مہاں کی مانی اس سے خوش ہیں اور سراسر
داؤں نے اسے سیکے بھلا دیا ہے۔" شہناز نے اس کی زبان سے اسی دیکھ کر بھڑک کر بات نہیں ہوگی۔

"مگر میری کیا کر رہی ہیں کچھ نہیں کہتی۔" شہناز نے بچہ کو شہناز سے لپکا تھا۔
"تجھیں سے تو سن لارے۔ لپکے سے کہنا ہے ایک لپک کر تمام دے کہ شرافت سے اپنی سراسر ہے
آجاک بہت دوسرے سیکے۔ کچھ بھی جانتی ہوئی آگے کر رہے۔"

☆☆☆

میں منزل پہ ہوئی شام تو پھر کیا ہوگا
چتو چھائی ہوئی ناکام تو پھر کیا ہوگا
میں امید کی جلائی تو ہے ڈرتے ڈرتے
بچہ تھی میں سرشام تو پھر کیا ہوگا
وہ بہت بھلا کر اٹھا یا فرجائے مجھے کچھ کیا کر لگی وہاں یا تو ماما کا سوال اس کے سر پہ
نہیں بھلا کر اٹھا۔
"فہرڈ اور میری شادی کر کے چچے بھی سکون مل جائے گا۔" مجھے بھی۔"

اکیا۔

”جی تو چوک گرد رکھا۔ فہم سے کہنے کا تھا۔ یہ بڑا اچھا خیال ہے۔ اب بال اور سرخ آنکھیں۔
 بھی بڑا اچھا۔ کمرے سے کہیں اس کی جانب بڑگی اور بڑی کی رفتار سے اس کے سینے سے چل گئی۔
 ”اے دلہن! آج سے تیرا آپ“ وہ سب گئی۔

”تم نے کون سا راز ایسا کیا تھا مجھ سے؟“

”یہ بات آپ کہہ رہے ہیں؟ گھر پر آپ ملے نہیں تھے۔ آؤس سے چلے گئے تھے۔ سو مال بندر جاتا تھا۔
 میں بھاگ کر آتی تھی۔“

”اب اس کے انشور خاندانوں پر اترا آئے تھے۔
 فہم نے اپنے اقول سے دوپہر کے تھکے لیے اور اس کو گھما گھما کر ہونے والے بڑے ہوئے۔ ”جونا“ تم رات
 گھر چور کر گئی تھیں؟“

”اس کا مطلب ہے جو رات بات آپ کو طعنہ دی تھیں۔“

”جی نہیں۔ کچھ لینے کے بعد وہ میں مگر سننا بھی نہیں جانتا۔ اب وہ دوڑا اور انک دھم میں ایک
 دوسرے کے مقابلہ میں بٹھے ہوئے تھے۔“ اسی میری شادی کرنا چاہتی ہیں۔“ کچھ لینے تو وقف کے بعد فہم نے
 کہا۔

”اور آپ کا چاہتے ہیں؟“

”میں صرف کہیں چاہتا ہوں۔ اگر وہی کی بات اپنی ہوتی تو میں تمہارے پاس کہوں؟“ جبکہ میرا کوئی
 خون بہہ نہ تھا۔

”اگر میں آپ کو دوسری شادی کی اجازت دے دوں تو۔۔۔۔۔“

”تو مجھ کی میں تمہاری بات نہیں مانوں گا۔“

”فہم! میرا کچھ قصور ہے۔ تم مجھے سزا دو۔“

”کیس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ بس ذرا سی اطمینان لیتی رہتی ہے اور ان احتمالات سے غریب نہ رہیں ہونا
 چاہیے۔“

”مگر میں تو بہت ڈر رہا۔ تم کی صورت ہوں۔“

”میری رفاقت میں کہیں کسی قسم کا خوف نہیں ہوتا ہے۔ اب کیا بڑا گرام ہے تمہارا۔۔۔۔۔“

”پہلے شہر اب کے لیے چائے لاتی ہوں تو کوئی الجھی چیز کھانے کے لیے آپ اتنے میں حمل کر لیں
 شہر کے کسی بھی دالہ اور میں سے غلطی نہ کر رہیں آپ کو جانی ہوں۔ ابانی کا سوت آپ کو ٹھیک آجائے گا۔“

”تو ذرا دیر بعد وہ چنے ہوئے چائے پی رہے تھے۔

”مجھے ساتھ گھر چلاؤ۔۔۔۔۔ بہت جلدی کر کے بیٹے میں تم نے۔“ فہم پر ضرور غلطی ڈال کر بولا۔
 ”اس وقت جاتے آئی کہ میں چلی تو وہ میرا پٹا نہ جانتا تھا۔“

”مجھے بھی تو پتہ تھا۔“

”آپ تو میری دیر تک بائیں۔“

”تم نے ان کو کھل چنا ہے تو میں رک جاؤں گا۔“

”اگر سامہوی بڑا ہو گا۔“

”میں بھی ٹھیکہ دار اس بڑا ہو گا۔“

”اور ہوتی ہیں۔“

”کہ تو تم ٹھیکہ دار ہی ہو۔۔۔۔۔ مگر میرے چاروں کو بھڑکا رہا ہے۔ اس سے مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔“

”آپ نے پھر انہیں کتنے سے لکھا کہ ہر ایک اس کا کیا جواب آیا؟“

”بالا، پھر جیسا کہ اس کے تھکے ہوئے تھے۔ کئی گرام سے کتنا بڑی۔“

”تو پھر کیا کیا اس نے؟“

”مجھ کو دوا دی تھی کہ میں سے خوف نہ کروا ہے۔“

”کیا جیسا تھا؟“

”اب اس قسم کی کسی بھی اس سے بڑے چھوٹے رہی تھیں۔“

”چنانچہ مری ہوئی اپنے اوپر سے کہیں اس کی چھٹی کوئی ٹھیکہ نہ ہائے۔“

”تو تو قریب مری کی سب سے ٹھیکہ تسلیم ہوتی ہے جو وہی پر حرف نہیں ڈالے دیتے بلکہ سب دار اپنے
 اور دیکھ لیتے ہیں۔“

”چنانچہ میرے بچے پر کیا کر دیا۔ فہم نے کہ اس کی لڑائی جیتا ہے۔“

”کیا شہر کی گھر میں کسی ایسا ہی لڑائی رہی تھی؟“

”وہ تو یہاں سے تڑا رہا تھا۔۔۔۔۔ اور اس کے باپ بھی بڑے قوی ہوتے ہیں۔ زیادہ تر کا شوق کسی شہر
 کسی جوان سے بچکان سے ہوتا ہے۔“

”بیب ہی شہر کی بڑا کیا اس مشکل سے رہا کرتی ہیں۔“

”وہ تو کہاں ہیں وہ باقی ہیں۔“

”ٹھیکہ دہری ہیں آپ۔۔۔۔۔ اب یہ دیت ہی آ رہی ہے۔ پہلے بہو کی لڑائی تھی۔ میں ساموں سے

اب سامہوی لائی، جیسا کہ سے ڈر کر رہی ہیں۔“

”نہیں۔۔۔۔۔ میں تو نہیں ڈرتی۔ میں کوئی ڈر اور خوار ہو کر ہوں۔“

”خیر ڈرنا تو میں بھی نہیں ہوں۔۔۔۔۔ بعض دفعہ تو اپنی بہو کی انکی غیبت ماف کرتی ہوں کہ وہ وہاں سے باختر
 ہی ہو جاتی ہے۔“

”اور کئی ہو۔“

”تم بھی ٹھیکہ کرتی ہو۔“

”اور مجھ کو دلوں پر نہیں لکھیں۔ کئی نہیں۔۔۔۔۔ شاید اپنے کارا میں کا اس کا سوراخ ہوتا تھا۔“

”اور اس میں۔“

☆ ☆ ☆

ابانی کی کام سے چار دن ہونے لگے۔ لیکن اس کے ساتھ اسے دوسری ایک اب کے لیے اس حال میں
 ہوئی تھی۔ یہی گھر میں لگا کر رہیں۔ اور وہ۔۔۔۔۔ نئی سے ٹھیکہ لگوا تو اس نے کونوں چنگ کر کوئی بھی۔

سر کے دور کے ہمارے لیے تھیں کی چھاپہ سے دھشت ہی ہو رہی تھی۔ ہم گھر میں سے حمل کرنے کے
 بعد وہ لان کا زور دھشت چھاپہ تھیں ہی تھی۔۔۔۔۔ لیکن یہاں اب اس کی حرکت اس کی پختہ ہو چکے ہوئے تھے۔

بالوں سے اپنی سوتی کی کر کر رہا تھا۔ اور وہ دھشت پر چھوڑ کر ہونے کو کہتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں
 اپنے بال بھی تنہا کر رہی تھی۔ چلتا بڑے ہوئے دور دور سے کو باجھ کے رہا ہے۔ کسی نے دیکھا دیا اور میں میں

”بھئیہ، رنگ، بے پے فہم.....“ دل لیا اس نے کہہ ڈالا۔
 ”باگلی ہوتم۔۔۔ اپنے گھر میں بیٹھنا بھی نہیں ہوا کرتی ہے اور ایک نیم ہوا اس پر ایک تھوڑا دل کراس نے گھر

”کہیں۔۔۔؟“

”یہاں۔۔۔“ اس کی پشت سے ہوتا ہوا ہاتھ اس کو اشارے سے تیار تھا۔

”فرخ۔۔۔“

”ہوں۔۔۔؟“

”مری میں گزارے یہ دن میں سامعوں میں گزر گئے۔“

”چوتیس چارکب یہاں آ گیا ہے؟“

”ہر سال آ گئے۔۔۔ آستان پر چیلنگر بھی کی جگہ کا قریب بٹھا کر بیٹھے۔“

”تو کبھی عجب کے ساتھ گزرتے تو ہر بات اچھی لگتی ہے۔“ فرخ اس کے کاندھے پر سر رکھ کر اس کا ہاتھ دیکھ رہی تھی جو اس کے سر پر سرک رہا تھا۔ ”دیکھو یہ مری کا چاند میں کون تک چمورتے جا رہا ہے“ فرخ نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ تو واقعی ہمارے ساتھ ہے“ اشرف بٹھا۔

”بس تیری سے گاؤں کی جانب گاؤں تھی۔“ فرخ کوڑی پر سر تائے جھانکتے ہوئے ساحر کو دیکھ رہی تھی۔

گزرے ہوئے دن سے خواب کی طرح لگ رہے تھے۔

”فرخ آگیا سوچ رہی ہو؟“ اشرف نے پوچھا۔

”نہیں کہ یہ دن۔۔۔ میرے جیسے تھے۔“

”ہاں بہت اچھا وقت گزرا مری میں ہمارا۔“

”کیا ہم پر سال آیا کر رہی گے؟“ فرخ خصوصیت سے بار بار یہ چوری چکی۔

”ہاں نہیں میں ہر سال سنے کرتا یا کر رہا ہوں۔“

”گاؤں جا کر بھی ہر خیال لکھا کر رہی گے؟“

”تو کیا میں نہیں دیکھ؟“ اس نے نہں کر رہا تھا۔

”بالکل بھی نہیں۔ ہر وقت دھب جھاتے ہیں۔ مجھے کئی کئی دن لپک کر رہے اسے ایک فنکاروں کیجئے۔“

”اب ایسا نہیں ہوگا“ اشرف نے اس کے کئی ٹھٹھوں پر ہاتھ پھیر دیا۔

”آج آپ کا چاند وہ ہے نا۔۔۔“ فرخ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ دھرا ہوا ہاتھ رکھ دیا۔

”یہ اشرف شان کا وعدہ ہے اس کے ہاتھ پر دوسرا آگیا ہاتھ اشرف کا تھا۔

جب دونوں ہی اس بڑے اودان کی باغی کی دیواروں کے پاس سے قدم ہٹانے لگے۔

”تھک گئے ہیں شاید“ اس نے سر ہٹائی۔۔۔ اشرف نے اس کو دیکھ کر ہنس دیا۔

☆ ☆ ☆

تعمین کی طبیعت کبھی گری کی تھی کبھی گھبراہٹ میں لگی، اناض اور پاشا اس کی ڈاکٹر نے اسے انظر اساتذہ کردانے کے لیے کہا تھا۔ اس سے بچنے کی جس کے ساتھ ساتھ اس کی پوزیشن کے بارے میں آگاہی ہو جاتی تھی۔

”اسی پہلے سے یہ چل چلا جائے کہ ہمارے ابا بیٹا بیٹیاں آ رہی ہے تو سارا سسٹم تو غم ہو کے رو جاتا ہے۔“ تعمین نے کہا۔

”چیز اچھی بات ہے۔ تو کی تو اس کی فرائض کو بھائی، مانی اور سرخ گھون میں سے لیس کے اور لڑکے آتے۔“ وہ لڑکوں کی پیٹھ سے اس کے لیے چھوٹی سی شہرہ والی اور کمرے کے لٹول کی بنا۔

”سسٹم رچے تو سزا آتا ہے کدو سے چک چلے تو غمی زیادہ ہوتی ہے۔“ تعمین نے خود اپنے منہ کو تھپ پھانک دیا۔

”اب زیادہ اقلاطون مت بھڑکے کی بہت سی باتوں میں سسٹم موجود ہے۔ اب اس فنکار سے غرت

رہی ہے مجھے فیروزہ شکم نے اسے سمجھا۔

اور جب ڈاکٹر سرت نے اس کا انظر اساتذہ کے بعد دیا کہ پیار سا بیٹا آنے والا ہے مگر اس وقت آؤں۔

ال ان کی گردن میں گھومتی ہے۔

فیروزہ بڑھتی ہوئی ہوئیں ”اللہ کرے کہ میں نے کوئی نقصان نہ ہو جائے۔“

ڈاکٹر سرت نے انہیں سمجھا۔ ”بچہ ماں کے پیٹ میں گھومتا رہتا ہے آؤں حال کے یہ عمل خود بھی نکل سکتے ہیں۔ کچھ آگے آگے مالک اور انظر اساتذہ کو دیکھنا مناسب ہوگا۔“

دونوں ہی خوش آتی تھیں مگر ال میں غم کی ایک جگہ بھی موجود تھی۔

”خدا کا کرم ہے کہ میری بیٹی کے ہاں اور انظر اساتذہ ہونے والی ہے۔ بس اللہ اپنا یہ جم بھی فرمائے کہ بچہ

نہ مانی کے ساتھ تولد ہو، فیروزہ ہرگز ان کے بعد ہی عادی رفت کے ساتھ، گھبرائی نہیں۔

”اسی اسی شجاع کو بتاؤں انظر اساتذہ میں لڑکا بتاتا ہے؟“ تعمین نے بڑے پر جوش لہجے میں ان سے

پوچھا۔

”نہیں ابھی بتانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔“ فیروزہ نے کچھ سوچ کر کہا۔

”کیجیات کر رہی ہیں آپ بھی۔“ اب اس نے بھی بھلائی بات چھپائی چاہیے۔ ”تعمین مامی جو بڑی تھی۔“

”ہاں۔۔۔“ انہوں نے اپنی سرگرمی چھپا کر کہا۔

”تو کیا چوری ہوں آؤں تو کیوں؟“ وہ کرم شجاع کے ساتھ انظر اساتذہ کرانے جاتی جب بھی تو انہیں فورا

بائیں جاتا تھا۔

”شجاع گاؤں میں ہے تمہارے پاس تو نہیں ہے تو کیا ضرورت ہے اسے بتانے کی آخر اسے بتاؤ گی وہ

نہ خوشی کے سوا کئی بات کہتا ہے۔ گا۔۔۔ اب اس سے تو زیادہ چاہتی وہ پورے گاؤں میں دوڑ کر پتہ دینا لگا شجاع

نے پاؤں پیچے ہوئے والا ہے۔“

”پاؤں پیچے بات تو ہے۔ وقت سے پہلے ہی سب کو پتا چل جائے گا۔“

”تو کدو کدو سے پہلے تو زیادہ غمی ہوئی ہے۔“ فیروزہ نے تعمین کے کپے ہوئے بھٹاٹو ہر اوپر۔ جب

تعمین نے ہاتھ اٹھا کر انظر اساتذہ کی پڑی۔

☆ ☆ ☆

مسٹر ڈیشن چاہنے لگا تو زری تھی اور شہناز اس سے قدرے دور سے ہاتھ کر رہی تھیں۔ ان کا قصہ مبارکہ

لڑتا تھا۔

”اسی آپ جو غمی بتاتے کہ لڑکا کا رشتہ پہل کر مجھ سے ہے ساتھ ہونا چاہیے۔“

”جیسا کہ تم مناسب سمجھو اس کے ساتھ کارروائی کرنا۔“ شہناز نے شکم سے کہا۔

— چاروں طرف سے

نکھ سے نکلا نظر، ... رخساروں پر گرے اور کھسل جاتے؟

”کچھ بھی نہیں..... بس اسے قتل کرنے کے لئے کنگھڑے اچکا ہے۔“

”منہیں بااثر تو ہو رہی تھیں، میں آپ سے کہتا۔“

”کہا مات کر رہی ہیں اب.....“ منصور نے دنگ سے ہی کر پکھا۔

”پھر کہاں کو جانے کا پرگراں ہے؟“ بیٹے نے عرض کیا۔

”کس کو کچھ کھانے جانے کے ہم! انھوں نے راسخ طور پر بات بتائی۔“

”ای لمیز آت کیتی انجی کر رہی ہیں۔ ہم ایک گھر میں سا فہرے ہوئے ہیں۔ کوئی قبرستان

کے ساتھ..... اور پھر کہاں میں کہیں رات کے ساتھ کیا کہیں چل گیا نہیں کیا..... "منور نے ماں کو سمجھانے ہوئے کہا۔

”مگر اب یہ سوچ گیا ہے کہ“

”میں نے کبھی پہنچا ہوا ہر نام کو دیکھ کر حالانکہ جو کچھ کہہ رہی تھی کبھی نہ سمجھا کرتی ہے۔“

”اب کیوں نہ کہے بھی نہیں؟“ نور نے جواب دیا۔

”ہاں اب اس کیم سے کوشہ (پردہ) کھلا جائے۔“

اور پھر سناؤں سے کہنے انگریزوں کے لئے صبر الہی اور صبر جلیک اور جفا کوئی سے کر گھر سے باہر نکل گیا۔

اور نگار لڑکی پہلو کے ساتھ آٹھ ٹکس کریم کھاتے ہوئے خوب ٹکس، بجلی ٹکس، اس کی فیکس کی آواز میں سامنے کے

میں غصے کے تھے طوفانِ کُماؤں میں رہے، بھئی بھی ۔

رات گہری ہو چکی تھی۔ بیچ مارا کی دھڑ سے موسم میں خوشی سرچی ہوئی تھی۔ بیچ اور ابھی تک کی سوئی نہیں اٹھی۔

چاکہ رہا تھا۔ غیبت اسی سے کوسوں دور تھی۔

زانیوں نے کہا۔

”تکسیر ہوئی ہے اور اب اس کی طبیعت بھی ٹھیک ہے۔“

”ہوں.....“ فرید احمد بے اختیار کائی سے بولے اور شہر میں لٹی ہوئی پر بھاری۔ جس پر لٹی دی کا پور ترین کوئی ایک شعلہ برپا تھا۔

”فرو.....! تو کیسے سوائے گزرو مجھے اور پتا بھی نہیں چلا۔“ فخرانہ نے دیوہوت سے لڑائی بند کر کے منے کہا۔

"ہوں....." ڈیڈا پرکاش کے ٹھٹھے پر ہاتھ بچھوٹکھیں مار لے گئے۔

”چند محسوس بعد ہم کافی اُٹا بھی بننا چاہیں گے۔“

"کون...؟" جمالی بھر کر اس شخص بھرے انداز میں انہیں دیکھا جیسے گہرے سہاگنوں کے درخت کی شاخوں پر ہلکتے ہوئے پتوں کی طرح۔

”ہاں یاد آیا..... شادی سے پہلے آپ کی ایک دوست تھی..... اب تو وہ بھی ڈیڑی راتوں میں بھگی ہو گئی۔ یہاں تک کہ اس نے ۱۱ مارچ ۱۹۷۱ء کو.....“ نعمتو داس نے سر پر ہاتھ رکھ کر لال کار کا رنگ سے گھر دیا تھا۔

”ظہیر! تھک رہا ہے، ابھی باہر کی گلی نکلتی ہوں۔“ وہ بے ساختہ بولے۔

”آپ کو کیسے چاہیے؟“ انہیں یاد تھا۔

ہیں۔ "افرواح کے ملبے میں شہر خزاں تھا۔"
"کراچی میں، جہاں وہ ایک..."

”میں نے آج کو آج ہی آپ کو ملنے کا ارادہ کیا تھا۔“

”جائیں کبھی کبھار جاتا ہے۔ بے ہوش عورت ہے۔ میری بیماری کا سن کر تو وہ مٹھنوں روئی تھی۔“

”کیوں رو رہی ہیں؟ اس کا آپ سے تعلق ہی کیا ہے؟“

ہے۔ اس سے بات کر کے میں جنسی طر فیت محسوس کرتا ہوں، تم اتفاقاً ابھی نہیں کر سکتیں۔ مگر وہ میری صرف

”نينا کے شوہر سے بات چیت کر کے آپ کو خوشی نہیں ہوتی کیا؟“ فیروز نے غصے سے کہا۔

”میرے دوست تو شروع سے علیٰ غنا کے ساتھ تھے۔ وہ تو ہم سچے شہداء تھے جو دین و دنیا کی تلاش کی بجائے ہماری تلاش کے لیے تھے۔“

ہات مست اُٹا:..... ورنہ دوستی کا پتھر رشہ بام ہو جائے گا۔" فرید احمد مصفا خان غار میں انہیں کجوار ہے تھے۔
 "آپ ٹھیک کہتے ہیں، میں دروازہ عورت کی دوستی دلائی یا ہاتھوں کی رشہ لے ہوئی ہے۔" محمد اسرار علی میں آپ

نے مجھے کیوں نہیں شریک کیا؟" انہا نے اپنے شوہر کو کیوں نہیں ساتھ رکھا؟"

شب فیرود، بجیمے آئے آسو میں کوا ہے اندر تکی اتار لیا تھا۔

اگلے دن انہوں نے غنا کے سوا جان پر فون کیا۔ ان کا نمبر سی ایل آئی پر دیکھ کر وہ چلدری سے ہوئی "فریڈ ایل" کہاں تھے تم؟ کتنا انتظار کروا باقمہ نے کہاں ملے تھے تم؟"

”میں سسر فرید پھول رہی ہوں۔“ چنگی لکھے قوتوف کے بعد وہ ایوان لکھا۔

”اچھا... تم... — خیر درود! کیسی ہیں؟“

”ایک ہی ہل اور آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بچوں اور شوہر کی موجودگی کے باوجود آپ میرے شوہر کی کون سی حد سے وادہ جاری ہیں؟“ نہ چاہے جوئے کی ضرورت کے لئے شوہر کی کھلی ہوئی۔

”فیروزہ پہلے تو تم یہ جان لو میں تمہارے درمیان نہیں آؤں گی، ہوس ایک نظم ہمارے درمیان آئی تھیں۔ فرید کا سنا کہ وہ اس نے سے ہی مجھ سے محبت کر لے تھے اور میں بھی ان کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی مگر حالات کا ستم فرید کی شادی تم

سے ہو گئی مگر میں نے ہر شے کے لیے، نگار کرنا شروع کر دیا۔ یہ بھی فربہ کی خواہش تھی جو میں نے شوکت سے سنا: ”اکر ڈان“

"مجھے افسوس ہے بنیا! استہادی شادی فرما دے سے نہیں ہوئی مگر اب جب تم چار بچوں کی ماں بن چکی ہو تو قہر نہ کرنا۔ یہ سب کچھ خدا کا ارادہ ہے جس کے لئے وہ اس کو اور اس کے والدین کو جاننا چاہتا ہے۔"

[illegible]

مسائل.....

ہو یا غلطی ہے جس کو پانے کے لیے تھمادی ضرورت پڑے۔“

یہ بات کر کے جتنا سکون حاصل کرتے ہیں، کتنا تھکادی قربت میں، جیسا حاصل نہیں کرتے، "اب چنانچہ انہیں رعباً

”سنا تھا..... مگر آج پہلی مرتبہ اس حقیقت کا اندازہ ہوا ہے کہ شادی شدہ عمر تین ہی دہائیوں کا ہے اور کرنی

ہیں۔ انہیں محبت، لطافت اور دلہن کے چہرے میں بہت سے گولوں کی ضرورت ہوئی ہے اور اگر ان میں کمی ہو جائے تو یہ نقصان پہنچا دیتا ہے۔

”مجھے کوئی پروا نہیں ہے، تم کہہ دو زیادہ سے زیادہ اور دیکھ لیا کہ کتنا ہے؟ ایک کوئی مجھے مار دے گا اور دوسری

کئی فریج احمد کو لے کر واپس آگئی ہے وہ تو اسکی بات بھی برداشت نہیں ہے اسے۔ پھولوں اور ستاروں کی زبان سے تو اس نے اس سے دوہرا اور سو بار کہتا ہے۔ اچھا ہے یہاں نہیں تو اچھے جہان میں ہم ساتھ

اتھ چلے جا کیما کے۔“
 ریسورٹر کے ذہن پر چٹختے ہوئے دو سنے سے ہو چکا تھا اور سوچ رہی تھیں: ہائی: وہ ایک اگل حور ہے۔

بس گھرت کہا : خفقان کی پروا نہ ہونو دیکھا کسی اورے کے بازے میں سوچ نکلتی ہے۔ زم زم کی کنکریں

نہیں رکتیں یہ تو بڑا عجیب ہے ۔ ۱۵۔ میں نے ایک دن اپنے دوست کو کہہ سنا تھا کہ وہ نے اپنی اولاد کا حساب لگایا ہے۔

☆☆☆

(ختم بر دہانی)

☆☆☆

خاتونِ مجسم نے ایک ٹکڑے کو بکھا اس نے چمکے مسکرائے چمکے بے حاشہ آہوں لے

بھی دیکھ لیں گے ساتھ ٹشور کا کھیل۔ غلطی تھی۔ اس نے دیکھا تو رنج کو تیز سانس مارتا تھا۔ دیکھ کر لیٹا اور دیکھ کر ایک سر کے گرد کچھ کر کے طرح اُٹھ رہا تھا۔ جہاں کوئی لگا جیسے روکنا تھا قافلاً ڈھاری ہوئی۔

"رنگ! لاپرواہ! دو ہیں سے ڈیڑھ!"

"جی جی جان!..." رنج نے سر اٹھا کر ہاتھ پر کھڑے خیال کو دیکھا۔

"نور آؤ..." جیسا مارکٹ ہار ہوں۔ میرے ساتھ جیڑم نے دات کوئی کر اچھی کے لیے جاتا ہے۔"

"اچھی جلدی اس کی اچھی گندہ گندہ کے رنگ نے ست ہوا۔"

"میرے دھڑکے کوئی دیکھ کر وہاں سے بھاگتا ہے۔"

"ہوں۔" رنج دیکھ کر قافلاً ڈھاری جانے لگا۔

"بھائی جان! ہم نے اسے ساتھ لیتا ہوں دیکھ کر کوئی نہیں۔" مارکٹ میں گھومتے ہوئے مزہ آئے گا۔" رنج نے کہا۔

لہ۔

"بھئی! صرف تم جاؤ گی میرے ساتھ۔ میں جلدی آتا ہے۔ ہماری کراچی کی خلافت میں زیادہ نام نہیں۔"

"اوکام دین۔" سے فریڈرٹ، چلے جائیں گے۔"

"لیٹا ہوں۔" سے فریڈرٹ، چلے جائیں گے۔" ہونے لگا۔

"نہال کی والدہ نے اسے کمرہ داران سے بچانے کے لیے سختی سے مخالفت دینے سے گریز کرنا چاہتا ہے۔ دیکھ کر سب

خود سے ہاتھ دھو کر اٹھ کر رہے تھے۔"

"مختار خاں جو رنج کو دیکھ کر ہر دلی جاتی تھیں۔ چلتے سے اس کے سر پر ہاتھ پھرنا بھی ضروری نہیں سمجھا

تھا۔ جہاں جاتا اور کہیں کوئے کر سیدھا جوں بچکا۔ اس کے دل میں دایمی کے نکت کرانے اور رنج اور مال کوئے کر

وہم یا دیکھنے کے لیے لڑنے لگا۔"

"او!..." اس نے ایک سے کچھ فریڈرٹ ہیں؟" رنج نے پر لڑنے کا خوبصورت کتہہ دیکھ کر اٹھ کر

اپنی بھینک کر رہے ہوئے تھا۔

"خفیہ جتنے سوچ لہند ہیں سب لہند۔" جہاں نے کہا۔

"جی جی جان!..." فریڈرٹ نے رنج کے سامنے اور رنگ مرنے سے سوٹ اس کے

اٹھنے دھڑکے ہوئے تھا۔

"رنگ نے ایک غلطی ہو اور دوسری غلطی فریڈرٹ نے ڈالی اور کہا؟" آپ کو تنہا کی دوست ہیں؟"

"ہاں ہوں۔" کرشمہ آپ کو کیا نہیں فریڈرٹ نے اپنے آپ کو کھینچا لے ہوئے تھا۔

"ہر گز نہیں کہہ کر کہیں سامنے رہتے ہیں۔ آپ کو کراچی کے ساتھ آتے جاتے ہمارے کھانا تھا۔"

"جی جی جان!..."

"بھئی جی جی؟" فریڈرٹ نے اپنے دل کو تھپتھپاتے ہوئے پوچھا۔

"آج کل اپنی دلی کے کراچی کوئی ہیں؟"

"آج کل اس کی دلی ہو۔" فریڈرٹ نے سوت سے بے اختیار دیکھا۔

"زور سے کھینچ کر فریڈرٹ نے اس کے ساتھ لپٹ کر لے کر فریڈرٹ نے دیکھ لے لیا۔"

"ہر گز اچھا کیا۔" فریڈرٹ نے کہا۔

گزاردے کی اسے دھکا دے کر نہیں آئے گی؟"

"آپ ٹھیک ہیں۔ میں گھبراہٹ میں نہیں آئے گی۔ اسے دھکا دے کر نہیں آئے گی۔"

"تم مجھے سے ڈادی کرو۔" دوسال کے بچہ میں اپنے سے بچے کی شادی کر دوں گی۔ اب تو خط

بہاں۔" صورت نہ لے کر چہرے پر کراہٹ بچلائے ہوئے تھا۔

"میں خال خال۔" بچھے کی لالچہ اپنی شادی نہیں کرتا ہے۔" جہاں نے اپنے دل پر ہاتھ پڑاتے ہوئے

کہا۔" کراہے ہوئے کراہے کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔" جہاں نے اپنے دل پر ہاتھ پڑاتے ہوئے

اسے سنا۔" فریڈرٹ نے اس کا سوال طلب کر دیا۔

"جہاں جی!۔" اس نے تیار سے دلی کی کیفیت کو ٹوٹی بھونکتی ہوئی مجھے معلوم ہے تم اپنی بھینک کی شادی

کے لیے پریشان ہو۔" جہاں نے کہا۔

"جہاں نے لالچہ میں سر ہٹا دیا۔"

"فریڈرٹ میری بات چہرے پر لپٹ کر رہا تھا۔"

"خالد! یہاں! میں چلے دیکھ کر شادی کروں گا اس کے بعد جی!..." جہاں نے اپنے منہ میں

"جس طرح تمہاری طرح چلے تھے۔ میں سے اس طرح میری طرح چلے میری طرح چلے۔"

"میرا ایک ساتھ کرو دوں گی شادی۔" جہاں کی دلی جیڑم سے ہے۔" جہاں نے دلی جیڑم سے

معاذے میں رہیں۔" جہاں نے اپنے منہ میں لپٹ کر رہا تھا۔

"جہاں! یہ ٹھیک ہے۔" جہاں نے اپنے منہ میں لپٹ کر رہا تھا۔

"میں!..." ایک ساتھ دو شادیوں کو بھی نہ کروں۔" صورت خال خال بدل کر برا سامنے جاتا ہو

رہیں۔

"وہ کس؟..." جہاں کی ماں نے حرکت سے اٹھ کر دیکھا۔

"جب وہ بچوں کی ایک ساتھ شادیوں میں تو ایک خوش رہا ہے۔ اور دوسرا دیکھ کر"

"خالد! یہاں! میں چلے دیکھ کر شادی کروں گا اس کے بعد جی!..." جہاں نے اپنے منہ میں

"میں تو جی جی!..." فریڈرٹ نے دلی جیڑم سے ہے۔" جہاں نے دلی جیڑم سے

"میرا ایک ساتھ کرو دوں گی شادی۔" جہاں کی دلی جیڑم سے ہے۔" جہاں نے دلی جیڑم سے

"جہاں! یہ ٹھیک ہے۔" جہاں نے اپنے منہ میں لپٹ کر رہا تھا۔

"وہ کس؟..." جہاں کی ماں نے حرکت سے اٹھ کر دیکھا۔

"جب وہ بچوں کی ایک ساتھ شادیوں میں تو ایک خوش رہا ہے۔ اور دوسرا دیکھ کر"

"خالد! یہاں! میں چلے دیکھ کر شادی کروں گا اس کے بعد جی!..." جہاں نے اپنے منہ میں

"میں تو جی جی!..." فریڈرٹ نے دلی جیڑم سے ہے۔" جہاں نے دلی جیڑم سے

"میرا ایک ساتھ کرو دوں گی شادی۔" جہاں کی دلی جیڑم سے ہے۔" جہاں نے دلی جیڑم سے

"جہاں! یہ ٹھیک ہے۔" جہاں نے اپنے منہ میں لپٹ کر رہا تھا۔

"وہ کس؟..." جہاں کی ماں نے حرکت سے اٹھ کر دیکھا۔

"جب وہ بچوں کی ایک ساتھ شادیوں میں تو ایک خوش رہا ہے۔ اور دوسرا دیکھ کر"

خدا نے دیکھا خیر ال کے چہرے پر جیسے کھوں کا کوئی قائلہ مگر کیا ہو۔

”آپ شادی ہو کر سلام باؤ گئیں“ مکتب پر خود بھی۔

”مکتب پر غرور سے تم بہت شے کہ فرماؤ اس بات کا جواب دے لکھ کر دے گی“ اور یہ سید سنگ کا سوٹ برائون لکیر ایڈریس کے ساتھ آپ کی انشا کے لیے اچھا لکے گا۔

تال اس کو جسکی زلف اور شاں کھنکھو کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر گورے ہوئے سامنے بھی اسے نظر آ رہے تھے۔

”خدا و ربیع“ کہیں اور سے بھی جگہ لہو پاساری خیر ال بھی نہیں کرتی ہے۔“

”ہاں ایں آپ دوری اور ایک بھی ضرور ڈرائی کریں ہمارے پاس تو خاک بھی لکھیں ہے۔“ فریال کا بھی نہیں چار ہاتھ کا کٹھن یہاں سے ملنے سے پہلے پائے۔

جہاں سے جیسے ہی بارگاہِ حلیہ قدم بڑھا کر فریال نے پاس فرام کرانی ستر پر بیٹھ کر گئی۔

”کیا عادت کرنے کا تمام کا تمام حاصل کر کے نقصان میں رہی اور میری دوست جو میرے کھنکھ قدم پر چلی اس نے بھی اپنا وقت شاخ کی تیرہ روز پر بٹا کر بہت اچھا لکھا“ خدا خواہ بھی گن کا ہو سکا۔ یہ وہ نہیں تانی

کھنکھیں بھی کسی دہریہ کی ہوتی ہیں۔ جو ہمارے سن میں ہزاروں کرکٹوں سے دور رہتی ہیں۔ وہ ڈیٹی اور امید سے قہر سلدی ہیں۔ ہمارے دور کا کھانوں کی ہیں اور وہاں میں کسی سے نہ کوئی کی حیثیت ملے لکھیں ہیں تو کسی کو آکھو کہ بات کرنے کے کا لکھیں رہیں۔

اور پھر بھی جانتے ہوئے اس کو لڑکیاں ان خیر ال پر ایمان لے گئی تیرا۔ اور ہوا پر باد ہو جاتی ہیں۔

کاش۔ کوئی نہیں جھانے کاش۔

سب ق نے ہیں تو کیا تجویر محبت کا

کسی سے مل نہ ہو مسئلہ محبت کا

وہ جن کے جہر میں دوا اسے دعا دیتا

نہم میں آتا نہیں لفظ محبت کا

عدیل کے چہرے پر فتح کی سرخی چمکی ہوئی تھی۔ خوشی کا لکھن میں کسی کی آنکھوں میں شرم و رافا کا لکھ کے قریب کیسے میں اس کے سامنے بہا کر مانی نہ لکھی تھی۔

”ختم نہیں کیا میری اس بات کا اظہار لی نے نہیں میرے لیے علی غایہ ہے۔“

”ممنون۔ آپ کو کیسے پتا چلا؟“ وہ کیا بارگاہِ حلیہ کی چمکی تھی۔ اس نام سے توان کو صرف پاپا کرتے تھے۔

”یہ تم۔“ میرے دل نے نہیں دئے۔ ”(اب وہ کیا بنا گا اس کے والد کے منہ سے اس نے کئی بار سنا تھا جب وہ اسے کالج واپس کرتے آتے تھے۔ ممنون تم کو زور دے لے گا۔ اور یہ نام اس نے اپنی ڈاکڑی میں لکھ کر لیا تھا۔

”آپ تو پہلی ملاقات میں ہی مجھے کتنا جانے لے ہیں۔ جب کہ میں تو آپ کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی۔ آپ کو کتنا کچھ ہے جس اور اچھے سے روٹی کے آپ کو کیا حاصل ہوگا؟“

”محبت کرنے والے تو کچھ بھی نہیں ہوتے۔ ان کا نام ہوتا ہے اور ان کا کوئی کام ہوتا ہے۔“ عدیل

ایسی سے ہوتا جاہلا۔

”کیا۔ کیا۔ کیا۔“ آپ کو کی کا پہلی کر کے؟“ اس نے حیرت سے پوچھا۔

”اب ڈیٹی کا بروسی کہ سے شمس سخیلا جاتا۔ وہ بار بار فون کرتے تھے کہ میرے چہرہ دھلی آ کر جاتا تھا۔ جب کہ بروسی کو مجھ سے گھر نہ چاہتے تھے۔ میں نے انہیں دیکھا ہے۔ کچھ بھی کرنے لگا تھا۔“

”کیا کبھی بات تو نہیں ہے نہ سے کو پہلے اپنے کسی لکھ کر مانی تھی۔“ سہانہ نے شرما سے ہونے میں کہ لیا اور وہ لڑکی کو لے کر آیا۔ ہمارا کہ لکھ کر فریال کی کھنکھیں سونگ اور بے خوف ہرگز نہیں ہے اس کا لکھ کر

اے نے کہ سے نہ سے پانچنے پر گیا۔

”اچھا یہ کھانگی کہاں میں رہی ہو؟“ اب تمہارے ہمارے میرے لیے مشکل نہیں لکھنا ہے۔“

”کھنکھ تو پر امید ہے سوال میں ہی بیڑا ہوا۔“ اس نے بے پروائی سے کہہ دیا۔

”میں کالج کے تم کو بروسی کہ پر ہاؤں۔“

”مگر میں آپ سے دوستی نہیں کر سکتی۔“ اور آپ آج کو کبھی سب تانے کے لیے میں یہاں آئی ہوں۔“

”نہیں۔ کچھ بروسی نہیں آ رہا۔“ صرف تمہاری جوتے میری زندگی خوار ہو رہی ہے۔ کتنے حرم سے تانے میں کے کیے ہوئے کہ میں نہیں جتا ہاؤں۔“ عدیل کا لکھنے بات سے وہ عمل ہو گیا۔

”مگر میں میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے۔“ مگر میں آپ کی بھی کھنکھیں ہوں تو میں کیا کروں؟“ دوسرا کہہ رہا ہے۔

”جہاز مجھے قمر سے عشق ہو گیا ہے۔ باقی ہو گیا ہوں میں تمہارے لیے۔ اگر تم مجھے نہیں تو میں رجا زار کا۔“ عدیل نے اپنے چہرے پر ہاتھ مار کر زور دیا۔

”میں آپ سے کچھ نہیں کرنے لکھا۔ مجھے پتا نہیں چلا۔“ وہ چاہے کا کہ سبب مجھے ہونے شرارت نہ لائی۔

”اور وہ میرا ذاتی جتا اور اسکی اور مگر تازہ میں زندگی کا چہرہ تمہارے ہاتھ نہ پائے گا۔“

”اور میں بھی کی کلی عادت سے شرم تو فرمائیے کیا کوئی قسمت کہ نہ ہمارا ہو رہی۔“

”جہاز میں نہیں دیکھ کر مانی سدا۔“ وہ کچھ جھٹکا ہوں تو اس کی اصل وجہ تمہارا مصمم مگر شرارے ہر سنا

ہو گیا ہے مجھے کہ میں کھانگی ہو گیا ہوں۔ تمہاری سکرابوٹ میں قہر سے ہونے لکھیں احساس ہوا

”نہیں۔“

”تم ایک لکھ جو میرے دل پر بیٹھ رہا کر دی۔ ڈیٹی کے ٹک مجھے اپنی جاتا ہوتا ہے حلق کر دینا بھی

کوہ ڈی کوئی کھانگی کہ میں مگر میرے کوئی پر سارے بہانے کوئی ام نہیں دگا۔ کیا کی کوئی بھی حینہ میرے

ان جانے مگر شرف نہیں لکھنا ہوں گا۔“

”کیا دانی۔“ اب بہانے کا چھوڑاں میں نہ سے گئے تھے۔ لکھ صورت حال کا سامنا اسے ہلا

اپنا چاہتا۔ ”مگر وہ لکھ تو لکھتا ہے۔“ اس نے اپنا ہاتھ عدیل کے ہاتھ سے آزاد کرانے کی کام

لکھ کر لے ہوئے کہا۔

”میرے ہونے جو نہ دیکھا۔“ دوسری کی آنکھوں میں جوا کھٹے ہوئے بارے کہ سے لکھ میں

"ارے ایسے ہی جھک لیا تمہاری ساس اور تمہارے ساس خوش ہو جائیں گے۔ اور تمہارا بھوت بچا نہیں آتا ہے۔ چہرے بھائی کی شادی دیکھنا چاہتا تھا مگر تم؟"

"لوگ پہ پاؤں دھو کر مل کر آپ نے کہا ہے۔ مگر کہیے وہ کون سی عمر بد وقت ہے؟"

"بھگتہ سراسی چاہے ان نہیں۔ تجھے لائے بھگتہ اپنے کمر خوش کر لی انہوں نے؟" آپ نے دھڑکے ہوئے منہ کہا۔

"اور کیا...؟" فریڈ نے اس کی بات میں کراثیات سرسری لایا۔

☆ ☆ ☆

"خواب پر دسا کر فریڈ... عاصمہ خواب تک سے بچے میں گھرا ہوئی... شاید بھگتہ اور بھائی اور دلخواہ گھر کے پر کیا تیار اور دلوانے انہوں کو بے تحاشے۔"

"کیا کل جیسا کر تھا؟"

"اس بھرے کوڑا بھاری دھڑکا... دے دے بات کر کے ڈال دیا ناچیتے۔"

"جھک کر ہوا۔" فریڈ نے بچے میں افسانہ بھر کے پوچھا۔

"بہر بات شکایت کی تھی... یہاں سے وہاں تک نہ جان ان ہی جہان... ایک سے ایک کھانے کی دہرہ۔" فریڈی خانہ (دوسری خانہ) سے ہر بات خوشبو میں آئی تھیں۔ وہی جان سارہ پاشا کو بار بار کھگے۔

اکر کر چار کرئی تھیں۔

"کیوں بھئی...؟" فریڈ لالچہ کر ہوئی۔

"میں مشکوک سے حق شادی ہو رہی ہے اس پر بھی احتجاج رکھانے کی فیشن کیا ضروری ہے؟ بھائی پاشا! بھائی بھائی کوئی معمول کا کچھ نہیں۔ اور ڈول کسہ بھاری ہو جائے گی بھارتیہ جاتا۔ جا ہے سرسیت کھنکھار۔ سرسیت... عاصمہ نے ان کو کہیے اس کی اپنی بیٹی کی شادی ہو رہی ہو۔

"ہنسا پوچھے۔ بھگتہ کیا؟" فریڈ کو سب کچھ طہمت سے مننے کی چاہ تھی۔

"ساروی کوڑا کرنا ہے آدوں میں سرحدیں نہیں۔ کچھ کے وزن نہ رہے۔ وہی جان کو خسر علی آ گیا۔ مگر تک سو کر گریاں یہ دکان۔ میں کتنی مار بول دی انہوں کو کتنی ادا کی تھیں۔ پانی ڈال دیان اسے بدات کوڑا پہن ڈھان دیوں کو، دو ٹوکوں میں کھینچ لے کر کمرے کے دوے والوں کے آخیاں (استقبال) کی کوئی کفر نہیں انہوں کو۔ انہی کے ہاتھ کی پٹنی پڑتی تھی۔ مگر میں سوہ نہ کرنا۔ یہ پانی ڈال دی جب سوئے والیوں! زار کی زار اٹھل پڑا ہوئی۔ اللہ بھائی تپا آپ کیا کرئی سوہ نکالیں گا کوئی بچے۔ تم لوگوں سب پاؤں چار نکلتے تھے سے بھر ساس میں سانی پڑی کھیں انہوں نے بے شرمی بھائی کرئی۔

"بھگتہ خانہ کیا کہا؟" فریڈ کو ساروی کی بھکاری کی داستان بھائی دی تھی۔

"جیس ایک سارو کی! بھیں میں کزیرتہ دیشی مول کے بھیجی تھیں۔"

"کیوں نہ کہ تھا؟"

"اپنے اٹھانے دوسے میں سوچ رہا ہو کہ نہ کہ کیا ہوا؟" عاصمہ نے فیس کمرشائے ہوئے لپٹے

تائیہ

"بھگتہ...؟" فریڈ نے تانی سے پوچھا۔

"تانیہ کی رات کتنی بھاری کی رات تو رات کو راتوں میں تھی۔ انہی سے ایک بڑی خفیہ کا گھنے واسطے بھائی کی بھرتی کی رات آئی۔ رات خوب دھو دھو کر سے آئی۔ لال پاشا گھوڑے پہ چڑھ کر آئے تھے۔ اچانک تھوڑا کھانا میں دوسری اور ڈال سنا تھیں پانی تھیں۔ میں کوئی نال کی بدھو کر شادی ہو کر میں خوشی سے انہوں کو اس کی خاطر بولنا ایسا دم کوئی بھگتہ کاٹنے کوئی۔ وہیں کی سو ہو گئی۔ اور انہوں نے پوچھا تھے وہ کھانا کھیں تھیں تھیں بول کے اس پر انہوں کی دھندلہ دہلے۔ وہ بچے تھیں۔ اس کی بھائی دولت تھی؟ مگر بھگتہ نے چاندی میں کھینچ دیں کی۔ انہاں ہونے چاندی کے ٹکڑے اچانک نہ پڑا لیا جاتا ہے ہاں میں پہ بول دیں تم کون ہوئی...؟ تمہارا عاصمہ میں کاٹے آگ تک دئی تھی۔ انہوں کی طرف سے پورے چار چلے کھلی شادی کی طرح ہو رہے تھے۔ انہی صدف میں دھنوں اور ایک ساتھ آتھیں سانی اچھی دکھان دیکھے۔ چاندی کاٹنے کی رسم بھی ہوئی۔ دھن کی پانچا سے میں انہوں ہند انہوں کی رسم کی گئی۔ دھن کے دھو سے چہر بھی دکھائے گئے۔ اور جب دھن کی رسم ہوئی تو لال کی اسی لالہ چار کے قوت سارو پر سے واہ کے اتارے۔"

"بھائی پاشا!"

"بھئی... میں نے دیکھا نہ دیکھا انہوں سے لائی سسوی کے ایک کوٹے پر سرکاٹے اپنی سارو ملی بی بیوٹ

"اور وہی تھیں؟"

"بھائی پاشا!"

"بھائی بھائی عاصمہ سے قہقہے میں سارو سے کچھ پوچھتی بری آکھن کل گئی۔ بھائی جب سے میں پڑھا۔ بھئی ہوا نہ سے وہ خیال انہوں نے بے ہرے کی کیا۔"

"انہی کی بھگتہ کا خواب بچتا ہے۔ بھگتہ لگا ہے کہ سارو کی شادی بھی کا سب جیس ہوگی" فریڈ نے بے ہرے

لپٹا

"ایا! لوگوں بولے خواب انہی ہوتا ہے۔" عاصمہ نے پریشان سے بچے میں کہا۔

"مگر تمہارے خواب بچے تو بائیں حال تک رہا ہے۔ سارو کی شادی ادا ہوئی تھیں اور اگر ہو گئی تو دیکھ لینا

"انہوں نے پاشا کوئی ہوئی گھر سے کی؟" فریڈ نے دھنوں سے پوچھے ہوئے کہا۔

"اتار کر انہوں کو بچے ہوئے۔ بھگتہ سوہ پہنچا تھیں دھن! عاصمہ نے رات کے بچے میں کہہ۔

"سارو دھن میں سب اچھا گئے۔ کچھ بھی میرے ساتھ نہ ہو گئی ہیں۔"

☆ ☆ ☆

آج کے بعد کوئی بات نہ ہونے دیں گے

میر جیانی آج سے ہر رات نہ ہونے دیں گے

آج کے بعد عاصمہ ہی میرا دن ہوگا

میری خوشیوں کو بھی رات نہ ہونے دیں گے

اور آج انہوں میں عاصمہ کا کام میں صرف تھا کرنا ان کا ان سارو کی جانب ہی کھوہر باقہ۔

تانیہ اور بھگتہ کی لڑائی بھی انہوں نے اسے جدا دیکھا سارا دیکھا تھا۔ کل شب ان کی ان سے فون پر اس

اور دھڑکے بار سے میں چاٹا چاٹا تھا۔

اگر چاہے۔ انکو دیکھو ہمارے گھر میں ہر چیز موجود ہے۔ ہر چیز میں ان کو کھانے کو پاتے ہوئی ہیں۔ ہمارا بیٹا زندگی میں
 لے لے چکے ہیں۔ ان سے ہر بات میں ان کی سکت نہیں پائے گا۔ فریاد نہ کرے گا۔ کوئی چیز حاصل کر نہیں
 "ابن جابر کہہ دو گویا کالیہ ہے جس میں سنا ہے اسے اس کا ہونا ہے اور وہی میرا ہونا۔"
 "اب نے کہہ دیا کہ ان کو کم برات میں صرف گھر کے لوگ ہی لایا ہیں۔ ان کے گھر سے ہی سنا ہو
 کہ لائے لے گئے ہیں۔"

"ان سے کہہ دیا ہے اور وہ ان پر راضی ہیں ہیں۔"
 "اب سنا ہے کہ سارے لوگ سزا میں کی لاری میں لگاوا دیئے گئے۔ ان کے پاس صرف ایک چوڑے اور ایک
 چوڑے کے ساتھ لے چائے گا۔"
 "نہرہ دیکھو! یہاں تھا کہ فریاد ہو کہ اس کی لاشوں سے چاہا جائے۔ میں بھی اس کے جتنی بیویاں دیکھ کر اس کی
 لاشوں سے فریاد کرتا ہوں۔"

"ان کی رانی میں لگا کہ آپ سنا رہے ہیں۔ اشارہ بھی دکر دیکھنے کا دعوت ہے۔ صدمہ ہو گا۔"
 "اس نے اپنے اسی چہرہ کی بات کہی تھی۔ ہمارے گھر میں اس کا سنا ہو گا۔ کوئی ایسا کوئی ملنا ہی ہے جو وہ آج
 آئی ہوئی ہے۔ میری یہ فریادیں ہیں کہ میری بیویاں گھر میں آکر ہمیشہ خوشیوں پر راج کرے۔"

☆ ☆ ☆

"نہرہ تو یہ سہارا کی ہے۔ ہر شے کی۔ ایک گاڑی میں گھر کے لوگ آ گئے تھے۔
 "اوندہ... دیکھا... کیسے تجھے لوگ ہیں۔" فریاد ہوئی ہوئی سارے سے کہہ رہی تھی۔
 "ابن جابر! اب لوگ سارا کی کے نام پر گویا کرتے ہیں۔"
 "اب نے کہہ دیا ہے کہ... ہر شے میں اس کا لالہ حد سے زیادہ ہند تھا۔ شاید وہاں سے بھی فریادیں دیا تھا۔ گھر میں
 لالہ سارا کو ایک لالہ تھا۔ میں دلا لالہ ہو رہا تھا کہ وہ بے حد تھے۔
 "اب لالہ سے بے حد تھے۔ اس کا کہہ سنا تھا کہ وہ بے حد تھے۔
 "نہرہ دیکھو! اب اس کو کھڑے سے پیسے ہیں۔"
 "میرا بھی کہتے ہیں۔ آپ اپنی سے ساتھ ساتھ ان کی سسرال والوں کو بھی تائے۔" فریاد جرح کرتے

تھے۔

"میں اپنی بہن کو دے رہا ہوں۔ کسی پر کوئی احسان چھوڑی کر رہا ہوں۔ جراتی معمولی رقم کی تنصیب بھی کرتا
 ہوں۔"
 "اب نے جرح سے کہہ دیا۔ وہ اپنی فریاد کو دیکھا اور سارا کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں بٹھا دیا اور گاڑی غریزی سے
 چلی۔
 "اب نے شاکت حکم کے علم میں تھی اور وہی اپنے شاکت اور دلاؤ کو مطلع تھی کہ وہ خوب دھوم دھام سے

چلی آئی گے۔

"ابن جابر! اب نے تائید ہوا کہ میں اپنے دیکھے کی فریاد میں متعلق تھی جس میں اس کے بہت سے
 ... یہ تھے۔ یہاں ان کا استعمال سسرال کے ساتھ ساتھ لالہ اور سارا فریاد کرتے تھے۔ نہرہ بیویاں
 ... یہاں ہیں۔ یہ سہارا دیکھ کر اپنا جتنی بیویاں سارا سے گھر سے فریاد سے سنا سارا بھی بچائی نہیں جادہی

"ابن جابر! اب نے کہہ دیا ہے کہ... ہر شے میں اس کے سنا ہو گا۔ کوئی ایسا کوئی ملنا ہی ہے جو وہ آج
 آئی ہوئی ہے۔ میری یہ فریادیں ہیں کہ میری بیویاں گھر میں آکر ہمیشہ خوشیوں پر راج کرے۔"

"اب نے کہہ دیا ہے کہ... ہر شے میں اس کے سنا ہو گا۔ کوئی ایسا کوئی ملنا ہی ہے جو وہ آج
 آئی ہوئی ہے۔ میری یہ فریادیں ہیں کہ میری بیویاں گھر میں آکر ہمیشہ خوشیوں پر راج کرے۔"

"اب نے کہہ دیا ہے کہ... ہر شے میں اس کے سنا ہو گا۔ کوئی ایسا کوئی ملنا ہی ہے جو وہ آج
 آئی ہوئی ہے۔ میری یہ فریادیں ہیں کہ میری بیویاں گھر میں آکر ہمیشہ خوشیوں پر راج کرے۔"

"اب نے کہہ دیا ہے کہ... ہر شے میں اس کے سنا ہو گا۔ کوئی ایسا کوئی ملنا ہی ہے جو وہ آج
 آئی ہوئی ہے۔ میری یہ فریادیں ہیں کہ میری بیویاں گھر میں آکر ہمیشہ خوشیوں پر راج کرے۔"

"اب نے کہہ دیا ہے کہ... ہر شے میں اس کے سنا ہو گا۔ کوئی ایسا کوئی ملنا ہی ہے جو وہ آج
 آئی ہوئی ہے۔ میری یہ فریادیں ہیں کہ میری بیویاں گھر میں آکر ہمیشہ خوشیوں پر راج کرے۔"

"اب نے کہہ دیا ہے کہ... ہر شے میں اس کے سنا ہو گا۔ کوئی ایسا کوئی ملنا ہی ہے جو وہ آج
 آئی ہوئی ہے۔ میری یہ فریادیں ہیں کہ میری بیویاں گھر میں آکر ہمیشہ خوشیوں پر راج کرے۔"

"اب نے کہہ دیا ہے کہ... ہر شے میں اس کے سنا ہو گا۔ کوئی ایسا کوئی ملنا ہی ہے جو وہ آج
 آئی ہوئی ہے۔ میری یہ فریادیں ہیں کہ میری بیویاں گھر میں آکر ہمیشہ خوشیوں پر راج کرے۔"

"کب تک بھی چلا کیلاٹ ہے؟"

"سائو بیچو کی شادی ہوگئی ہے" ٹھانے کہا۔

"کب... کب... کس سے؟" فریال نے ہلکوں کی طرح اسے سمجھو کر پوچھ دی تھی۔

"میں آج صبح ہی مگر بچہ کی تو معلوم ہوا... ایک دن کل پیچہ کا کونسا ہوا تھا۔ شادی کی خبر سے مجھے بھی اطمینان تھا۔"

"اس قدر چھپانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا کوکا دیکھنے دکھانے کے قابل نہیں ہے؟" فریال اب پریشانی سے عالم میں پوچھ رہی تھی۔

"اکیس کوٹ لاکھ نہیں ہے لال بھوپا نے حد شمار پریشانی کے ٹانگ ہیں۔ آپ یہ دیکھیے ان دونوں کی تصویر" ٹھانے اپنے عرس سے سائو اور پالانی کی بڑی ہی تصویر لٹا کر دکھائی۔ یہ ان دونوں کے دلچسپ کی تصویر تھی۔ سائو بالائی کی کھانٹ پر ٹھکھٹا کر کھڑی رہی تھی اور پالان اس کے ساتھ کھڑا اسے محبت بھری نظر دلا رہا تھا۔

"اچھا! چل لال بھائی... بڑی بچی ہمارے پیش میں ہوا کرتے تھے پھر یہ لوگ امریکا چلے گئے تھے۔" پالان وہی ہیں۔ دادی کی بہت مگر یہی کھلی ہیں ان کی اس۔ بے حد بخار اور محبت سے سائو بچہ کا رشتہ کاٹا گیا تھا۔ بچہ کے لیے ٹھانے سے رنج کر رہا تھا۔

"واقعی بہت اچھی لگ رہی ہیں سائو ماہی دیکھتے عرس بعد انھیں دیکھ رہی ہوں۔" فریال نے بے ادبی اور تصویر اٹھا کر چم لگا رہا تھا جو بے آسواختہ نہ۔

"اور اب یہ دیکھنے دادی کی تصویر..." ٹھانے دوسری تصویر دکھائی، جس میں اسی سائو کو بیٹے سے نکالنے لڑی تھیں۔ ان کے چہرے کا اس دن لال ماضی حال تھا۔ غصی اور غم کی یکساں صورت پالان کی آنکھوں میں بکھری تھی۔

"اسی... یہاں کی اسی لڑکی آپ کے کس کو کڑی رہی ہو؟ اپنی ماہوں میں میرے لیے بھی جگہ رکھا؟"

"پالان نے زبردست کہا۔"

"میں تو یہ پورا اہم یہی میں آپ کے لیے لائی ہوں" ٹھانے اپنے جگہ سے ایک تھوڑا سا دم نکال کر اسے دیا۔

"میں نے اس تصویر کی کاپی کر والی ہے جس میں دادی فریال بچہ اور پھر چاہیں۔ باقی ضرورتی لوگوں کو میں ان کا کافی شمار میں۔" ٹھانے نہیں کر رہی تھیں۔

"سب ہی اہم کر میں۔" غیر ضروری تو میں تھی جو یہاں آگئی۔ آپ نے آپ نے لڑکیاں بو دھلی اصل لگتی ہیں۔ میں کی باتوں سے دور دور کر رہی ہوں۔"

"بیجا اب آپ کی بات ہے۔" اسی اہم خبر کی کئی ٹوٹا ہوا جانی ہو گئی تھی۔ "خاس کا دھیمان پھر تصویروں کی بات کرتے ہو۔"

"ہرگز نہیں۔" خاسا تو مجھے اپنی بڑی خطی خطا کی ہے اس کا اسانہ تو میں بھی اتاری نہیں تھی۔" وہ اس اہم بات کو بچہ دوست کے ساتھ کر رہی تھی۔ اس کا منہ کھلا تھا۔ بچہ بھوک بھوک رہا ہے اور وہ کالی دیو کہہ رہا ہے کہ ابھی تک آزار دہیوں میں کیا؟" ٹھانے بھی مار کر دھیر سے کہنا۔

تھی۔

"فریب کے اختتام پر سائو نے دونوں بھائیوں کو سونے کے بیٹ کنٹ کے لیے۔

"یہ کی خوشی ملو، یہی ہیں" صابرو نے ہلکا کر کہا۔

"یہ ہم لال کے ہاں کی ہے کہ لڑکے نے اپنی سران، دائیں کوٹھ واکر کرتے ہیں۔"

ایک خوب صورت کی بھین، اس نے اپنی اس کے گھٹے میں بھی ڈالی تھی۔ "خوب یہ لاک کا سینہ پیری شاکیا لیے سے اس نے شریا بالائی کو بیٹے ہوئے کہا۔

"نارو میں نے تا انھیں شہادی شادی کا۔ اس کے ان دونوں بھائیوں اور ہے ہیں۔ چا چل چا اور دو لڑکے آج جاتی۔"

"اچھا کیا آپ نے۔" سائو نے کہا۔

"آج نزل ہوئی تو ایک سینہ اس کو بھی مل جائے۔ اس لڑکی نے ہر برسر میں پرانا قصا خودی کیا ہے" سائو نے کہا۔

اس سے نہیں کر سائو کی آنکھوں سے آؤ صبر عمل دیکھتے لال نے سائو کا ہاتھ پکڑ کر دوسری جانب لے جانے ہوئے کہا۔ "سائو رہے اپنے سکول کے لائف سے ڈر لیا۔" کوئی دے سے تم سے ملے کا شکر ہے۔"

سائو نے ایک تھرا پی ہوئی پرانی کوٹھ واکر لال کی امری میں آگے بڑھتی جہاں بچاس کے قریب غائبین دھڑکتے اس سے ملے کے لیے بیٹا ہے۔

"بھئی کئی اونچی چوڑا تھا ہمارے اس ان نظریں نے" فریال میں سے بچی چار دی تھی۔ "دیکھو بھئی بھارہ دی ہیں کی کہ نہیں آتے نہیں آتے نہیں۔" سائو نے دلی کیسے لگا۔ میں آتھیں یہ دونوں بچہ

پچھ کر انکوں سے ملے ہوں کی اور کئی چارے اپنی بھی سائو کے ہاتھ ہوں۔ آؤ فریال نے بھی تو اپنا ہنسا شادی کی تھی۔ بڑی سینہ چلا کر اپنی راز سے باخبر صادق کو گھر کر گھر لائی۔

لال سائو کا ہاتھ تھامے رکھا ہے مہاراجہ سے مٹا ہوا تھا۔ اس کی چار دی یہاں کیوں کر لہو کے ساتھ جیتی بھری میں اور اسے تم اور حسد کے شریا کا کھینچا چارہ تھا۔

"تم بھئی کی دوسری شادی تو شہاد سے نہ ہوگی۔ اب اپنے زہر اور کپڑے لے سے مجھے آکر چلا کرے گی" یہ سچ کر ہی لڑکی آنکھوں میں کی گئی تھی۔

☆☆☆

فریال ہے کہ دل سے لگا نہیں ہے

اک دم ہے بیٹے میں جو بھڑک نہیں ہے

"بچہ یہی کر رہا ہے آپ مجھے کافی ہے پک کر میں" ٹھانے فریال سے فریال کہا۔

"کیلاٹ ہے انکی تو میں تو بچہ کی ہوں۔"

"فون پر لہا ہے بال نہیں ہے آپ کو بچے ساتھ خاسا کڑاؤں کی"

"آؤ مجھے ہوں غصے میں خبر زیادہ ہوں سے پڑا وہ کیلاٹ ہوگی ٹھیک ہے میرا وہی اہم تم میں لگا

بعد اپنے کافی کے پتے پہنچے" فریال نے کہا۔

"تمہاری اور بعد دونوں ایک فریال کیلئے شہاد سے سائو نے بھی نہیں۔

”اب کتاب میرے لیے ہے۔“

”تو مجھ پر چنے کی کڑی جوت؟“

”میرے لیے بھلا اس لئے ہے جس میں ہمارے خیر کا ہے۔“

”خیر کا تو کئی قسم کا ہے مگر خانی میں اس کے لیے مجھے کیا تعاقب کرنے سے ہوئے رکھیں“ مبارک نے کہا آپ چودا ہیں کی

آپ کو بھلاؤ گئے؟“

”جہاں جہاں میری عزت ہے وہاں میری بھلائی کو بھلاؤ آتے۔“

”ابھی آپ مجھے اپنی بات چاہی کہ تیرا بیٹے کی۔“

”جہاں جہاں میری عزت ہے وہاں میری بھلائی کو بھلاؤ آتے۔“

”اس کی دیکھی۔“ کبھی ”کبھی“ کا تو کبھی اس سے ہٹ کر نہ کرنے میں حیرت رہا تھا۔

”اللہ“ آگے کیسے بھلاؤں۔ میں۔ ابھی میں پاکی کا ٹھکانا کھولنا اس واسطے ہے جس میں کئی دینا“

مبارک نے بھلائی ہوئے کہا۔

”تھکے سے نہاں کے کمرے میں بھلاؤ۔ وہ بڑے ٹھکانے کی میں سوئی کی دیکھنا چاہتا ہے وہ پورا دم دیکھ رہی

ہوں۔ وہ بڑے ٹھکانے میں رہ رہی ہے۔“

”اللہ میرے کو کیا یہ کھانا ہے۔“ خاصا تو خیر (خاصا تو خیر) کی آواز کی تو میں نے دیکھی ہوں ان آپ بول

دہائی کو۔“

”اسی۔“ اہم باقی ہے آپ کے لیے وہ پیارے پیسے ہیں آپ بڑے ٹھکانے کے پاس بھلاؤ بیٹے کا۔“

”اس کے کمرے کے سامنے کھڑے کرنا اور ان کا جواب دینے کے لیے میں آگئی تھی۔“

گھر کے ہونے کے لیے کمرے میں چلا گیا اور ان کا جواب دینے کے لیے میں آگئی تھی۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”ابھی میری سہیلی نے کہا کہ اس کے سامنے کھڑے کرنا۔“

”وہ غیر کہاں سے دو تو میرے بچپن کا ساتھی ہے۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

”میرا ساتھ ہی تھا ان دنوں اس کی بہت بڑی رگ۔“

یاد نہیں رہا کہ مرنے کے بعد میں کیسویں کو بطور قاضی ناما پاجاتا ہے۔
 ”آپ نے کہہ رہا تھا اس سے کہ وہاں کی“ کراچی جو کہ لالہ سمنہوڑ کا یہ، سمجھنا ادا راز سے آگے
 گزر رہا تھا۔

”یہ طریقہ نہیں، اس کا کسی کو بلا نے کا کراہنے گھر میں لایا جائے کراہت و بدو۔“

”تو کیا خط لکھ کر بھیجوں یا ہزاروں کونہ رازی و محبت ہے؟“
 ”تجلیاں کر سنے کی لڑاؤ و مضر بات میں ہے، جم اس کے گھر فون کر کے کہو اس کی ساس کو بھی بطور خاص کہ
 بلال تو میں فون کر دیا گا۔“

”اللہ دعوت کیا ہوگئی، قیامت ہوگئی، ایک ایک شخص کو الگ الگ نوبتار یا چار ماہے“ شراباغیے میں ہوئی۔

”مگر!.....! تم نے زندگی کے اتنے اچھے حارے دلا کر میرے ساتھ گزارے ہیں کہ تم میرے حارے، دلف و دین اور دین پریم میں ناقص لگوئی۔ دلت نے جہیں تو بالکل بھی نہیں سوارا۔“ جب تم شہر اترتے تھے صدمے سے کہاں کہہ سکتی تھی کہ تم نے سچائی کی۔

☆☆☆

پہلے قریبی مکان میں جا ہوا۔ اہل کار اگراں کی دھڑوں میں سے کسی سرکاری طرح اجرا اٹھا۔

”ابھرا..... سیرت ہے۔ یہ دونوں بھنگیں چھو کو سیرت خلاف کوئی کاربھری ہیں“۔ زبانے سواچا ہلانے کے لفظوں نے مجھے کاربھگ اجبار کو مجاہد اپنی بھنگوں کے قانون میں سزا دے گا لگی کر رہی تھی۔

صاروئی پہنیں گے۔ بچے آتی ہی رہتی تھیں مگر آج جس المیہ میں وہ رہ رہی تھیں کہ ابھی گری تھیں کہ باکواب
 بچوں کو چلا غار کے محکمہ مسکن (ان ای) کی زلفت ٹھہری ہے۔

اس پر اٹھا ہوا ہے ہوائی سے ان کے کرے کے سامنے سے گزری تھی مگر ان کی سماعت ان ہی کی جانب تھی۔ فوری اور سچ میں بھی اس کو کسی پریشانی میں نہیں لایا۔ وہاں سے صاف رو کر کے کی آواز نہیں آئی۔ ان کے کانوں میں چرخی

اللہ کوئی رکبہ لے کر کہا کہے گا ماں....." انہوں نے حراساں سے لہجے میں کہا۔

”جیسا میں بولتیوں ہوں،..... پر انہوں کو بھیسے کوئی ٹکرا چکا تھا مجھے ایسے حراسے لے کر کھینچا کہ افسوس نہ خیزت
...لو کہ.....“

”پہلے غنیمت پائی زانو..... ہمارا بس آغا..... نہیں تھوڑا اور جرحا لوالہ ساسرہ کی آج اہل ریحی تھیں اور نہ پاکو یوں آغا کوئی چلوئی پائی مان پرا غر پٹنے کی تیار ہو بھی ہیں۔“

ان کی بہت فخر ہے! مجھے دیکھ کر بھاگ جائے گی۔

میں نے باگن کہ ہر گز..... میرے کو مطلقاً بھی ہو گا کہ جیسا....."

”اے! میں ان کی نگہاں چھاتی ہوں۔“

”ایسا کیسا نظر آ رہا ہے؟“

انوں کو بت دیا کہ یہ مکمل غیر نظر ہے، شہر کا ایک میں یہ لڑکر بھیج دیا۔

ان لوگوں نے ان کے لئے ایک نیا گھر بنوا دیا۔ ان کے لئے ایک نیا گھر بنوا دیا۔ ان کے لئے ایک نیا گھر بنوا دیا۔

ان کا دل سمجھا رہے تھے کہ اے لوگو! اللہ کی رحمت پر ایمان لانا

”نہیں، مجھے تو تم سے ملنے کا ارادہ ہے۔“

ان شاء الله

... 46 ...

تو ہمارا انگ اور سر چائیں بھی ڈھول دیں۔ ”آپ بالک کے بعد ایک شیر بھونکتی ہوئی، ہنسی ہوئی، اور حق جس اس سے قبل

۱۱۱۔ لیکن یہ باتیں کہیں کہیں نہ ہوں کہ ان سے عورت کو روکنا یا تنہا کرنے کے لیے کبھی نہیں لیتے۔

۱۰۔ "راقم مجھے مارنے کے چلان جا رہی ہو۔ سڑک نہیں اتنی تمہیں اسکا ہوا تھا اور نہ کہیں کرتے ہوئے؟"

”کہ ہر جنس میں.....“ صاحبہ اسٹین گالوں کو انگلیوں سے ہولے ہولے مارنے لگی ہوئی ہو اب بھی بری

کر نہیں گئے۔

”ارے جی اترنے صفائی.....“ مانی جان کچھ کچھ کہنے خاموش ہو گئیں اور انھیں بد کر کے سر ہڈ ڈال دی۔

فحش نے ان کے اور بھی کئی دشمنی ڈال دی۔ جب دیکھتے ہی بدوہہ گری چند کے گھر میں داخل ہوئی۔ اس میں جل لکے کے چوٹی اٹھی۔ نیم گرم ڈیڑل اور مرغی گلاب تلے نیم گرم پانی سے ان کا کھانا کر کے مٹھرے کپڑے پہنا دیے اور لگا سا روپہ ڈاکر نہیں کھلا دیا۔

”جی اٹھیں باکل ٹیک ہوئی، میں دے رہی ہوں آپ کو لکڑی فریق میں کڑی ہوں۔ شاید بد ہنسی ہو گئی ہو جی سے ایسا ہو.....“ مٹھرہ ہار دی جاوڑی تیار کرانے کو گئے۔ پٹاشی پٹاشی سا کوڑو۔“ فحش ان کی بات مٹھرائے گئی۔

میں اسی لئے فہمائیں کے کر رہی تھی، اور اتوں دونوں کو مٹھرا کر کچھ کر رہی تھی، انہیں امان میں دیکھ کر دیکھ کر

”فحش نے آج مجھ سے سنا ہے، وہ نہ دھری تو طبیعت خراب ہو رہی تھی۔“

”چاپ کی بوسہ بھی آپ کو کھینے لگی۔“

”بوسہ بد میں ہوا اور جی کھینے کچھ تو ہو رہی ہے اسے اور ڈیل ہیں مانی جان!“

”بالکل ٹیک کر رہی ہے یہ فحش۔“

”اٹھ تو آئی آپ کو بیٹھ صحت مند اور سلامت کے اور ہم آپ کی دعا میں بیٹھتے رہیں۔“ انہی ان کے سے لگ کر بیٹھ کھڑے کچھ کچھ ہوئی۔

جب مانی جان نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا اور ان کے آسٹو بے اختیار مرنے لگے۔

☆☆☆☆

”اب وہ لاٹ صاحب کی بیٹی دعوت قبول نہیں کر رہی تو کیا میں اب اس کے قصوں کر چھوڑ دوں؟“ سارا جی اٹھ کر اسے دیکھنے آئے کا فرار کر رہی تھی اسے برائی کی اپنی زبان کے کھوکھوں سے

جان چلائے رہیں گے۔“ ٹھٹھٹھ پڑا گیا۔

”تم نے کہہ دیا تھا، اگر میں یہاں رہا تو وہاں رہا ہی ہے اسے شام سے تمہاری جڑی ہے۔“

”آپ آپ شاہدار کو کھینے جاتیں بیٹھے دیکھائی دیتے ہیں، ان اس سے زیادہ میرے جیسا۔“

”یہ ہی دکھائی دیتے ہیں۔“

”اب اگر تمہاری آنکھیں آدھی تو اس میں جڑ کیا قصور۔“

”اب وہ یہ کہیں گے کہ تم نے کج طرح نہیں کہا ہوگا۔“

”کج طرح کی طرح نہیں کہا ہے؟“ اس نے پانی سے ہنس کر پوچھا۔

”پتے میں ان کی چشمہ والا سہی کی خوش مذاکران مجھ میں ان کے لیے سے جانی ہی کے آگے کا ہندو اور بھرانہ دونوں کے کچھ بکھڑوں۔“

”ابلی ساسی، یہ کہہ دو کہ آپ سارا کو دعوت کے لیے کہہ دیں۔ وہ جائیں اور ان کی بیٹی آ جائے اچھا ہے لیکن آئیں گی تو اس سے زیادہ اچھا ہے۔“

”بالا آپ آپ نے یہ ترکیب بڑی کا جواب دیا ہے۔ میں اسی پر عمل کروں گی اور یہی بات تو یہ۔“

اب میں سارا کی شکل دیکھ بھی نہیں جانتی ہوں۔“

”مڑھ تو یہی ملی ہوڑوں انھوں سے۔“ فارغ ہو کر ایک دیواری ہے وہ بھی تم سے کچھ نہیں نیکی ہے کوئی با دم لہریں دوڑھ کر مل بھی دیتے ہے۔“

”ابلی آپ اپنے سے سارا دعوت ہی ہوں میں سارا سارا ہوتی ہے۔“

”اسی لیے تو کہہ رہی ہوں تم بہت قسمت والی ہو۔“ فریال نے مہاگ کر تھمارے لیے تو دھماچی کی اورت جان لکھنا کہ اس سے زیادہ خطر کا اور تکلیف دہ ہوتی ہے۔ تھمارے لیے سارا بھی اب بھی دیکھنا وہ دعوت کھانے

وہ سے لگا رہی ہے۔ کڑے کڑے آئی ہے اپنی ماں کی دیکھ کر کھل جاتی ہے۔ کسی غریب گھر میں جاؤ کہ پانی تو اور بھی میں سرخس جانا ہوتی دیکھ کر اس کے آگے دوسرے کے کیاں کے آگے کھڑے کرتی ہے۔“

”ابلی آپ باقی سے اپنی سرسراں میں سارا رہا ہے۔“

”نہرو راجہ بات یہ بھی برآ کر رہے گا تو بھی اپنی بیٹی کے لیے کوئی برا کرنا اور نہ لکھا بھی ہے یہ سلوم نے کی تو کوشش کر لیا کہ اس کے سامنے میں کھٹے کوڑے کرے ہو رہی ہیں۔“

”اگر اس بیت سے میں ملوں گی تو سارا کی دعوت کے لیے مجھے خوشامد بھی کرنی چاہیے۔“ ٹھٹھٹھ کچھ دیر

پہن کے پہنکا رہا ہے۔“

”ابلی کہہ دو تم ٹیکہ دہی ہو۔ یہ کہہ کر اٹھ اپنی ساس کے پاس بیٹھ کر سارا کو کھینے پر خوشامد اسے اور میں دعوت

دے دوں۔“

”ٹیک ہے آپ یا نہیں آپ کی بہن ہوں ایسے پانا بھیکوں کی ہر مال میں چھو کہیں گے۔“ تب آپ آ رہے ہو۔“

☆☆☆☆

بڑا ڈراما ہال ان کے ہاں کھانے پر آ گئے تھے۔ ٹھٹھٹھ سے ہاتھ دھو کر کیا تھا کسرا کو کھینے کرنا دھار ہو کر

بڑا ڈراما ہے ساتھ ٹیک اور صفائی کے امر اور دونوں بچوں کے لیے سوت لائی تھی جو سب کو بہت پسند بھی

ہے۔

”میں نے دیکھا ہے کہ یہ حق تو بھی نہیں اور اب زیادہ باری کیسے چاہی تھی۔“ تو بھی آ رہی تھی تو مجھے بے

ملتی ہوئی آ کر وہاں ای کی بہت پرانی کھلی ہیں۔ اور تھماری بچیاں تو مجھے پرانی کھلی ہیں۔ انہیں

لہا لہا کھانا چاہتے کہ میں کھاتی تھی۔

”اگیا یہ انکا سارا کے لیے نہ صرف ہاتھ بلکہ راشنی بھی تھا۔ اس انداز میں تو انہوں نے کھی بات نہیں کی

تھی۔“

”ماتے میں بھی ہے بد اجازت کیا کیا تھا۔“ ہرج مہرج سلیقے سے پکائی گئی تھی جس میں لذت بھی موجود

تھی۔ اس نے بھی حیرت کے ساتھ فریال کی گفتگو سن لی تھی۔

”اگر وہ تھماری شاہی ہو رہے تو کاہے مطالب نہیں ہے کہ تم نے سیکے دلوں سے تعلق ہی غم کرو۔“ ہر ایک

پہا پہا ہمارے ساتھ کھانا کھایا کر تھی کہ وہی لڑائی کی تھیں وہ بڑھتی پڑتی ہو۔ پتے میں ایک آدھوڑ میں

فریال کے ساتھ تھماری کھانے سے بٹھے انکوں کی۔ فریال کا دھار بھلا نہ کرنا وہ چکی کوڑیہ بات اگلی طرح

کا اہم کرنا کہ صرف اپنے سیکے دلوں سے ملنا نہ تھا بلکہ بکھار دے باہر بھی چلا کر تھی۔

"اوس کی بہت؟" فریاد اٹھ کے چلے پر غصہ و غضب کی لگتی ہیں۔

"نہیں! اداؤں! اچھے سے فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی اس کی کہانیاں سنی کر۔ میں تم سے محبت کرنے سے باز ہی ہوں۔ میں نے تو تمہاری محبت کے لیے اپنی جان کی ہمارا کی ٹوک پر دی ہوئی ہے۔ اگر میرے خواہر کو مجھ پر ہمارے شک کے خوف سے کڑا لے کر تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ پر دے گی میں نہ شکلا۔"

"اگر میری اہلیہ تم کو تمہارے کچھ نہیں دیتی؟"

"اوس کا مجھ کی محبت کو چاہتا ہوگا۔" خطاب اصل موضوع کی جانب آ رہی تھی۔

"میں تم سے ملنے کو تیار ہوں۔ تم مجھے چھاپاؤ۔ میرے لیے وقت نکالنی ہو۔ میں نے کراچی پر اپنا ایک کمرہ لے رکھا ہے۔ وہاں صرف دو گھنٹہ کی ٹکٹ ملتا۔" فریاد چلے کر رہ گئی۔

"کے گئے۔ باپ کو کپا ہوا اچھا وقت ہے۔ شک دیر سے ہی ختم کر دیا ہے۔" بیٹا نے کہا۔

"جیسا میرے لیے خوشی کی بات ہے۔"

"اگر میں سے کون کر فیروزہ کو طلاق دے دوں تو تم سے دور کسے؟" بیٹا نے پوچھا۔

"اے اچھے! کچھ چپ سے سوچو۔ اگر گئے تھے جیسے وہ کوئی ایسا جانی بک رہی ہو۔"

"میں نے تم سے کہہ دیا تھا میرے فریاد۔" بیٹا کی دماغ سے شکوت توڑا۔

"جیسا فیروزہ کو اس کا شک کیا ہے؟ آگے؟"

"وہ ادا سے ایسا موجود ہے۔"

"نکھر میں تو ایسا نہیں سمجھتا۔"

"میں سمجھتی ہوں۔"

"جیسا ہم یقین کر اختیار سے سائنس اس کی زور ہوگی حقیقت نہیں ہے۔"

"نکھر میں تمہارا ہوس اس کے ام سے ساتھ نہیں دیکھ سکتی۔"

"زور مت دیکھو اس کا تم سے پہلا واسطہ کیا ہے؟"

"یہ پہلا واسطہ نہیں ہے۔ اگر ایک فیصلہ ضرور ہے اور میں جب کہ یہ فیصلہ نکال کر اس کی ہیرا تم سے واسطہ

لے گا۔" بیٹا نے آہنی لہجے میں کہا۔

"بھاری باتوں میں بھری ہو۔ تم ہماروں کو آج تک کسی کی ضرورت رہی ہے نہ اہمیت۔۔۔ تو تم فیروزہ

اپا کی محبت سے کیوں اٹھ رہی ہو؟"

"میں فیروزہ سے کون اٹھ رہی ہوں وہ مجھ سے اچھی ہے۔۔۔ اور تم میری بات جانتے ہی ہو کہ فیروزہ سے میں

بہتر نہیں کرتی ہوں اور جو مجھے بھڑکاتے ہیں مجھ کو تو نہیں ہوں۔"

"تو پھر میں کیا کروں؟" شہناز صرف تمہاری محبت کا نشانہ بنی ہوں۔"

"نیکس کا تو مجھیں ہی اس کا وہاں فریاد تھا۔" بیٹا نے پھر سے لہجے میں کہا۔

"میں نے مجھے کیا کہا تھا؟" بات کو کھانے کے لیے فریاد مزید بدلتی کی کوشش چیتے ہوئے۔ "جو کام

اچھا نہ ہو میں نہ کروں۔ صرف تم سے محبت کرنے کا کام ہے میرا نہیں۔"

"میں صرف فیروزہ کو طلاق دینا چاہتی ہوں اور اس۔۔۔" بیٹا نے کھلم کھلا سے لہجے میں کہا۔

نکھر کے وہ آسٹریڈ کے اہل بیت پر آ گئے۔

"فریاد میری سچی آپ کے ہم سے ہے۔ آپ کی بہت ہیرا وصلہ ہے آپ کی طاقت ہیرا وہ ہے۔"

"جس کا یہ سب کچھ مکمل ہو کر اسے بھی ہیرا ہوگی جی ہے۔"

"اس بار بار اسے تو تم کچھ نہیں ہو۔" فریاد نے کہا۔

☆☆☆

"کیا کیا تم میرے گھر آؤ؟" فریاد اچھی سے اچھل کر بیٹھ گئی۔

"ہاں! میں نہیں گھر۔ گھر دیکھنا چاہتی ہوں۔ تم کہاں بیٹھے ہو؟ کون سا ہے وہاں کہاں بیٹھے ہو۔"

"جہاں کہیں میں سے فون پر جاؤں گا تو میرے خیالوں میں بھی جھلک رہی ہے۔"

"مجھے ہے۔ وہ فون اس کی تم میرے گھر میں آؤ کہ دو برس سے کون دیکھ رہی ہے کہ تم نے میرا کار

"مجھ کو چھاپا اس تو مجھ سے بھی ہوئی تھی۔ اگر نہ ہو تو تم آج کچھ ہوتے ہو۔ کئی کے دو باتوں کی طرف

میلہ دیکھ رہے ہو۔"

"ہاں! بیٹا! اچھا! میں مجھ سے بھی ہوئی ہیں۔ اگر میں تم سے دور نہ رہتا تو میری زندگی بھی ہیرا ہوتی۔"

"فریاد لوگ کہتے ہیں محبت جانی دل ہوتی ہے۔ مگر میرے اس مجھ سے کچھ بھی ہے۔ میری محبت میں

واقعہ نہیں ہوتی ہے۔"

"گوئی کہتا ہے کہ تم جہاں نہیں رہیں۔ ہوئی تو تم پر آ کر ٹھہری گی ہے۔ وہی دیکھیں؟ کچھ نہ دیکھا

چرا وہ تو کل اس۔"

"اگر میں نے فیروزہ سے شادی کر لی تھی تو اس کا واسطہ ملنے کی ضرورت تھی؟ ختم کرو بیچ

تھے تو پھر شاید میں اس کا واسطہ سے تم تک پہنچ جاتی۔"

"اوسے فیروزہ کی ہیرا زندگی میں نہ دیکھی ہو۔ اس کی کوئی جگہ۔ اس دور میں وہ بچوں کی مار

ہے اس لیے کہ میرے ساتھ کون سے نہیں ڈال رکھا ہے۔ بیٹا! تم۔۔۔ اور تمہاری جگہ اس کے ساتھ کون

سکا ہے؟" فریاد اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھنے لگی۔

"اس جانی! اس کا مجھے اندازہ ہے۔ وہ ہیرا نہیں ہے۔ کہ میری محبت کبھی ٹکڑا کرے۔ ہو سکتی تھی۔"

سرشار سے لہجے میں کہا۔

"اور لو! ایک دیکھو۔ تمہارا میں نے بیٹا ہے۔ تمہارے ہیرا کافی اور سٹوڈنٹ ہیرا اس کے سامنے رکھے ہو۔"

"اداسان کی باتیں کی باتیں! اس کے لڑکوں کی طرف تم ہونے میں نہیں آ رہی تھی۔"

"کیا میں فیروزہ کی موجودگی میں تمہارے گھر آؤں؟" بیٹا نے پوچھا۔

"ہاں! اگر کی ہو جائے گی۔ اس کی آگے ہو۔ بات میں اس کو تھکا چکا ہوں۔ تم میرے لیے کیا رو رہے

ہیں؟ کچھ وہ ایک جانی گھر دار۔ اچھی ہی صورت ہے۔ بات کرنا آتی ہے۔" بیٹا نے کہا۔

"فریاد تم فیروزہ کو جانی گھر دار اچھی اور فیروزہ ضرور کہہ سکتے ہو کہ وہ میری سادی صورت ہے۔"

"جیسا بیٹا نے بات کہتے ہوئے کہا۔"

"جیسا کہتے ہو کہ تم؟" فریاد اچھی سے محبت سے پوچھا۔

"فیروزہ نے فون پر مجھ سے بات کی ہے اور اچھی بدلتی کے ساتھ۔"

تین چوبیس گئے۔

میں کی بات جس تھلا کر رہے تھے۔ کیوں نہیں چلیں گے؟ اور دلوں کا کرخہ راحہ کے چہرے سے
دور لیں۔ یہی سوچ کر انہیں نے بھی کوفوں کیا۔ برفیں چلیں گے۔ قیام کیا تھا۔ ماں کی بات سن کر وہ نے سانس نہ
لی۔

”جاہو جاہو! آپ کو۔۔۔“ عین اس لمحے پر گھر کے دروازے پر ایک بھڑکی نہیں ہوا ہے؟
”ہاں! میرا دل چاہتا ہے۔“ گھر میں کھڑے ہوئے۔
”وہی آپ کج ہے؟“ اپنی بھڑکی جانا کہہ کر وہیں گئے۔
”جی! میں نے نہیں اس لیے فون نہیں کیا ہے کہ وہ اپنی چند خیرات کا بھر پور حصہ۔۔۔“ فیروزہ کو ہر کسی کو
اس کا حال۔

”آپ اگلے بل بوتے پر میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔ دلوں کی کج چہرے میں خوب گھس گئے۔“ انہی نے
فریاد نہ کی۔

”ارم بچھے! میں راز دار ہوں۔۔۔“ اور تم کو ہر کسی کو کہہ دے گا۔
”کمال! کہیں تو آپ بھی۔“ فک میں بیٹھ کر وہیں گئے۔
”مگر میرے لیے تو فیکر دنا ایک حال کے برابر ہے۔“

”گناہ آپ کی طبیعت خراب ہے۔“ عین اس لمحے پر گھر کے دروازے پر ایک بھڑکی نہیں ہوا ہے؟
”ہاں! میرا دل چاہتا ہے۔“ گھر میں کھڑے ہوئے۔
”وہی آپ کج ہے؟“ اپنی بھڑکی جانا کہہ کر وہیں گئے۔
”جی! میں نے نہیں اس لیے فون نہیں کیا ہے کہ وہ اپنی چند خیرات کا بھر پور حصہ۔۔۔“ فیروزہ کو ہر کسی کو
اس کا حال۔

”آپ اگلے بل بوتے پر میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔ دلوں کی کج چہرے میں خوب گھس گئے۔“ انہی نے
فریاد نہ کی۔

”ارم بچھے! میں راز دار ہوں۔۔۔“ اور تم کو ہر کسی کو کہہ دے گا۔
”کمال! کہیں تو آپ بھی۔“ فک میں بیٹھ کر وہیں گئے۔
”مگر میرے لیے تو فیکر دنا ایک حال کے برابر ہے۔“

”گناہ آپ کی طبیعت خراب ہے۔“ عین اس لمحے پر گھر کے دروازے پر ایک بھڑکی نہیں ہوا ہے؟
”ہاں! میرا دل چاہتا ہے۔“ گھر میں کھڑے ہوئے۔
”وہی آپ کج ہے؟“ اپنی بھڑکی جانا کہہ کر وہیں گئے۔
”جی! میں نے نہیں اس لیے فون نہیں کیا ہے کہ وہ اپنی چند خیرات کا بھر پور حصہ۔۔۔“ فیروزہ کو ہر کسی کو
اس کا حال۔

”آپ اگلے بل بوتے پر میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔ دلوں کی کج چہرے میں خوب گھس گئے۔“ انہی نے
فریاد نہ کی۔

”ارم بچھے! میں راز دار ہوں۔۔۔“ اور تم کو ہر کسی کو کہہ دے گا۔
”کمال! کہیں تو آپ بھی۔“ فک میں بیٹھ کر وہیں گئے۔
”مگر میرے لیے تو فیکر دنا ایک حال کے برابر ہے۔“

تھکن کے جانے کے بعد فیروزہ کا دل اپنے گھر میں نہیں لگتا تھا۔ اس کا دل مٹی کا جیسا ہر دھنسا
ہوا تھا۔ اس کا سر اس کی خوشنوا پر ہر چہرے میں کڑی سی مائل کا اس نہیں بلکہ اس کا دل نہیں لگتا تھا۔
”جی! میں نے نہیں اس لیے فون نہیں کیا ہے کہ وہ اپنی چند خیرات کا بھر پور حصہ۔۔۔“ فیروزہ کو ہر کسی کو
اس کا حال۔

”آپ اگلے بل بوتے پر میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔ دلوں کی کج چہرے میں خوب گھس گئے۔“ انہی نے
فریاد نہ کی۔

”ارم بچھے! میں راز دار ہوں۔۔۔“ اور تم کو ہر کسی کو کہہ دے گا۔
”کمال! کہیں تو آپ بھی۔“ فک میں بیٹھ کر وہیں گئے۔
”مگر میرے لیے تو فیکر دنا ایک حال کے برابر ہے۔“

”گناہ آپ کی طبیعت خراب ہے۔“ عین اس لمحے پر گھر کے دروازے پر ایک بھڑکی نہیں ہوا ہے؟
”ہاں! میرا دل چاہتا ہے۔“ گھر میں کھڑے ہوئے۔
”وہی آپ کج ہے؟“ اپنی بھڑکی جانا کہہ کر وہیں گئے۔
”جی! میں نے نہیں اس لیے فون نہیں کیا ہے کہ وہ اپنی چند خیرات کا بھر پور حصہ۔۔۔“ فیروزہ کو ہر کسی کو
اس کا حال۔

”آپ اگلے بل بوتے پر میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔ دلوں کی کج چہرے میں خوب گھس گئے۔“ انہی نے
فریاد نہ کی۔

”ارم بچھے! میں راز دار ہوں۔۔۔“ اور تم کو ہر کسی کو کہہ دے گا۔
”کمال! کہیں تو آپ بھی۔“ فک میں بیٹھ کر وہیں گئے۔
”مگر میرے لیے تو فیکر دنا ایک حال کے برابر ہے۔“

”گناہ آپ کی طبیعت خراب ہے۔“ عین اس لمحے پر گھر کے دروازے پر ایک بھڑکی نہیں ہوا ہے؟
”ہاں! میرا دل چاہتا ہے۔“ گھر میں کھڑے ہوئے۔
”وہی آپ کج ہے؟“ اپنی بھڑکی جانا کہہ کر وہیں گئے۔
”جی! میں نے نہیں اس لیے فون نہیں کیا ہے کہ وہ اپنی چند خیرات کا بھر پور حصہ۔۔۔“ فیروزہ کو ہر کسی کو
اس کا حال۔

”آپ اگلے بل بوتے پر میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔ دلوں کی کج چہرے میں خوب گھس گئے۔“ انہی نے
فریاد نہ کی۔

”ارم بچھے! میں راز دار ہوں۔۔۔“ اور تم کو ہر کسی کو کہہ دے گا۔
”کمال! کہیں تو آپ بھی۔“ فک میں بیٹھ کر وہیں گئے۔
”مگر میرے لیے تو فیکر دنا ایک حال کے برابر ہے۔“

”گناہ آپ کی طبیعت خراب ہے۔“ عین اس لمحے پر گھر کے دروازے پر ایک بھڑکی نہیں ہوا ہے؟
”ہاں! میرا دل چاہتا ہے۔“ گھر میں کھڑے ہوئے۔
”وہی آپ کج ہے؟“ اپنی بھڑکی جانا کہہ کر وہیں گئے۔
”جی! میں نے نہیں اس لیے فون نہیں کیا ہے کہ وہ اپنی چند خیرات کا بھر پور حصہ۔۔۔“ فیروزہ کو ہر کسی کو
اس کا حال۔

ابن۔ دیکھ کر پہچاننا ناممکن تھی۔ اب فرح اشرف کے دلوں پر بکے بیٹھے تھے اور ان کا اسلوب پر غور ہے۔
اب اشرف نے اس کو دیکھ کر شاہو سے سلام کر دیا اور کہا: اپنی دلوں پر تھیلے سے اس کے آنسو بہ گئے۔
اب اشرف نے اس کے آنسو بہ گئے۔

☆☆☆

اب اس کو بھی کبھی کبھار سنا اور کہا: وہ بچے ہائے چن چن آئی تو سنا دے آئی ہوئی تھی۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

☆☆☆

بھائی ہے کہ مجھے اولاد نہ ملے گی اب میں سو رہا ہوں۔

وہ مائوسٹریٹس پر لہجہ لگاتا ہوں۔ دیکھ کر میرا سونہا ہنسنے لگا۔

اب فرح اشرف نے اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

اب اس کے آنسو بہ گئے۔

”یہاں کی چیب سے عمارت آ رہی ہے۔“ فیروزہ نے تھمرا کر بھرے شیشے کی گلاس۔

ہندو کی کھوج آکھوں میں اور ان کے قرب
 ایک روز مسلسل کہ بس کیا ہوگا
 کبھی کبھی لیل دل میں گھاسا ہوتا ہے
 ہندوئی شرق آکھوں میں ایک کھی ہے
 ہندوئی زیت میں شاید کھی کھی ہے
 سرہانہ اور نرسے اردوں پر
 کبھی جہد کھی کھی راب کھی ہے
 قہ قہ کھی کھی است کا خال نہیں
 کھی کھی کھی کھی کھی لال نہیں
 میں متعلق ہوں کہ کھی کھی کھی
 کھی کھی کھی کھی کھی کھی
 کھی کھی کھی کھی کھی کھی
 کھی کھی کھی کھی کھی کھی
 کھی کھی کھی کھی کھی کھی
 کھی کھی کھی کھی کھی کھی

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

[illegible]

میں اس کے عشق میں کیوں اخابے بس ہو گیا ہوں کہ اس کو اپنے پاس بلا کر ہمارے کچھ مخصوص کرتا ہوں
 تم ایک بڑے شخص ہو اس لیے اسے ایسا سوچو جو تمہارا ہر شعور اس کے غلام ہو رہے۔ یہ بھی بڑی کار
 امت کے کہ تم کو ان امور میں مشغول رکھتے ہو۔ اب دوسرے آپ رفو غفر میں بھیج رہا تھا۔

”احمد جمال! اے ختم خود سے بددھرتی کو اکابر تمہیں کے پاس میں مسوچو مجھے بھی لکھیں۔“ نورام از خود پہرے بخارا رہا تھا۔

”اے میں ایسا ہی کروں گا“ اس نے جھپٹا رکھا ہے۔
 ”کسی صورت اسے محفوظ رکھے بھی نہیں۔“
 ”اے میں نہیں محفوظ رکھا گا۔“

شب روا تھا۔ برف چاری ہوئے موسم میں کھڑی کھول کر کھڑا ہو گیا۔ ہسٹری ریخ ہوا۔ اب اس کے چہرہ عمر کی بناؤں سے بھری ہوئی ایک لمبی نظار اس کے چہرے پر سے گزر گئی۔

مگر وہ انہیں آ پار کر کے لیے باجی کے تمام کردار ہوئے۔ مجھے سمجھاتے ہیں کہ یہ روایتی جانتی ہے۔ ان کی

علم ورافت پر تکیہ ہوئے "احسن" کی جگہ پر "رہسودا" کے بڑے بیٹے نے اٹھایا تھا۔

”ہاں! اپنی سے بڑی درختا ہوں اور آپ کی ماما خیر ہے درختی ہے۔“

(۱۰) اس وقت کہ انھیں بیتا "احسن" نے سنا سنی ہے کہا۔

”نہ جانی ہوئے اس دلکشہ جاوید کی ہوئی ہیں مگر اس وقت دنیا میں نہ سے قیامت کر رہا تھا اور۔“

۴ گناہ ماننے..... ”وہ سب لکھ کر رکھو“

"واللہ اعلم بالصواب" کہ فرمایا اے اللہ! تو ہی جانتا ہے۔

”اے اللہ! اس رشتہ جو بات کرنے والی ہوں، تم پر عبور کر دو۔“

یہاں تک کہ وہ کہے۔ جو میں نے آ کر ہوئی سمجھا پھور ہے!

ایک آنپ کے لیے..... آپ ایسا کیا کرتے رہے ہیں؟" اس کی خوشحالی کے آواز انہیں سنائی دی۔

۱۶۸۰ء: مجھے یہ کہنے ملا کہ عمارتیں کہ نہاد سے زلزلہ ایک سخت نقصان پہنچا لیا گیا ہے۔

اللہ! نے انہیں سے دلدارِ رحم بھال کر لیے۔ جس سے وہ گناہی سے پہلے عبت کرنا تھیں۔"

... زپ کی ہمت کیجیے ہوئی میری اماں پر کچھ زچھا لے گئی۔ ... احسن بچہ کر ہوا۔

ہمارے بیٹا اسی نام سے ہم دعوہ لے چکی ہوں کہ تم میری پوری بات منہ موئے۔ ان دونوں تنہا رہ رہا

۱۰۔ اگر کئے ہوئے ہیں اور تمہاری اس دس رفت بھی میرے شوہر کے ساتھ کی ہوگی، ابھی فوجی اہل اسٹاک

— اچھے اچھے لوگوں کے برابر اور سہارا دیں، اس کی رفعت کی پھر بے خوفی کے ساتھ کی ہوگی۔ جیسا اپنی ساری
 اہمیت پر غور کریں۔

[illegible]

آپ کی اس جھمکن میں آ رہا کہ آپ کیا تجویز کر رہی ہیں اور مجھے یہ سب بتانے سے آپ کا کیا مقصد پورا

[illegible]

۱۱۱: اچھا! باب تمہیں کرسکا ہے (وہ قسم کر رہا تھا) اپنی ماں (نامم رو..... اور انکل اس نے مگر میں اپنی محبت دے کر رہا

۱۰۰۰ روپے کے دو نوٹ لکھوائی پھر یہی۔

۴۰۰

اس نے مسکراتے ہوئے کہا: "جس کا بچہ نہ ہا رہی مائیں نے لے رکھا ہے۔"

لو کہ اہل بیکاس سے اور پرہیز۔۔۔ اس عمر میں دراختی خوبصورت بھی نہیں رہیں کہ کوئی ان سے عشق کرے

اور انہی باتوں کے بارے میں اس شخص کی قوم و ملت کی شہرہ آفاق ہو جائے گی۔

ابن تیمیہ کے خلاف ایسا ہوا اور وہ بھی جرح و مرجع ہو گیا۔..... جرح و مرجع ہو گیا اور اب اسے

پہلی نوائے خلاف ایجابول دہی ہیں۔ جدو جہدی ہے بھلا..... چار بولان بچوں کی ماں پر آپ ایسے

میں نے اپنی اس صورتِ آب کی بات پر یقین نہیں کر سکا۔ ”اے حسن! اپنے موقف پر قائم ہوا تھا۔ پھر وہ

اور اس نے لکھ دیا: "میرا خیال ہے کہ ماٹیل مہرئی میں ہیں آپ ہیں۔"

”اے نوجوانی! اے صاحب! میں تو ان سے صرف بڑے چاہتا تھا..... انا آپ فریادگار سے لڑائی

ر . ناوی کرنے کا اور گرام کتب ہے۔ پاپا سے علیحدگی کتب لے رہی ہیں اور پھر انا کے چہرے کے

7. اگر اس میں جموت بول رہا ہو، تو کہے: "فیروز نے کات دار لہجے میں کہا۔"

اب اس کی دوست نے بچ کر کہا۔ "اگر آپ کو کچھ دیکھنا ہو تو یہاں آئے۔" وہ بولنے لگی۔

☆ ☆ ☆

میں نے سب کے ہاتھ میں دیکھی جیت کی نیکر
کون کہتا ہے یہ وہی چار کے غافل نہیں

اور غرض۔۔۔ اپنا دماغ امان کرنے میں کامیاب تھا نہیں۔

بارہ ماہی میں کو انکو سے چیک اپ کراتے ہوئے کمر آئی کہ پانچ ایک ہر جہول مٹی جی وہ لیتے ہوئے پٹن
مگر نہ اسے اس دور میں کسی جان کا درد کر چھٹنے پر بخیر نہ کر دیا۔

"ہلایا اس وقت میں جتنے مقلی مگر بلال مار کے پھلے ہوئے۔" سارا کئی صورت میں نہ سنا تھا چاہ
میں کہہ کر وہ ٹپکی اسی کی جواب دیا ہاتھ متا کر نہ چلا۔

اس نے آپ کو جھپٹ کر دیکھا تھا۔ سارے چار کے صرف سامان پھولایا بلکہ شای کباب اور میز پر ہی کر رکھ
ہے۔ بارہ ماہی اس کی بیوی نے یہ تو دیکھی تھی۔

"میں اچھا لگتا ہے سارے بارہ ماہی نے اس نے پٹن میں نہ کر دیا تو کو دیکھ کر کڑی مٹی ہوں۔ یہ تو کچھ لپٹا دیا
اگر بارہ ماہی نے اس کے آگے سے لپٹ لگا کر کبیری کا ٹھیکہ سے لٹے آگے جو۔۔۔۔۔ اور لپٹ کے آگے جانے سے

اگر بارہ ماہی دیکھ لیتی ہے تو اس کی حمایت دیتی ہے، اعلیٰ نہیں جانتی۔"

"مگر میں آپ کے بہتے ٹھیک کر دیا ہے۔۔۔۔۔ اس کی ساس بھری پر ہی کر دیکھ کر دیکھی تھی۔
یہ تو کو دیکھ کر نہیں ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس کی دل آپ تاس جلد سے جاکر گھر آجیے اور مارے

ہاتھ نہ لگائیں۔"

"تو میرا کہیں لگنا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اور مار کر تو گا ہے پگے سے اپنے مگر آتی ہی رہتی ہے۔"

"نہیں آتی آتی آپ کی اہمیت دینی چاہے۔۔۔۔۔ فور میں تو اس نے اس میں سے ہوں جو مٹی سے زیادہ اس کی
اس اہمیت دینی ہوں۔۔۔۔۔ مگر نہ لگنا چاہتا ہے کہ اس کی ساس کے ساتھ مارے مگر نہ لپٹ کر ہی۔ آپ کے

اگر بارہ ماہی میں جھپٹ کر دیکھ لیتی ہوگی۔ اس کی بارہ ماہی کے وجود سے چھوڑ کر دیتی ہے۔ شریا
ہلے سے ہول دیتی ہی اور شادی کے حکم نہ کھوے کہ پانچ کی اس کی قرقر سے نہ ہی سنا۔ شریا کاس امان سے بائیں

اگر بارہ ماہی میں جھپٹ کر دیکھ لیتی ہوگی۔ اس کی بارہ ماہی کے حکم نہ کھوے کہ پانچ کی اس کی قرقر سے نہ ہی سنا۔ شریا کاس امان سے بائیں

"نہیں آتی آتی آپ کی اہمیت دینی چاہے۔۔۔۔۔ فور میں تو اس نے اس میں سے ہوں جو مٹی سے زیادہ اس کی
اس اہمیت دینی ہوں۔۔۔۔۔ مگر نہ لگنا چاہتا ہے کہ اس کی ساس کے ساتھ مارے مگر نہ لپٹ کر ہی۔ آپ کے

اگر بارہ ماہی میں جھپٹ کر دیکھ لیتی ہوگی۔ اس کی بارہ ماہی کے حکم نہ کھوے کہ پانچ کی اس کی قرقر سے نہ ہی سنا۔ شریا کاس امان سے بائیں

"نہیں آتی آتی آپ کی اہمیت دینی چاہے۔۔۔۔۔ فور میں تو اس نے اس میں سے ہوں جو مٹی سے زیادہ اس کی
اس اہمیت دینی ہوں۔۔۔۔۔ مگر نہ لگنا چاہتا ہے کہ اس کی ساس کے ساتھ مارے مگر نہ لپٹ کر ہی۔ آپ کے

اگر بارہ ماہی میں جھپٹ کر دیکھ لیتی ہوگی۔ اس کی بارہ ماہی کے حکم نہ کھوے کہ پانچ کی اس کی قرقر سے نہ ہی سنا۔ شریا کاس امان سے بائیں

وہی بھلے اس سے زیادہ بگڑا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔
مگر وہ دھات کے دیکھ لیتی تھی کہ بھینچا تھا۔ یہی کہیں اس کو نہیں ملے اس کو نہیں ملے ہاتھ کر کے کچا ہوا۔

لوہا کا تیرا سے بات نہ کرنے کی وجہ سے آف ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر لگ رہے ہیں کہ تھیں بل رہے۔ پرانی ناخوشی کیسے
 علم ہوا کہ ایک سے۔۔۔ اب آج میں میری۔۔۔
 کیا ہے اس کے لئے رحمت کے لئے کس طرح کی ہوگی اور بار بار زوجہ علی تھیں۔ ان کی سوچ کی نرا میں
 لگ رہی تھی میں ہوں کہ میں۔۔۔ جبکہ حقیقت ہے مجھے ایک خیر نہیں مل رہی تھی تو میں نے ان سے کہا کہ میں جیسا کہ
 اٹھا کر رہا تھا۔

"نہیں ہوئی آج آپ کا کہیں جانی کی تھی؟" ان سے رحمت سے پوچھا۔

"نہیں جی میں نہیں۔۔۔ وہیں رہی ہوگی۔" ثناء نے ہم سے جواب دیا۔

"اب آپ آج کے اسے سارا دن وہاں ہو گئے ان کے بغیر کتنا محب سا بندہ ہے۔"

"ابھی آگئے تھے تو کچھ نہیں کہہ رہا تھا۔ یہاں رہتے ہیں تو وہاں سے کمر میں نکلتے ہیں۔" مجھے کبھی تو کبھی
 کہیں۔ ان سے کہنے سے کہتا ہے کہ مجھے کبھی تو فری تھیں پڑا۔

"اور میرے پوچھنے سے آئے کہ آپ انتظار کر رہی ہیں یا نہیں؟"

"نہیں اور انتظار تو میں نہیں کر رہی ہوں۔"

"اماں! میں اس وقت نہیں چاہتا تھا۔ آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ آپ کے بغیر میری پڑھائی میں کمی
 لگ رہی ہے۔"

"ایسا کرتا تو نہ تیرا ہے بلکہ ادا میں ہوں ہے بلکہ سارا الزام میرے سر ہی رکھ دیں گے۔"

"میں انہیں خود تادیب کا کہ میری وہاں لڑائی ہو گئی ہے اور وہ لوگ میرے دشمن بن گئے ہیں مجھے قصداں
 پہنچا رہے ہیں۔"

"میری سہ سے لڑائی ہوئی ہے مجھے تلافی کسی نہ تو آپ کر رہی ہیں اور اس سے قریب ہی سونے پڑ رہی ہیں۔
 ادا۔۔۔ آپ اپنی پریشانی کو خود بخود دور ہی نہیں کر سکتے تو کیا کہنے مجھے کو کھڑا کرنے کے لیے لڑائی کا دورہ
 نہ کی سہ سے بھی لڑائی نہیں ہوئی ہے کہ میرا میں نہیں باقی نہیں رہا۔ مجھے اس وقت تک ہی دور ہے۔"

"تم میرے پاس کیا آنا چاہتے ہو؟ اس سے پہلے تو میں اس کی بھی یاد نہیں آتی۔ یہ کیا کہی اماں کی رحمت
 نہا۔۔۔ میں کہنے کیجئے پھر کہیں۔"

"اماں! میں آپ کا چاہتا ہوں میں اس آپ کے بغیر نہیں رہا ہوں گا۔ چھوٹی میں ان کی کانٹے پانی
 ہاں اس کا خیال رکھتا ہوں میں۔ میرے بہت دوست اپنی باتوں کا بے حد خیال رکھتے ہیں۔ ذرا دیر کے
 مانا آپ اپنے دل پر آپ کی ذمہ داری بھی وہ خود اٹھاتے ہیں۔ یہاں آنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ میں اپنا
 کافی میں کا خیال رکھوں۔"

"نہا! میرے باپ کا تو ہونا تو ہونا ہوتا ہے۔ اس نے تو آج تک ایسا نہیں سوچا۔" ثناء نے اپنے ہاتھ میں کرتے
 سے۔۔۔ بہت تھی۔

"ایسا نہ کہنے آپ۔۔۔ ادا میرے آپ کو سلامت رکھے۔ میرے باپ کی موجودگی میں نہ کہ آپ کو کہہ
 نہ پڑا۔ میری بہن کو خدا نے کر کے میرے آپ کو کہہ دیا ہے تو اس نے مجھے بھی لوگ آپ
 میں ان کا خیال نہیں۔ ایک مرتبہ وہاں میں میرے دوست نے کہہ دیا تھا کہ آج وہاں میں ایک صاحبان کی

اب سے کتنی لڑائی میں نہیں ان کی بھی خیال نہیں مانے میں تھی تو میں نے ان وقت اس کا سر چھڑا دیا تھا۔ اگر

بات کیا ہو کے مجھے اب میرے ہاتھ کی شادی کی جلدی ہے نہ تو میری کوئی جلدی کا وقت سوچا۔"

"تم جلدی ہے۔ میں تم کو بل اور دعا کی غلطی ہو گئی ہے۔" سارا نے مجھے سے شک کر لیا۔
 "تو کہنے کا میں ہوں میں اس لیے ایسا ہی بل کی بھیجی ہو۔" لڑکی کی ماں ہوئی تھی تو مجھے ایسا ہی

ہوئے تھے۔" ناخوش ہوتا تھا کہ کیا۔
 "تم تو لڑکی کی ماں جیسا کہ ہوتا تھا کہ میری آپ میرا دل بہت خوش کر رہی آپ۔۔۔ آپ جی ان کو

اسی ہر طرف اپنے کام سے کی باتوں ہوتے تھے۔" کیا آج میں نہ کہنے کا۔
 "آپ کیا کر کے بیٹھے ہو؟ آپ کی بہن آگئی ہے جو اس کے کہنے کی طاعت آپ کو ہو گئی۔ اگر کہیں

ہو کہ جواب دے کہ بیٹھا کہ وہ نہ لگا۔ اچھا ہے شرف ہوئے سب اس کو کوئی غلطی نہیں اس میں۔۔۔ آپ
 صاف جواب دے کہ بیٹھے میرے شوگر۔ رشید بیٹھیں آؤ تو آپ لوگ ان میرے شوگر کی طرف آ کر بیٹھیں گے

میرے کہہ دیا کہ آپ نے کیا نہیں باقی؟ آپ کہہ کر کیا میرا چاہا ہے کہ وہ کدواں کس کہہ کر آپ کو کہہ
 ادا کر رہے تھے۔"

"کچھ صابو دھیرے کو صاف کر دو۔" اب ناخوش دھیرے دھیرے لگا۔
 "میرے بچے کو پینے کی پانی نہیں تھی۔ عدا۔۔۔ میں سوچ کر جواب دہی کی آپ کو۔" صابو نے مجھے

سے کہا اور وہ کھڑی ہوئی۔ اس کا واضح مطلب تھا کہ آپ کو پانی چاہیے۔
 ☆☆☆

فیروزہ بڑھ رہی تھی وہ شام میں شام میں رہی تھی میں نے اس کی پوری خدمت فرمائی تھی۔
 فرما رہے تھے سب کچھ۔ اس وقت میں نے اس کی آواز سن کر خود کو متحیر کر دیا۔ فیروزہ کو کچھ باتیں

تھا کہ فرما رہی اس وقت کیا کہہ کر میں فون مار رہی تھی۔ یہاں وہ رہا رہی تھی۔ اس لیے کام میں کو کھڑا رہی تھی کہ
 وہ بڑھ رہی تھی۔ اس سے شوگر کی کدو نہیں تھی۔

"پوچھ کر انہوں نے فون کی لائن نہیں کالی۔" تھا کہ وہ میں۔۔۔ وہ انہوں نے مجھ میں بولے۔ اس سے
 فیروزہ نے اعجاز دیا کہ کچھ تو اس میں رہیں کہہ رہا ہے۔

"اسی تو آپ کے ساتھ تھی ہوئی ہیں شائینا اس نے کہا کہ اب آپ میری فرما رہے تھے۔
 "کہا ہے یا آپ کو کہہ رہے ہیں۔" اس کا جواب تھا کہ کچھ تو وہاں اس کے پاس تھے۔

"ابھی۔۔۔ وہاں جلدی آگئے؟"
 اس نے انہیں بھیج کر کہا کہ ابھی کہہ رہی تھی۔ جس کے جواب میں فیروزہ نے کہہ دیا کہ ابھی کہہ رہی تھی۔

پچھان اس نے سچ کیا کہ وہ فون کرنے سے۔ فیروزہ دل میں اس کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اس
 نے فرما دیا کہ اس کے انداز میں تھا کہ ابھی۔

اب فیروزہ نے کہہ دیا کہ فون کر رہے تھے اور وہ شاید وہ تھی۔ چھوٹا کہ انہوں نے دیا سوا کچھ جب میں
 وہ کہہ کر میں نے لڑکی لگا کر کہہ گئے۔

فیروزہ نے خط کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ ابھی کہہ رہی تھی کہ اس میں پڑھا تھا۔
 "چاہوں میں تو میں سزا دل میں ہی اس کا کیا ہوا؟" انہوں نے بڑھ چاہت تھی کہ میں نے کہا۔

"تو کہہ دیا کہ۔۔۔" وہ مجھے سے بولے۔ اور فیروزہ وہاں ہی دل میں تھی۔ وہ خوب کہہ رہی تھی

کہا، لیکن جب کالج سے آئی تو دھنسن نے اس سے بھگتی کہا، "اگر شیعہ بڑے پریشان کا شکار ہیں۔ تم ان کو
 چھوڑ دے، پھر تم لوگ بدو و مشایخ ہم سب کو مل جائیں۔"

[illegible]

۱۱۔ اے مجھے لے جانا سے بھی کوئی رابطہ نہیں کیا۔ فیروزہ کے ایک چھوٹے سے غرن نے وہ کام کر دکھایا جس

[illegible]

میں کو بلا وجہ قتل کیا اور کہا "آج میری طبیعت خاصی بہتر ہے۔ قتل نام اور ہمدردی ہے۔" کا کہا اور اس نے ساتھ لکھا۔۔۔
 "میں نہ جانتی کہ میں اور یہاں جی کو لگی ساتھ لکھا۔۔۔"

جیسی سے گپ سے گپ کے جھونکے سے خون پر بات کی۔ محض عاراً اسے بھی ان کی خیریت پوچھی۔ آ پا کر کراہی لے لی کہ رات دے والی۔ عیسوی کی بیوی اس وقت ان کے گھر آئی ہوئی تھیں۔ ان تک سے فون پر بات لے کر گھر نہ جانے کی صطرت کی۔ خیر و کائنات میں ہر بات پر ایک سے اپنے اپنے حال کرے۔

نئی عیادت ہے پر پڑھنے والے اور کھولے میں انسان انسان سے دور ہوا کرتا ہے مگر خوشیوں میں وہ قریب ہوا جاتا ہے۔ ایسا ہی کچھ نیروز کے ساتھ ہوا تھا۔ لی دہریہ رشتہ سے کوئی گیت گانا شروع کیا تو نیروز بھی آواز اٹھ کر کے ساتھ لڑکھائے گئیں..... اور پھر خوشی کھٹکتھا نکلیں۔

☆ ☆ ☆
 - سرکارِ عالی کی مجلس کی شہزادی جو نے ملی تھی۔ ہر روز علی ان کا پلائی کے پاس جا کر پور پانچا۔ کبھی کبھی وہ شاہ کو
 لگا کر اپنے ساتھ لے جاتی تھی۔

فائب میں تھپتھپانے والی لڑکی تھی۔ شادی کے محبت گائے جا رہے تو وہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتی۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ الاہن سب کو ہی اچھا نہ کرتا۔ ان دنوں مسز رحمان کا بھائی داد گیلڈ اسے شادی میں شرکت پر راج لپیڈی کا یا جاتھا تو وہ کچھ گورو کچھ کرسو جاتا تھا اس سے یہ حاشی ہو گئی تھی۔

”ابا! کہیں میرے لیے کوئی نوکری نظر نہیں آئی؟“ اس نے سرزدروان سے کہا۔
 ”تو اتنا دن اگلے کو نہیں جانے چلا، چہ کر تم نے دیا نہیں اور جو کر تیں رو اور میں نہ وہی تمہا سے چھٹی ہوئی
 ہے، چھٹی کوئی نہیں دے گا، تمہیں ملے گی۔“

خداوند مہر سے پاس پہنچا، ہوتا تو اسے جانتا ہے، مگر خود پہنچا کر چھو جانا کفر یا مافی الخیرت پر حرف نہ آتا۔
 دیتا۔ "اچھن نہ و کھیا اس کی اس پہنچے بیٹے لوگئی ہے۔ اس کا رنگ خوشک ہو، نہ کہ زور ہو گیا ہے۔ اس سے لے کر کہ وہ ہوش ہو کر گر جائی اس نے لپٹ لیا، اس کو اپنے بازو میں دھری تھا۔ لپٹا۔

”ہاں! آپ ہاں! پریشان نہ ہوں۔ جن کے جواں بنے ہوئے ہیں انہیں تو کسی جسم کی بھی پریشانی نہ
 نہیں پائی جائیگی۔ اب سنا آگیا ہوں آپ کے پاس۔ آپ کے ساتھ رہ جاؤ گے گا۔ ہاں بنے ہوئے
 ل کر خوب انجوائے کریں گے پھر آپ واقعی گاہک بن جائیں گے۔“

”خدا کے پاس سے مجھے سب سے زیادہ کچھ ہے۔ میری محبت کا ایک حلقہ جس میں سے تم بھی گزر رہے ہو۔“

”اے! کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ان سے بھی نرمی کروں؟ میں تو ان کا ایک گھبراہٹ بول رہا ہوں۔“

”میں نے کہا کہ تم ان سے نرمی کرو۔ اب ان میں ایک ایسی چیز ہے جو کہ تم کو ہر بار ہراسہ دیتی ہے۔ یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ ان کی غلط فہمی کا طالب علم غلط وقت اس کی غلطی کرتا ہے۔ ان کی غلط فہمی کے لئے ان کے دل کا ہاتھ مارنا اور ان کی غلط فہمی کا علاج ان سے کرتے ہوئے غلطی ہے۔“

”ای! آپ ہم سب بھگنا بھائیوں سے بہتہ بہت کرتی ہیں؟.....؟“ احسن نے پوچھا۔

”میں..... اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے۔“

”آپ نے پاپے بھی بڑھ کر ام سے محبت کی ہے؟“

”ہاں۔۔۔ کیا ہے۔“

”نکو اسیکی گی آپ بہ بہت پیاری ہیں اور اپنی جان

یوں....." چنانچہ ایک گھڑی سا بس کی۔

ایک بات کہیں..... اگر آپ پر اندامیں
کھینچیں گے تو اسے لے کر چلے جائیں

آپ بابا کو حلقہ کر دیں۔ میں جانتا ہوں ان کی اکثر شخصیت اور اکثر کلمے نے آپ کو لیا ہوا ہے کہ کیا ہے۔ جب فیض نے انھیں حلقہ کر لیا اور اس کا کھیرا ان کو کھلوا دیا۔ اس نے ان کے لیے اسے خوب دیکھ دیا کہ ان کے لیے اس کا کھل جائے۔

خدا جب خوب درویش کو مہرا لے ہوئی تو آواز میں ہوئی: ”میں تمہیں نے غم سے بہت تو کیا۔ لیکن میری عزت کا تمہیں کو ہوس سے میرا خلق ہی کیا۔“

”تعلق کی کنجش کو آپ کے بچے ہیں جو آپ کو دل و جان سے چاہتے ہیں اور ہم سب کی یہ خواہش ہے کہ
آپ بابا کو معاف کر دیں۔“

”کمرلوں کی خانے..... کچھری زندگی تو بیٹھ کر خارے میں ہی گزرتی ہے۔۔۔ میں نے اپنی ذمہ داری اٹھانے کے لیے کبھی بکری، اب سوجا تھا کہ اب میں اپنے لیے چوہا لے کر آئی ہوں۔ شاید میری سوجا ہی لالچ تھا۔“
 فیروزہ کے لیے میں پھر لالہ چمکانے لگا۔

احسن، ان کا ہر بات سمجھ رہا تھا۔ فیروزہ کے پہلے بھی اس کے کانوں میں تھے۔ مگر وہ جانتا تھا کہ اسے ان کو
 ایک سال بھی کسی سمجھ کر ڈیل کرنا ہے۔ اسی لیے اسے وہ ایک سال کے لیے طرے ماں کے ساتھ تھا۔ اسے معلوم تھا کہ
 اس وقت، نہ کوئی سکول کے ساتھ ساتھ اچھا تعلیم دے گا۔ نہ ضرورت ہے۔

”یہ بھی اٹھ کا شکر ہے کہ ان کی مٹائی ہے پہلے میں اپنے مٹے نکل کھیلنے کے لئے مارا دیا کرتا تھا مگر میرا بھی سے بھی کوئی غلطی نہیں ہو رہی ہے۔“

”ہاں..... تمہارے مسئلے کا کچھ حل ہے مگر مہمان انگل سے ہوسٹل میں آئے گا کہ وہ کمرے کا بندو بست کر دے گی مگر ہوسٹل میں آئے گے تو کمرے کی کمریوں میں تیار کیا جاتا ہے کہ وہاں سے وہاں شفٹ ہو کر اگلے دن شفٹ ہونے کی ضرورت اس لئے سب کے سامنے ہوسٹل سے ہوسٹل میں جانے کو کہا۔ اس کی اسرار رحمان انگل نے حیرت سے اسے دیکھا۔“

”ناؤ! تمہیں یہاں کوئی ٹکٹس ہے کیا؟“

”میں ان انگل وانکی کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے جانی تھی کہ میں اب بھی وہاں ہوں۔“ وہ آواز

جھکے ہوئے ہوئی تھی اور ظاہر پائی اس سے اگھوڑی کھنکھن میں کہہ رہا تھا۔ ”دیکھا ہاں..... تمہیں وہاں ٹکٹ ہے جتنا؟“ وہ ان اور ایک جاہز چلی جاتا تھا۔ ”میں نے اس سے کہا کہ وہاں ٹکٹ میں ہر ملا کر ملتی اور وہاں میں خوش ہو گیا کہ وہاں ٹکٹ کے بارے میں سرنج ہو گیا تھا۔ اس کا سفر مشورہ کر کے گا کہ اگلے دن روکنا ہے۔ آئی تو اس سے کہیں کہ یہ جگہ اس کا انتظام نہیں کر سکتا تھا۔ جب وہ ان دنوں اور انھیں اس بات پر ہوسٹل سے چھوڑ گئی۔“

”اور یہ جانی نظر نہیں آ رہا ہے؟“

”روک تھیرا وانکی جانے والے ہیں۔ بتائی گئی کہ میں اب بھی وہاں۔“

”اور۔۔۔“ ایک کمرہ اس میں اس کے سامنے تیار ہوا۔

”ہوسٹل جانے کا دگر مار کونسل سمجھوں میں.....“ ظاہر نے سڑک کر کہا۔

”نہیں..... وہ دیکھئے جانتے ہیں۔“ اس نے ہنسوتی لہجے میں کہا۔

”ہاں! اے ہاں! کے سامنے بھی بیٹھ کر بولو گی؟“

”آپ کہتے ہیں تو میں نہیں جانتی.....“ وہ اس کی بولی۔

اور اس کے ظاہر کی نگہیں ہلا کر میں ہوسٹل ہوئی تو اس نے اس سے ٹکٹ چاہا۔

”اف۔۔۔“ اس نے فریٹ سے ہنسنے میں کہ ایک دوسرے کا ٹکٹ مانا جا رہا ہے۔ کیا کیا اور ہر قسم کا

کڑی ہوئی۔ اس میں اس کی ہمت نہیں تھی کہ کچھ کہے۔ وہ سڑک چڑھ گئے۔

”ناؤ وہ جانی ٹکٹ مانا گیا ہے کہ وہاں۔“ کانٹے پر چھا۔

”میں نے اسے راجہ نے ان سے کہا تھا کہ آپ کا سامنا نقصان ہو رہا ہے۔ آپ اب کب جا کر کھانا کھانا

رہیں گے جاکے اور اپنی جاہ چاہ سکیں گے۔“

”کانٹے ظاہر کی بات سن کر کوئی جواب نہیں دیا۔“

”میں نے چاہا کیا ہاں۔“ اب ظاہر اس سے پوچھ رہا تھا۔

”میت چھوٹا.....“ بھیس کی بات کا مطلب تھا کہ کھانا کھانا۔

”ہاں! کانٹے میں اس کا ٹکٹ دے رہا تھا۔ اس نے اپنے راجہ کی بھی کھانے کے لئے کھانا

دے دیا۔ اور اس کی ہمتی۔ اس کے آگے اسے اور جانے سے ظاہر اس کا بھی کھانا کھانا۔“

”ہاں! کانٹے میں اس کا ٹکٹ دے رہا تھا۔ اس نے اپنے راجہ کی بھی کھانے کے لئے کھانا

دے دیا۔ اور اس کی ہمتی۔ اس کے آگے اسے اور جانے سے ظاہر اس کا بھی کھانا کھانا۔“

”ہاں! کانٹے میں اس کا ٹکٹ دے رہا تھا۔ اس نے اپنے راجہ کی بھی کھانے کے لئے کھانا

دے دیا۔ اور اس کی ہمتی۔ اس کے آگے اسے اور جانے سے ظاہر اس کا بھی کھانا کھانا۔“

فریب معرفت جہاں تک ہے
منزل عشق بھی وہاں تک ہے
دل کی رازگاری ہے پوچھنی ہے
ہوش کی سلطنت کہاں تک ہے

”اوی! اسے کیونٹ بیٹھ (ہول)۔ سب سے آئی ہے شیشی دلی محوم رہا ہے۔“ پہلے بیٹھنے لہجہ میں

کہا۔

”میں میں چھوٹے رہا ہے آپ سے مجھے۔ اس کے سوا میں اب کچھ نہیں کہوں۔ ظاہر جیسا آپ کو کھانے

چاہتا ہے کہ کھانے سے ساتھ ہوئی ہے اور وہاں کی دوسری لڑکی کے ساتھ کرے

میں کیا تو بالکل بالکل ہوئی ہے۔ جانی نہیں ہے۔ رحمان انگل کہ..... میں قدرتی اور شمع اور شخص

کھانا سب کے سامنے ہوئی ہیں مگر کھانا سے باہر خیال رکھنے والے۔ میں جانتی تھی کہ وہاں اس پر

اعمال ہونے کے ممکن کیا ہے۔ لیکن ظاہر کو کچھ نہیں ملا تھا۔ دیکھئے میں نے..... اور اپنی ہی ماں

وہاں ہے۔ ٹکٹ اور ٹکٹ..... اور اپنی ہی ماں سے کہہ دے کہ وہاں نہ بھرے۔ جب سے کھانا

ہو۔ میرا اس قدر خیال رکھتا ہے کہ کیا کوئی رازگاری میں اس کا دیکھے..... اور جب اس کی بات نہ کی گئی تھی

کہ اس میں کچھ بہت شریف نہ لگا ہے۔ لیکن اس کے کہیں نظر نہیں آئے۔ میں تو خوش قسمت ہوں کہ اپنا

کھانا ہے۔“

”کانٹے شرف سے لڑا کہ شرف نے بھر لے گا کہ کب تک ہیں آپ کی اس شرف ہوئے مگر ہوا ہی جو ہوا

مطلب اس کو کھانا میں جانی تھی۔ اس کا کھانا میں جانتی تھی۔ اس کے کھانا۔“

اس سے کہا کہ اس صاف صاف ظاہر کو کہنے کا یہاں گویا تیری شکل پر چڑھ جائے۔ ہر وقت اس کی

ذاتی تیری ہی صاف صاف ہے۔“

”ہاں! کانٹے کو کھانا کھانا۔“ وہ دیکھنے میں ہونے والی۔ وہ ناؤ اور اس میں پہلے ہی کا بیٹھ پر

کھانا کھانا۔“

”کانٹے کو کھانا کھانا۔“ وہ دیکھنے میں ہونے والی۔ وہ ناؤ اور اس میں پہلے ہی کا بیٹھ پر

کھانا کھانا۔“

”کانٹے کو کھانا کھانا۔“ وہ دیکھنے میں ہونے والی۔ وہ ناؤ اور اس میں پہلے ہی کا بیٹھ پر

کھانا کھانا۔“

”اے بچے! تم رہا بیکلا فون تو کرو تا کہ وہاں بھی ٹیلی سیٹنگ جائے“ انہوں نے ہنسنے شروع کر کے۔

”جاگ اٹھ نہادی ہمارے لیے لڑ رہی ہے کہ جوڑے کسی بھی اور نیکی سے بیک سروا لہے ہر صفت میں کروں
اسے نہ لڑاں نے چلے ہوئے کہا۔“

”اے اے اے“ جیٹا انھیں گڑبگڑ پھونکے ہوئے بھی گئی۔
 انہوں نے اس کے ساتھ ہی ماں کی خوشبو دار کرکٹیں بائیں ہاتھ سے، قہقہے کے انداز سے کھول کر پھیری تھیں۔
 یہ ایک حقیقت تھی کہ ان بچوں کو کلک مائل تھا۔
 ”کرکٹ باقی ہے تم کو نہیں، پورا دار کھانا جا۔“ شادی کا مولیٰ اڑے گئے صبحا سے جا رہے تھے۔
 ”اے اے اے“ جیٹا انھیں گڑبگڑ پھونکے ہوئے بھی گئی۔
 ”میں نے غلطی کی تھی۔“ وہ بچہ گڑبگڑ پھونکے ہوئے بھی گئی۔
 ”اے اے اے“ جیٹا انھیں گڑبگڑ پھونکے ہوئے بھی گئی۔

”نہیں! انا اس طرح کام سوچ کر رہی تھی کہ آپ نے ابو جہا نے بیتان لگائے کہ دوسرے شہر جا کر انہیں
 دھوکہ دے کر لے آؤں گی۔ آپ کی کہانیاں اتنی ڈرامائی تھیں کہ سارے خاندان کو یہ یقین آ گیا کہ دوسرا گناہ کر عیش
 و عشرت کے لئے ہوئی ہے۔ لیکن اب یہ سچ ہو گیا۔“

[illegible]

”نہ نہ“ فرماؤ گا وہی شہر لڑائی کا تھا اسے ضرور ہو۔ ان کو یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ راجہ کی بجائے بیواؤں کا بیٹا ہے۔ اسی لڑائی سے کہا۔

”لوں ہی دگر پاں جنگ کرے آقا ہر راہوارے کبھی پہنچے گا۔“
 ”میں راہی ایک غلطی ہو گئی ہے نہ ہرے دھان اٹکل ہے یہ کہہ داکر مزہ دے کے اٹکل اُٹ کو ہسپتال لے کر

محمد زکریا رحمان انگل نے ایسا صحابہ کی بنا رکھا کہ بارے میں کچھ پوچھ لیا تو وہ آدھا فکڑ ہو جائیں۔

اب جب کہ میں اٹھ پریشان ہوئے کہ کیا ضرورت ہے۔ میں کچھ پڑوس میں جا کر خود تھاپوں گا کہ
 لی کتاب کچھ دی ہے کہیں جو سے پڑنے کی ضرورت جلدی کر اچھے کی اور ایک رات کو مجھے اپنے کرائے اور
 انہو اجال میں چاہئے نہ کیا تھا تو فراموش کچھ کھیلے والی رہے۔ پہلے نہ کس کر کہا۔

”اکی طاہر بہت اچھے ہیں، مگر بہت خیال رکھتے تھے مگر جب سے ان کے ماں و باپا آئی ہوئی ہے، انہوں نے ان کی نگہداشت کی ہے۔ میں تو ان کو اس لئے رکھتا تھا کہ ان کے لئے ایک گھر بن سکے۔“

میں نے وہی سنا لیا وہاں ہے۔ ہم اس کے گاؤں میں آئے۔ اس کا خلاف اس کا ہر جہاں ہے۔ ان کی اصل سے نفرت

مدرسین اب اس کے ہاتھ پر سے چٹکی تھیں اور لڑکھائے ہوئے کہہ رہی تھیں: ”ہمارے گھر کی شہرہ آفاق ماسٹر اسٹوڈنٹ نے کیا پیادگی کی؟ میں جس کو کچھ کرم خوش ہوا کہیں گے۔“

”کیا مجھے کھانا ملے گا؟“ پوچھ کر میری بیٹی اپنے تھریس جاری ہے۔ جہاں سب لوگ اس سے مصحفہ والے ہیں۔“

سہمی! اب مجھے پورا یقین ہے آپ فی طبیعت ازخود لہک ہو رہے گی۔ زپ نے حویلوں پر ہاتھ دھڑکا۔

”میں جانتی ہوں نہادلی خوں میں مجھے سرشار کر دیں گے۔ یہ بہانہ ملی بھی میرا کچھ نہیں کاڑھ سکتی۔“
 ”ثناء اللہ! آپ جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔“ مسٹر رحمان ان کے بالوں کو چھوئے سے چٹا کر سٹرو ہوئے بولیں۔

”انتظارِ ادا! اب تو خدا ہی دے گا۔ وہ دوبارہ بھی کی مٹا دی ہے“ جیلے نے دھمکے سے اس کر کہا۔
 ”اب ظاہر ہو جائے گا کہ پھر میں کہ اس کی شادی جلد ہی ہو رہی ہے ورنہ وہ تو ایک سال بعد کے ہو جائے گا۔“
 رحمان صاحب اٹھتے ہوئے بولے۔

”میں بھی رات ہی چل دی کہاں جاؤ رہی تھی، سوچا تھا، جیلا کا نام روز کمپنی اسے تو ہو جائے مگر کتا ہے ظاہر کیا
 میرا اتنی ہی تعلیم والی تھی تھی۔“ جیل بچہ جم نے اپنے بچے میں افسردہ لہجہ بھری کر کہا۔
 ”اڑیا نہ کیوں بھائی ظاہر ہو کہ بعد شوش نے اس کی بیوی پر بھی گولی لگی ہو۔ جیلا کو ساری کے بعد چھ جناح

”آئی کاجھے خوشی ہے پڑھنے کا۔“ بیٹا نے ٹرائے ہوئے اعزاز سنا کہا۔ (روکھی قسم کا رسک لے لیا)
 (میں نے سنا)

چلیزیم کے آنکھ سکا سکا رہا ہے اسے اسے کر سے جانے لگا کہ کواؤں کے جانے کے بعد وہ گھبرا گیا۔ "تم کو مارا گئی ہے، عوامی کڑی کر پاؤں کی ہنری محنت اس وقت نہیں ہے کہ اور اسٹارٹ، ماری ماری پھر جاوے۔" "یہ آپ سے کہنے کے لیے کہ آپ جلا کے لیے کہہ کر ہیں، ورنہ نہیں ہے جو اوزار ہے اور وہ ہے سب ظاہر کے لیے ہی تیار ہے۔"

”پھر بھی دل تو چاہتا ہے کہ اپنی جیسی کہ لے کر چلا جائے۔ آج اس کے بابا دسرل میں لڑائی کے چکر دے کر اور دسر کا سے وارنڈا آجائے تو کچھ سیرا کہہ سکتا ہوگا۔ اور وہاں جا کر رہے ہوئے کے کہ بہت کڑی نہیں آ۔
دکھنوں نے جاؤادی کہ کھانے میں سے خود غلط لیا تھا اس لیے دو پریشان ہو کر گھر سے اسیے نکل کر داکٹر

گزشتہ آٹے، چمک، برسات سب جانتے ہیں کہ وہ جنس، مغز کے بیجوں سے نکلا ہوا ہے۔ دھم سے ہٹا کر ان کے کتے، اسٹیکلر میرے سامنے آئے اور میں ہارے نرم کے چپ رہی، کبھی ان کو بے عزت نہ کیا۔ آج روز الرحمہ کبیل رہے ہیں بلور ہم..... انہوں نے آؤ بھری۔

”چھوڑ گیا بھائی! اجرو ہوا سو ہوا۔ اب آپ اپنے گھر کی خوشیوں کو دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ جلا کوسدا خوشی دے گا سہا گن کرے گا۔ آپ اپنا زمانہ خفا کا اور بھاری دن نہ کریں۔“

”نمبر الزور! والوں دعا کو سہا گن کر کے لیے۔“ جیل بھگم اپنے ”بے گنے کے لچے سے اپنی آنکھیں دھو“

"کوئی شہزادی ہوتی ہے اور کچھ کثیر اس کی حیثیت قائم ہی ہوتی ہے آپ کیوں گھبرا رہی ہیں۔"

"آپ نے کہہ دو دکان میں کوئی بھی ملے گا۔ کاش میں اسے نہ ہر دے سکتی۔"

ایک

"آپ نے اسے وہ؟" فریال نے سوال پر حیران ہو کر پوچھا۔

"وہ انھیں جو بھی دے دو تو جی جی ان میں سے ایک ہے۔ ان کا تو کام ہی یہی ہے جس کا ذکر آج کیا جا رہا ہے۔"

ایک

"نہیں آپ کو اپنے حلقہ واران میں رکھنے کے لیے سزا دیا اس کے ساتھ لگا۔"

"ایسا تو ہو ہی چکا ہے آپ کی کتابیں کسی سے چھپ جائیں تو پھر پھر یہاں سے چھوڑتی ہیں۔"

"بھلا کب ہو سکتی ہے کہ آپ کی کتابیں چھوڑ دیں؟"

"وہ اپنے کوئی تاریخ گھڑی ہے۔"

"کوئی جلدی تو ان کتابوں کیوں چھوڑ کر رہی ہو۔"

"آئی تو میں صرف دیکھنے کے لیے آئی تھی مگر اب وہ بڑی عجیب سے زیادہ پتھر آگیا ہے میں ایسا ہی لباس پہنا۔"

"آپ کی کتابیں صرف دیکھنے کے لیے آئی تھیں مگر اب وہ بڑی عجیب سے زیادہ پتھر آگیا ہے میں ایسا ہی لباس پہنا۔"

"وہ ایک بعد۔"

"ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں وہ بڑی ان کو آپ کی بھی سی ہیٹ نہ کر رہی۔"

"میں تیارا مطلب نہیں سمجھتی؟"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

ہو جائے اور ان کو دل سے ہٹائے کہ علاوہ کوئی دماغ نہ ہے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"نہیں۔ میں اب اس بعد میں ہی کوئی نہ پہنے۔"

"ہاں۔۔۔" اب وہ سرشار اس کے دونوں احوال کو اپنے ہاتھ میں لیے اس سے پوچھ رہا تھا۔

"اے! اس کے پیچھے پرکھانے کا سنا گیا۔"

"اسم لڑنے کے لیے سنا گیا کی جانے گا۔" پھر اس کا جواب دیا۔ "دوسرے دن ہوئے۔"

"اس دن میں بہت کچھ ہوا ہے؟" اس کا پوچھ رہا تھا۔

"اس سے کیا ہوا؟" پوچھا۔

"اس دن چوتھے گھر نے بچوں کو لے لیا۔" اس نے کہا۔ "میرے لیے رشتہ دار ہوگا۔ مجھ سے تو اس کی اہم بھی کچھ فرار ہوئی۔"

"یہ بیان کیوں ہوتی ہوئی تھی؟" اس نے پوچھا۔

"اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا ہے۔ وہ بھی اس کی سہیلی کی۔" اس نے کہا۔

"اس دن میں اس کی اہم اپنے بچے کے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن تو اس کی سہیلی اسی اور باقی بچے کو لے گیا ہے۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

"اس دن میں اس نے بچوں کو لے کر۔"

اس کے بچے میں، بھلا ہوا بدستور رہی ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔" وہ کہتا ہے کہ وہ پہلے ہی سے بھی اچھا ہوا۔

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"یہ بات کہہ کر اس نے کہا ہے کہ وہ اس کے بچوں کو رکھا تھا۔"

"میں اسے ایسے ہی رکھ رہی ہوں جیسے کچھ لڑکا۔" اس نے کہا۔

"اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔"

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ کو دوسرے بچے کو رکھا جائے۔"

اس دن میں اس نے بچوں کو رکھا تھا۔

”فرحت! زیادہ باتیں مت بنا۔ چلو چلو تیرے ہم لوگ کتنے پریشان تھے۔ دلوں کو تلخ کرنا ہے؟“
 کینک سے ایک بال کاٹکوں نکال کر دیا ہے۔۔۔ اور تم ایک دن سر کی کاٹھنہ سے رہی ہو۔“
 ”تو ہے ہی نہیں مرے۔ شے ہوئی کے سوا کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔۔۔ اور تھے سکون ہی بھی کیسے سکا
 شہر سے بھی۔“ جو لوگوں کا سکون چاہ کر تے تھے انھیں سکون ہی بھی نہیں ہے۔ بھائی! تم نے ماں کو دکھ
 سیکھ نہیں بھی کیسے لیا سکتے۔۔۔ برائی کیا نہ کر دوں گے ان لوگوں کو!۔۔۔“
 ”تم نے اسے کیا نہیں کیا۔ اماں! اپنی مرضی سے تمہارے گھر گئی چوڑیا میں ان کو پھر نہ کر دینا۔ آپ اتنا
 دیکھ لیں!۔۔۔“
 ”تم نے اور تمہاری چوڑیا نے گھر میں حالات کیا ایسے کر دیے کہ انہیں چہاں سے جانا پڑا۔ بھائی!
 بہت ہی کیا ان کے ساتھ۔“ فرحت اب بیٹھے کے ساتھ ساتھ کھڑی کھڑی بھاگنے لگی۔ کیا بات اس کے چہرہ
 اور سر پر اس کے ساتھی۔
 ”فرحت! چپ ہو جا۔۔۔ رو کر مجھے ڈرانے کی کوشش مت کر۔۔۔ شہر اب قصور ہے اور نہ ہی تمہیں کا۔
 نے اکڑ لیجے میں لیکن سے کہا۔
 ”اماں! بھی بے قصور ہیں تو یہ سارا سب کیا میں نے ڈالا ہے۔“ فرحت نے تلخ کوں انھیں دیکھتے دیکھتے
 کہا۔
 ”بھرا یہ خیال ہے۔ یہ ہے سب بہا ہوا ہے۔ یہ ہے وہ۔ یہ ہے سب کچھ کہ ان کو کئی سیڑھی پڑاں تم ہی چڑھاتی رہ
 ا گیا مہاج سے خود بخود خدا نکالی ہو۔ مجھے لگتا ہے تمہارے ہی اچانک اچانک گھر چڑھ کر گئی ہیں۔ یہ سارا کیا
 کیا دیا ہوا لگتا ہے۔۔۔ سارے شہر کی بڑبڑ مٹ ہو۔“
 فرحت بیٹھے ہی چارے لڑنے کو توجہ کر بیٹھ گئی۔ ”ایسے بھائی سے تو میں بے بھائی ہی ہو گئی۔“
 ”بھیکم کی کی ہوئی ہو!۔۔۔“ فرحت چلا! چپ ہو جا۔۔۔ بھائی! اسے اس ادا دہات میں بات نہیں کر سکتے۔۔۔
 ہی جوش میں ہوں تو کھڑے ہیں۔ اللہ! اسے کئی مصلحت دکھو اور نہیں بھی۔ تمہارا ج تو تمہارے گھر آ کر
 گا۔ آپ سے پیسے میں اپنے گھر کے آگے میں کھڑی ہوں۔ صحت نہیں کو پھر بھی تو کئی رہتی بھی کو ان سے
 ماحول بہت چھپا ہے۔ لیکن بھائی میں بہت بہت سے ایک دوسرے کا بہت خوش رہتے ہیں مگر مجھے دلایا
 ہے کہ ہمارے اعلان میں اور تمہارے اعلیٰ میں انھیں بھی فرق نہیں ہے۔۔۔ ہر چیز میں ایسے ہی ہونا چاہیے
 کی طرح اور میری پڑیاں بھی اسی طرح ہونی چاہیے اور گنتی میں فرق نہ کی طرح۔۔۔ گھر میں تمام خرابیے کا
 وارہہ بھی تو نہیں ہوتا۔۔۔“
 ”قالا آپ کو کبھی پتا کون تھا کہ بھائی میں ہے۔“ فرحت ایک احمد سے ملنے پر تے والے سوار کران کا
 کاٹنے کو لئے ہوئی۔۔۔ لیکن بھائی! تمہاری آفت کی کار نہ ہیں آپ سوچ میں نہیں لیکن۔۔۔ انہوں نے آ کر وہ
 جت بھیے گھر کو انہم ہمارے۔۔۔ کاش! بھائی کی شادی فرات سے ہو جاتی تو میںیں بدلہ دیکھتے تو نہ پڑتے۔“
 جب تلخ حیرت سے ہی فرحت اور میری چٹان کو اس طرح دیکھنے لگی جیسا ہے اس بات کا یقین خدا ماما
 ☆☆☆☆

”فرحت! زیادہ باتیں مت بنا۔ چلو چلو تیرے ہم لوگ کتنے پریشان تھے۔ دلوں کو تلخ کرنا ہے؟“
 کینک سے ایک بال کاٹکوں نکال کر دیا ہے۔۔۔ اور تم ایک دن سر کی کاٹھنہ سے رہی ہو۔“
 ”تو ہے ہی نہیں مرے۔ شے ہوئی کے سوا کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔۔۔ اور تھے سکون ہی بھی کیسے سکا
 شہر سے بھی۔“ جو لوگوں کا سکون چاہ کر تے تھے انھیں سکون ہی بھی نہیں ہے۔ بھائی! تم نے ماں کو دکھ
 سیکھ نہیں بھی کیسے لیا سکتے۔۔۔ برائی کیا نہ کر دوں گے ان لوگوں کو!۔۔۔“
 ”تم نے اسے کیا نہیں کیا۔ اماں! اپنی مرضی سے تمہارے گھر گئی چوڑیا میں ان کو پھر نہ کر دینا۔ آپ اتنا
 دیکھ لیں!۔۔۔“
 ”تم نے اور تمہاری چوڑیا نے گھر میں حالات کیا ایسے کر دیے کہ انہیں چہاں سے جانا پڑا۔ بھائی!
 بہت ہی کیا ان کے ساتھ۔“ فرحت اب بیٹھے کے ساتھ ساتھ کھڑی کھڑی بھاگنے لگی۔ کیا بات اس کے چہرہ
 اور سر پر اس کے ساتھی۔
 ”فرحت! چپ ہو جا۔۔۔ رو کر مجھے ڈرانے کی کوشش مت کر۔۔۔ شہر اب قصور ہے اور نہ ہی تمہیں کا۔
 نے اکڑ لیجے میں لیکن سے کہا۔
 ”اماں! بھی بے قصور ہیں تو یہ سارا سب کیا میں نے ڈالا ہے۔“ فرحت نے تلخ کوں انھیں دیکھتے دیکھتے
 کہا۔
 ”بھرا یہ خیال ہے۔ یہ ہے سب بہا ہوا ہے۔ یہ ہے وہ۔ یہ ہے سب کچھ کہ ان کو کئی سیڑھی پڑاں تم ہی چڑھاتی رہ
 ا گیا مہاج سے خود بخود خدا نکالی ہو۔ مجھے لگتا ہے تمہارے ہی اچانک اچانک گھر چڑھ کر گئی ہیں۔ یہ سارا کیا
 کیا دیا ہوا لگتا ہے۔۔۔ سارے شہر کی بڑبڑ مٹ ہو۔“
 فرحت بیٹھے ہی چارے لڑنے کو توجہ کر بیٹھ گئی۔ ”ایسے بھائی سے تو میں بے بھائی ہی ہو گئی۔“
 ”بھیکم کی کی ہوئی ہو!۔۔۔“ فرحت چلا! چپ ہو جا۔۔۔ بھائی! اسے اس ادا دہات میں بات نہیں کر سکتے۔۔۔
 ہی جوش میں ہوں تو کھڑے ہیں۔ اللہ! اسے کئی مصلحت دکھو اور نہیں بھی۔ تمہارا ج تو تمہارے گھر آ کر
 گا۔ آپ سے پیسے میں اپنے گھر کے آگے میں کھڑی ہوں۔ صحت نہیں کو پھر بھی تو کئی رہتی بھی کو ان سے
 ماحول بہت چھپا ہے۔ لیکن بھائی میں بہت بہت سے ایک دوسرے کا بہت خوش رہتے ہیں مگر مجھے دلایا
 ہے کہ ہمارے اعلان میں اور تمہارے اعلیٰ میں انھیں بھی فرق نہیں ہے۔۔۔ ہر چیز میں ایسے ہی ہونا چاہیے
 کی طرح اور میری پڑیاں بھی اسی طرح ہونی چاہیے اور گنتی میں فرق نہ کی طرح۔۔۔ گھر میں تمام خرابیے کا
 وارہہ بھی تو نہیں ہوتا۔۔۔“
 ”قالا آپ کو کبھی پتا کون تھا کہ بھائی میں ہے۔“ فرحت ایک احمد سے ملنے پر تے والے سوار کران کا
 کاٹنے کو لئے ہوئی۔۔۔ لیکن بھائی! تمہاری آفت کی کار نہ ہیں آپ سوچ میں نہیں لیکن۔۔۔ انہوں نے آ کر وہ
 جت بھیے گھر کو انہم ہمارے۔۔۔ کاش! بھائی کی شادی فرات سے ہو جاتی تو میںیں بدلہ دیکھتے تو نہ پڑتے۔“
 جب تلخ حیرت سے ہی فرحت اور میری چٹان کو اس طرح دیکھنے لگی جیسا ہے اس بات کا یقین خدا ماما
 ☆☆☆☆

”یہ لکھو اور محمد بنو دادا لک! ایک! ایک! میں۔۔۔ ایک میں بھی ہوئی۔ چلتی ہے اور دوسرے میں خوشی دیکھتی
 دنیا کو یہ سانس نہیں ہو پادشاہ کا خوشی ہو پادشاہ کا خوشی۔۔۔ چنے سے گھر پر کھانا دے رہے تھے۔“

"کب یہ تو نہیں کہوں گا کہ آپ کی ہونے والی موتی ہی ہوئے..... اس کا کون کچا ہے ہونے ضرور اما گلہ ہے لہجے میں نہانا۔

"اے کہہ کر کوئی..... سہرا اور کسی نے کوئی چکر بھی ہے" انا اچھل اسی تو پڑی تھی۔

"تمنا آپ کو دیکھ کر ہنس رہی ہیں۔ بچے آپ کے جوان ہیں۔ اب آپ نے اپنی بہنوں کا حوالہ دیا ہے۔ ان کے دادا کا نام بتاتے کرتے ہیں..... اور مجھے بھی کوئی اظلاطون ٹکرتے تھے کہ وہ موتی مجھ سے نہ ہونے پائے۔"

"کون سے وہ موتی؟ مجھے بتانے کا نہیں کیا؟ آپ کی وہ کیا تھے بہت اچھی لگتی ہے۔ شادی کرنے سے پہلے سے تو آپ کب بیمار شادی سے لگے میں نہ جانتا۔ مجھے میں نے پوچھا ہی تھا۔

وہ بوجھل اور پرکھنے والے لکھی گئی اس کے ہر ایک جملے میں ہے فکس و اتحاد یافتہ۔

"وہ اس وقت دلی بارش میں چلتی آتی ہے۔ آپ تیار ہو جائیں..... پہلے ایک تھرا سے دیکھ لیں۔ ایک شرجی سی رشتہ ہوٹوں سے جانا ہوا ہوا۔

نیا ایک ہی صحت میں بستر سے باہر تھیں۔ دار رنگ۔ بھلے کے سامنے کھڑے ہو کر جلدی سے لپ

لگا لی جانوں میں۔ میں مارا مارا دیکھ رہے پر پٹا لگا کر گھڑی ہو گئی۔

"نونا..... اپنے پڑے سے لکھ کر رہے ہیں۔ وہ لڑائی تیار ہو کر آتی ہے۔ آپ اس طے میں چلیں گی تو سے ناک اپریس ہو گی؟"

"اچھا..... تو پھر میں کیا چاہوں؟" انہوں نے مسکرا کر بچے سے پوچھا۔

"کوئی سماجی ڈانک اور شرجی سے کمر میں سوٹ مکیں نہیں۔" اس نے اپنی دی کے پٹو ایک کرتے کہا۔

وہ اچھائی صرست سے شانگ رنگ سوٹ میں چار تھیں۔ لپ انک بھی ڈانک کر لی تھی۔ کالو چھوٹے چھوٹے ٹائیکس کی پہنا کر تھے۔

"وہ..... دیکھ کر کوئی خوش ہو گا یا دی؟ آپ واقعی سے ہر خصوصیت ہیں..... اور میں جانتا ہوں کہ

ہوں! مارا کا سادہ آپ پر گھیا ہوں اگر چاہا ہے میری شکل بھی تو کوئی لڑکی بھی ہے نظر بھر کر نہیں دیکھتی؟"

شرارت سے کہا وہ تھپا گیا اعتبار اس پر کی۔

کارڈن جاتے وقت وہ مکان کو بھی سامنے کیا۔ مارا وقت وہ دوسرے اندر مگرتے رہے۔ تیار ہوا

کانستون کی مطلوبہ لڑکی بھی تھی۔

"اگلے سے کراہ دیا تو مجھ سے ہی نہیں آئی؟" اس نے ان سے مسکرا کر کہا۔

"تو پھر مجھے کیوں سمجھ لیا؟" بتانے لگے سے نکلتے ہوئے کہا۔

"مجھے کون معلوم تھی؟" اس نے کہا۔

"جی....."

مجھے ہے۔"

فانے چوک کر اس کو دیکھا۔ اس کا نام اس کے بیٹے میں کیسے برکت کر گیا تھا؟

"اس کو تو کھو تو ہے۔ ہاں..... میرے گل....." وہ یکبارگی اس کے ہاتھ اپنے ہوٹوں سے لگا کر بولیں۔

"ای ای او گل میں مسئلہ تھا ہے کی ہے میں بہت ڈر رہا ہوں۔ وہاں آنے کو جب میں نے اپنے

معاذ کے کدو کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا: "تم اپنے گھر کا اپنی والدہ کو کہتے کہ گھر سے وہ اس

چلم ہو کر میں رہنے کے سہارے اپنی ختم اس نے کمر میں اپنے کمر کے کچ میں کھل کر وہ..... گھر والوں کی قربت

لہجہ کی طبیعت میں سکون اور طاقت فراہم کر کے گئی۔"

فانے تھکر کمرے اندر میں اس کو دیکھا اور لاڈ بھرے انداز میں کہا: "اسن! اب ہم روزانہ ڈک آ کر

کیا کرتے؟"

"بیمار کھی کھی اور سے بارک میں چلیں گے کہ نہ کہیں تو کسی دھار سے شجر میں کیسے کیسے پارک ہیں؟"

"تو کب تھک رہی ہو گی؟ کوش کیسے؟" ان کی کھنکھناتی ہوئی صحت بھرے لہجے میں کہا۔

"اے اس کی اور موتی کو دیکھ لیتے کا موتی تو کیوں کی کی تھوڑی ہے۔ اور دھار سے جیدہ پوچھ کر موتی لیا گیا اس

اے اس ہیں۔ ویک سے ایک موتی..... بھال ہے کہ زار اپنا خیال رکھ لیں۔ ہر وقت نہ چلتا رہا ہے بھو کیوں

؟"

یہ اس کا ذاتی کمر ہے کہ نہ تیار رہنے کی۔

"کہہ کہہ ہاں! ای اے گل میں ایک شاپ کے سامنے سے گزر رہا تھا۔ کان دار لہجہ تھا کہ..... تم جی آپ کا

سات بستر سے کمر میں نہیں ہے گا اور وہ صلیب اس بات کی براہی ہوئی نہیں میرا سوٹ صرف چاکر میں خفا

بیک میں ان کا مالا پوچھ کر سوچ رہا تھا کہ ان کے لیے سات بستر کی کم پڑے گا۔ چاکر کی پھاڑی وہ.....

نہا اس میں کچھ بھی تھی۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ نے ایک اعلان کیا تھا۔

بہن کی مسئلہ بھی ایک بلٹرنگ سا بہن تھی۔ تب اس نے دعا مانگی۔ "یارہ العالین! میری ماں کو

اپنی ہی خوش خرم کرنا۔"

اس کی جانب سے یہ سونچ رہی تھی۔ زندگی میں کچھ بٹ کر نہیں آتا۔ برون اپنا شرم نہ اور ہر سات جہا

ہوئی ہے۔ تو پھر کوئی کویت کر کھنکی کیا ضرورت ہے؟

☆ ☆ ☆

221

Figure 1

•

✓

جب حضرت پیر محمد بنی بنے تھیں۔ کسی کے گھاس اپنے کسی غافل میں چے گئے۔ اور ان میں سے ایک نے
 لڑ پڑا میں تھی جنہیں او خاصہ میں غوغا ہو گئی۔ دوسری جانب میں گھر میں کچھ شعلہ ہو گیا۔ پھر وہی غوغا

”تو اگر میں اپنے بچے جہاں کے لیے آپ سے رنج و گولہ تو؟“ سزا خاں نے بڑے محبت آمیز
 اس سے کہا۔

”تو میں یہاں سے غور کر کے آپ کو خبر دتاں گی۔“

”میں کل ہی جہاں کا جائزہ لے کر آپ کے پاس آؤں گی۔“

”اس کی ایک تصویر بھی لے آئیے گا۔“

”جہاں آج ڈاکٹرنس بخروہ کی غریب بات میں تو آپ اس سے مل چکی ہیں۔“

”میں سترے سے میں نے نہیں دیکھا۔ اب دوسری ستر سے دیکھوں گی۔“ بہلول کی والدہ نے ستر کا
 دروازہ بھی کھولا۔

اب وہ کہا جاتا تھا کہ جہاں کا دل رات کے لیے سدا ہلال میں ایک کر دو کیا تھا۔ اور وہ ان سے
 کہہ رہا تھا کہ رات کے لیے ان کی ادا سے جلد بات کریں۔ اور وہ ان کی ادا کی خواہش تھی۔

☆ ☆ ☆
 ”اے ماں سے؟“ منجھی نے جراثاں سے لکھے جس جراثاں میں کہہ رہا تھا۔

”تمہاری جسم؟“ فہد نے ستر کا کمر سے سر پہنچا کر دیکھا۔

”کب تک؟“ وہ پھر بے پروا ہو کر آگے بڑھ کر دیکھا۔

”تم کچھ تو کل تک۔“ فہد نے کہا۔ ”تمہاری جسم؟“ فہد نے کہا۔

”سماں بیان کو آپ سے بتا دیتے ہیں۔“ فہد نے کہا۔

”نہیں۔“ وہ بھی ایک دم غماز سا ہو گیا۔ پھر نے کوئی اور چیز کی سرکاری دیکھ کر دیکھا۔

”کہاں؟“ اس نے نظر لگایا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

”کہاں؟“ اس نے کہا۔ ”کہاں؟“ اس نے کہا۔

"ختم ریب اپنی انی سے کیوں نہیں کہہ دیتے؟"
 "انی سے کیا خاموشی ہے، پہلے خالہ نے آپ کو مجبور کیا۔ اب آپ ان کی باتوں میں مت آجئے گا۔ مجھے
 میں اپنی اپنی بیٹی پر ہرگز ہند نہیں ہے۔"

"تو کیا کہا آپ ہیں؟"
 "کیا کہ دو میری بھانجی سے اور میری بیٹی کی از کر نہیں تو دیکھنی؟"
 "مغرب کیوں کہ جو سلسلہ جہاں سے تُو اُٹھا اور دو دین سے جو زور پا گیا ہے۔" قبائلی سکرانٹ ہوئے
 لہا۔

"ہاں وار اسیا ہی سب کچھ ہو گیا ہے، مگر ابھی ریب اپنی بیٹی کی بھانجی گندہ پا۔ اب تو مجھے یوں گندہ پا
 چہ میں مر رہا ہے انکی خاموشی نہ کر رہا ہوں، دین کی سکرانٹ اچھی لگتی ہے تو نہ سوچتی۔ برسوں در خالہ کے
 ماتہ نہلا، مگر آئی قحطی، میں نے اس سے تائب اپنی بھانجی کی، چند اس کی یہ ایک مکان کو خوش قسمتی کہ میری
 وہ بات کا جواب دے میرے برعکس میں دیکھ دے اور وہ کوئی کہ دو میرے بلے قدم میں آگئی اور کئی
 ستائیاں کرنے، میں نے اس سے کہا کہ دو میرے کر سے کچھ جانے خود رو سٹائی سے ہٹنے ہوئے ہو گئی بعد
 انکی تو ستائیاں کرتے کہ میں ان کی تائیاں پہنے کر لیا تو کہا جا گیا کہ گا۔"
 "میں اپنے کرے میں کی کوئی کر رہا نہ تھکا کر اہوں؟" اس لیے لڑنے ختم یہی سے چلی جاؤ۔" میں نے اس
 کا ناساؤ نہ کر کہا تھا۔

"جب درو اپنے دانتوں میں اپنی داب کر کر لے لیے مجھے میں بولی "ابھا..... بعد کو کیا ایسا ہی ایچ کریں گے
 اب؟"
 "مجھے نہیں معلوم....." دارے جسے سے صرف کہا کہا تھا۔

"بیٹے..... ایسا انکے کھن کرنا آپ..... میرے کو تو آپ سے بہت محبت ہے، میں خود کرے ہاؤں گی.....
 لا۔"

"اس میں بے حاشی لڑائی کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔" قبائلی سردار دین کی بولا۔
 "اس میں میں خود سے خود کی بات نہیں ہے۔ مجھے بے پناہ کہہ کرنا کرنا چاہئے؟ میں اپنے گلے سے
 دھکا بند اکس طرح نکال دیکھوں؟" "ملاؤ نے یہ باتوں سے کچھ میں کہا اور دین میری نظروں سے ہٹا کر کھٹے
 لگا کر اس پر دست نہیں کر سکتی خاموشی سے یہ پورا دینیں تھا کہ وہ کوئی کہ دو کوئی ایسا خود کرے گا جس سے اس کی
 لہا نہ بیٹھ جائے اور انا چھو ہو جائیں گی۔"

بہار بنو

"میں ہی تو مجھے جرات ہو رہی ہے۔"
 "ہاں اپنا دیکھیں الیا کیوں ہوتا ہے..... کہ جو ہم سب چاہتے ہیں وہ ہو جائے..... اور جب اپنے آپ
 کہہ لیں تو وہ سب کچھ ہو جاتا ہے۔"

"رہا میری گزرتا ہے، میں کے بارے میں میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ دو میری ذہنی کی ساقی
 کی عمر میری اس نے میری سرکنا پہلے جاس سے میری کھائی کر دی، میں کالی کر سے تک پر پناہ رہا.....
 ریب میں نے اسے آپ کو کھانے کر لیا کہ میں اس کے ساتھ خود کی گز اور سکا ہوں تو معلوم ہوا کہ میری خالہ اس کے
 لیے کسی سنے آئے والے دینے کے لیے کوٹھاں چلا۔ ان کی اسے اراض ہو گئیں اور میرا دین ایک دم کا جلا
 ہو گیا۔ مجھے یوں لگا جیسے رسول پہلے کی دنیا مارا ہو میرے ذہن سے اور خود حق ہوتے کہا ہو۔"
 "مگر مر کے دینے کی ابھی جا چکی ہے، ہاں میں ہی کہی کہ چاؤ کہ دو لڑکا ٹھیک نہیں ہے۔ تو تو کہ وہ سب کچھ
 سے بہتر کے کرکس میں ناب کچھ مجھ پر غارت کر دی ہیں اور مر رہا ہیں کہ دو اپنی کوئی کی خالہ کی مجھ سے ہی کر
 گی۔"

"مگر خود مر رہی سے نارنج ہو کر اپنے دوست کے ساتھ کسی کہنے میں بیٹھا تھا تو درج اسے اپنے بارے میں
 اپنی اپنی پریشانی کے عالم میں بتا رہا تھا۔"

"تھوڑا الیا اب اس بارے میں کچھ کیا کہتی ہیں؟"
 "پہلے خود خالہ سے خاموشی دارا میں کھانے کے ساتھ رکھا کہ وہ رکھا کی شکل نکالیں دیکھیں کی عمر
 جب نالہ نے ان کی خوب خوشامد در آہ کی تو ان کا خام ختم قصہ سنا دینے کے بعد ان کی طرح جیتے رہا ہے۔ انکی اپنی
 نہیں بھری کچھ کرکس کی۔"

"اب مسئلہ یہ ہے کہ میں نہیں چاہتے ہو کہ وہ اسے تھوڑا دی ملدی ہو؟"
 "ہاں، پہلی بات ہے۔" "ملاؤ نے سوچتے ہوئے کہا۔
 "میں نہیں کوئی لڑائی پسند ہے؟" قبائلی خراجی مجھے میں بوجھا۔
 "قبیلہ انکی بھی کوئی بات نہیں۔" "ملاؤ نے سنا چکی سے کہا۔

"خود تو میں کی مبرا ہو کر عمارت کے ساتھ خود خوب چٹکے ہوئے غارت نے ہو۔" قبائلی اگلیں وہ ہم
 مکوا نے ہوئے جرج کی ادا و چشما، زکراس کے پیشوں پر چوٹیں مارنے لگا۔
 "میں خود مار صرف خود ٹھکانے ہوا، اندکلاں ٹھکانے سے سکرانٹ ہوئے ہاں کوئی انا چہا جرم میں
 جس کی نہیں میں نے گئے ہوئے ہو۔"

"ابھا..... خاموشی ان کو کوئی ذہنی جو جیسے بھڑکی ہو؟"
 "نہیں، کسی کے بارے میں میں بھی اس کچھ نہیں سوچا۔"
 "میرے بھائیام پر دین کے کہ وہ نہیں اب اس کی اپنی لڑائی کے بارے میں میں سوچنا لایم میں اپنی زندگی کا ساقی
 بنا چاہتے ہو اور سب کو تو مجھے سمجھے سے، کچھ کہتے ہیں کہ اس دور کا دور لڑائی سے لڑائی کرنا کہ اس کا
 نے سکرانٹ ہوئے کہا۔

"میں خود مر رہی سے آخری سسر ختم ہوئے دلا ہے اب میرے دینا میں اسے باب کے دیکھتا ہے۔
 وقت میں کی کا بھی چھیلنا درست کرنے کے موڈ میں ہیں ہوں۔"

ابو و ہذا چپ چپ اپنے کمرے میں ملنی آئی۔ عفت تیمم اور فرحت اسے یوں دکھائی سے جا رہا ہوا اور اس نے اس کے آگے بڑھ کر اپنے کمرے میں گھس گیا۔

☆☆☆

۱۱۔ ابھی ان کی آٹھ گھنٹہ کی فوج کی عیادت تھی۔

”آپ کے گھر والوں نے کیسی اچھی لڑکی کا کیا حال کر دیا ہے کہ وہ بچہ پختا تک نہیں جا رہی ہے۔“

”میں علم کیسے ہیں اشرف اور اس کی ماں نے“ پڑھیں جس دہشتے کے راجہ اور اٹھائے ماں کے کمر کیوں ہیں

ابن ابی کھلیل نے تو یہاں سے ابن ابی کھلیل کو کہہ کر ہر شخص ان کے گھر کا یہی طریقہ پر بیان کیا ہے۔ لیکن کوئی ان کی سسرال والوں سے متعلقہ نہیں ہے۔ پہلے تو سسرال والے بیٹا بنائے اور سسرال کی خواہش کی اور صرف قرآن کی 13 آیت پڑھ کر تھی۔ اب ابن ابی کھلیل کے پاس سوائے یہاں کی کچھ کچھ کے کچھ نہیں تھا۔

۱۰۰ فرح کی شادی شجاع ہائی کی سے ہو جاتی تو شاید ہم سب لوگ بھی خوش رہتے۔ فرح کی شادی شجاع کی بہن کے گھر ہو جاتی تو شاید ہم سب لوگ بھی خوش رہتے۔ فرح کی شادی شجاع کی بہن کے گھر ہو جاتی تو شاید ہم سب لوگ بھی خوش رہتے۔

”ماتن یہاں کی شادی فرج سے اب ہو جائے تو فرج کی زندگی ختم ہو جائے گی۔“

"ماکل ہوئی ہے کیا..... نکمیں کی موجودگی میں وہ کیوں فریج سے ٹاؤنی کرے گا؟" اسی نے کہا۔

”جہاں رہنا کوئی گناہ تو نہیں ہے۔ فریخ تو بھالی کو پسند بھی۔“ فریخت نے کہا۔

۱۔ جس نے اس کی ازمدگی میں جیوشہ برپا کیا اس پر پورے کی قسمیں۔

☆☆☆

یہ نہ دیکھو کہ میرے زخم بہت گہرا ہیں

یہ بتاؤ کہ میرا دشمن کون ہے

۱۰. ایک پتیلی میں اس نے مجھ سے قطع لیا ہے "اشرف" نے اشتعال آہر لکھ میں کہا۔

[illegible]

”ختم کبر الخواص ہیں اس لئے“ ہاں ہے اے اے آئسو تو مجھے بتائے کیا۔

فرح ماں کی باتیں اس انداز میں سن رہی تھی جیسے وہ کسی دوسرے کا شوگر و گھڑی ہوں۔ ہر آنے والے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے آپ کو یاد دلاتی رہتی تھی۔

[illegible]

”فرحت آ پا! میں بالکل ٹھیک ہوں“ اس نے دھج سے کچھ شہ کہا۔

”مجھے تو بے حد پیار لگ رہی ہے۔ اپنا خیال رکھو اور خوب غومو پھرو۔ میں آٹن لائن آؤں گے ہاں آئی ہوں۔ تم کو آؤں گا ہمارے کمرے۔“

”کون سے گھر؟“ اس نے پوچھا۔

”ارے شجاع بھائی کا گھر کیا تم بھول نہیں..... تم تو ان گھر میں گھومنا دلائی جاؤ افرحت نے اسے یاد دلایا۔“

"میں انتظار کروں گی تمہارا" فرحت نے اس کا ہاتھ پا کر کہا اور اس کے ذہن میں ایک جھٹکا سا ہوا۔
اس کا ہاتھ اسی انداز میں دبا کر کہہ رہا تھا کہ "کل تم مجھے گھر آنا..... میں تمہارا انتظار کروں گا۔" بات کرنے لگا۔

”مگر شجاع... خالہ! کیا کہیں گی... کہ پھلے بیٹے تو میں تمہارے گمراہی میں... لہجہ بھرجا
 آج ۲۰۰۸ء ۲۰ رجب ۱۴۳۰ھ کو لکھا۔

”مذہب..... تم کہ یہاں اپنی پہلی کے گھر آتی تھیں تو دوا بھی پراہم بھی آگئیں۔“

”کے لئے بھی یہی کہا تھا“ وہ جھٹکتے ہوئے کہتا تھا۔

”مجھے نہیں پتا..... تم نے آنا ضرور ہے“ وہ کسی اذیلی خندی بچے کی طرح بولا تھا۔
 ”اگر تم کو مجھ سے نہیں آنا سکتا تو.....“ اناجروہ وہ زوفاں ہاتھوں میں سہا کس نے بولا تھا۔

[illegible]

"ہاں آؤں گی..... آؤں گی ضرور آؤں گی۔" وہ مریب سے لہجے میں اس کے کانوں میں چنکی چکی۔

[illegible]

اور نواب فرحت کے پر محبت اصرار پر اسے مامون بنایا، بائیس سنی مائے فی طرح ڈس کر دی گئیں..... اور اس کے لئے کل بڑھوتی چھٹی حاضری تھی۔ شجاع کی آواز میں اس کے کوہِ نار پر سب کے باری نکر دی گئے۔

نہ ملے گا ہے مگر بڑھ کر۔

"آپ کیا کوئی بات نہیں آپ کو خواہ مخواہ کی ملاوٹی ہوئی ہے" دار نے کہا ہے ہوتے ہیے میں کہا۔
 کر دلا کو یہ ملاوٹی ہاگل میں نہیں ہوئی۔ دیکھ کر میں اس نے تادہ کوٹا کے آگے پیچھے دیکھتے ہی
 دلا دلا گیا کہ وہ چار نو ہو چکا ہے۔ دار نے یہ انداز دیکھ کر اسے ایک سونگن سالا۔

دیکھ کر میں تقریب کے بعد اس نے طاہر سے پوچھا "آج کی تقریب میں سب سے خوبصورت تمہارا کون
 تھا؟"

طاہر کے لبوں سے بے اختیار نکلا "شا۔"

"تمہارا کیا وجہ ہے میں یا داری گی آپ کو؟" چلائے ہوئے ہوئے ہوئے پوچھا۔

"میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔ شوقِ قرب کے سبب ان کی بات کر رہا تھا۔"

"تادہ بھائی کی بہت اچھے لگے رہے تھے۔ بلکہ بہت اچھے لگے اداں انھیں بہت توجہ سے دیکھ رہی تھی۔"
 "اسوں کو خواہ مخواہ کی مغللوں میں گھسنے کا بھی بہت شوق ہے۔ سوائے غل کے ان کے پاس ہے کیا۔۔۔
 ملاں تک انہوں نے کیا نہیں ہے۔ جس سے روکنے کا شوق ہے۔ جہاں کوئی اچھی لڑکی نظر آتی جنھوں میں کر اسے
 دیکھتے تھے۔ گھسنے کا شوق بہت ہے۔"

طاہر کی بات سن کر طاہر ایک عجیب سی ملامت محسوس ہوئی۔

"ملاہ میں تمہارا کیا مشورہ کروں گی؟ یہ سوچ بھی نہیں سکتیں۔۔۔ اور اس میں گھر میں تو تمہارے قدم بھی لوٹ
 لائیں آئیں گے" طاہر اس کے لبوں کے ساتھ ہوت دو تک سوچ رہی تھی۔

☆ ☆ ☆

دار نے اپنے کسی کا گھر آتی زور سے اس نے صبر کر رکھا کہ دھلی کی صبر پر چٹکتی تھی۔

"کہہ رہا ہوں آپ سے کہ میں گھر میں نہیں جاؤں گا جب اسے آدھ کا تو خود ہی آجائے گی" شیار
 نماں سے کہا۔ آج فرحت بھی گھر آئی ہوئی تھی اور اس میں بیٹھی پوچھا تھا کہ وہ کون کتنے ملاں کے لیے آیا
 اور وہیں اپنے اصل گھر کو اپنی کب تک جانے کا ارادہ رکھا ہے اور ان کو ملاں کی بات سن کر وہ شیار
 مان غول کی تھا۔

"میں غصہ پڑے تو کسی اور کو بلانا اہم صاف بات کرتے ہیں اور صاف بات پڑے ہیں" غلط چپکم نے
 کہا۔

"میں کسی آپ سے کوئی بھی ملنا بات نہیں کہہ رہا ہوں۔۔۔ اور ذرا مجھے کراچی جانے کا کوئی شوق ہے۔
 وہی میں جا کر میرا دل بھی نہیں لگا رہا ہے کہ اسے پوچھا کہ میرے کون تھے اور میں جیسے نہیں۔۔۔ وہی کا۔"

"مگر تم تو یہاں رہنا نہیں چاہتی۔"

"یہ آپ سے کہنے کے لیے ہے جہاں میں رہوں گا وہیں دو بھی رہے گی۔ اس نے آج تک اس لحاظ سے

دل بات تو نہیں کی ہے۔"

"یہ تو مجھے دقت مانتے ہو مجھ کو کہاں رہے گی اور کہاں رہے گا؟"

"ایا آپ کو مجھے کاٹھ کا کوئی بھی ہے؟" وہ دھڑ بڑ ہوئے ہوئے بولا۔

"میں تم کو مجھے سمجھتے تھے تو جب وہی نہیں لگا۔۔۔ تو اب کیا کہہ سکتے ہیں۔"

تھیں۔ انہوں نے شاید کوئی بھی نہیں بتایا تھا کہ ان کا تادہ مسرف مریجن ہے۔۔۔ جس کا کہنا نام ہے شہرت ہے اور
 دولت ان کے گھر کی ادنیٰ ہے۔

تادہ کی صبر جڑ کا پاس آیا۔ کوئی بھی لاش دینے تو بھی ان کو پچھنے کی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔ صبر
 ٹپا کہ وہ پچھا سنا گا۔ جب اس نے تادہ کو مسرزن کا بھائی کہا اور اپنا برس چھوڑ کر پاکستان کی شاہ جہاں میں
 شرکت کرنے لگا ہے تو شاید ان کا جائزہ لے لے گا۔

چوتھے سے لکھا ہوا تھا۔ کوئی رنگت۔ مگر ان کا خوش اور کیجے جالے خاندان کا برس میں ایک دم ہی انہیں
 پتہ نہ آتا تھا۔

"ارے بڑا دار لڑائی تک آئے ہو تو کسی کا بھی تو ایک چکر کاڑ۔۔۔ میں بھی تو آخر تھاری آتی ہوئی
 ہوں۔"

"آپ کیا کیا دماغ میں ڈن۔۔۔ ایسا تو بھی ہو ہی نہیں سکتا۔ تادہ کی خوشی پہانے نہیں چھپ رہی تھی۔
 "ملاوی راوی ہو گئی تھاری۔۔۔" دل میں آیا خوب دھج کرنے کے لیے انہوں نے جلدی سے پوچھا

ڈالا۔

"آپ اپنے پہلے اپنے بیٹے کی کر لی ہے۔ میرا میرا آیا ہے تو وہی کر رہی گی۔ کہ میں باپنی آپ کا سب
 سے ڈالا اور سب سے مجھ کو بھائی ہوں۔"

"ہاں ہاں۔۔۔ کیوں نہیں۔ اللہ وہ وقت جلدی لائے" تادہ نے دل میں خوش ہوتے ہوئے کہا۔
 "آپ انھیں کو ساتھ کیوں نہیں دیکھا آپ کو تو کہہ رہی تھیں کہ وہ بھی ضرور آئیں گے۔" دار نے بڑی بکا دلا

سے پوچھا۔

"ان کی دلاں کی طبیعت ان کا ایک ہی غروب ہو گئی تھی وہ نہ تو دار کا پچھا سا میرے ساتھ آ رہے تھے مگر جو کہ
 جلی سسٹم کی ایک فرامی ہو رہی ہے۔ رنگ میں مختلف ڈالا۔ وہ دار سے ہنس بھی مچھ رہے۔ شاہزادہ چانے کے
 باد جو میرے ساتھ تھیں آئے۔۔۔ ملاں کا ان کے بھائی بیٹھتا دارا دوسرا موجود ہیں۔ مگر میں بہتیرے ساتھ
 نہیں آئے۔ اور یہ خوشی ان کا سب سے بڑی ہو گئی۔"

تب وہ دو کو یہ بات جانے میں وہ نہیں لگی کہ تادہ صرف ایک حامل خاتون ہیں۔۔۔ جو کہ انھیں کو آقا اب سے
 بھی ہفتہ ہیں۔ مگر تادہ کو تادہ کو سمجھنے کی تو ہو گئی تھی۔۔۔ آقا خوبصورت ہوا ہے۔۔۔ ملاں کا ان کا دلا دینا جانے
 کا تو وہی سا نہ دے گا سنا۔ انھی اوپن گائیں کر سکتی ہیں۔

اب دار اور تادہ کا کھانے کی کھل پر بیٹھے خوب باتیں کر رہے تھے اور تادہ کو یہ سب دیکھ کر بالکل بھی دلچسپی
 لگ رہا تھا۔

سورج ناس نے بھی شاید کوئی بھی محسوس کر لی تھی۔ مگر انہیں صاحب مہر اور باخا۔ وہ اپنے بھائی دارا کو
 ایک صاحب لے کر رکھا تھا جس میں۔۔۔ تادہ اور تادہ میں ہوا اور تادہ میں تادہ میں۔۔۔ اس لیے تادہ کا تادہ

سے اس انداز میں بات نہ کرے جس میں قوام دیکھ صرف جھوٹ سے مگر ہے گا۔ اس میں سے تادہ سے
 تعلقات اس کے کتنے ہیں کہ تم انھیں سے خوف نہ جائیں۔۔۔ جھوٹ بول کر تادہ کا تادہ حاصل کر رہے۔

"ارے آپ کیا یہاںوں کا خیال رکھا ہو بھی نہیں چاہیے؟" اس نے براستادہ کر پوچھا۔
 "یہ میں نے سب کہا ہے۔۔۔ میں تو یہ کہہ رہی کی لکھا ہے۔۔۔ اور دارا۔۔۔ دارا نے اسے کسی بھی قسم

"شادی کے بعد تو کون کے بھائی اچھی جلدی نہیں دلا کرتے جتنی جلدی تم بول رہے ہو" فرحت نے کہا۔
 "آپ کو کون کی بات ہے؟ میں نے کبھی دھت سے کلمے نہ کہے ہیں۔ میں نے کبھی کبھی کہا ہے..... جا
 کے بھولیں اس کا دل، وہ کھل جائے گا کہنا ہے..... خیر ہے سب باتیں میں دل ملائے، دل ہوں کی تو کم
 بھی دل نہیں مل سکا۔ وہ مجھ کا کمرچ چوٹی ہے۔ کم از کم اپنے کمر میں اسے جین تو ملا ہوگا۔" شہناز
 بچے میں غلطی کے سے چلے گئے تھے۔
 اور پھر اس کا راز اور عرصہ میں جھانک کی طرح دیکھا۔ کراچی میں پٹائی کی حالت اچانک گلو جانے کے بعد
 اسے تو یہی طور پر کچا جانا پڑا تھا۔ کئی ہی بچے ہیں ایسی مت کرنا پڑا تھا۔
 پھر سے وہ بچائی کھڑا مشقت کے کمر میں ہی رہا، وہ جب وہ کمر آئی تو اس کی طبیعت قدرے بھرپور
 سطح کی تھی، کچا کا قارور مارا چڑچڑھایا تھا۔ قارور کی کوس کا اس حالت میں دیکھ کر نگلیں کوس کے دورے پڑنے لگے
 یہ سب دیکھ کر شہناز کی حالت بھی غم کی تھی۔ چار دفعہ بعد جب اس نے جانے کا قصد کیا تو نگلیں نے کہا ".....
 جیسے کچا اسے ساتھ لے پیئے۔"

"تم آگئی بھاری ہو..... اور چھوٹی بھی آگئی لاٹھریں سے..... کوس کی گری میں وہ پریشان ہو جائے گی،
 "پھیرے بھی لگنا، اپنی اپنی کوشش دیکھا تو خیر ان کو بھی تو رانا ہوگا؟"
 "جانتی نہیں..... شہناز نے پچھتے سے بچے میں کہا۔
 "میں کسی کو لے کر نہیں گئے تو وہ خوش ہو جائیگی..... اگر کم کوشی وہ بہت یاد کرتی ہیں اور وہ قول
 ہو گئے..... ان سے زیادہ کوئی خوش رہی نہیں ہو سکتا۔"
 "ہوں....." شہناز کے ذہن میں اس کی باتیں اڑ رہی تھیں۔ وہ تجزیے سے کہہ رہی تھیں کہ اس کا
 تک سن کر بھی گوارا نہیں کرتی مگر اس بار ایک بچہ بھی لگنا اسے بہت اچھی پھیر کی خوشی کا خیال اس کے کمر جاتا تھا۔
 "آپ نے فرحت؟ آپ ان کے بچوں کے لیے جو چیزیں خریدیں ہیں....." نگلیں نے اس

پوچھا۔
 "ہر ماہ تو کچا بچے کے بچہ رنگ رہے ہیں اب ہر ماہ وہ سوا حق خرید کر کسی کو کھین دلی جانتی ہیں شہناز اس
 بہت کچھ بولا۔

"اس دلو آپ کا آنا خاص ذمہ دت رکھتا ہے۔ فرحت آپ اب ہم کے ساتھ ساتھ کسی کی بھی پھیریں گے؟
 ان کو یک لمحہ ایک چھاسا سوت تو دے پانا چاہیے..... جب کسی کا تم کھین کریں گے تو میں اپنی بالائیں
 دے دوں گی..... آپ تو آپ کی کون ہیں ان کا آپ پر بہت مت ہیں۔"
 "تم کب ہے" شہناز نے اس کی بات سن کر رشتہ انداز سے سر ہلاتا ہوا بولا۔

☆ ☆ ☆

حسن دل آما کی خاطر پانی رسوائی بہت
 ہم نے اپنے مشق کی چٹائی رکھائی بہت
 کیا ملے گا تھ کر زخیر رفاقت توڑ کر
 میں بھی تھا؟ یہ بھی تھا اور شامی بہت
 خود ایک دم چپ سا ہو کر غلغلہ کئی سو رہے آفس کلک جانا..... اور سات کھڑے آفس

سارے جاہلی آنے کا حق تو کچا کی کھانا تاجیہ کھانے پینے کے سائلے میں شروع سے ہی کوئی
 نہیں نہیں تھا۔ اب اس نے پکلی میں دھکیں لے پھری تھی۔ عمارہ تو جواس کے آگے کہہ رہا تھا چپ چپ
 وہاں اسے کھا کر اٹھ جائے۔

ایک دھڑکن میں ہی اس کی عقل زاری پکلی آئی تھی۔
 "کیا بات ہے پڑا ایسا کانا کرنا ہے ہم..... زینب نے کہا ہے تیسرے کھاتے تیسرے کھانا کھاتے۔" اپنی نگاہوں
 وہ آواز نے کچا کی اہا زور سے لے کر بڑھتی ہوئی "....."
 "میں کھل رہی..... دیکھی تو تھوڑے کی....." وہ بڑھ کر بولا۔
 "تم خوش نہیں لگتے میرے کہ..... کیا بات ہے پڑا ایسا کانا کرنا ہے ہم....." عمارہ
 نے کہہ کر بولی۔

"ایسا کونا کی بات نہیں ہے ای....." وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے اگلے میں لٹکا ہوا ہوا بولا۔
 "وہ بڑھتے ہیں کچا کچا کچا کرتے..... پتلو پر ایک راجا کچا کچا کرتے ہیں جیسے تم آپ کے کوس
 ہوا کا کچا کچا کرتے....." وہ کہہ کر بچہ کی ہنسنے لگے "....."
 "ایسا کونا کی بات نہیں ہے ای....." وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے اگلے میں لٹکا ہوا ہوا بولا۔
 "میں کھل رہی..... دیکھی تو تھوڑے کی....." وہ بڑھ کر بولا۔

"ایسا کونا کی بات نہیں ہے ای....." وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے اگلے میں لٹکا ہوا ہوا بولا۔
 "میں کھل رہی..... دیکھی تو تھوڑے کی....." وہ بڑھ کر بولا۔

"ایسا کونا کی بات نہیں ہے ای....." وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے اگلے میں لٹکا ہوا ہوا بولا۔
 "میں کھل رہی..... دیکھی تو تھوڑے کی....." وہ بڑھ کر بولا۔

"ایسا کونا کی بات نہیں ہے ای....." وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے اگلے میں لٹکا ہوا ہوا بولا۔
 "میں کھل رہی..... دیکھی تو تھوڑے کی....." وہ بڑھ کر بولا۔

"ایسا کونا کی بات نہیں ہے ای....." وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے اگلے میں لٹکا ہوا ہوا بولا۔
 "میں کھل رہی..... دیکھی تو تھوڑے کی....." وہ بڑھ کر بولا۔

"ایسا کونا کی بات نہیں ہے ای....." وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے اگلے میں لٹکا ہوا ہوا بولا۔
 "میں کھل رہی..... دیکھی تو تھوڑے کی....." وہ بڑھ کر بولا۔

"ایسا کونا کی بات نہیں ہے ای....." وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے اگلے میں لٹکا ہوا ہوا بولا۔
 "میں کھل رہی..... دیکھی تو تھوڑے کی....." وہ بڑھ کر بولا۔

”پہلے کا دل غلط کرتا ہے اس کے بعد گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے شکار نے ماں کی آخری بات سن لی۔“

"جیسے جیسے انہوں نے ہر کارا شرف کے جمیع ملاحقہ دے دی۔" اس نے بات کرنے کی خاطر بی بی بول دی۔
 "ابھی آپ کا اس بات پر انہوں نے ہر کارا شرف کی بادشتت ختم کیوں ہو گئی؟"

"ابھی میرا مطلب یہ نہیں ہے۔۔۔۔۔"
 "آپ کا مطلب کچھ بھی ہے؟" پھر میری زندگی کو خدائے میں تھا، اہل بڑا امام احمد نے۔۔۔۔۔ آپ سے تم
 ملو ملے کرتے ہیں اس نے زور پر بڑھائی۔

"نیرا امام۔۔۔۔۔" پھر مجھ کو اس نے پوچھا۔
 "ابھی تمہارا امام۔۔۔۔۔" کچھ عرصے کے خواب دکھائے اور جب میری اور چھادی جیت کا شہرہ پورے گاؤں
 میں پانچ تم قر فار ہو گئے۔ اور اشراف نے تم سے نفرت کرنے کا حساب مجھ سے لے لیا اور میری زندگی کو خوار

"جی ہاں! تمہاری جیت میں کچھ نہیں ملے گا۔" فرحت نے نہیں کہا۔
 "تو مجھے تو نے نہیں نہیں بتاؤ کہ میرے لئے کسے ہیں؟" میں بھی ان کی بات میں تالی تھیں۔ "مگر
 نے یہاں کو پھر کر کے کس چیز سے ہونے لگا۔"
 "ملائی گاؤں کو پیش تو فرحت آپ کی دوستی میں اور ان کی بھائی بھی۔ مجھے معلوم تھا کہ دو۔
 کسی کو کچھ بتا کر فرحت آپ کا کھڑا میں اس کی مٹیلے کی بیوی سے نہیں ہو گئے کہا۔
 "میری ڈاکٹر جیٹس سے بات نہیں ہوئی اور اتنا انہوں نے کہا ہے کہ کوئی تو کرہ کیا ہے۔ میں نے
 میں اس سے خفا کر چھڑا دے اور ڈراؤں کو کہنے میں چھڑا کر دوسرے سے بہت کچھ ہوتا تھا۔
 کس نے کہا کہ آپ کا یہ نہیں کہہ سکتے تھے۔ دیکھئے، تمہاری کئی۔"

"انہوں نے ان کو کلام دے دیے۔ اور تمہیں دو دنوں میں ان کی خوشیاں دیکھو۔"
 "آپ سب لوگ اس طرح رہا نہیں دے دیے وہ بھی تو نہیں دے ہیں۔ اس لیے وہ لوگ ہے کہ
 کی نظر لوگ ہائے۔" مٹیلے کی بیوی نے شکریہ سے کہہ دیا۔
 "تمہیں یہ اب تم پہلے ہی میں اس کی ان بچپنوں کو کہیں کی طرح بالادار حال کی شخصیت میں کی کہ
 جو تھک رہا ہے۔ سزا دہ خلیفہ، ہو سکتی ہے۔"
 "تھک ہے آپ؟" مٹیلے کی بیوی نے سنا کر کہا۔

"ہمیں یہ ایک اسے کچھ نہیں کہیں کہیں کو کر رہا ہوں۔ آج سے فرحت نے
 بلائے خفا۔ شہزادہ کو گھنا میں بیٹا نہیں پر ہائی گھوڑی سے گیت سن رہا تھا۔
 "ہلاک ہو گیا؟" فرحت تو تھیں۔۔۔۔۔ "فرح اس کے سامنے سڑکی کی کڑی تھی۔
 شہزادہ سے دو گھر کا محل میں تو شہزادہ فرحت اور اس کی بیوی تھیں۔" شہزادہ اس سے کہا۔
 "کوئی بھروسہ نہیں ہوا۔" وہ بچا کی مڑی۔
 "مستور۔۔۔۔۔" انہوں نے شہزادہ کو بڑھ کر بولا۔
 "جی۔۔۔۔۔" وہ اس کے سامنے کڑی تھی کہ وہ حال ہی جس نے زندگی میں سوائے گیت کے کچھ نہ

"جی ہاں! تمہاری جیت میں کچھ نہیں ملے گا۔" فرحت نے نہیں کہا۔
 "تو مجھے تو نے نہیں نہیں بتاؤ کہ میرے لئے کسے ہیں؟" میں بھی ان کی بات میں تالی تھیں۔ "مگر
 نے یہاں کو پھر کر کے کس چیز سے ہونے لگا۔"
 "ملائی گاؤں کو پیش تو فرحت آپ کی دوستی میں اور ان کی بھائی بھی۔ مجھے معلوم تھا کہ دو۔
 کسی کو کچھ بتا کر فرحت آپ کا کھڑا میں اس کی مٹیلے کی بیوی سے نہیں ہو گئے کہا۔
 "میری ڈاکٹر جیٹس سے بات نہیں ہوئی اور اتنا انہوں نے کہا ہے کہ کوئی تو کرہ کیا ہے۔ میں نے
 میں اس سے خفا کر چھڑا دے اور ڈراؤں کو کہنے میں چھڑا کر دوسرے سے بہت کچھ ہوتا تھا۔
 کس نے کہا کہ آپ کا یہ نہیں کہہ سکتے تھے۔ دیکھئے، تمہاری کئی۔"

"انہوں نے ان کو کلام دے دیے۔ اور تمہیں دو دنوں میں ان کی خوشیاں دیکھو۔"
 "آپ سب لوگ اس طرح رہا نہیں دے دیے وہ بھی تو نہیں دے ہیں۔ اس لیے وہ لوگ ہے کہ
 کی نظر لوگ ہائے۔" مٹیلے کی بیوی نے شکریہ سے کہہ دیا۔
 "تمہیں یہ اب تم پہلے ہی میں اس کی ان بچپنوں کو کہیں کی طرح بالادار حال کی شخصیت میں کی کہ
 جو تھک رہا ہے۔ سزا دہ خلیفہ، ہو سکتی ہے۔"
 "تھک ہے آپ؟" مٹیلے کی بیوی نے سنا کر کہا۔

"ہمیں یہ ایک اسے کچھ نہیں کہیں کہیں کو کر رہا ہوں۔ آج سے فرحت نے
 بلائے خفا۔ شہزادہ کو گھنا میں بیٹا نہیں پر ہائی گھوڑی سے گیت سن رہا تھا۔
 "ہلاک ہو گیا؟" فرحت تو تھیں۔۔۔۔۔ "فرح اس کے سامنے سڑکی کی کڑی تھی۔
 شہزادہ سے دو گھر کا محل میں تو شہزادہ فرحت اور اس کی بیوی تھیں۔" شہزادہ اس سے کہا۔
 "کوئی بھروسہ نہیں ہوا۔" وہ بچا کی مڑی۔
 "مستور۔۔۔۔۔" انہوں نے شہزادہ کو بڑھ کر بولا۔
 "جی۔۔۔۔۔" وہ اس کے سامنے کڑی تھی کہ وہ حال ہی جس نے زندگی میں سوائے گیت کے کچھ نہ

"جی ہاں! تمہاری جیت میں کچھ نہیں ملے گا۔" فرحت نے نہیں کہا۔
 "تو مجھے تو نے نہیں نہیں بتاؤ کہ میرے لئے کسے ہیں؟" میں بھی ان کی بات میں تالی تھیں۔ "مگر
 نے یہاں کو پھر کر کے کس چیز سے ہونے لگا۔"
 "ملائی گاؤں کو پیش تو فرحت آپ کی دوستی میں اور ان کی بھائی بھی۔ مجھے معلوم تھا کہ دو۔
 کسی کو کچھ بتا کر فرحت آپ کا کھڑا میں اس کی مٹیلے کی بیوی سے نہیں ہو گئے کہا۔
 "میری ڈاکٹر جیٹس سے بات نہیں ہوئی اور اتنا انہوں نے کہا ہے کہ کوئی تو کرہ کیا ہے۔ میں نے
 میں اس سے خفا کر چھڑا دے اور ڈراؤں کو کہنے میں چھڑا کر دوسرے سے بہت کچھ ہوتا تھا۔
 کس نے کہا کہ آپ کا یہ نہیں کہہ سکتے تھے۔ دیکھئے، تمہاری کئی۔"

"انہوں نے ان کو کلام دے دیے۔ اور تمہیں دو دنوں میں ان کی خوشیاں دیکھو۔"
 "آپ سب لوگ اس طرح رہا نہیں دے دیے وہ بھی تو نہیں دے ہیں۔ اس لیے وہ لوگ ہے کہ
 کی نظر لوگ ہائے۔" مٹیلے کی بیوی نے شکریہ سے کہہ دیا۔
 "تمہیں یہ اب تم پہلے ہی میں اس کی ان بچپنوں کو کہیں کی طرح بالادار حال کی شخصیت میں کی کہ
 جو تھک رہا ہے۔ سزا دہ خلیفہ، ہو سکتی ہے۔"
 "تھک ہے آپ؟" مٹیلے کی بیوی نے سنا کر کہا۔

"فرحت آپ کا نظروں پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ اس نے تمہیں میرے لئے اس چیز سے تو خفا ہو رہے کہ
 بھی بڑھ جاتے تھے تو شہزادہ کو گرفتار کر لیا تھا۔ اس نے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ کوئی کچھ
 بتا لی تھیں پھر میں اس کی باتوں کو اپنی دھمک بھٹکا چکا ہے۔"

"تمہاری بات کسی دھمک نہیں ہے۔" میرے بچے جب سے وہ اس کے تو کب تک تم نہیں لیا اس کا غائی
 اس سے ان کی شخصیت پر غافلہ اثرات میں نہیں ہوں گے۔"
 "ارے! آپا جسک سے بلاؤں گے اس وقت تک میری ایک دو خطاں بھی ہو سکتی ہوں گی تم
 خود ہی بھول جائیں گے۔" کئی سے چھ سات بچے ہوں تو کس کو یاد رہا ہے کہ کتنے لڑکے ہیں اور کتنے
 ہیں۔"

"مجھے واقعی تمہاری باتیں کچھ نہیں ملے گی۔" فرحت نے نہیں کہا۔
 "تو مجھے تو نے نہیں نہیں بتاؤ کہ میرے لئے کسے ہیں؟" میں بھی ان کی بات میں تالی تھیں۔ "مگر
 نے یہاں کو پھر کر کے کس چیز سے ہونے لگا۔"

"ملائی گاؤں کو پیش تو فرحت آپ کی دوستی میں اور ان کی بھائی بھی۔ مجھے معلوم تھا کہ دو۔
 کسی کو کچھ بتا کر فرحت آپ کا کھڑا میں اس کی مٹیلے کی بیوی سے نہیں ہو گئے کہا۔
 "میری ڈاکٹر جیٹس سے بات نہیں ہوئی اور اتنا انہوں نے کہا ہے کہ کوئی تو کرہ کیا ہے۔ میں نے
 میں اس سے خفا کر چھڑا دے اور ڈراؤں کو کہنے میں چھڑا کر دوسرے سے بہت کچھ ہوتا تھا۔
 کس نے کہا کہ آپ کا یہ نہیں کہہ سکتے تھے۔ دیکھئے، تمہاری کئی۔"

"انہوں نے ان کو کلام دے دیے۔ اور تمہیں دو دنوں میں ان کی خوشیاں دیکھو۔"
 "آپ سب لوگ اس طرح رہا نہیں دے دیے وہ بھی تو نہیں دے ہیں۔ اس لیے وہ لوگ ہے کہ
 کی نظر لوگ ہائے۔" مٹیلے کی بیوی نے شکریہ سے کہہ دیا۔
 "تمہیں یہ اب تم پہلے ہی میں اس کی ان بچپنوں کو کہیں کی طرح بالادار حال کی شخصیت میں کی کہ
 جو تھک رہا ہے۔ سزا دہ خلیفہ، ہو سکتی ہے۔"

"تھک ہے آپ؟" مٹیلے کی بیوی نے سنا کر کہا۔
 "ہمیں یہ ایک اسے کچھ نہیں کہیں کہیں کو کر رہا ہوں۔ آج سے فرحت نے
 بلائے خفا۔ شہزادہ کو گھنا میں بیٹا نہیں پر ہائی گھوڑی سے گیت سن رہا تھا۔
 "ہلاک ہو گیا؟" فرحت تو تھیں۔۔۔۔۔ "فرح اس کے سامنے سڑکی کی کڑی تھی۔
 شہزادہ سے دو گھر کا محل میں تو شہزادہ فرحت اور اس کی بیوی تھیں۔" شہزادہ اس سے کہا۔
 "کوئی بھروسہ نہیں ہوا۔" وہ بچا کی مڑی۔
 "مستور۔۔۔۔۔" انہوں نے شہزادہ کو بڑھ کر بولا۔
 "جی۔۔۔۔۔" وہ اس کے سامنے کڑی تھی کہ وہ حال ہی جس نے زندگی میں سوائے گیت کے کچھ نہ

"جی ہاں! تمہاری جیت میں کچھ نہیں ملے گا۔" فرحت نے نہیں کہا۔
 "تو مجھے تو نے نہیں نہیں بتاؤ کہ میرے لئے کسے ہیں؟" میں بھی ان کی بات میں تالی تھیں۔ "مگر
 نے یہاں کو پھر کر کے کس چیز سے ہونے لگا۔"
 "ملائی گاؤں کو پیش تو فرحت آپ کی دوستی میں اور ان کی بھائی بھی۔ مجھے معلوم تھا کہ دو۔
 کسی کو کچھ بتا کر فرحت آپ کا کھڑا میں اس کی مٹیلے کی بیوی سے نہیں ہو گئے کہا۔
 "میری ڈاکٹر جیٹس سے بات نہیں ہوئی اور اتنا انہوں نے کہا ہے کہ کوئی تو کرہ کیا ہے۔ میں نے
 میں اس سے خفا کر چھڑا دے اور ڈراؤں کو کہنے میں چھڑا کر دوسرے سے بہت کچھ ہوتا تھا۔
 کس نے کہا کہ آپ کا یہ نہیں کہہ سکتے تھے۔ دیکھئے، تمہاری کئی۔"

"انہوں نے ان کو کلام دے دیے۔ اور تمہیں دو دنوں میں ان کی خوشیاں دیکھو۔"
 "آپ سب لوگ اس طرح رہا نہیں دے دیے وہ بھی تو نہیں دے ہیں۔ اس لیے وہ لوگ ہے کہ
 کی نظر لوگ ہائے۔" مٹیلے کی بیوی نے شکریہ سے کہہ دیا۔
 "تمہیں یہ اب تم پہلے ہی میں اس کی ان بچپنوں کو کہیں کی طرح بالادار حال کی شخصیت میں کی کہ
 جو تھک رہا ہے۔ سزا دہ خلیفہ، ہو سکتی ہے۔"

"تھک ہے آپ؟" مٹیلے کی بیوی نے سنا کر کہا۔
 "ہمیں یہ ایک اسے کچھ نہیں کہیں کہیں کو کر رہا ہوں۔ آج سے فرحت نے
 بلائے خفا۔ شہزادہ کو گھنا میں بیٹا نہیں پر ہائی گھوڑی سے گیت سن رہا تھا۔
 "ہلاک ہو گیا؟" فرحت تو تھیں۔۔۔۔۔ "فرح اس کے سامنے سڑکی کی کڑی تھی۔
 شہزادہ سے دو گھر کا محل میں تو شہزادہ فرحت اور اس کی بیوی تھیں۔" شہزادہ اس سے کہا۔
 "کوئی بھروسہ نہیں ہوا۔" وہ بچا کی مڑی۔
 "مستور۔۔۔۔۔" انہوں نے شہزادہ کو بڑھ کر بولا۔
 "جی۔۔۔۔۔" وہ اس کے سامنے کڑی تھی کہ وہ حال ہی جس نے زندگی میں سوائے گیت کے کچھ نہ

"جی ہاں! تمہاری جیت میں کچھ نہیں ملے گا۔" فرحت نے نہیں کہا۔
 "تو مجھے تو نے نہیں نہیں بتاؤ کہ میرے لئے کسے ہیں؟" میں بھی ان کی بات میں تالی تھیں۔ "مگر
 نے یہاں کو پھر کر کے کس چیز سے ہونے لگا۔"
 "ملائی گاؤں کو پیش تو فرحت آپ کی دوستی میں اور ان کی بھائی بھی۔ مجھے معلوم تھا کہ دو۔
 کسی کو کچھ بتا کر فرحت آپ کا کھڑا میں اس کی مٹیلے کی بیوی سے نہیں ہو گئے کہا۔
 "میری ڈاکٹر جیٹس سے بات نہیں ہوئی اور اتنا انہوں نے کہا ہے کہ کوئی تو کرہ کیا ہے۔ میں نے
 میں اس سے خفا کر چھڑا دے اور ڈراؤں کو کہنے میں چھڑا کر دوسرے سے بہت کچھ ہوتا تھا۔
 کس نے کہا کہ آپ کا یہ نہیں کہہ سکتے تھے۔ دیکھئے، تمہاری کئی۔"

"انہوں نے ان کو کلام دے دیے۔ اور تمہیں دو دنوں میں ان کی خوشیاں دیکھو۔"
 "آپ سب لوگ اس طرح رہا نہیں دے دیے وہ بھی تو نہیں دے ہیں۔ اس لیے وہ لوگ ہے کہ
 کی نظر لوگ ہائے۔" مٹیلے کی بیوی نے شکریہ سے کہہ دیا۔
 "تمہیں یہ اب تم پہلے ہی میں اس کی ان بچپنوں کو کہیں کی طرح بالادار حال کی شخصیت میں کی کہ
 جو تھک رہا ہے۔ سزا دہ خلیفہ، ہو سکتی ہے۔"

انہوں نے چیچک ٹوکس ایا ٹوکس "فرحت" نے امراض کو کھینچ پھینک دیا ہے۔

”آؤ تو کسی نے نہیں عذاب ہے ہی چھوڑ رہی ہوں۔“ فرحت نے ہنسنے لیاں پر زبردستی کی مسکراہٹ

بکے کہنے پر کیسا گھبر رہا تھا۔

میں نے تو کسی کی بھی نہیں ہوتی۔" اماں بچہ میں ہوں افسوس۔

۱۰۔ یہاں کیوں بجائے تھے مالکوں کی تقریب میں شرکت کرنے کے لیے؟

اللہ رب العزت کی کھجی ہمارے پاس؟" فرحت نے بے: لہ سے پوچھا۔

...آلہامی

میں نے کہا: "میں نے یہ سب سنا ہے، لیکن میں نے یہ نہیں سنا ہے کہ میں نے یہ سنا ہے۔"

میں نے جلد گمراہ باخا کو طریقے کے ہاں سے الٹا پرستیم کی کے زلزلہ برہوگئی اور مجھے یہ بتا ہی نہیں چلا
 "ہاں آئی ہوئی ہے۔"

آپ کی ضرورت تھی اور عمر فرمادی، مطلقاً معنی، تم جو نہیں تمہیں "سجائے" نے سہاوت سے لکھ رہی تھی۔

ہلے اسے روکا بھی نہیں؟" قرمت نے پوچھا۔

PP

”اے راکھے کا کوئی جواز بھی نہیں غار میں اچھسویدہ زندگی میں آگ لگا۔“

اسے ضرور یاد رکھتے ہیں: ایک نر بھی رگھو کو گئے تو کیا اس کو جانے کا اعطاس بچھڑے گا۔

ابن ابی کرم کی باغیاں کدو کی ہیں؟“ تجار نے حیرت سے کہا۔

”عزیز کی دعا کی صرف تمہاری وجہ سے برآمد ہوئی ہے۔ اگر تم اس سے ملادی کرو گے تو اس کی زندگی سنور

فخرا اب تھمنا کے ساتھ ایسی بے ایمانی نہیں کر سکتا۔"

”اگر اسٹار فرج سے کوئی سائنٹلسٹ اسکا زور کر رہا تھا تو اسے کہے گا اور فرج یہاں ہوگا۔“

میں تو کراچی مستقل نہیں رہتا چاہتا تو یقیناً وہاں کیسے ہو سکتی ہے اور یہاں کا مطلب ایک مہمان
ہو کر رہنے کے مساوی ہے اور میں یہاں پر نہیں کر سکتا۔"

مطلبہ تو یہ ہوا کہ ہم فرح کے اچھے وقت کے ساتھ ہی گئے۔

”یہاں ایسی سب سے زیادہ اس کے لیے رکھا جھانکوں سوچنا ہے۔“

”انصراف ہو چکا اس مسئلے کا حل نہیں ہے۔“

”جاء عیوبی.....؟“ سہاگہ نے غصہ منہ پر آشوب آواز میں کہا۔ ”ابا کر رکب سے اس کے سامنے پہنچی ہے اور اس نے ان کے ہاتھ کیسے کھینچ لیے۔“

ان کے بچہ کو پکٹ دے دیا۔ "کوئی کھلو" نے تھاپ میں ڈالا اور کہا "اس نے کھانے کو کچل دیا"۔

نبیؐ کی یہ مناجات نے اپنے دونوں بھائیوں کو اس کے آگے جواز دے ہوئے کہا "فرما: تم مجھے سوال کرو، میں نے راقی نہیں ہے۔ حد تک دے جس گمراہ کا ازالہ اب میں نہیں کر سکتا۔"

”میں رنجی ہوں کہ فریجیڈی بچوں والے اناور غم پر میرا کوئی اثر بھی نہیں ہے۔“

”جی تو ہے.....“ بے اعتبار سنجائے کے لہجوں سے لکلا۔

”میں نے تمہیں معاف کیا شجاع..... اوساب تم بھی اپنی اپنی دلوں کے کٹھنہ سے مجھے آزاد کر دینا۔“ انہوں نے اُن کی آنکھوں سے دعا کی تھی کہ وہ جیسے جیسے ان کے دل سے اُن کی تصویریں مٹ جائیں، اُن کی آنکھوں میں بھی جیسا کہ وہ چاہتے تھے، اُن کی تصویریں مٹ جائیں۔

”اگر شہزادی زوجہ کی سہارے غراب مجھے روئے، تمہاری آنکھوں میں کوئی آنسو نہ آئے، شہزادہ سہارے کو کچھ ہرے جیسے میں آ جاؤں گا اور.....“

”اللہ نہ کرے.....“ اس کا ہاتھ زلیٰ مرحمت سے اہم کے ٹولیاں کھینچ گیا: ”بھئی! غم نہ کرنے، ہم
 احباب بھی ہے کہ مجھے کتنی تکلف پہنچے، بھلا ہے؟“ تب آرا نسو اس کے ہاتھ پر گر پڑے۔

فرح نے دیکھا خلیج سے آواز آنی سڑکوں کے ساتھ رو رہا تھا۔ "میں بہت برا ہوں بہت برا۔۔۔" پھر فرح نے مجھے معاف کر دیا۔ پرتے پرتے مجھ کو دیکھا کہ میں ایک لمبا لمبا سکی ہوئی عورت تھی۔

”الطاف کر کے کہ جہاں ہی زندگی میری جیسی گزرے۔ میری رات نیندا بیٹھ نہا رہے ساتھ ساتھ میرا کمال اللہ تعالیٰ
میرا خزانہ رکھے میرے لیے جی بہت ہے۔“

”فرح! فرح! میری بہت نانا ہے آپ کو کھانا لے کر آجائے۔“ دراصل وہ خوشامدی کیجہ نہیں بلکہ ”میں“ کے ساتھ آجائے۔

"ٹھک ہے، میں اپنی کمر لگاؤں تو خوش ہو جائی، تیرے بچہ کو دیکھ کر مجھے ہنس بولتا۔"

”یوں تمہارے اس انقواء سے تم بہت خوش ہوں گا۔“

”اب میرا چلنی ہوں؟ شاید کبھی تم سے اب ملاقات نہ ہو..... اور شاید ہو بھی جائے۔ میری مثال دیکھو:“

"شکر خیر و ہوا زکات کا..... کربا نم کوئیٹ بھری سوچ کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہے۔"

"محبوب ہے....." غمزدہ لہجہ میں اس نے کہا۔ "میرے دل میں تو اب بھی وہی ہے۔"

مخبر نے رضا معذی کو سہرا ملا اور رہو اے جو کچھ کی طرح چلی بھی گئی کہ اسے یہ سچ بھی نہیں چلا کر۔

— ۱۳۳ —

فرحت در غفلت ہمگم جب غنم چار مکھے یا در محکم پھر کرنا کی تو خراج اسی طرح بجاوار تھا جسے در مہوار کا

ایسے اچھے لوگوں سے دوستی کر کے کوئی فائدہ نہیں حاصل کیا۔ ملا جلا کہہ کر تم نے زیادہ دھوکا دیا۔ ان کے گھر میں شہزادی تین روزی ہے اور تم نے ان کے گھر پر کچھ بھی نہیں کیا۔ بلائے سے علی لوگوں کو غلامانہ کے ٹوکے ہی گھر لے لیتے ہیں۔ بالکل بیجا بات ہوگی۔ ابھی انہوں نے تمہارے خط کا کوئی جواب نہیں دیا۔ تم نے ایسے خط میں کوئی جھلکاوا نہیں کیا۔ ملا جلا کہہ کر جواب ہی انہوں نے نہیں دیا۔

انہی تین دن کی شرح پر شہزادے سسر مریم کو فون کیا تو انہوں نے بڑی محبت سے بات کی۔ وہ اپنی مہارت و بہت کے سونے لہری میں تھا۔ ہر سوسوے پر بات ہو رہی تھی۔ مریم کوئی سے لے کر گھر کی کی خدمت تک ہر موضوع پر بحث کر رہی تھی۔ ان کے خط کا ذکر کسی صورت میں نہیں کر رہی تھیں۔ ایک آکر شہزادے نے کہا: ”بھائی میں نے آپ کو خط لکھا تھا کہ آپ کو بلاؤں۔“ ”تو وہ بڑے غرور سے مجھے گھبراہٹ میں۔“

”آپ کا خط کچھ لکھ لیا۔ تمہارے گھر میں بہت جلد آپ کا جواب ملے گا۔“ سسر مریم میں اس وقت اتنی جھٹ نہیں تھی کہ کوئی اور چیز دیکھ کر انکار کریں۔ شہزادے نے کہا: ”میں نے کیا کچھ کچھ ٹھوس میں اور ان کی اس غلط فہمی کا ذکر کیا تو انہیں دھڑک دیا۔“

”اللہ کا لہ لاکہ شکر کہ آپ کو میرا غلط لکھا۔ آپ کا جواب نہیں آیا تو میں سمجھا کہ آپ کو بلا دیا۔“

”نہیں، ڈاک کا نظام ہمارے ہاں کون سا بھیجے گا لہ لاکہ میں نے تو اس وقت تک سروس سے آپ کو خط پوسٹ کیا تھا۔“

”بھائی آپ کا خط کچھ غلط فہمی پیش کیا تھا۔۔۔ مگر اپنی طبیعت کی خرابی کے باعث جلد جواب نہیں دے سکے جس کے لیے میں عذرت خواہ ہوں۔“

”اے لڑکی! میں عذرت کرنے کی کون سی بات آگئی۔ آقا مام سے جواب دے دینا نہیں مجھے حق ہوگی کہ اتنا بہتر خط لکھ کر بھیج دوں گی کہ آپ کو غلط فہمی نہ ہو۔“

”اے سسر مریم! یہی سچی بات ہے۔ مجھ سے پہلے سے جان کرنا ہی میں کہنا چاہتی تھی۔ وہ سب اس کی ایک کاپی میں ان کی اداسی اور سوسائٹی میں بھی ہے۔ اور سسر مریم نے کہا: ”سب کو میری طرف سے دعا ہے کہ وہ آپ کو سب سے زیادہ دے دیں۔“

”میں جتنا اللہ کا شکر کرتی ہوں جتنا اللہ کا شکر کرتی ہوں۔“ سسر مریم نے ان سے جان چھڑانے کے لیے کہا اور سسر مریم کو بل پر رکھ دیا۔ پھر خط لکھا کہ سسر مریم کو بل کیاں لینے لیں۔

☆ ☆ ☆

بلا جب اپنے سینے سے آتی تو طیارہ سوڈ آف پایا۔ ”کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔ کوئی بات ہی نہیں کہہ رہے ہیں۔“

”اب طیارے نے شہزادے کو خط اور دو اسکے خزانے کی تحویل دلا کر ڈال دیا۔“

”یہ تو اچھی بات ہے آپ کے۔“ سسر مریم نے اپنے ایک اچھی کوئی بل رہی ہے۔ آپ لوگوں کو خوش ہونا چاہیے۔ بالیکہ یہ سسر مریم کی جان انسان کی جان کی جانت میں بھی کی واضح ہوگی۔“

”شہزادی چھٹی بل کی سسر مریم نے سسر مریم کو بل دیا کہ ”سب جلد کال چاہا کہ کہہ دے ہاں آپ داخل تک کہہ رہے ہیں مگر وہ جس سسر مریم سے آتی تھی وہاں بھی باتوں کی پردہش کی بنائی تھی اس لیے ایک دن اسے سسر مریم کے ساتھ خاموش ہو گئی۔“

”اچھے ہاں جب ملا کر اس اور سسر مریم کی کام سے باہر گئیں تو اس نے فون کر کے تاد کو بلا دیا اور شہزادے کا خط لکھا۔ تاد تو بڑے خط پر دم کر رہی تھا بل ہو گیا۔“

یہ اور اسے سوائے بڑے سے کوئی شوق بھی نہیں ہے۔ تاد جب بری تصویر میں تاد بڑا تھا تو اسے ہم سنا کہ کس کے ساتھ تم کی تصویر ہوا مگر وہ جتنا کہ امد کر رہی تھی۔ یہی نہیں ہوا کہ شہزادے ایک آدھانک سے ہی تصویر بنائی تھی۔ اس پر پھر آپ لوگ کہہ کر گئی آ رہے ہیں۔ مجھے ملدی ہے۔ میں آپ لوگوں کے شان شان استقبال کر سکوں۔“

☆ ☆ ☆

”سسر مریم نے شہزادے کو خط دیکھا کہ تاد بڑا تھا۔ تاد کے حوالے سے اتنی بڑی غلط فہمی کا ذکر ہوا۔“

”ہاں میں، وہ سچی سچی نہیں تھی۔“

”سسر مریم کو جب انہوں نے شہزادے کا خط دیکھا تو وہ بھی بے یگانہ ہو گئے اور کئی دن کی خاموشی رہی۔“

”آپ کا جواب کہ جب انہوں نے شہزادے کا خط دیکھا تو وہ بھی بے یگانہ ہو گئے اور کئی دن کی خاموشی رہی۔“

”آپ کے لیے لکھنے لکھنے کی یہ جہت تھی کہ کوئی تاد کی یہاں کے ساتھ خط لکھ کر دے۔“

”تاد کو میں جانے کی کہ اس کی شہزادی اور شہزادے سے ملنی چاہیے۔“

”تاد کو جب معلوم ہوا تو اس نے بھی اپنے ماموں پر بہت غصہ کیا اور وہ بھی اپنی بل پر راضی ہوا۔“

”ماموں کو وہ سسر مریم زیادہ دل سے دے رہی ہے۔ کیونکہ میں نے جانے لکھی تھی کہ اس کے بعد بھی ان کا خط نہ لکھتا ہے۔“

☆ ☆ ☆

”ورد اسے یہ جان کر بھی ہوا تو انہوں نے ڈاکے کو دیکھا تھا۔“

”ورد اسے یہ جان کر بھی ہوا تو انہوں نے ڈاکے کو دیکھا تھا۔“

”ورد اسے یہ جان کر بھی ہوا تو انہوں نے ڈاکے کو دیکھا تھا۔“

”ورد اسے یہ جان کر بھی ہوا تو انہوں نے ڈاکے کو دیکھا تھا۔“

”ورد اسے یہ جان کر بھی ہوا تو انہوں نے ڈاکے کو دیکھا تھا۔“

”ورد اسے یہ جان کر بھی ہوا تو انہوں نے ڈاکے کو دیکھا تھا۔“

”ورد اسے یہ جان کر بھی ہوا تو انہوں نے ڈاکے کو دیکھا تھا۔“

”ورد اسے یہ جان کر بھی ہوا تو انہوں نے ڈاکے کو دیکھا تھا۔“

”ورد اسے یہ جان کر بھی ہوا تو انہوں نے ڈاکے کو دیکھا تھا۔“

”ورد اسے یہ جان کر بھی ہوا تو انہوں نے ڈاکے کو دیکھا تھا۔“

”ورد اسے یہ جان کر بھی ہوا تو انہوں نے ڈاکے کو دیکھا تھا۔“

”ورد اسے یہ جان کر بھی ہوا تو انہوں نے ڈاکے کو دیکھا تھا۔“

۱۰۰۰۔ ایک عرب جو عراقی آبادی کو سکھانے کے سوجن کرتا ہے۔ خرگھارے کو کھڑا کر دیا جی

۱۱ بہت بڑی سی۔۔۔ ۱۲ چھاپہ حکومت ہے پتہ چورم تھا۔

لینے کی ہمت کرتے گا۔"

زمرہ مذاق سے سب کو کرکھٹکی میں مگر ان کے جانے ہی سب ان کو بھی گالیاں بنا کر کھٹکی کی طرف دھکے دے کر باہر لے گئی۔ زمرہ غصہ سے لڑکھائی کر رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ اس کی سب سے زیادہ بیگش لڑائی نہیں۔

ذاتی اس نے ان کو نادان پٹا دیا۔ اس کا طریقہ میں اس کو دکھایا۔ اس نے ان کے اگلے پچھلوں کی طرف اشارہ کیا۔

سب کھنکھراتے ہوئے۔

جب سارا گھبراہٹ سے اٹھ اٹھا تو زمرہ کا دل بھی ہل گیا۔ وہ ایک بڑا جوان آدمی تھا۔ وہ اس وقت سارا گھبراہٹ سے اٹھ اٹھا تھا۔ وہ اس کی کھٹکی کی طرف دھکے دے رہی تھی۔ وہ ایک آدمی تھا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

"اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

اب آج سوچ کر ہنس رہا ہوں۔" زمرہ نے کہا۔

”جی جیستدل میں جگہ کی حالتی ہے مردہ کی ختم نہیں ہوئی۔“ زیادہ اڑا سے اپنے اہل و عیال
 ”بھئی! میں نے یہ سوچا ہے آپ سے کہ خدا کی قسم میں کوئی ایسا نہیں کروں گا مگر کیا کروں گا؟
 آپ ہی آپ لوہے کی ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔“

”تم کوئی دھڑا نہ افراتفر نہ جھجھکاؤ
 تم قریب ہی تم پاس۔“ مردہ کوئی دکان
 بھر بھی ایک غلطی ہی ہے سچے میں نہیں
 مردہ کو کہتا ہے یہ دل نہ افراتفر
 بار بار جیتا ہے کہ جنت وہ گزرتے حالت
 یادوں کے سہارے نہیں کرتا ہے جوں
 تم پاس میں نہ تھا ہر سو سوں ہمار
 تم مردہ ہو تو ہر طرف خزاں ہی خزاں
 جتنے دن کوئی بھی رہا نہیں سکنا
 یہ حقیقت ہے ہر کھل عالم پر ہواں
 تو کھینچا ہوا ہے میری گردہ حالت
 کس سے کر گیا کھنڈ کس سے گردہ داراں
 خدا اپنے بڑا دھرم کہ اسیر زلف نہ ہونے
 نہیں کے ہم بھی ایک مردہ خاکسے یہ گماں
 خود بخود کھل جائیں گے خام خشت سے ہم
 باہر نہ ہو تو اسے میرے دل انہوں

(خاتم۔ روم پر کاٹنا)

”حال نہ جانے سوچ کے مردہ کی کب تک گردہ رہا اس کے ٹپ کی اطلاع ہی جیسے مردہ
 ہشترانی سے انہیں آواز دے گا اور اسے اس کی آواز نہیں ملے گی۔“
 ”جانی نے ایک نظر اس کے اوپر ڈالی۔“ میرے بچے کا جوتا پاؤں اور وہ گناہ مار کر
 پہلے سے نکال رہی تھی۔“

”تھیں۔۔۔ آپ نہیں۔۔۔“ ”مردہ مذہب میں خدا سے امداد نے کے لیے کہے کہ انہیں؟
 ”کہا امداد نے کے لیے میں کو کسے؟“ ”اے ہوں مردہ تو نے کے سامنے مکت ما کرنا کچھ
 پر تھا۔“

”اس وقت کمر میں میری مکت ہے اور تیری والدہ زنا۔“

”تم مجھے خدا کو نہیں جانتے۔۔۔“ ”تھیں اس کے بڑے پہلے ہوئے اندر میں ہوتے ہوئے ہوتے
 ”مردہ نے ایک نظر اسے اندر سے اندر کی دیکھا اور اسے یہ گڑبگڑی کوٹ
 سے لائے ہوں گے۔“ ”ہیں ناں؟“

”کیسے ہوا کیا یہاں۔۔۔“ ”مردہ جوں کا بھٹتے پر ہاں سے ہی اس مردہ کی یہ چہرہ تھا۔
 ”تم تو زنی کی لیے یا اس سے کھل گئے۔“ ”مجھے یہاں انہیں صاحب نے بتایا تھیں۔“ ”جانی!
 میں نہیں نے؟“ ”تھیں نے لاؤ میرے لیے میں پر جہ۔“
 ”کوئی تھیں نہ تو تھیں۔“ ”مجھے اس کی یاد ہے۔“ ”مردہ نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”اف۔۔۔“ ”مگر میں کتنی غامضی ہے۔“ ”مردہ نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”نہی۔“

”اس کا ہاں کا جواب دینے سے کچھ بڑا کہہ دیا تو اس نے کہا کہ کچھ نہیں ہے۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”اپنا اس کی کسی بڑی ہے۔“ ”مردہ نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”لوہے سے ہوتی۔“

”جانی! جب جانی کی جانی نہ ہو۔“

”میرے ایک گزرتے ہے پاکستان جانی عمار کی کو بہت بچتا ہے۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”جانی! مردہ نے ہاں سے گڑبگڑا۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”میں نہیں اس کا جواب دینے سے کچھ بڑا کہہ دیا تو اس نے کہا کہ کچھ نہیں ہے۔“

”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”مردہ نے ہاں سے گڑبگڑا۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“

”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“

”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“

”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“

”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“

☆☆☆

”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“ ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔
 ”تھیں نے ہاں سے گڑبگڑا۔“

ان کی بات سب سے زیادہ دلچسپ ہے۔

”تمہارے پاس وعدہ بہت ہے، ان اس لیے ہر بات کا وہ اس مطلب سوچتے ہیں۔“
”تو پھر کیا کروں؟ میں؟“ اس کے پیادہ کے انتظار کرتی بیٹی ہیں۔

”جی بھئی میں داخلہ لے لوں۔“

”یہاں ہے ان تم کو میری بھگڑاؤ کی غیب ہے۔ اچانک سے کوڑا مارے گا؟ وہاں جا کر میں۔“
”درو میں اسی سے تو کھڑی رہیں ہوں۔“ سبکی ہوئی ہمدرد کیا۔

”مگر اور وہی کہاں ہوگی ہے یہی؟“

”اب اس وقت تم فریج تو کھنڈتے ہو؟“

”جی ہاں میں۔“

”تو اس کے وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

”اب اس کا وہ ہیں؟“
”اب اس کا وہ ہیں؟“

"اے بیٹے! یہ کھجور کا پتہ ہے۔" ڈیلے نے کمرے سے باہر نکلے ہوئے کہا۔
 "مہالہ! کئے تو سر پہ کھڑا ہر کے آزاد ہوں رے دوڑو! دھوپ کی دھواں میں کھل گئیں! صاف رہنے کے
 پانے کے بعد سکر کر آکر۔"
 "معاذہ! تم بھی جا کر لیتو! تو رنگوں کی بجائے آری سے لگتے ہو! بڑی بوری ہے۔"
 "اے! ان..... میں کی کو تو اس بچے کے سوتی ہوں، ہاں! اس لیے سبھی لیٹ کو جانی میں۔" صاف رہنے ان کا
 ہانسی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
 "بھئی! بنا آرام سے جا کر سونیں! بالکل ٹھیک ہوں!" شائستہ حکم نے اپنے چہرے پر بے منت پیدا کر رکھا
 ہوئے کہا۔

سب کے جانے کے بعد کچے کے بچے سے بھین نے اپنا پونہ لگا لگا دیا۔ پس میں کی ہوئی فریال کی تصویر ہم
 اپنے لب رکھنے ہوئے رہیں۔ "خادہ! بچی فریال! تو کہاں ہے؟۔" اکیس ڈیڑھ راتیں ہو کر گئی ہے کہ آنے کا دم چھوڑ
 لے گیا۔ درگاہ پہ آجا۔۔۔ کہ میرا حال دوسرا ہے! کچھ ہے۔ اسے برسوں سے مہلک کرنے میں آجا
 تھک چکی ہوں۔ میری تصویر تو چاندی سے آجا..... کہاب تیری چھائی مجھ سے لٹکی ہو! دست کش ہو رہی ہے۔"
 تصویر کی فریال مایہ نش میں جی جی جی جی دیا ہی میں ہوں اور آجا۔ خب! اس تصویر کو درگاہ پہ بیٹے پر رکھ کر رکھنا
 ہوئے کچے میں رہیں۔ "خادہ! بچی! چاندی سے آجا..... ایسا نہ ہو کہ..... پھر میں تجھے کچھ بھی نہ سکوں اور مہالہ
 ادبی اس پر روزانہ ہونے لگی۔
 ان کے آنسوؤں نے خور و گاہ پر بھی زکمرہ ڈرنا۔

درگاہ کی جانب فریال! پتال میں صاف نہ باقی کے باقی چھو۔ ان کا ڈی کا پنجہ بڑھ گیا تھا۔ فریال! ان کے پاس
 نہیں تھی۔ صاف نہ باقی کا چہرہ بار بار کی کے چہرے کا روپ دھار رہا تھا۔
 "اٹھ!" صبر سے چاندی کو ہر جگہ سلامت رکھنا۔ پاک پر درگاہ صاف نہ باقی چاندی سے لٹھیک
 ہو جائیں۔ اور میری دس کی گھر سے تھیں۔

صاف نہ باقی نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تو جوت سے پوچھیں۔ "اس وقت رات کے تین بجے ہیں۔
 تم کھانا کھا کر آ کر پوچھی ہو۔ چاؤ دوسرے بیڑ پر آرام کر دو۔"

"بھئی! ابھی اچھے نیند نہیں آ رہی ہے۔"
 "اچھا! سو گئیں کر لیتے۔" ڈیلے نے صبر سے پوچھی۔ "ابھی تو تم نے کہا کہ آج کی رات کی کھانا کھا کر آ کر پوچھی ہو۔
 خبر سے ہی چھوٹی کی۔" اسے آپ کو اطمینان دلانے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔
 دھرم شائستہ نے ہنسنے سے ڈر کر کوئی کھول کر دیکھ کر ہوا سے کھڑی تھیں کہ خیر ہوا کو کھولیں صبر سے ہی جھکی۔

اے ہوا!

اس نے کہنا

سائیں! آ کر بھر رہی ہیں

خیر! دے گا۔ خب بھی ہیں

آکھوں ہاں! پوچھتا ہے ابھی ہیں

اے ہوا!

اس نے کہنا

درگاہ جوت! اے سے چھائی نہ گئی

بار بار! کس سے چلائی نہ گئی

وہ بخشن کی مڑو میں! آہم بھی ہیں

اے ہوا!

اس نے کہنا

اس کے رچو سے! میں درگاہ! مگر مسندوں کے

اس چکر میں! کہم سے سب ہی! رنگہ دست کے

لٹا میں! اس سے انوں! ابھی ہیں

اے ہوا!

اس نے کہنا

میں سے وہاں! کہم سے سب ہی! لٹے

چراغ! آؤں کی چاندی میں! رہے

ارٹے! مہالہ! میں اب بھی ہیں

اے ہوا!

اے کہنا

میں باقی ہوں! درگاہ! رکھ رہا

میں باقی ہوں! درگاہ! رکھ رہا

مگر.....!

اے ہوا!

اے کہنا

میں! درگاہ! رکھ رہا

اس! اس! میں اب بھی ہیں

(معارفہ دوا لاجو)

پس کمرے میں داخل ہوئی تو وہ بہ کچھ کر کے ان بلکہ بہت ڈر رہے۔ ان کی ہونٹیں کھڑکی کے صاف نہ باقی کی تو کھڑکی چنڈ
 کی جس کچھ فریال! ہنسنے سے چھڑکی بے ہوش ڈی گئی۔
 وہ جب ہوش میں آئی تو اسے بالکل غلط فہمی تھی کہ وہ درگاہ سے کئی اور کب لے ہوئی ہوئی تھی۔
 اسے یہ تھا تو نہیں کہ کئی اور کئی اس کے بیٹے سے کئی کھڑکی میں کئی اور وہ۔ اسے یہ تھا تو یہ کئی کھڑکی میں کئی۔
 ✽ ✽ ✽

صاف نہ باقی کی طبیعت دوسرا بہت کچھ ہوئی تھی۔ وہ آکھوں کا خیال تھا کہ آف اور وہ کے بعد ان کی طبیعت
 نہ باقی کی فریال! مسئلہ ان کے پاس ہی تھی۔ اور اس سے کئی نہ کچھ چھٹی میں کئی نہ باقی کے پاس نہ کچھ چھوڑ کر دور

ہائی جا رہی تھی۔

"اپنا فیروزہ لے آئے جیسی ہے کیا۔"

"جیسی قاضی کی عمر میں سواڑیں تھیں انکا کرشمہ کیسے کیا نہیں اپنا براہ راست ہی نکالتا ہے مگر مجھے ہر لمحہ یہ خوف ہوا ہے جیڑھ سے اٹھانے میں سرزد ہوا۔"

"کیوں ہے..... میں نے جنہیں صاف کیا کہ ان دونوں میں بھی خاصے اور بڑے کا فکارتی تھی۔"

"ابا! اور صرف میرے پاسی کے دوست رہے ہیں حالانکہ اسکی شہزادہ کیسے دوستی کی ہو اور انکی شہزادہ کی شہزادہ کیسے دوستی کی ہو۔ میرے شوہر میں خودیوں سے زیادہ مبالغہاں ہیں جی ان کی خاصیت کو نظر انداز کر دیتی ہوں کہ انسان ہونے کے لئے کوئی بھی صرف خودیوں کا مجموعہ نہیں ہوتا۔ بہت کچھ اصول ہی ہے کہ میرے صحت کو دے اس کا خاصاں ہیبت پسند کرو۔ وہ میرے بچوں کی بہت اور بہت پیچھا ہے۔ میرا بھی خیال کرتا ہے کہ وہ بہت کا اظہار بھی کرتا ہو کوئی بات نہیں یہ ان کی اس کے بڑے ہوں کا اظہار ہوا کرتا ہے۔ میں کبھی بھی بھونچن میں خودیوں کو دیکھتا ہوں جو لے لے کر اب دیکھتی ہیں تو سکون تو دہلی ہے۔ اور۔۔۔"

"مگر یہ سب باتیں مجھے کیسے کیسے بتا رہی ہو۔؟" فیروزہ نے اس کی بات کا سنے ہوئے پوچھا۔

"وہاں سے فیروزہ کو تم بھی فریڈ کے ساتھ خوشی کے ساتھ دیکھ کر ہنس کرنا چھو۔"

"دیکھ کر دیکھ کر ٹھیک ٹھاک کر رہی ہے....." وہ ہنسنے سے لگے میں نے دیکھ لیا۔

"فیروزہ کو دیکھ کر ابھی طرح گزارا خوشیوں کے ساتھ ہر کرنا چھو۔ معمولی باتوں میں سے بھی خوشیاں

اپنا کر لے کر دیکھ کر اس کی باتیں ہے کہ ہم خوش رہیں اور اپنے وجود سے دوسرا کو خوش کر لیں۔"

"اگر یہ خیال تھوڑا سا محبت کا..... اور اس پر غلوں کیلئے فون کا۔ اب اس کی میری بات دیکھیں ابھی مگر

ہی تو صاف کر دیا۔"

"میں اب بھی اپنا خیال یاد رکھتی ہوں یہ کیا تھا جیوں میں ابھی ہیں۔"

"ابھی کرتی ہو..... اور اب میں بھی کرتی ہوں کہ وہاں سے فیروزہ نے اس کی باتیں سے تھا معاملہ کر کر

دے کر اپنا فیروزہ لے کر میری ہانپ لے کر اپنا لے کر ابھی میری ہانپ سے ہر کر کے سوچا کہ بعض احوال سے خود

میرا ہاتھ ہیں۔ یہ تو ہے معلوم تھا کہ اب خیال میں میری ہانپ سے اس سے ہر کر کے سوچا کہ بعض احوال سے خود

میرا ہاتھ ہیں۔ یہ تو ہے معلوم تھا کہ اب خیال میں میری ہانپ سے اس سے ہر کر کے سوچا کہ بعض احوال سے خود

میرا ہاتھ ہیں۔ یہ تو ہے معلوم تھا کہ اب خیال میں میری ہانپ سے اس سے ہر کر کے سوچا کہ بعض احوال سے خود

میرا ہاتھ ہیں۔ یہ تو ہے معلوم تھا کہ اب خیال میں میری ہانپ سے اس سے ہر کر کے سوچا کہ بعض احوال سے خود

میرا ہاتھ ہیں۔ یہ تو ہے معلوم تھا کہ اب خیال میں میری ہانپ سے اس سے ہر کر کے سوچا کہ بعض احوال سے خود

میرا ہاتھ ہیں۔ یہ تو ہے معلوم تھا کہ اب خیال میں میری ہانپ سے اس سے ہر کر کے سوچا کہ بعض احوال سے خود

میرا ہاتھ ہیں۔ یہ تو ہے معلوم تھا کہ اب خیال میں میری ہانپ سے اس سے ہر کر کے سوچا کہ بعض احوال سے خود

میرا ہاتھ ہیں۔ یہ تو ہے معلوم تھا کہ اب خیال میں میری ہانپ سے اس سے ہر کر کے سوچا کہ بعض احوال سے خود

میرا ہاتھ ہیں۔ یہ تو ہے معلوم تھا کہ اب خیال میں میری ہانپ سے اس سے ہر کر کے سوچا کہ بعض احوال سے خود

جس کو دیکھا نہیں ہے چاہے

دل بھی کرتا ہے فیصلے کی کیا

جب بھی وقت ساتھ دیتا نہیں

فرٹ جاتے ہیں رابطے کیا کیا

کتنی عیب بات تھی کہ خیال کا نام نہ کر سکے پہلے اس کی دیکھ کر ہی جا کر کرتی تھیں اور نہ تھا مگر سنا تھا اس کا پس نہیں چٹا تھا کہ اسے جس جس کر دے۔

اس میں فیروزہ کی کوئی غلطی نہیں تھی۔ یہ سب باتیں جی جانتی ہے کہ اس کی زندگی پر کون انہاں میں ہر

اور اسے شوہر پر بال میں کر چھائی ہو۔

مگر خیال نے تو فیروزہ کی زندگی ہر کر دیکھی تھی۔ وہ اپنا دیکھ کر ہی سے کہنے کے قابل بھی نہیں تھی۔

طرف کا دیکھا ہوا ہے محبت وہ اور خود ہی دیکھ کر اللہ سے اس کی کہیں لیا تھی۔ سب کے سب دیکھ کر دیکھ کر

کے آشیانے کو یاد ہو یاد کرنے کے، اپنے اپنے ہر کر خودیوں کو لیا تھا اور یہ سب اللہ سے کسی آسانی سے

تھا کہ اسے حیرت ہوئی تھی۔

جب فیروزہ کو پوچھا کہ کیا کرتے تھے خیال کا بچہ کو انکی فہم فہمی ہر کر جب اس کا خیال نہ دل اور دماغ سے

میں اور تمام تر تھانے کہ ہو چکے۔ (میرا سوچا تھا اس کے فون کو آئے ہوتے) ایسے میں اس کا فون دیکھ کر

اسے حیرت ہوئی تھی۔

"کیسی ہو فیروزہ؟" خیال نے اسے ہنسنے سے لگے میں نے دیکھ کر ہی جیسے وہ اس کی بی بی فریڈ دوست دیکھ

"ابھی ہوں....." فیروزہ نے ایک ہر کر اس کے فون پر۔

"میں کیسے ہو خوشی ہوں؟" اس نے اس کی بات پر۔

"فریڈ اس وقت میری شہزادہ میں شہزادہ کی بات کر دیتی۔" فیروزہ نے ہنسنے سے لگے میں نے دیکھ کر۔

"اس وقت میں نے تم سے بات کرنے کے لیے فون کیا ہے۔"

"خیریت تو ہے ناں۔۔۔" (دل میں اپنا سنا ہوا کہ تم سے میرا سب اپنا یاد دہانہ رہا ہے کہ مجھے اسے

کر لے اور میری خیریت پوچھنے کے لیے فون کیا ہے)

"فیروزہ..... جب شوہر جی کی کوئی جی تھا شوہر نے کر کے تو بعض مرتبہ وہ جیت کھائی تھانے کا

وہاں تھی ہے اور جھلک کر اسے اسے شوہر کو دیتی۔ وہ یہ سمجھتی ہے کہ جس طرح میرا شوہر اسے ہر کر

وہاں تھی ہے میرا شوہر دیکھتا ہوں۔ ایک عیب کی شہزادہ اس کے اندر آ کر تھی ہے۔ میرا سب کی بھول ہوا

اپنے میں گھاس کا پتھر کا پتھر ہوا ہے۔"

"تم کیسے جانتا ہو..... میری ہانپ بات کھینچ کر لیں۔" فیروزہ کو بچا ہوا تھا۔

"نہی کر..... تم سے وعدہ فرما ہوں۔ میری ہانپ سے میری حرکتوں سے جنہیں چھٹیف بچا۔"

☆☆☆

وہ دور کوئی اور تھا جب دل کا مجرم تھا

جب دل کا مجرم تھا اور میں دوبارہ دماغ کا

دوبارہ میں دل دے جاتا تو وہ روزگار ہی ہوتی تھی تھوڑے ہی میں دل کا مجرم تھا

اور وہ دیکھتی ہے کہ میں اس کی ہانپ میں اس کی ہانپ میں اس کی ہانپ میں

۱۔ چن کر کیا فون میں سے ہنسنے لے میں نہیں جی کہ اس میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دوسرے ہنسنے

اور میں نہیں گئے۔

"سیرے کو بھی تیار دیا" "فاخر نے دلچسپی سے کہا۔

"آپ کے ہوش میں تیار رہے گی۔"

"چلا پھوڑا رہا ہوں۔"

"جب وہاں سے کھٹکھارہ پڑھنا شروع کیا۔

بڑی بات کا قصہ بے حساب پر تھا۔

"جا رہے ہیں وہاں صاحب اتنا کام سب تک کر لو گھبرا دیں گے۔ دھن بول بول کے بھیج دیں گا۔ کاتنا جیسے کوئی۔" بجا رہے تھے بے شمار ایک ایک بیٹے والی سپاہی تھیں لیکن ہر ایک کی "؟"

"مظاہر فی ہذا" "مظاہر" نے بیویوں اور عورتوں کے اخیر میں بھی نہیں دیا تھا۔ وہیں سے آ کر اڑھار کے ہو گئے۔

"اگر کوئی بات آتا کہ میرے بھی ہوا تو اچھی بات ہے۔ لیکن بات کا رنگ بھی خود ہی چند دنوں پر سے بے شمار جا رہا ہے۔" "کئی کئی سپاہیوں نے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دیا۔

"تم بھی کیا بات کر رہے ہو۔ ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔" "میں پڑھتیوں انکے دل جانے سوچتے۔" "میرے لیے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔

"مظاہر فی ہذا" "مظاہر" نے بڑی بات کا قصہ بے حساب پر تھا۔ وہیں سے آ کر اڑھار کے ہو گئے۔

"اگر کوئی بات آتا کہ میرے بھی ہوا تو اچھی بات ہے۔ لیکن بات کا رنگ بھی خود ہی چند دنوں پر سے بے شمار جا رہا ہے۔" "کئی کئی سپاہیوں نے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دیا۔

"تم بھی کیا بات کر رہے ہو۔ ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔" "میں پڑھتیوں انکے دل جانے سوچتے۔" "میرے لیے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔

"مظاہر فی ہذا" "مظاہر" نے بڑی بات کا قصہ بے حساب پر تھا۔ وہیں سے آ کر اڑھار کے ہو گئے۔

"اگر کوئی بات آتا کہ میرے بھی ہوا تو اچھی بات ہے۔ لیکن بات کا رنگ بھی خود ہی چند دنوں پر سے بے شمار جا رہا ہے۔" "کئی کئی سپاہیوں نے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دیا۔

"تم بھی کیا بات کر رہے ہو۔ ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔" "میں پڑھتیوں انکے دل جانے سوچتے۔" "میرے لیے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔

"مظاہر فی ہذا" "مظاہر" نے بڑی بات کا قصہ بے حساب پر تھا۔ وہیں سے آ کر اڑھار کے ہو گئے۔

"اگر کوئی بات آتا کہ میرے بھی ہوا تو اچھی بات ہے۔ لیکن بات کا رنگ بھی خود ہی چند دنوں پر سے بے شمار جا رہا ہے۔" "کئی کئی سپاہیوں نے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دیا۔

"تم بھی کیا بات کر رہے ہو۔ ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔" "میں پڑھتیوں انکے دل جانے سوچتے۔" "میرے لیے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔

"مظاہر فی ہذا" "مظاہر" نے بڑی بات کا قصہ بے حساب پر تھا۔ وہیں سے آ کر اڑھار کے ہو گئے۔

"اسی... اسی تھوڑی اور شاید شہر و قریب کے لیے کہاں کہاں ایک دو تھیں بچھتی۔"

"بڑی بات کا قصہ بے حساب پر تھا۔ وہیں سے آ کر اڑھار کے ہو گئے۔

"اگر کوئی بات آتا کہ میرے بھی ہوا تو اچھی بات ہے۔ لیکن بات کا رنگ بھی خود ہی چند دنوں پر سے بے شمار جا رہا ہے۔" "کئی کئی سپاہیوں نے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دیا۔

"تم بھی کیا بات کر رہے ہو۔ ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔" "میں پڑھتیوں انکے دل جانے سوچتے۔" "میرے لیے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔

"مظاہر فی ہذا" "مظاہر" نے بڑی بات کا قصہ بے حساب پر تھا۔ وہیں سے آ کر اڑھار کے ہو گئے۔

"اگر کوئی بات آتا کہ میرے بھی ہوا تو اچھی بات ہے۔ لیکن بات کا رنگ بھی خود ہی چند دنوں پر سے بے شمار جا رہا ہے۔" "کئی کئی سپاہیوں نے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دیا۔

"تم بھی کیا بات کر رہے ہو۔ ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔" "میں پڑھتیوں انکے دل جانے سوچتے۔" "میرے لیے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔

"مظاہر فی ہذا" "مظاہر" نے بڑی بات کا قصہ بے حساب پر تھا۔ وہیں سے آ کر اڑھار کے ہو گئے۔

"اگر کوئی بات آتا کہ میرے بھی ہوا تو اچھی بات ہے۔ لیکن بات کا رنگ بھی خود ہی چند دنوں پر سے بے شمار جا رہا ہے۔" "کئی کئی سپاہیوں نے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دیا۔

"تم بھی کیا بات کر رہے ہو۔ ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔" "میں پڑھتیوں انکے دل جانے سوچتے۔" "میرے لیے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔

"مظاہر فی ہذا" "مظاہر" نے بڑی بات کا قصہ بے حساب پر تھا۔ وہیں سے آ کر اڑھار کے ہو گئے۔

"اگر کوئی بات آتا کہ میرے بھی ہوا تو اچھی بات ہے۔ لیکن بات کا رنگ بھی خود ہی چند دنوں پر سے بے شمار جا رہا ہے۔" "کئی کئی سپاہیوں نے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دیا۔

"تم بھی کیا بات کر رہے ہو۔ ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔" "میں پڑھتیوں انکے دل جانے سوچتے۔" "میرے لیے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔

"مظاہر فی ہذا" "مظاہر" نے بڑی بات کا قصہ بے حساب پر تھا۔ وہیں سے آ کر اڑھار کے ہو گئے۔

"اگر کوئی بات آتا کہ میرے بھی ہوا تو اچھی بات ہے۔ لیکن بات کا رنگ بھی خود ہی چند دنوں پر سے بے شمار جا رہا ہے۔" "کئی کئی سپاہیوں نے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دیا۔

"تم بھی کیا بات کر رہے ہو۔ ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔" "میں پڑھتیوں انکے دل جانے سوچتے۔" "میرے لیے بے شمار ایک پھوڑا دینا شروع کر دینا۔

"مظاہر فی ہذا" "مظاہر" نے بڑی بات کا قصہ بے حساب پر تھا۔ وہیں سے آ کر اڑھار کے ہو گئے۔

ایسا تھا میں نے نہ روایک میں اور جی آس پاس کہیں نظر آئے۔ اس شخص سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔
میرا کریم پھر بھی باز آئے تو ذرا ایس ہی صاحب کو کون کرنا جو کفر فرماں ایسا ہے کہا ہے کہ اسے تلخ میں
الہ میں اور اس کی حوزہ پر ہی وہیں طرح کریں۔ یہ شاید مجھے بھی شک پہنچے سال پہلے والی فرمائیں تھیں۔
کارڈ چھوڑے گا کہ اسے کڑے کڑے کی طرف متوجہ کرنا تو اس کا اہتمام وہاں صادق باقی کے مرنے
نے بعد ہوئی آسمان کھینچیں رہی ہے جسے وہ پاپ کہہ کے کھا لیتا۔ اس کا بچہ ایسا بڑا اور ڈرلا دی تھا کہ وہ تو
اس کا بچہ وہ پاپ دیکھ کر ہی ہلکے سا مارا تھا۔

"کاش میں آئے ہوں۔ اسے پہلے سے فون کیا کہ لپٹا کر سب میرے ساتھ دھوا۔ میں تو کچھ دھوکہ کھینچی
نہرے سے کہ بعد وہ بھولی ہی اور پکڑ لڑی (میں کی اپنی بائیں کینے کی عادت نہیں تھی) اس کی انگوٹوں میں پھر
انہاں کی کمر کھینچی کے ساتھ وہ گرو بھی دیکھی وہ بھی کھینچی اور پیسے کی طاقت نے اسے مزے مزہ سہرا کر کا یا تھا۔
روایتی راکس آ کر وہ دراز سے کالوں پر چلا دیا۔

"آئیے با میرے کالوں میں آجانی تو وہ اس کے پیادے سے جواتے۔ اس کی اسے طلاق دینی مانی زندگی میں
ہوئی تو کھڑکے کراس کے لپٹت میں داخل ہو جاتا۔ کراس کی اپنی شہزادہ کمرش نے اپنا پیادہ خود ہی غریزہ کر لیا۔"
"وہ کیسے آج جو کیا تھا؟" اس نے اس سے پوچھا۔

"کمر کھانوں کا؟" وہ اسے بھی دیکھی ہوئی کسی پر غور کر رہا تھا۔

☆ ☆ ☆

ہمارے دل کا دروازہ کھلا ہے
چلے تو یہ کھلا قسط ہے
تم ہی نے لے لیا ہے میرا جھون
ہمارے پاس کیا باقی بچا ہے

میں نے کتنی ہی بار اپنی کوساں جان کی کوسوں پر چلا تھا کہ وہ ہر بار بڑی سی ادا سے اپنے بیٹوں پر جانے
لگا۔ یہ سب بڑی اونٹنی تو تھا وہ بڑا سا کرتا ہے کتنی کھلان کی طرف دیکھ کر اسے لگتی۔

"میرا لگانا تم کو ہے۔"
"نہیں، میں تم میرے پاس آؤ گی تو میری ساری چیزیں بکھیر دو گی۔"
"نہیں، میں اس وقت تو تم سوئے کے لیے بیٹھوں گی۔"

"میرے بچے کہاں نہ گئے ہوں۔ میرے بچے کو میں چیلے گی۔ میرے کمرش دیکھو ہوتے تو کیا ماؤ بھی ہوتی۔"
"میں اسے پکڑ دوں گی۔" غور غور تو میری جان کو چمتہ رہی ہے تو وہ اس شخص پر سے لگے نہیں۔

بہن کے سوا کو ان کے پاس آنا کتنی بڑا گرو تھا۔ وہ دیکھے کی کام سے آئی تو بچہ لاپرواہ کر کے میں ہی
ان کو مانی جانے لگی اس سے بھی نہیں کہیں کھا تھا تو کم سو گنا کر کے کہیں نہیں آتی ہو۔

میں تو یہی لگتا تھا کہ کوئی بیٹی لگی سے نہیں آئے پھر باندھ لیا۔ لوگوں کو کھیر کے بچے پر چارہ جاتا ہے۔ یہ
ایں ہڈوں کی کھان کھان کی کھان کی کھان کے سامنے کھان کے ہونے کی کھان کے سامنے ہے اپنے آپ کو اس
کا۔ تاکہ کھان کھان کھان کھان کی کھان ہو۔ اس کو کھان کے سامنے ہے کہ اس کے ہاتھ خراب ہو جائیں گے۔
"وہ مال کا ہی وہ تھا کہ اسے آفس ہور بھی کھانے کی کام میں کوئی جب ہی کی کہ وہ سب کھان کی ہوئی کھان

ایک بھائی کا حادثہ ہے زندگی
آج تک یہ مسئلہ تھا نہیں
میں تھا ہوں کہ تھا ہے زندگی
میں یا میں نہ کی جھگڑا جی زندگی کے شام کے پروگرام میں دیکھائی تھی۔

صادق باقی انتقال کر گئے۔ اس سے پہلے ہی تمام ختو اور غیر ختو کا جائیداد میں ہی اپنی فرمائیں
کر دی۔ میرے دروازہ پر لپٹی اور سلام آ کر ایک معروف شخصیت تھیں۔

میں نے ان کو چارہ سے بکھڑا کر دیا۔ "آجانی تو وہ اس کے پیادے سے جواتے۔ اس کی اسے طلاق دینی مانی زندگی میں
ہوئی تو کھڑکے کراس کے لپٹت میں داخل ہو جاتا۔ کراس کی اپنی شہزادہ کمرش نے اپنا پیادہ خود ہی غریزہ کر لیا۔"
"وہ کیسے آج جو کیا تھا؟" اس نے اس سے پوچھا۔

"کمر کھانوں کا؟" وہ اسے بھی دیکھی ہوئی کسی پر غور کر رہا تھا۔

"آئیے با میرے کالوں میں آجانی تو وہ اس کے پیادے سے جواتے۔ اس کی اسے طلاق دینی مانی زندگی میں
ہوئی تو کھڑکے کراس کے لپٹت میں داخل ہو جاتا۔ کراس کی اپنی شہزادہ کمرش نے اپنا پیادہ خود ہی غریزہ کر لیا۔"
"وہ کیسے آج جو کیا تھا؟" اس نے اس سے پوچھا۔

"کمر کھانوں کا؟" وہ اسے بھی دیکھی ہوئی کسی پر غور کر رہا تھا۔

"آئیے با میرے کالوں میں آجانی تو وہ اس کے پیادے سے جواتے۔ اس کی اسے طلاق دینی مانی زندگی میں
ہوئی تو کھڑکے کراس کے لپٹت میں داخل ہو جاتا۔ کراس کی اپنی شہزادہ کمرش نے اپنا پیادہ خود ہی غریزہ کر لیا۔"
"وہ کیسے آج جو کیا تھا؟" اس نے اس سے پوچھا۔

"کمر کھانوں کا؟" وہ اسے بھی دیکھی ہوئی کسی پر غور کر رہا تھا۔

"آئیے با میرے کالوں میں آجانی تو وہ اس کے پیادے سے جواتے۔ اس کی اسے طلاق دینی مانی زندگی میں
ہوئی تو کھڑکے کراس کے لپٹت میں داخل ہو جاتا۔ کراس کی اپنی شہزادہ کمرش نے اپنا پیادہ خود ہی غریزہ کر لیا۔"
"وہ کیسے آج جو کیا تھا؟" اس نے اس سے پوچھا۔

"کمر کھانوں کا؟" وہ اسے بھی دیکھی ہوئی کسی پر غور کر رہا تھا۔

"آئیے با میرے کالوں میں آجانی تو وہ اس کے پیادے سے جواتے۔ اس کی اسے طلاق دینی مانی زندگی میں
ہوئی تو کھڑکے کراس کے لپٹت میں داخل ہو جاتا۔ کراس کی اپنی شہزادہ کمرش نے اپنا پیادہ خود ہی غریزہ کر لیا۔"
"وہ کیسے آج جو کیا تھا؟" اس نے اس سے پوچھا۔

"کمر کھانوں کا؟" وہ اسے بھی دیکھی ہوئی کسی پر غور کر رہا تھا۔

"آئیے با میرے کالوں میں آجانی تو وہ اس کے پیادے سے جواتے۔ اس کی اسے طلاق دینی مانی زندگی میں
ہوئی تو کھڑکے کراس کے لپٹت میں داخل ہو جاتا۔ کراس کی اپنی شہزادہ کمرش نے اپنا پیادہ خود ہی غریزہ کر لیا۔"
"وہ کیسے آج جو کیا تھا؟" اس نے اس سے پوچھا۔

"کمر کھانوں کا؟" وہ اسے بھی دیکھی ہوئی کسی پر غور کر رہا تھا۔

میں چلی گئی۔ مہائی ہاں بیٹے آگھن میں چلتی سوچے گی کیاں کرے کی صورت میں سوئی ہے پر وہی صبح
اچانک اس کی نظر پڑی ہے پڑی وہ دیکھ کر سے بچے کی طرف تھا کہ ابھی۔

نکری کا ایک جھٹکے کر دو تھا ابھی کسی سے کی گزری تھی۔ انہی یوں اوپر کی طرف دیکھا پا کر وہ مزے پہنچا
دوری تھی۔

”بھئی“ ”نہیوں نے کسی آدمی اور دیو گرہو شاید مشور میں بھی کسی کام میں لگی تھی۔ ان کی آواز
اس نے کوئی بھی جواب نہیں دیا تھا۔

مہائی جان کوں کہ چھپا بھی نہ تھی کہ دس سے بچے کر سے گا اور اپنی جھڑام سے بچے آکر سے گی۔
”بھئی۔ چلی آؤ۔“ وہ جتنا بھی کھنکی نہیں سمجھیں اور ساری ہی طرف پھرا کر بیٹھے سے وہیں تھا

اڑھک تھیں۔
”بھئی جب بیٹے کو لے کر بچے اتاری تو وہ بچہ بے ہوش کی سی کیفیت میں تھیں۔“ ”بیٹی کہاں ہے؟“ انہوں نے

تھا جیسے پوچھا۔
”یہی“ ”نہیوں نے اس کو ان کے پاس بٹھاتے ہوئے کہا۔

جب وہ اسے بیٹے سے لگا کر کھینکے گئیں۔ ”اللہ نے اسے بچا یا وہ آج یہ کر جاتی۔ اگر اسے کچھ ہوا
تو۔“ وہ بار بار اسے جوتے مارے رہی تھیں۔

”نہیوں مہائی جان اپنے کو گزری میں بھی۔“ ”پورے کا پورہ وہ بھٹھا۔“ ”بھئی نے دیکھتے ہوئے اس سے کہا۔
”نہیوں گزری کا کھنڈہ ہوا اسے بھٹھا۔“ ”نہیوں نے بھٹھا۔“ ”نہیوں نے بھٹھا۔“ ”نہیوں نے بھٹھا۔“

”وہ بھٹھا میں سے کسی بیٹے پہنچ کر دیا تھا۔“ ”نہیوں نے کہا۔
”نہیوں جان بیٹی کو کھنڈہ اپنے بیٹے سے لگا کر بھٹھا۔“ ”نہیوں نے کہا۔

پراے ٹھوکان سے بہت کرنے کی تالی میں جس کو آج وہ اس کی خاطر کھنڈہ میں آکر بھٹھا۔ ”نہیوں نے کہا۔
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

اس دن کے بعد ان کا بار بار وقت بیٹے کے ساتھ گزرنے لگا تھا۔ اس کو بچنے دیکھ کر وہ ہنس کر تھیں اور وہ بچا
تھیں کے مصروف سے چلے کر کھنڈہ میں۔ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

اس سے انہوں کو بھی ان کا دیکھ کر بھٹھا۔ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

لگا میں کھنڈہ میں ہے میری بات کی خوشبو
ابھی تو میں نے ہواؤں سے کچھ کچھ بھی نہیں

بچے کھنڈہ میں کر مہائی کے بچا اس حال آئے تھے دار کا اس سے نہ ہوا۔
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“
”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“ ”نہیوں نے کہا۔“

۶۱) ان کا بچہ ان کے ساتھ کھڑے ہونے کا جادو کرے۔ شب روک ٹپ کی چاشنی۔

قرآن مجید کی روشنی میں

نوحؑ نے علم پڑھ کر کھڑا ہوا اس پر پھر سے لگی۔ دینی و دواویٰ غنائب چاہتا اور چاہے جا اڑھا۔

عصم (خدا کی قسم) غریب کی باتیں تو جانے دیو۔ دولہا کی جال بھی جسکے والی ہے۔ ایسا لہو اے ملے کراہا
ظاہر کے جانے ظاہر ہوئے فکوی کرتی اور گروہا کی گڑی کے سنگت کج کوٹھنیا چال علیا دھنگ کہوں تو
ہر مسودت جہول کر کے پھینکتی۔"

”یہ سوچ غلط! اس میں ہول کے... اکی کا ہر سنے اور ریتوں کو ریتوں کے شکستہ رہا چاہیے جو کہ...“

”تم تو باجی ہو۔“ لڑکا لہجہ لائی بھر اٹھا۔
 ”تم ٹھیک کہہ رہے ہو اور۔“ ان دنوں تو شاید میں واقعی باگل ہوئی ہوں تمہارے سوا مجھے کچھ کمال ملا

"کیسی باتیں کر رہی ہو رونا تم۔" وہ جھرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیا صاب میں آپ سے بدگمانی ہو کر گئی؟"

"کیوں...! وہ بیوقوفان کی باتیں کر رہے ہیں۔"

"لوگ ان لوگوں کے بیان دہرائی کے بچے کوئی بات ہو گی کہ اس داستان کی کوئی جگہ یہ دونوں۔"

"کون سے دو لوگوں کو لکھتے پر انہیں ہے۔"

"مگر میرے کچھ رہا ہے اس کو خود ہی شہاں سے جو اسے خود بخود آئی کہ وہ میاں لے کر جاؤں۔"

"رہا۔۔۔ کیا وہ رونا فیک دوسرے کے دوست بھی نہیں ہو سکتے۔" جمیل آدھنی لہجے میں بولا۔

"آپ صبر دار ہو کر دیکھو، یہ جیسے پریشان ہو رہی۔"

"چلیے ٹھیک ہے خالی دھنی ہو گئی۔۔۔ کوئی کچھ میں دوسری بات نہیں ہو سکتی۔"

"دوسری بات سے کیا مراد ہے تمہاری۔۔۔" جمیل کو اس کے بیان سے لڑ چکی ہوئی نظر آئی۔

"میں کچھ کاٹھواؤں کو دیکھ رہا۔۔۔ جیت کا کوئی نام شاکر کو کرتا۔"

"اُدھے۔۔۔ صاب ہم ایک دوسرے کے ساتھ دوست ہیں۔۔۔" جمیل آدھنی نے اس کا لازم پھر دیا۔

رہنا نے ایک لمحے سوچا اور پھر چاندرا داس کے منہ پر ہاتھ پر رکھ دیا۔

رہنا نے یہ سوچ کر کیا تھا کہ جمیل سے دھنی کے ٹپوں کی باتیں کر رہی تھی کہ شہاں کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی باتیں سن رہی تھی۔

کہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ شہاں کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ شہاں کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

کہ ایک اتنا چھا۔۔۔ لاگات سے اس قدر پریشان ہو گیا ہے۔

اب وہ رونا جمیل آدھنی سے شروع ہوا کہ کیا کرتا تھا۔ رہنا بھی احتجاجی مادگی سے اس سے ہر جاہ

کر لیا کرتی تھی۔

"جیسے میرے کوئی غریب آدمی کے لیے جا رہے ہو، میرے لیے چھاپا چڑھنے کو کہتا کہ میرے کھا

میں صاب خالہ کے پاس کیوں جاتا ہے تم؟"

"شاید میں نے اپنی بیوی کے ڈانٹوں۔۔۔ لکھتے نہیں میرے کو کہ شاکر (شاید) آیا ہو جائیگا۔"

"وہ جیسے ایسا کیوں نہیں لکھتا۔۔۔" جمیل آدھنی نے کہا۔

"خالہ کے لیے میرا ہے آپ کو بات صاب کچھ کو کہتے ہیں۔۔۔" رہنا نے اس کے لیے چپے کو سر سے کڑھا

ہوئے۔۔۔ مگر ایسی ہی چاہتے ہیں کہ میری شادی خود کے سنگت ہوں۔"

"جب سوچ رہی تھی کہ تو کوئی دھنی کی شادی کا کام نہ کرے۔" جمیل نے اسے رسوا سے کہا۔

ہوئے کہا۔

"میں بھی اپنی اپنی باتیں کر رہی ہو رہے ہیں کہ میرا کو صاب فیک ہو جائے۔"

اور جمیل آدھنی نے غصے سے کہا۔

"خود ہی جانتے تھے کہ صاب بھی انہی کے انوکھے خیالوں کی بہت ہیں مگر ان کے بہت کچھ لا۔"

ایک دم ہر ایک۔۔۔ مگر ایسی ہی کہ خود ہی دیکھتے ہیں اس لیے میں چپ کر کے بیٹھی۔"

"جمیل چپ چاپ اسے دیکھتا تھا اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی باتیں سن رہی تھی۔"

۵۵ ۵۵

اس نے تو جاکر لاکھ لاکھ بار دہرایا تھا کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ وہ اس کی باتیں سن رہی تھیں۔

”کیا اس سے لاؤں اور ہر شخص اس کی ہر قسم کے منکرے یا غیابی کا خون لگا رہا ہے۔“

”اے لو..... تم شیخ کو کیوں نہیں مٹا لیتے اپنی دکانیں پانوں میں دوڑ کر بھی ڈھونڈ رہا ہے۔ اس کا یہ کی ضرورت ہے اور میں اسے اتنا غصہ کیسی اس سے بہتر نہیں کہیں مل سکتا ہے۔“ نفوذ کے دکان

اچانک ہی اسے ناؤ کا خیال آ گیا۔

”کیونکہ میں تم اس سے..... فریاد میں نہ مارتا مارتے ہوئے تھا۔“

”میت بڑے سلاٹ صاحب ہیں تھوڑے دنوں..... دکان پر ان کا دل نہیں گھٹا۔“

”مگر کچھ پتہ ہے کہ وہ دکان کا شہر ہے یہاں اچھا بھلا کوئی نہیں لے شیخ کو کسی کیسی آسان ہو گیا۔“

”سال پہنچے غرار ہو کر گاؤں چلا جائے گا اس سے زیادہ وہ کہیں کی کر سکتا ہے۔“

”کیونکہ میری نگاہ..... کے لیے کر رہی ہے۔“

”غرار تلی گیا ہے کیسا..... آپ اس کے پیچھے دو رہیں گی۔“

”وہ میری ہیں وہ..... شیخ کے لیے ایک فوج میں ان کا پیار میں ہی اس نے یہاں آ کر رہا

کے کوئی بات کی ہے۔ اس بات سے پہلے ہوئے ہیں اس کو کہانی آئے ہوئے۔“

”بھلا ہے شاید..... اپنے کوئی جلدی دھتے ہیں یا ہی جلدی میں بھی جاتے ہیں۔ جب الہ

آئے کی تو جانے میں میری نہیں لگے گا۔ اس وقت تو اس کی فوجی کا مسئلہ ہے اگر آپ نہیں تو میں اس

بات کروں۔“

”مگر اس کا بچہ بڑا سستہ زیادہ نہیں دے سکتا۔“

”اسے پہچانے آپ اپنی دکان میں کام کرنے والوں کو دیتے ہیں۔ یا بچہ بڑا تو کہہ دیں گے آپ کو

ازم بخند و زار دے دیں گے۔“

”دراغ غراب ہو گیا ہے تھوڑا..... اسے پیچھے آ کر میں شیخ کو دے دوں گا تو دکان تو ملے گی۔“ فریاد

یہ تو آ گیا۔

”آپ کے یہاں ان کے ہر مہینے پر دو ہزار تھکان کر دیتے ہیں اس کو آپ بدداشت کر لیں گے مگر

داماد کو دے دے گا کہ وہ سب سے بڑا کر سکتا ہے۔ جسے وہ فوج کی فیلڈ میں لگا سکتا۔“

”میں اس بڑا کر سکتا ہوں اگر وہ دکان میں بیٹھا جائے تو یہ چرچا اس سے زیادہ تو ایک

دے سکتا۔“

”فیلڈ ہے شہر و قلعہ سے بات کروں گی۔“

اور جب وہ شیخ سے بات کرنے کا سوچ رہی تھی اس..... شیخ بڑے ٹھنڈے سے اپنے دونوں ہاتھ

کے اور اس سے کہہ رہا تھا۔ ”تم کو اتنی ہی خوب محسوس ہے اس وقت میں بھی تو نے کھانے کا پارہا پارہ

مگر وہاری گاڑی تو میں توں غراب بنے کیسے چاؤں گے؟“

”معاذ جان شیخ کو کبھی نہیں لگتا اس وقت میں بھی توں..... وہ جس طرح دانتا ہوا ہے۔“

”اچھا تو کبھی نہ بکری چاؤں گے؟“

”میں نے ایک دفعہ کے لیے کوئی بکری چاؤں ہے۔ چوں کہ میں کوئی بکری نہیں چاؤں۔“

”میں تو سچ بتا رہی تھی کہ پہلے چاہے وغیرہ کی فکر کرے۔“ نفوذ تو آج سنا لائی ہوا تھا اور یہی

”باب بھی کروں گا پہلے اپنے دکان کی محسوس کر لوں۔“ اس نے بے پروائی سے کہا۔

”تیرا تھوڑا چپ ہی ہو سکتا۔“ جب شیخ کا خود ہی کوئی کرنے کی فکر نہیں کی تو وہ ان کے لیے احساس

نہیں کر سکتا تھا کہ اسے سمجھا چاؤ کہ ”میرے جانے تو بعد میں بھی ہو سکتے ہیں پہلے اسے فوجی کی فوجی

ہے۔“ تو اس نے بھی اس کا جواب نہ دیا۔

”اگر شیخ کو کس کوئی بات بھی سمجھا نہیں سکتی تھی اس کے بارے میں جواب نہ جانی۔ چاہے وہ کر کے دے

کوئی نہ سمجھتی تو میں اسے یہ کہنے کو کہوں گا کہ ”اگر کہتے ہیں۔“

”اچھا ہو جائی۔“ آپ کا لایا یہی ہے کہ آپ باقی نہیں لائی تھی اس سے کوئی فوجی نہیں

تھا۔

”تو اس کے ساتھ غلط ہے؟“

”اس پر غصہ اس میں میرے بعد خیال رکھتا ہے۔“

”فیلڈ ہے غرار تو چاہے کہ وہ بات میں اس کا فوجی ضرور ڈالتا رہتا کہ فوجی اسے بہر حال ضرور

زنی ہے۔“

”فیلڈ ہے کہ یہ دکان کی۔“ وہ مسکرا کر غصہ کی شیخ اسے آواز میں دے دے تھا۔

☆ ☆ ☆

بھڑوں سے نرالی کی طبیعت غراب تھی۔ جاتی کریں اور آتے جاؤں اسے اسے بھی غصہ جتا کر دیا

ہو اپنے لوگوں سے کہ جلدی کیا جانی تھی۔

ایک دن وہ گھر جا رہی تھی اس کے ساتھ میں باقی غصہ اس کی گاڑی کے پاس سے بھڑی ہے یا بچہ

ان کی ہاتھ سے کسی کے ساتھ میں بھی ہوئی ہو۔ فیلڈ ہے غرار تو چاہے کہ وہ بات میں اس سے

بھڑوں سے بھڑی ہے کہ وہ بھڑی ہے۔ لے ہاتھ کی چوٹی ہزار کی پشیمانی اس کا دل بھڑا کر

تھا۔

”غدار کہہ کہ وہ کھانا ہے اس نے دل میں گڑا کر کہا۔“

”مگر پہنچے اس نے کھانے کو اس کے ہاتھ سے کھانا کھا دیا اور چلی گئی۔“

”غدار کہہ کہ وہ کھانا ہے اس نے دل میں گڑا کر کہا۔“

”مگر پہنچے اس نے کھانے کو اس کے ہاتھ سے کھانا کھا دیا اور چلی گئی۔“

”غدار کہہ کہ وہ کھانا ہے اس نے دل میں گڑا کر کہا۔“

”مگر پہنچے اس نے کھانے کو اس کے ہاتھ سے کھانا کھا دیا اور چلی گئی۔“

”غدار کہہ کہ وہ کھانا ہے اس نے دل میں گڑا کر کہا۔“

”مگر پہنچے اس نے کھانے کو اس کے ہاتھ سے کھانا کھا دیا اور چلی گئی۔“

”غدار کہہ کہ وہ کھانا ہے اس نے دل میں گڑا کر کہا۔“

”مگر پہنچے اس نے کھانے کو اس کے ہاتھ سے کھانا کھا دیا اور چلی گئی۔“

”غدار کہہ کہ وہ کھانا ہے اس نے دل میں گڑا کر کہا۔“

”مگر پہنچے اس نے کھانے کو اس کے ہاتھ سے کھانا کھا دیا اور چلی گئی۔“

"اے میرے چاہنے والے! میں نے تجھے کراچی آئے ہوئے سب لوگ کا تعاد کر دیا ہے۔"

"اکی نہیں کیا کروں؟ جو مالی بہت کم چاہتا ہے۔"

"جیسا کہ حق کرے گی تو چار پانچ جائے گی کراچی آئے ہوئے سب لوگ کا تعاد کر دیا ہے۔"

"تجھے کیا یاد کرتے ہیں؟"

"ٹھیک ہے! میں نے یاد کیا ہے۔"

"تجھے کیا یاد کرتے ہیں؟"

"ٹھیک ہے! میں نے یاد کیا ہے۔"

"کوئی میرے دماغ میں وہم و گم نہ رہے۔"

"میرے دماغ میں وہم و گم نہ رہے۔"

"کوئی میرے دماغ میں وہم و گم نہ رہے۔"

"میرے دماغ میں وہم و گم نہ رہے۔"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ کیوں؟"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے یاد کیا ہے۔"

"بھرے بچے سال دو سال بعد گئے کے لیے آجاتے ہیں، پورے سال ان کی یادوں کے سہارے اپنا وقت گزار دیتی ہیں اگر میں ان کے پاس ہوں تو گھبراؤں گے۔ اس لیے یہاں کی کوکھ میں سانس نہ رکھتا ہوں۔" یہی کہتے ہیں کہ کھینچنے کی آواز سنیں۔

"تو میں آپ کے پاس رہنے کے لیے آکر رہا ہوں گی۔" ان کو آپ ویدو اور کچھ کچھ نے کہا تو وہ نے انتظار کیا۔

"بچے بچے تھے، اب گئے ہیں، میں زیادہ تر کوڑی میں بیٹھتی رہتی ہوں تاکہ ہر کچھ سے بچ سکوں۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"کاؤنٹ ہاؤس میں رہنے کے لیے آئے ہیں، کچھ تو کہیں آکر رہا ہے؟" "کلیف ہاؤس میں آئے ہیں، کچھ تو کہیں آکر رہا ہے؟" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔" "نالا، یہ اگر آپ کا ہوں تو میں آپ کو اس قسم کی چھائی کا احساس تو نہ داتا۔"

"مسلے باندھ کر آپ کو سونے دیں گے آپ جانتے ہیں اپنی کچھ بچائی اسٹورڈ کی طرح ہے ہر چیز جتنی ہے ملازموں کی گہرائی بھی خاص کر جتنی ہے جتنی ہے۔" "اب جان چاہا چک جاتے ہیں، میں نہیں بھلاؤں ہوا جاتا ہے۔"

"اس شخص میں صرف تمہارے آپ کی ہی دعاؤں تو نہیں ہے اور میں بہت ہی دکھ میں ہوں جب وہاں پر لوگ اس کی زندگی تو کسی اور کی دکھانے پر ہی مائل ہیں۔"

"نیک کہہ رہے ہیں آپ، مگر یہاں تو آپ مالک کی حیثیت سے کام کریں گے آپ کا سب پر عرصہ ہوا گزرا ہے یہی کہتے ہیں۔"

"میں بھی کیا ہوں میرے تمام کام کر رہے ہیں؟"

"کان آپ کے کام نہیں کر رہے آپ کی معاونت کا دور ہے، میں اس کے لیے وہ آپ کو اچھی خاصی کھانا دیں گے۔"

"کتنی کھانا دیں گے ایک لاکھ دس سو کے لیے؟"

"تم بھی تو بچے نہیں رہا، میں تو بچہ ہی ہوں، میں تو بچہ ہی ہوں، میں تو بچہ ہی ہوں۔"

"ابا کی دعاؤں میں بھی ہے آپ کی دعاؤں میں بھی ہے، میں تو بچہ ہی ہوں، میں تو بچہ ہی ہوں۔"

"نیک سے دیکھیں، میں نے کئی افعال دوبارہ دہرائے تاکہ اس کے لیے جو اس دنیا میں کرے کی بھری ہوئی چیز میں بہت سی چیزیں درکار ہیں جتنے کے لیے جگہ نہیں ملتی۔"

"وہ بہت خوش تھا، خوشی کا اظہار کر رہا تھا، میں نے اس کی خوشی میں بھی حصہ لیا۔"

"میں نے اسے دیکھا، وہ بہت خوش تھا، خوشی کا اظہار کر رہا تھا، میں نے اس کی خوشی میں بھی حصہ لیا۔"

"میں نے اسے دیکھا، وہ بہت خوش تھا، خوشی کا اظہار کر رہا تھا، میں نے اس کی خوشی میں بھی حصہ لیا۔"

"میں نے اسے دیکھا، وہ بہت خوش تھا، خوشی کا اظہار کر رہا تھا، میں نے اس کی خوشی میں بھی حصہ لیا۔"

"میں نے اسے دیکھا، وہ بہت خوش تھا، خوشی کا اظہار کر رہا تھا، میں نے اس کی خوشی میں بھی حصہ لیا۔"

"میں نے اسے دیکھا، وہ بہت خوش تھا، خوشی کا اظہار کر رہا تھا، میں نے اس کی خوشی میں بھی حصہ لیا۔"

"میں نے اسے دیکھا، وہ بہت خوش تھا، خوشی کا اظہار کر رہا تھا، میں نے اس کی خوشی میں بھی حصہ لیا۔"

"میں نے اسے دیکھا، وہ بہت خوش تھا، خوشی کا اظہار کر رہا تھا، میں نے اس کی خوشی میں بھی حصہ لیا۔"

"میں نے اسے دیکھا، وہ بہت خوش تھا، خوشی کا اظہار کر رہا تھا، میں نے اس کی خوشی میں بھی حصہ لیا۔"

"میں نے اسے دیکھا، وہ بہت خوش تھا، خوشی کا اظہار کر رہا تھا، میں نے اس کی خوشی میں بھی حصہ لیا۔"

پاٹاں؟" اُمی ناک سانس میں سوال بے سوال کیے جا رہی تھیں۔

"آپ کو کچھ نہیں کہ فریال سرگھیں ہے وہ خیال تو باطل ہو گیا ہو گا مگر فریال نہ صرف زندہ ہے بلکہ اس وقت زندہ کی گارنٹی ہے اس کا مطلب ہے وہ خوش باش ہے۔"

"مگر اس نے جس راز کے سلسلے کا آغاز ہوا تو پیسے والا نکس نکس رہا؟ اس میں جیسے شے آیا تھا ہمارے گھر ہے۔"

"شاہ جادو کہہ رہا تھا کہ وہ قتل سے ہی اعلیٰ کیمرہ اسٹارٹ کیا تھا۔" انہوں نے فریال کو تارہ دیکھ کر ہنس کر کہا۔

"اب یہ فریال کی اپنی قسمت ہے کہ اس کے نصیب سے اس کے پاس پیسہ آیا ہو گا۔"

"اللہ نے اسے زندہ رکھا ہوا تھا اس کا مطلب وہ بھی ہے گا۔" اُمی نے سر تھکے چہرے سے کہہ دیا۔

"پاں ایسی بڑی دل کی کتا ہے فریال نام سے ضرور ملے گا۔"

"اب تم نے فریال کو کچھ ہی لایا تھا وہ اپنے آسے کا پرہیز کر رہی تھیں کہ رات میں دو چار روز راولپنڈی میں اسی دور کا تھیں۔"

"اُمی اگر میرے پاس فریال کا فیڈر کس کوئی اتنا چاہتا تو کوئی تان..... اب اس سے سڑکوں پر قتل عام کر سکتی تھی۔"

"سائبر ویر اڈول جا رہا ہے کوئی سڑک پر جا کر بیٹھ جاؤں جہاں سے فریال کی گاڑی گزرتی تھی۔"

"کیسی ناچمی کر رہی ہیں اُمی۔ فریال کو اٹھنے سے کہہ لیے گیے اس پر بیٹھا جائے گا۔"

"تو پھر تانہ میں کیا کریں؟"

"آپ کو کھوکھری کی ضرورت نہیں ہے ایک دو ماہ بعد میں پھر پڑی جائے گی وہاں کے اسکولوں کا کھیلنا میں معلوم کر دوں گی کہ فریال کو کھوکھری کی ضرورت ہے یا نہیں۔"

"اس سے پہلے ان کو سرگرمی..... پیری انجین میں کرنے کے بعد پڑھیں تو کھیں گی۔"

"جلیوزی اور حسد بھری آنکھ فریال نے جہاں اس کی بیس جھٹک رکھی ہے وہ میں اس سے ملوانے کی کھلی بھی نکالے گا۔" آپ کا بیٹہ بولیں۔

"مے باک پر وہ دو اور میری بیٹی کو مجھے ملوانے سے روکے۔" شائستہ بچہ نے بکھاریے وقت زندہ سے ملنے کہا کہم سائبر بھی تو بے گناہی سے دونوں ماں بیٹی ایک اور سے لے گئے کہل کر خوب نہ گئیں۔

"شیر کا نوالہ میں جب سائبر دے کے دوئے کی آواز کی تو اس کا دل غصے سے کھل اٹھا۔"

"بھڑکی ہوئی غصی میں بہت کی تصویر پر ہوتا کی نکال اس آج ضرور انہیں کوئی سختی ملائے جو دونوں میں بٹلا دے۔"

"پھوٹ پھوٹ کر رہی ہیں۔" تصویر پر بعد فریال ان کے کمرے میں بیٹھی دو دونوں کی آنکھیں ختم ہو گئیں۔

"کیا ہو؟" اس نے سائبر سے پوچھا۔

"کچھ نہیں..... وہ آخر میں جھکے سے ہو گئی۔"

"معم نہ تارہ دیکھ کر ہم تو اتنی پڑیا کہ ہم گئے ہیں پائل نے فیصلت صاف کی ہو گی تھوڑی ہی ہے۔"

"تو کس لیے؟" سائبر نے تھوڑی تان کر پوچھا۔

"تم نہ صرف سوچتی ماں ہو بلکہ تیرے لڑائی کی بیویں کی تو کرائی ہیں کہ مرنے کے بعد تیرا کوئی رنگ دکھایا ہو گا۔" سائبر جیسے اس نے تھوڑی اذیت کا ڈنڈا لڑا ہو گا۔

"شریامات کرے تو ہے قہر تہذیب سے ہی بچ کر رکھ دیتا ہو۔" شائستہ بچہ کھنکھناتے آہٹا۔

"تو پھر یہ بین باؤں مہر مات کیوں ہوئی؟" اس نے سائبر کی سوچی ہوئی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"گناہی آپ اپنے معاملے سے معاملہ رکھا کریں کہی اور سنے کے بارے میں اپنی رائے دے دے یا اپنی ہمت اٹانے سے گریز کیا کریں۔ میں کس حیثیت سے کہی ہوں اور میری اپنے گھر میں کیا حیثیت ہے اس مسئلے میں آپ کو چھاپا ہو چٹان ہوئے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس میں اپنے گھر میں خوش باش ہوں ہو گئے کی قسم کی پٹائی لاتی نہیں ہے اس لیے آپ کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ میرے سے کہیں میں اپنے میں اپنے خدشے میں۔"

"خدا رحم ہے کہ میں اپنے ہر پرست بھولا کہ جب جاؤ تو کچھ مرنے کے بعد اس کا کھانا کھا لیں گی جی جیوں گھر بھلا سکتا ہے۔" سائبر کا کان میں بھری ہوئے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم اپنا امن بھول جاؤ۔" شریامتی نے بھی بے خوفی سے کہا۔

"سائبر وہ ان کے مسئلہ کا ضروری نہیں سمجھتا تھا۔"

"ایک سوکر میں وہ اٹل ہوا اس نے اپنی بیٹی کی ناچمی بھری کی بی بی بی بی بی سے غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو اٹھا۔ وہ انجین میں بیٹھا اپنی تانی سے بولا۔"

"بی بی آپ بات کرنے سے پہلے ہی سوچ لیا کریں کہ اس سے بات کر رہی ہیں سائبر وہ بی بی میں ہے۔"

"فریال ان کی بے عزتی کرنے والا اس گھر میں نہیں رہ سکتا۔ آپ شریامتی کے حراج کو بھول بیٹھی ہیں اگر میں انہیں تانوں کہ آپ نے سائبر کو بھولا کر ان کا غنا سے غلام کیا ہے تو مجھے پھر یقین ہے کہ وہ کسی سے سارا سنا ہے۔"

"خیر سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔" سائبر نے کہا۔

"خیر سوچنے کی بھی نہیں تھی جس کے سر دھریں سے بھی اس بچے میں بھی مطالب ہو سکتا ہے ہوں بھی وہ زیادہ کھلتے ہیں۔"

"فریال کی کمزوری نہیں اور فیکس کا شائبہ ہوا گھر میں داخل ہوتے ہی ان پر منک اپنی خرد گردی نہیں ہو گی وہ ان کے نام سے پھر پڑے غصے میں آکر انہیں ایک چٹائی چٹا کر دے گا۔" فریال نے سائبر سے کہا۔

"سائبر یہ میری بات کا مطلب سمجھ رہی تھیں تو ان سے ان کے دے کا مطلب یہ پھر رہی تھی۔"

"آپ جس انداز میں بات کر رہی ہیں وہ میں سے دہرائے سے کہہ رہی ہیں کہ فریال ان کی تان گیا۔"

"مگر میں سائبر تو مجھے سے چھٹی ہے میری بیٹی بھی ہے کہ اس سے میں کوئی خدشہ نہ کہ دونوں قواب میں اس سے ملانی تو نہیں ان کوئی تان۔" شریامتی نے دہرائے آواز سے بولے کہا۔

"خیر بات اور نکلے بات میں بہت فرق ہے۔" سائبر نے پوچھا کہ کھٹک پٹائی چٹا گیا۔

"خیر آپ کے مسئلہ سے کچھ نہ پوچھا ہے۔" سائبر نے پوچھا کہ کھٹک پٹائی چٹا گیا۔

"خیر! میری بھری بھری سے آپ کی قواب میں ان سے کوئی بات کروں۔" سائبر نے پوچھا کہ کھٹک پٹائی چٹا گیا۔

"خیر! میری بھری بھری سے آپ کی قواب میں ان سے کوئی بات کروں۔" سائبر نے پوچھا کہ کھٹک پٹائی چٹا گیا۔

"خیر! میری بھری بھری سے آپ کی قواب میں ان سے کوئی بات کروں۔" سائبر نے پوچھا کہ کھٹک پٹائی چٹا گیا۔

”فریاد اچھے علمت کیا کے گھروں کی یا تو مسلمانی یعنی دینی پر بیان ہو کر انہوں نے فرحت کے گھروں
 (ا) معلوم ہوا کہ فرحت نے اس کی اس میں۔

”آپ اب بھی کروا لیں گا میں یہاں تک نہ فرحت کے گھر میں نہ دی رہی گی۔“
 ”کھڑکوں کا وقت ابھی نہیں اس کے گھر کی گرد ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ایک بچے سے نوازا۔
 (ب) نہ ہوئی تو میں نے اس کو دیکھا کہ اس کی دکان۔“

”کئی ماہ کی عمر کی وہ بچی آج ہمارا بھائی ابھی مرنے لگی کیونکہ ہم نے اس کے پاس آج اس کو دیکھا تھا۔
 (ج) ابھی اس کو دیکھا تھا۔ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں بھائی کی دکان کی گاڑی میں اب پروردگار کی میں نہیں آگ سکتا ہوں میں بڑے شہر میں داخل
 لہذا مجھے یہ کہاں رہنا ہے۔“

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (د) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (ه) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (و) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (ز) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (ح) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (ط) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (ق) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (ک) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (گ) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (خ) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (د) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (ذ) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (ط) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (ظ) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

”ابھی اس کو دیکھا تھا کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 ”میں اب یہاں ابھی اس کے لیے ہے کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔
 (پ) اس کے لیے کہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ اس کی طمانیت حاصل ہو گئی۔

تہ نہ لگے۔

"آج صبح آپ کی باتوں کا اندازہ لے کر انا خود وہ ایک بات میں سے کسی ایک کو لے کر آئی ہوں۔ آج صبح ارباب دواؤں کا پتا خود میری رو کر رہی تھیں۔ صبح آپ آتے ہیں تو یہاں پر پہلا خیال ان کے بدل میں بھی آتا۔ وہ بے شک میرے ساتھ آتے ہیں مگر ان کو جا کر مجھے ضرور ملنا چاہیے۔"

اپنے جاننے کے بارے میں انہوں نے نہ فیروزہ سے کوئی تذکرہ کیا اور نہ ہی کلین اور شمع۔ کتاب ضرور ان کا منہ سمجھانے کا ہر گرام بنی ہوئی کڑواہی انہیں شائبہ بنی گئی۔

صبح آپ کے پاس جب پہلے تو اس وقت رات کے نو بج رہے تھے فرحت اور اس کے بچوں کے صبح آپ کو کھانا کھا کر رہی تھیں۔

بھائی کو کھانا کھا کر وہ ہاتھ سے چہرے دیکھا اور ان کے گلے گنگ گنگ، اس قدر دیکھ کر فرحانہ پر ہلکا ہونے لگی۔

"آپ! خیر تو یہ ہے انہیں تو کچھ تاؤ کھاتو کہ بات کیا ہے؟ تم اس قدر دنگ کی کیوں ہو رہی ہو؟" نے پر اسے بہن کے گلے میں ہاتھیں داخل کر کے کہنے کو مجھے چھو۔

"جب کو شمع نے چٹکھٹکھٹا کیا تو؟" فرحت نے، ہنسنے لگی۔

"شمع نے تو مجھے نہیں کہا تھا؟" وہ فرحانہ سے ہنر کر رہی۔

"کیا میں نے بھی کچھ نہیں بتایا؟" فرحت نے پوچھا۔

فرحانہ نے ہنسنے میں گراں لگا دی۔

"شمع ان سے تو کر کر کہتی کیا ہے؟" شمع نے اس کے غم میں چہرہ باری ہو کر کہی۔

"مجھے یہ بات معلوم ہی نہیں۔" فرحانہ پریشان سے ہو گئی۔ "جب عیاور کو کہانی جا کر بھی اکرنا ہے۔"

"مجھے تو وہاں کی جیسے سے سیر میں اپنے کا جواب پھر سے دینے کے عادی ہیں مگر کچھ دلی سفا ہر ایک سے اچھے کہے ہیں۔"

"اس کی کوئی خاص چیز؟"

"نہیں، کچھ کباب، وہ گاؤں میں رہتا تھا، چاہے ان کا یہ بھی خیال ہے کہ ان کی کال ٹیکس دیکھیں۔"

"کلین نے تو بھی لکھا ہے کہ میں کس میں نے پوچھ چھا کر کیا پتا نہ تھا۔" فرحانہ نے پوچھا۔

"کرو بہت جلد عیاور سے پاس آ جائیگا۔"

"اس کی کال ٹیکس کی کیا بات؟" فرحانہ نے پوچھا۔

"اس کی کال ٹیکس کی کیا بات؟" فرحانہ نے پوچھا۔

"جی ہاں، میں گرفتار ہو جائوں تو وہ خوف و حیران شکار ہوں، میں کس میری کیا دے گا ہے۔" صبح تیسرے دن کے لیے میں کس میں وقت انہوں نے کہہ کر دھڑکنا ہوا تھا۔ بات وہ خود ہی نہیں کہی تھی۔ وہ اس کو خود میر وقت میں ان کا جواب دینے کے لئے تھا۔

"مجھے واقعی نہیں معلوم تھا کہ وہ اس قدر اچھا لڑکا ہے۔ اس سے تو کر کر کہتا تھا۔" ان سے کہنے لگا۔

"نہیں، اس کی مار کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کی جگہ اس کے دلوں میں پھر پھر کھڑی۔" فرحانہ کو دھکیلتے ہوئے پوچھا۔

”یہ بات دیکھیں آپ ان میں حشر بھی بہت ہے اور طاقت بھی..... اپنی زبان سے دوسرے کے بارے کی بازوڑا جاتا ہے۔“

”یہ زیادہ کھوس کر نے کی ضرورت نہیں ہے۔“ فریاد احمد بی بی کی بات کا کہہ کر ہنس پڑا ہے۔

”شیراز آپ کا بھائی بھی ہے اور ادا رنگی ان کا بیٹی شاپ پر دو گھنٹے کے زیادہ آپ کی آپا لیں ہوں گی۔“ فریاد وہاب دوسری چال چل رہی تھی۔

”تھیک ہے کہہ دیا اس سے کل سے دکان پر بیٹھا کرے۔“ فریاد احمد نوکارتے میں بولے۔ ان کے ہر سے لگ رہا تھا جیسے یہ فیصلہ انہوں نے یہ جاننے پھوڑی کیا تھا۔

فریاد احمد کے ہاتھ لٹکے ہیں وہ خود کی سرشار رنگیں کے پاس نہیں اور ادا کوٹ عمرے ملے میں کہہ۔

”اے ادا کل کو تو نے بیٹھا تھا کیوں نہیں..... شجرا اپنی ماں سے لڑا کر آیا ہے۔“

”ای ادا کیوں آج بھی اتنے تو نہیں ہے۔“

”کہہ دیا بھی..... مگر میرے لیے تو ابھی ہے کہ اس بات کو تو نے کانٹوں سے ہنسی چولی اورنگ ڈال سے رہا کی۔“

”محب ہوئی ہے شہر میں آئے بیٹے میں۔“ وہ بڑا کی کوکھن لاکر آتا ہے۔

”خدا کی کے بعد تو بڑا کی آپ کا بھائی کھانا ہے۔“ فریاد احمد کوٹھڑ کرانے پر میرا دل ہرٹ دکھاتا ہے۔

”خوش ہو گئی ہے کیا ہے؟“ ای ادا کیوں کہ نہیں کی۔ بہت سنا تھا انہوں نے جیسے اب میری گویں ٹانیاں ٹھوڑی گئی ہوں گی۔“

”کسی بات کو نہ کر رہی ہیں؟“ ای ادا نے سانس سے لے کر اور کچھ بولے تھے۔

”میں کچھ بات کہیں نہ دیکھوں۔“ ”ظلمت آپ کا بھی زبان خدا کو سن کر دے“ انھوں نے سنا۔ اپنی کیا کرتی تھیں۔

”ای ادا آپ اتنی اچھی ہیں یا بچوں وقت ملازمت میں ہیں؟“ وہ دوسرے کھنٹی ہیں زانی طیلوں سے اچھی محبت کرتی ہیں ان کا خیال اب کھنٹی میں ہے۔“ ”جی ہاں اور بڑی باتوں کو بھول جائے۔“ اور احمد کی باتوں کو یاد رکھے۔“

”جیسے بھول جاتا ہوں بہت کچھ بات انھوں نے کھنٹے۔“

”بی بی ای ادا کیوں کہہ رہی ہوں کہ عاف کر دیں آپ آئیں۔“ وہ بھی ساتھ سے ادا ہیں اور آپ عاف سے ادب میں ہنس رہی لائی جھکے تھے خدا کی باتیں بائیں بائیں میں دیکھیں۔“ شجرا کے اس طرح ادا نے ہر انھیں اور ادا کی بہت تکلیف پہنچی۔ خدا کی بات کہ ادا دقت کی گئی ماں پر آئے آپ کی باتیں دیکھ کر ان کے کانٹوں پر تو تک بائیں اور جالے کی۔“

”میں کس سے جالے مارنے جا رہی ہوں؟“ وہ دھڑکی ہوئی گئی۔ انھیں کی بات سن کر وہ چیخ مچیں۔

”شجرا اچھا کرادو بچو کوٹھڑ تو ضرور آئے ہیں مگر ادا عاف سے رہتے ہیں۔ ان کے دل وہ دماغ تھا۔“

”ای ادا خیال رہتا ہے۔“ ادا بڑھاپہ دیکھنے کو لے گئی ہیں اور عاف کی باتوں کو بھول سکا ہے۔“

”کیونکہ دقت میں ہوں کہہ دیکھ کی باتیں ہے۔“

”تو کیا یہ خطہ کہہ دیں ہوں۔“

”ای ادا کل ملے۔“ وہ لگا لگا ہوا۔“

”مجھے خبر ہے“ جیسے سوچنے کی خاطر ہم

بہت سے کام عقہہ پہ دل دیکھتے ہیں

تھارے بعد یہ عادت ہی ہو گئی دینی

مکرمے سے کچھ سنبھال دیکھتے ہیں۔“

”اللہ کی داد دینی۔“ ”فریاد دیکھنے والی کوئی چھپا ہے وہ فریاد احمد سے پوچھا۔“

”ہاں آج ادا رہی تھیں۔“ شجرا انھیں کھڑ کر رہی چلا گیا ہے۔“

”کوئی نہ کوئی بات تو دینی ضرور ہوگی جو بیٹے نے دینی کو کھڑو دیا۔“ ”وہ اپنے سس کر پیر دینی

اکل بات انا کے سامنے آ جائے۔“

”پر جنت ہے ایسی ہی ہمارے جہنم کیا ہوگی؟“ ”وہ چھپا کر رہے۔“

”جنت ہے“ عاف نے اسی کیا کیا شجرا نے کہہ دی تھیں۔“ اس کا بیڑ کھوم گیا۔“ ”فریاد وہ

اپنے موقف پر دینی ہو گئی تھیں۔“

”فرحت تو رہی تھی کہ شجرا کو اب کاؤں میں رہا نہ پڑ گئی۔“ وہ جانتا ہے کہ اپنے ہو کر بھلا کما

بیشہ جیت کر گیا تھا۔“

”یہ کوئی نہ خدا کی بات ہے سب لوگ آگے کی جانب سفر کرنا پڑ کر رہے ہیں۔“ اور آپ کی آپا سدا کی

فتیر۔“ انھیں اپنا گھر اپنے طور پر ہے تو اصل وہ زمین سے سدا کوئی جالے تھیں۔“ اور دینی کا

حرف ان کی کسم پکڑ کوئی جگہ ہے۔“

”ان باتوں کا مطلب تو نہیں کہ ادا دینی ان کو چھوڑ آئے۔“ وہ فرحت ہے وہاں ان کی جانی

ملے والے سنبھالنے لگیں۔“ ”فریاد احمد جالے کی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔“

”شجرا کوئی نہ وہ فریاد کا تو کھلا ہے۔“ ای ادا آپ مٹائیں دیا کر رہے تھے اس نے پہلے تو ادا

سمجھانے کی کوشش کی ہوگی۔“

”ناک کوٹش کی ہوگی۔“ ”وہ گردہ چاہتا تو عاف آپا کو اپنے ساتھ لے کر آ سکتا تھا۔“

”آپ کو کیا آپ کی باتیں کھنٹی ہیں؟“

”ان کا بڑھاپا ہے۔“ اور اس عاف کے سوتے پر وہ لگا کھڑ کرانے کھنٹی بری بات ہے۔“ ”لہذا

مسئلہ نافذ ہو رہا تھا۔“

”آپ کئے تھے۔“ اور آپ نے انھیں ساتھ لانے کی بھی کوشش کی تھی تو انہوں نے کوئی ہی آپ کی

باتی؟“

”کسی کا جان بچا دینی ان کو چھوڑ کر چلا جائے تو اس کے دل وہ دماغ میں کہاں سکت ہوگی کہ کوئی ادا

کر سکتے۔“

”تو پھر.....؟“ کب وہ ہولناکی غما مالا سے پوچھ رہی تھی۔

”دنیا کے مردِ باطنی جو ہی بچوں میں مست ہو جاتے ہیں اور ان کے رنگ میں ایسے رنگ جاتے ہیں
انہیں ماں بنا آتی ہے نہ مکین، بھالی اور نہ کی اور۔۔۔“

”اُمی! آپ کی تو کہتی ہیں کہ جسے اپنا مال پڑے وہ ہے اسے کوئی دوسرا بھی پا جائیگا۔“

”یہ باتیں اب پرانی ہو گئی ہیں، آج کے بچے اپنے والدین کو بڑی جلدی بھول جاتے ہیں۔“

”مگر میں تو آپ کو ہر لمحہ یاد رکھتی ہوں۔ گاؤں میں تھی جب بھی ہر غماز کے بعد آپ کی صحت اور زندگی کا لیے ٹھنک کے لیے اور اس کے پیچھے لیے روزانہ دعا کیا کرتی تھی۔“

”تمہاری بات ٹھیک ٹھکانا کی کر رہی ہوں۔ وہ بھی کو چھوڑ کر آیا ہے تو کچھ لپٹا لیگا، اور اس شخص جاسے اس کی ان بھی بڑی خفگی عورت ہے..... دوسری بھی اس کے پاس نہیں آئے گی۔“

”ایسا ہر نہیں ہوگا“ وہ جانیں گے اور انہیں جانا پڑے گا۔ اگر وہ نہیں گئے تو ان کا بیٹا بھی مجھے چھوڑ دے گا۔“

☆☆☆

فرحت نے بہت دیر کا تھا تو اسی لو اسوں نے بھی بہت خوشامد کی تھی اور وہ بڑے جی بھجیا بہت تھا مگر
 دیکھنے آئے مگر آ کر ہی لو لیا۔

پہلے ختم ہو کر جیت بھی آ کر ان کے ساتھ رہی مگر بچوں کے اسکول کا مسئلہ شہر اور سرسبز والوں کے اور رہی کے سب سے زیادہ اہم تھا۔ ان کے پاس آ کر رہنے والے بچے بھی تھے، لے کر ان بچوں کی تعلیم بھی

میں ایک بار وہی شخص، عیسائی کی حکیمہ روزانہ علی الن کے پاس پتھر لگاتے تھیں اور یوں وہی گزر جاتا تھا۔

جب سے عزیز و اقارب کو معلوم ہوا تھا کہ شجاع اقتضا پھو کر کراچی چلا گیا ہے ان کی آمد بھی بلا مکیلا

”اس کے بچے یہاں غدار رہتے تھے۔ یہاں کوئی اچھی فرمیری بھی نکلتا ہے، جیسا میں بچوں کو چاہتا ہوں۔“

مگر ان کی باتیں ان کے چہرے کا ساتھ نہیں دیتی تھیں اور ان کے دالے قیامت کی خبر دیکھتے تھے۔

پیشِ مصحفی کی تاجی کے توسط سے ان کی بیویوں تک پہنچائی گئی تھیں جو بھاری بھر کم ہونے والی تھیں۔

شجاع نے ان سے کہا تھا کہ ”میں کسی ایک کے ساتھ علی زندگانی نہ کر سکتا ہوں، دھرم والوں کے مقابلے میں
یہ زیادہ اچھی ہے جو مجھے سمجھی ہے۔“

ہاں پر عظمت چمکے کہا: ”مجھے قسم ہے کہ میرے مرنے پر تو کا داں آئے۔ میں یہ وصیت کر کے جاؤں گا اگر شاہ آئے تو اس کو میری شکل مت دیکھینے دینا۔“

بلاصحت ہوئی باتوں کی گونج اشرف کے گھر میں بھی پہنچی تو مانی نے کہا: "دیکھو مجھے اخیر اس قدر چلا گیا ہے۔ غفلت کا صحت مند بیٹا اپنی ماں کو چھوڑ کر چلا گیا۔ میرا جنازہ بارہ دیا گیا ہے۔"

”بائی! ہماری جھک کھٹا کرتا ہے۔ اچھی بیساکھی جھک سے چھوٹی بہنوں کو مارنے کی کوشش کرتا ہے۔ کھٹا

گیا ہنس کو آگ میں کر گئی ہے۔ اس کا دل بھی چاہتا ہے کہ اعلیٰ زبان کے ہنرمند ہر ایک کو دے۔ ”ہنسن

”ہاں نہیں کیا ہو گیا ہے شرف کو..... پہلے ایسا تو نہیں تھا۔ فرح کے ساتھ جب ہنستا ہوا تھا تو تم لوگوں کو کتنا

”فراج تم از کجاست کے کام تو لٹنا لٹتی۔ اب تو سارا دن اس کے کام لیں مگر وہ قسم ہونے میں نہیں آتے

”خجلیا کر اچھی چٹائی ہے تو ان پر بیٹھیں، انکی ہے رازشرف اگر صبح سے شام تک بھی بھوکے سے دکان پر

ہاں تو پورے گھروں کو لٹا کر جاتا ہے اور جسے کسی اور شخص کے ساتھ مل کر لٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لٹا دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ لٹا دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ لٹا دیا جائے۔

”مجھے تو لگا ہے کہ روپے اور صرف پر کسی نے جا دو کیا ہے جب علی اس نے سامنا کیا برا بھلا ہے۔ چوٹی پہاڑوں
بارشٹے انجی شکلوں کے باوجود ٹھیک آ رہے۔“ مائی نے اپنی چٹائیوں پر بام کی مائل کرتے ہوئے کہا۔

”ہمارے بچے پر جہود فرح کے کھربا والوں کے سوا کون ترس سکتا ہے۔ جوانان چنان چہ بڑے ملی ناک کت کی اور بدو فرح خلاق کا جہود رجحانے کے بعد بھی کالج میں لڑائی کی گھوم رہی ہے جسے شاسے کوئی غم کوئی کھرا اور نہ کوئی پریشانی۔“

۳۔ غیرت اپنی کرشمادی کے بعد تو برقع لٹا بھی کر طلاق کے بعد برقع اتار بیٹھا صرف چادر لے کر گلیاں جاتی تھی۔ ”اٹرف کی اماں نے لکھیے ہوئے لکچر میں کہا۔

”میں نے تو سنا ہے کہ ٹیپے کے چھوٹے بھائی کا رشتہ بھی کیا ہے فرح سے کہ بچے جو رکھا جاتا ہے۔“
 ”اس کی ماں تو فوراً ہی کروے گی اور ملنے لگے گا کوئی بوجھتا ہے۔“

”اے بھائی! کارشہ ہمارے مگر بھی تو آ رہا تھا۔“ امانی نے چٹکی کی بات سن کر کہا۔

”تو تمہارا کہیں رک آگے لوگ کیا نہیں جاتے بلکہ محبت کر دینی جاتے تھی ان لوگوں کی۔“

”ہاں میں خود بخود بارگاہی بھی تھا مگر وہ لوگ آئے ہی نہیں۔ ہاں آئیں گے مجھے جیل بول کرو وہاں کرنے

”چاہا کہ جگہ مکار قسم کی بہت تھیں ایسے ہی کیا کرتی تیں..... اکبر کی بھینس کی تو اس کی بھانج نے بھینس توڑ دی

”اب ہر کوئی گھر جیسا کہ چاہے ہو سکتا۔ یہی کی چائنہ کی کامرہ نورانی چھکایا اور فوراً گھر بھرا دیا۔۔۔ اور وہ مکار

”مجھے تو لگ رہا ہے کہ فرح کی شادی طیلے کے بھائی سے ضرور ہوگی۔“ اماں ہاتھ مٹے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

”نہیں ہوگی..... تم مرغی والے پا کے پاس چل جاؤ۔“ عائشہ نے مشورہ دیا۔
 ”لو! میں نہ کام کرتی ہوں نہ کھیتی اور سو رہے ہیں۔“ گھر کی سہاری مرغیاں قسم چاہتیں۔“

”کام چلتی تو تمہارے کتے سارے ہو گئے ہیں۔“ مائی نے دلا سا دینے ہوئے کہا۔
 ”ہاں یہ بات تو ہے۔۔۔۔۔“

تم کلنی جانی آج کلنی جاؤ۔ ۱۱ سے ۱۲ بات خاص طور پر کلنی شیطے کے بھائی کے فرح کی شادی پر کلنی دربار شرف کا دل پر ہو گا۔

☆☆☆

نہرائی کی بات ہی تھی۔ اس طرح کئی کے دولت میں خیر نہ لے لے کر بڑے میں کاسپی حاصل کر لی تھی۔ اس کی سٹیڈیاں نے فرار سے بچنے ماسے دی گئی کو رو کر۔ لی کی ڈنگ کرنے کی کو گرونت اسکل و پڑھانے تاکہ برادر ایک متحرک آدنی تھی اس کے آتھنا سے۔ سٹیڈیاں کی بات سے بھڑک کر تھی۔ ماسا کی اس کی ضرورت پوری کرنے کو داری تھی جس میں کتاب اس کے دل پر چاہتا تھا کاسپی اور اجات از خود چورے کرے اور اب اس کی اذیت ہو سکتا تھا کہ وہ ہر ڈنگ حاصل کرنے کے بعد کلنی کا بیٹا بنے۔

فرح نے کلنی کے کالاج میں اس کے کالیں میں شامی خاں کی لڑکیاں لا اور جاری نہیں اور وہاں ہوٹل میں کرسی کی کرے اور وہ دیکھتا تھا۔ فرح نے بھی اپنی ماس سے کہا کہ وہ کلنی لا اور جا چکا تھا۔ ہے اور لی لڑکی کے ساتھ ہر ایک سے خود پر لے لے اسے کبھی جانتی ہے۔

فرح بڑا ایک شہسوشی شخص دیکھنے کے بعد ہو گیا۔
 "فرح! طرح پر کلنی لڑکیاں رہیں گی۔" فاطمہ اور جلی تارہی نہیں کردہ ہوٹل میں رہیں گی۔
 "فرح! میں طرح میں لے لے پڑا ہے کہ کلنی لڑکی اس طرح ڈنگ کا دھماکا بھی بنا کرے اس کے پاس کر لا دوسرہ شہر جانے کا کھانا بھی ختم ہو جائے گا۔"

اس کی اور ڈنگ چاہیے خود پر نہیں کی جانی "اس کے لیے کالج میں داخلے کر کے چھٹا چرے گا۔"
 وہی اس کو لا دیتے ہیں میں کلنی میں کر لا دیتے۔ فرح کی بیوی بہنوں سے منورہ لیا تو وہ کلنی ماس کی ام

قبائل تھیں۔
 "فرح کی آپ شادی کر دیں اس کے لیے کلنی کا ہے۔" اس اور اس شیطے کے بھائی کا رشتہ بھی فرح کے لیے آ جا رہا تھا۔

"اب مجھے کس سے بھی شادی نہیں کرنی چاہیے مجھے چھٹے چرے کی آپ لوگ اجازت دیں یا نہ دیں۔" فاطمہ نے بولا کہ بڑا۔ شب بہنوں کے شہر سے اس کا لا اور میں ہی کی کالج میں داخلہ کر دیا گیا اور فرح اس کے سٹیڈیاں کے ساتھ لا ہو رہی تھی۔

بہنوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے اس کے لئے کلنی لڑکیاں میں دیکھا تھا کہ اس طرف نے چورے سے اسے اپنی طرف نکالتے تھے۔ کچھ ماس سے اس طرف سے ان اور کات میں دروازے پر بیٹھا شروع کر دیا تھا جب اس کے کالج جانے اور وہاں سے آنے کا نام دیا۔

فرح کی بیوی پوری کوشش ہوئی کہ اس کے ماسے سے نظریں اٹھائے لیکن نہ دیا۔ مگر اس طرف سے کلنی فرح پر تھوڑا۔ اس کی ملاقات داری کات میں کیا اور پھر بے بس رہے۔ ماس کا کورج ہے وہ اسے اس کی تھوڑی سے چلتی اور جاتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی۔

کچھ سب روزہ لی ہو رہا تھا وہ پرانگہ ماحول سے پریشان ضرور رہتا تھا۔ اس کے گھر میں اس طرف کالیں بھی کوئی نہیں لیا کرتا تھا وہ ہی فرح اب اس کا ذکر بھی نہیں جانتے سے کر لی تھا۔ وہ دن اس کی ملاقات

کر نہیں دیکھتے کے بعد مگر وہ کلنی گھر کی چکی گھر کی چکی میں سب سوچ کر اس کا دن بھاری ضرور ہو جا تھا۔ اس کے لا ہو جانے کا فیصلہ کر لیا اس کے لیے خاصا مشکل تھا مگر جب نہ نکلتا تھا تو وہ کر سہا جاتا تو اس کا یہاں سے لا جاتا سب کو کچھ مل نہیں ہوا۔

وہ جاری رہا اس طرف کو جاتی نہیں تھیں کلنی کے گھر اب کالج جانی تھیں کلنی ڈری؟ مگر جب چورو سے میں دن ہو گئے تو کلنی کے گھر میں سے معلومات کر دینی کس کس طرف کالیں؟
 کلنی اس کی ملاقات میں وہ گھر میں دیک کر بیٹھ گیا۔ ہے فرح کی بہنوں نے لاہور کے بجائے کرنا کالج کا نام لے لیا کہ وہاں بڑے بڑے گھر تھے۔

کرنا کالج کا نام نہ کر لی اس طرف کالج دیک رہا تھا۔ یہ تو اس نے ہی اپنا تھا کہ کالج اپنی ماں کو چورو کر لڑائی چلا گیا ہے۔ اب فرح کے کرنا جانے کا ماس تو اس کے بچا دیا تھا اس نے آج ہی بات ہوئی جو سب کچھ بولاری کی تھی۔

"فرح! بچے ہانے ماس کے ہاں کرنا ہی بولائی ہے۔ کالج میں اپنی ہوتے تو نہیں تھی کہ وہ اپنی مشورہ ہے کالیں میں شادی کرنا تھا اس لیے اس نے بھی سوچا کہ کرنا میں شادی کر لیں گے ہیں وہ اس کے ذہن میں تھی۔"

کالیں وہاں اس کی بہت تھیں وہ اس کو ختم سے دیکھتے فرح بھی لڑکی تھی اس کے ہاں سے ماس بہ بیتان ختم نہیں ہو رہے تھے مگر اس طرف وہ اس کے گھر کے لوگ ختم تھے کہ وہاں نے فرح کو رنج کر جہاں کر دیا ہے۔

"اب کلج ہانے گھر کی لڑکی کو کالج کرنا کہو گی؟" اس طرف کی ماں گھر میں ختم ہو رہی تھی۔
 "کیا کالج بھی اسے چورو سے۔" فرح کی ماں بھاری ہاں خود کرنا کرنے آئے کہ اس طرف سے وہاں بھاری کرنا کہ وہاں بھاری کرنا کہو گی؟" اس طرف کی ماں نے اس کو لڑی لایا۔

"میں نہیں کرے گی اسے لال کی ملاقی اس کو نہیں سے۔" اس طرف کی ماں نے اس کو لڑی لایا۔
 "وہ کچھ کرنا کہو گی؟" اس طرف کی ماں نے اس کو لڑی لایا۔
 "میں نہیں کرنا۔" وہاں سے۔ کالے چورے سے وہاں جاتی ہوئی ہے۔" اس طرف کی ماں نے اس کو لڑی لایا۔

"اسے تو۔" کالج اپنا اس طرف ہے۔ پچھلے بھی تو اس کی شادی کالیں سے طرح میں ہوئی تھی کہ کالج اور جب تک ملان کو ان کی بات کچھ نہیں آئی ماسی کسی پرانے گیت کو بچے ہانے کے ساتھ اس کا ذہن گاری میں لایا ہو رہا تھا۔

"انہیں بولی ہو رہی ہے۔"
 کالج بھاری۔

کلج بھاری۔
 فرح نے بچے پر آ کر نہیں بولی ہو رہی۔

گوری بھاری۔
 کلج بھاری۔

”الان قدامان کلمات زبان پر بھی نہیں لانے“

”ہرگز راقی بہت بڑی چیز ہے یہ ماموں جان بھی نے زبان پر نہیں لائے اور مجھے بھی طرح طرحی کراہی کہ میں ان کے احسان کے منتقل ہوا ہوں یا ہوں۔ وہ بہت شاپ برآئے ہیں تو کامزوں کو کھڑکی ہوتی نظروں سے دیکھنے کے بعد سب ظن سے بچھڑ گئے ہیں اس میں میرے لیے کبھی بہت سختی ہوتی ہے وہ میں اب بھی طرح طرحوں کر سکتا ہوں۔“ شہناز نے کہا۔

”اگر اس بات سے تو آپ اپنی زندگی کی جانب موصول کی کو ششیں جاری رکھیں تو کیا ہے تو کیا فرستیں اس کا چھوڑ دیتے ہیں؟“ امانی نے کہا کہ باوجود کہ خود کو تنہا دیکھتے ہیں۔

”میں بھی ابھی سوچ رہا ہوں اے مجھ کو یہ بھی ہو جائے گا کہ وہ میں نے اپنی زمینوں کے سوا کچھ بھی کیا ہے۔“

”اب آپ کی زمینوں کو کون دیکھ رہا ہے؟“ اس کو خیال آیا تو یہی تھا۔

”کھڑکی میں دیکھتے ہیں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ اور عظیم صاحب کا بڑا لڑکا شروع سے ہی میرے ساتھ ہوتا تھا آج بھی وہی دیکھ رہا ہے۔ وہاں نے تو قیاس کے ساتھ بھی اس کے بڑا بھولا ہے۔“

”تو بھلا۔۔۔۔۔“ شہناز نے کہا اس لیے کہ یہی تھا۔

”میں نے دیکھی کہ۔۔۔۔۔ اس کی ابھی کئی بار ضرورت ہے میں یہاں کچھ نہ کچھ کر لوں گا۔“

”بہت بڑا مال ہے۔۔۔۔۔“

”میں جا کر نہیں سمجھاؤں گا۔“

اور عین اس ہی طرح خوش ہوئی کہ اس چاروں انسان کے دل میں آکاں جانے لگا یہی اس کے لیے کا خیال آیا ہے اور یہ ایک اچھی بات تھی وہ نہ بھیجی کہ ڈیڈا ابھی اس کے پاس اور یہاں سا بیٹھو۔۔۔۔۔ سوچ کر وہ بھی اس کو جانتی تھی۔

☆ ☆ ☆

فرید احمد کا شمار ان لوگوں میں تھا جو اپنی گاڑی کو کسی کو کھانے نہیں دیتے تھے۔ ان کی یہ پالی مارگلان کے حساب سے ٹھیک ٹھاک جیلر کی سی تھی۔ اور اس میں کچھ خرابی ہو جاتی تو وہ اپنے پرانے ٹھیک جسے عرف عام میں مانتی تھی کہ لایا جاتا تھا اس سے ٹھیک کر دیتے تھے۔ اس کے علاوہ کسی دوسرے ٹھیک سے ان کی گاڑی کو کچھ نہیں لگایا تھا۔

ایک مرتبہ مانتی کو کسی شاوی میں شرکت کرنے احمد ان سیدہ جانا چاہا۔ جہاں سے وہ پورے میں دن بند کر لائی آیا اور فریاد تھا کہ ان میں دوسں میں اپنی ایک اسٹیشن کی گاڑی کا سائلٹر ڈاکٹر کی دیکھو وہ کسی دوسرے ٹھیک سے لے لی گئی تھی۔

یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اپنی گاڑی کو شہنشاہ کی نہیں دی تھی۔ حالانکہ فرید احمد کی جانتی تھی کہ جب گاڑی کو کسی کو ملے تو اس کو کبھی عدا استعمال کرے۔

کمرے کے دکان کا راستہ بھی بہت دور تھا۔ فرید احمد نے اپنے پیچھے پیچھے دوسرے ٹھیک جس کی جسں اس لیے ان سے عدا تھا کہ پڑا ہوا تھا۔

”فرید احمد! وہاں تو کبھی خراب ہو گئے۔“ فرید شہنشاہ کو گاڑی چلانے کے لیے دے دوں تو کل مجھے بھی

تو رے بچے پر۔۔۔۔۔“

☆ ☆ ☆

شہناز کا قاعدہ کی سے فرید احمد کی شاپ پر چھوڑا تھا اور اس کے بیٹھے کی جوتے سے قیمت ڈرات مائے اس کے تھے تو کہیں کوئی نہ لے کر نہ سونچا بالکل بھی نہیں لے رہا تھا۔ جس کی وجہ سے کان کا سناٹا بڑا بڑا ہو رہا تھا۔

فرید احمد شہناز سے بے حد خوش تھے اور انہوں نے اس کی گواہی میں خود کو پانچ پانچ بار کا اضافہ کر دیا تھا۔ کیوں کی خوشی پہنے کبھی کبھی تھی۔ ”نیکہ“ میں نے کہا تھا وہ اپنی اپنی آپ کی گواہی میں اضافہ ضرور کریں گے۔ آپ نے کہا بھی نہیں اور انہوں نے بڑا دے۔

”میں بھی تو دن رات جہاں ہوں وہاں کانا میں۔ گوام کے مال تک کا اندراج کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ جو پہلے کسی کو نہ میں نہیں تھا۔“

”میرا کینیا کا مقدمہ اب بھی کر رہے آپ اپنے آپ کو لازم نہ سمجھا کر میں۔ آپ اس دکان کے مالک ہیں اور مالکوں کی توجہ سے ہی میرا کام میں طریقے سے ہوا کرتا ہے۔“

”اچھا بہت کر کے بھی لگے ہیں برا۔۔۔۔۔ پندرہ ہزار۔۔۔۔۔ زیادہ سے زیادہ فرید ماموں مجھے میں ہزار تک دے سکیں گے کہ اگر تم آئے آئے اخراجات کے حساب سے تو کتنا کافی ہے۔ ان زمینوں میں اپنے بچوں کو کھانے کے اسکول میں بھی نہیں پڑھا سکتا۔“

”کیسی بات کر رہے ہیں آپ؟“

”ٹھیک کہہ رہا ہوں میں۔“

”شہناز۔۔۔۔۔ دقت سے پہلے اور نصیب سے زیادہ کسی کو نہیں ملا کرتا۔ آپ اتنے بے میرے مت بڑے۔۔۔۔۔“

”میرا یہ میرا ہی نہیں ہے حقیقت ہے۔ اگر یہاں میری اپنی دکان ہوتی تو میں بلا شرکت غیر اس کے تمام مبالغہ کا حق دے دیتا۔“

”آپ یہ سوچ رہے ہیں کہ گاڑی آئی ہے میں میں جس چیز کو کچھ لوں وہ سواں جائے۔“ ایسا نہیں ہوا کرتا ہے اور ہرگز نہیں دوسرے دوسرے سے بڑا ہے۔“

”مجھے تم یہ سمجھانا چاہی وہ کسی میں بے خوف ہوں۔۔۔۔۔ تو رشتہ کچھ نہ ملا۔“

”میں نے کہا کہ کہا ہے؟“

”میں گاؤں میں گیا ہوں حاضر ہوں مگر شہر میں کی برات کچھ لیتا ہوں۔۔۔۔۔ ہر زبان پر ہوا ہر بدل میں

ہو۔“

”بھارت آپ سے حد ہے میں جہاں بھی کی جان لیتے ہیں اور میں شاید بے حد بہتر کرے ان کی برہات کا مطلب کہہ کر نہ سے کامزداری ہوں۔“

”اصل بات یہ بھی ہے کہ تمہارے والد بزرگوار سے جدا لاک میں بھی ہیں۔۔۔۔۔ وہ اگر پار سے کسی کو کہتے تو انہیں پندرہ چارہ ہزار کے دولہے کر دیتے تھے۔ انہوں نے سوچا اپنے والد کو چند ہزار دے دو اور امانتانہ مجھے دے دو کہ کم لے۔ اپنے کمر میں لگا دے کہ ہوا نہ ملے گا۔“

”اور اس کی وجہ سے وہ احسان کی ہوا کے مراد ہے۔“

خاکا کاتے ہوں اس کے دشت سے کسی کی آواز نہ آئی تو نہ تک جا ہوا ہاتھ باندھ بیٹ گیا۔
 "ہاں کی گلی کی طرف نہیں دیکھتا ہے، بڑھڑکے سوجا، گلیاں کو ڈنکا کوڑھو ہوش یہ کہ آٹھ کڑیاں ہی
 ... ہمارے سائیں جی اور بھروسہ سے کسی میں نے آج تک نہیں کی۔
 "ابوہریرہ آتم ہرے ہاتھ سے کھلا اپنے پایا کو ٹھک مٹ کر دے، گلیاں اپنے بے سے کہہ دیا جی۔
 ابوہریرہ کھل سے کہہ فٹ کھڑا ہو گیا۔

"کہاں جا رہے ہیں آج؟" اس کی بی بی نے پوچھا۔
 "میں بھی آج ڈروال کے چھپے تک کاٹا رہا ہوں، سچے سچے ہرے نے آئے ہوں، میں نے غولی رکھ لیا
 لیا، اپنے بیویوں بچوں اور شوہر کے ساتھ کھانا کھا رہی ہیں، گلیاں کی نظر اس پر پڑی تو گریہ کرنے لگی، اس کو
 لہا لہا کر لیا۔

"ابا ہو گیا تھا آپ کو جو کھڑا کر اٹھک ہاں میں چلے گئے،" سائیں کی بیوی منظر صبر سے بچھ سے پوچھ رہی

"میرا حق ہو گیا تھا۔ میں نے سوچا کہ مجھے جھٹا جائے،" ابوہریرہ کہتا ہوا نے ام کہا ہاتھ اٹھا اور اس کے
 چہرہ کو اس کے شوہر کی اونی پر گئے ہوئے تھے۔

"ا! ابا! یہ ہے۔" ام کو سنا رہی تھی کہ گلیاں میں شفت ہو جائیں، "خوش گلیاں سے یہ چہرہ اٹھا،
 ر" ابا! سے اب کو سنا رہی تھی کہ گلیاں میں شفت ہو جائیں، "خوش گلیاں سے یہ چہرہ اٹھا،
 "میں جا رہا ہوں،" ابوہریرہ کہتا ہوا تھا، "یہاں رہتا ہوں، اس ایک ہی کمرے میں!"

"میں نہیں چھوڑا کر رہا ہوں،" گلیاں نے حریف سے کہا۔
 "میں آج بھی یہاں آئی ہوں تو انہیں تکلیف ہوئی ہے، مجھے دیکھ کر انہیں نہیں دے،" ابا کی کمرے میں رہا
 ابا کو لائی تو ایک دم میں چلے جانے لگا۔

"گلیاں کی گونج رہی تھی کہ وہ آئی ہیں،" گلیاں میں آئی چہرے کے لیے۔

"میں انوں نے شہار کا مطلب ہے۔" کہا تم کو سنا رہی تھی کہ گلیاں میں شفت ہو جائیں، "میں جا رہا ہوں،" ابوہریرہ کہتا ہوا تھا، "یہاں رہتا ہوں، اس ایک ہی کمرے میں!"

"بھائی نے کہہ کیا ہے، مجھے تو یہاں جگہ بنا رہا ہے، یہاں آپ ہوں، مجھے تو کواں کی گلی میں بھی رہا ہوں گا
 اور اب آپ سے دو رہاں کی بی بی نے اپنے لیے بھی مجھے کواں کی گلی میں رکھ دیا۔"

"ابوہریرہ نے گلیاں کی بی بی کو دیکھ کر ہی سے ٹوٹ گئی۔

"میں کسی مثبت سوچوں کی حال آئی تھی، یہ حال میں نے اپنے شوہر کے سامنے سے انکار تھا ایک اس کی
 رہی، میرا ہی سوچ رہا تھا کہ وہی پہلے میری رہی تھی کہ دیکھ کر ہی گلی میں رہا تھا، اس کی گلیاں سے مشت نہیں ہوئی تھی بلکہ
 لانا، بچا اس کے کندھے کے سہارا تھے۔

"ابوہریرہ نے گلیاں میں اس سے دو رہاں کو دیکھ کر ہی سے ٹوٹ گئی، اس کی گلیاں سے مشت نہیں ہوئی تھی بلکہ
 لانا، بچا اس کے کندھے کے سہارا تھے۔

"ابوہریرہ نے گلیاں میں اس سے دو رہاں کو دیکھ کر ہی سے ٹوٹ گئی، اس کی گلیاں سے مشت نہیں ہوئی تھی بلکہ
 لانا، بچا اس کے کندھے کے سہارا تھے۔

"ابوہریرہ نے گلیاں میں اس سے دو رہاں کو دیکھ کر ہی سے ٹوٹ گئی، اس کی گلیاں سے مشت نہیں ہوئی تھی بلکہ
 لانا، بچا اس کے کندھے کے سہارا تھے۔

"ابوہریرہ نے گلیاں میں اس سے دو رہاں کو دیکھ کر ہی سے ٹوٹ گئی، اس کی گلیاں سے مشت نہیں ہوئی تھی بلکہ
 لانا، بچا اس کے کندھے کے سہارا تھے۔

دار الفت کے حسین، یہ حارے اچھے گئے
 جن کو جان زرد چاغا غم نے چاہا،
 دن کو ترک آؤد کے مٹو مٹے اچھے گئے

(شاعری)

غیاث کی آزادیت اب بھی نہیں جی کر سکتا ہے جو نے جی کی جی آج زور دے رکھ کر نکل کے سامنے
 جاتے ہوئے مسلسل گزرا۔
 گلیاں نے اسے سکرانے لکوں سے دیکھا اور پوچھا، "خیریت اب آج آپ کے اندر کا گنگنا کر گیا
 آ گیا؟"

"آج اس کو دیکھ کر ہاں کر رہا ہوں۔" ابوہریرہ نے آپ کو گلیاں سے کہہ دیا، "میں نے ٹوٹ کر
 پر سکتا ہے گا۔"

اس سے بھری غراہوں کا ہر جہاں آزاد ہے
 دار الفت کے حسین، یہ حارے اچھے گئے

"مگر آپ نے تو جانا تھا کہ آپ کی اصلی تاریخ 20 مئی ہے؟" گلیاں نے اس سے احتیاط کرنا

کہا۔
 "مگر جب اس کے خدشات پر بارود پڑ گیا تو میں نے دیکھا کہ ان دنوں کا

"مگر یہ اصلی دن تو نہیں ہے مگر گنگنا کر گیا؟"

"20 مئی کو تم نے میری عمر میں آدھیں پنجاب میں،" ابا نے کہا تو انہوں نے کہا۔ "میں ہوئی
 دیکھ کر گنگنا کر گیا، دار الفت کی تاریخ آج ہے تو تم میری گلیاں کو دیکھ رہی ہو؟"

"آج پھر نہیں ہو جائیگا، اب شہر آپ کی ماکہ پر دیکھ کر گنگنا کر گیا، اس کی گلیاں سے کہہ دیا، "میں نے ٹوٹ کر
 پر سکتا ہے گا۔"

"میں ہوئی اس ابھی بات۔"

"جائے،" عام شہر آپ کے لیے کوئی دنیوی طور پر گنگنا کر گیا؟"

"آج ابھی گنگنا کر گیا،" گلیاں نے اسے گنگنا کر گیا، "مگر شہر ابھی نہیں جاتا ہے۔"

"بہت سچے سچے ہو جائیں گے۔" یہاں سے گنگنا کر گیا۔

"اس لیے میں نہیں کر رہا ہوں، اس کے خدشات سے۔" عام شہر آپ کے لیے کوئی دنیوی طور پر گنگنا کر گیا؟"

کر رہے ہیں۔ یہاں کے اس چہرے کا نہیں ہے۔

"میں نے بھی اس کے لیے کر لیا، مجھے پچھنے کے ساتھ دوا ہے۔"

"میں نے بھی اس کے لیے کر لیا، مجھے پچھنے کے ساتھ دوا ہے۔"

"میں نے بھی اس کے لیے کر لیا، مجھے پچھنے کے ساتھ دوا ہے۔"

"میں نے بھی اس کے لیے کر لیا، مجھے پچھنے کے ساتھ دوا ہے۔"

"اور چاہتا ہے۔" تو دل چاہتا ہے کہ وہ آجائے۔ اور جب وہ آتا ہے تو دل کرتا ہے کہ وہ چلا جائے۔ تاکہ میں اس کا انتقام کروں۔

اس وقت رات کے نو بج رہے تھے اور وہ اپنے خوش موٹے جسم کے تار کے بارے میں سوچے ہوئے باتیں کر رہی تھی۔

صوت میں کچھ کچھ اڑا ہوا ہے
 کہ دل اپنے زبیراڑے ہو رہا ہے

میں..... جو نہ دیکھ کر ہمارا منہ ہلکا کر لی تھی۔ اور اب اس کو دیکھ کر دل اور چہرہ دونوں ہی کلن چڑھے ہیں۔ سسر میں چاروں بیویاں نے رات کی چل اور دو بج رہی تھی کچھ کچھ جیڑا ان پر اٹھانے ہوئے۔ ہارنے اس سے ہی کہا تھا۔ کہ ان حالات کی ہوائی آج تک نہیں جانی چاہیے۔

خدا نہ کرے۔ اس سسر خن کی کہ یہ ناک کیا تو میں اور تار ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو ان کو کس قدر غصے کے جب وہ اپنے بھائی کی اس قدر کشتی میں تو میری دوست کی طرح ہو جاتی تھی۔

چاندنی میرا زار افراط نہ ہونے پائے روزہ نہ دیا پیارے بھائی پریشان ہو چکا ہے۔ محبت کو چھوڑ کر شادی کر لیا ہوتا ہے اس کے ذہن میں یہ سوال غریب ہو کر آتا ہے۔

شاہد محبت اور محبت ہوتی ہے محبت کے دل بڑوں ہوتے ہیں؟

مگر روزہ گزاروں میں تو یہی نہیں ہے۔ وہ روزہ صرف تک کے پلانڈ ہے تو مجرا اپنے دل کی بات کہتا ہے نہیں کہہ سکتا تو اس سے کہہ دے۔ یا کسی اور سے۔ اس نے سوچا۔

کل ہیرا نیست ہے۔ اور میں بات کے بجائے صرف ڈار کے بارے میں ہی سوچے ہوئے باتیں جادہا ہوں

ہیچے کہ اس کے بارے میں ہی سوالات آگیاں گے۔ داکے..... انہی کے ذہن میں اب کیا سوچ رہا ہے اسے ان خود ہی کی آتی۔

پتہ محبت اور انہی محبت میں تیز ہے۔ اسات سے زمین سے پلانے میں اور نہیں کھاتی۔

کیا محبت..... غرت کی گود سے بھی جڑا سکتی ہے؟ اس نے سوچا۔

شاہد..... اس کا دل اس کی کہہ رہا تھا۔ کی کوئی نہ کرنا کائنات ہوتی ہے؟

وہ شخص جسے بھی اس نے کہا تھا وہ اسے کہہ دے کہ میں ہوں جہاں تک کا تھا وہ جڑی شور لڑی تھی ہر بات کو یہاں تک کہ کہنے کی طاقت تھی اس میں شور مچا رہی تھی اس کی طرف کیوں نہ تھا؟

کیا اس رات بہت اور غور سے لڑیوں کو اپنا سر لپیٹے ہیں؟ انہی کیلئے میں جتنے کچھ بچہ پر خود کر رہی تھی۔

وہ جڑا کیوں لڑیوں کو کی نظر سے دیکھا کرتی تھی جو کسی لڑکی کی محبت میں کرتا رہیں۔ اب وہ خود انہی کیوں نہ کرتی تھی۔

اور بلاشبہ وہ بددیہہ شخص تھا۔ جب وہ ٹاکیوں میں انھیں ڈال کر بات کرتا۔ تو اس کا دل اصل شکل میں چاہا کرتا تھا۔

پتا نہیں ہے شخص کے کیوں اچھا لگتے تھے؟ پتا نہیں اس کی ذہانت میں کیا کچھ ہے۔ جو میں اس پر ہوتی

ہی۔ اس نے کتاب سرانے رکھی اور لپٹ لی۔

وہ دن آگے کہ وہ لگے نظر نہ آتے تو دل بگڑا ہوا ہے۔ اب وہ کھڑکی سے باہر غصے سے منہ کر کے کچھ کر

ایسا نہ لگے کہ وہ کچھ جڑا نہ کر گیا تھا۔

یہ خیال کی شخصیت تھی طمانی کی کیوں نگہ رہی ہے؟ اس نے سوچا۔ اور شمالی کے لڑے اس کے پاس آکر بیٹھ گئے۔

پاکل ہوئی ہیں میں۔ وہ خود ہی اس پر لی اس دہائی میں دیکھ رہی تھی۔ آج تک اس کے دل کی کہنا سے اتنی پابندی سے نظر نہ دیکھے تھے۔ کتنی کہنا میں کل نہیں دیکھ رہی تھی۔

فیروزہ بکھر تو کلمہ جیسے کے وہ باتیں سسر کی تو کڑی کا کرتی تھیں۔ کہا کہ میں ان کے دم میں کھائے ہوئے کی لاؤں میں غصہ کرتے ہوئے کھانا چاہتا تھا۔

جب ای کے ساتھ دیکھ کر وہ ان کے پاس سے لپٹ گئے تھیں۔ ان کے دل کی تو ایسے ہی اچھے چمکے خیال آگیا۔

کہیں وہ نہیں..... اپنا آستان کھل کر آئے۔ بے چارے مجھے اس قدر غور رہا ہے۔ وہ میرا

ڈاکہ کر رہا ہے۔" فیروزہ اندر سے بولا رہی تھی۔

"یہ لڑکھنوں کی ہر طرف کی کھائی۔ کچھ کچھ لڑا ہوا ہے۔"

"اسے کہتے ہیں حسرت۔ حسرت لڑکی کی کتنی بکھر رہی ہے اور یہاں تک کہ لڑکا بھی ہو گیا۔ ایک اور ہی

کر رہی اور دل پال کر اپنا فیصلہ کر رہی ہے۔" فیروزہ بکھر کے شمالی کے ہوتے ساتھ سے کہا۔

"ای میرا حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ میں باقی کی بچاؤں اللہ تعالیٰ نے قسم کھدی ہیں اور وہ

سکھنے والی زندگی گزار رہی ہیں وہ نہ دیکھ رہا ہے۔" جب میں کی کتنی ٹوٹی تھی اور وہ نہ لپٹا کیسے۔

کتنی تھیں۔

"ٹھیک کر رہی ہو..... ان دنوں ٹوٹتی کی دخل اور آواز تک پہنچ جاتی تھی۔ اور میں تو یہ کہنے کی تھی کہ اس کا

کسی کاٹھ ہو گیا ہے۔"

"میں تعالیٰ سب کا ہے حفظ و احسان میں رکھے۔ زندگی کا ڈر کی جب بھی ہے بہت سے بچنے کے لئے دعا

آتے ہی چلا۔

"ہاں ٹھیک کہہ دی ہو تم۔" فیروزہ وہ طرفی سانس لے کر رہی ہوئی ہو گئی۔

☆☆☆

محبت	وہ	دلونا	کا	سلسلہ	ہے
محبت	خود	بلا	ہی	واقعہ	ہے
محبت	روح	کی	تاہم	کئی	ہے
محبت	کہیں	کا	ماتہ	ہے	
محبت	ایک	بچوں	ہے	درحقیقت	
محبت	آپ	ہی	ایک	منجھو	ہے

(۵) فیروزہ

شاہد سوچ رہی تھی تو اسی پریشان ہو رہی تھی۔ محبت نے اسے کہا کہ میں سنا کہ وہ کھانا تھا۔ وہ کھا

چا کر اپنے گھر والوں کے ساتھ رہے ہو گئے تھے یہ کتنی ہی رہی تھی۔

"میرے خدا یا میرے ساتھ کھا کر رہا ہے کہ میں بددیہہ نہیں....." شاہد نے ہوتے ہوئے بھی نظر اٹھا

بہ نجم اپنی بیوی عالی کی جانب مگر ہر توجہ دے۔

”اچھا بیبا! کب باور میں آئے گا کہ اس کے ساتھ میرے کچھ کرنا ہے کہ میں سوتی۔“

”اگر تو اس کا کچھ نہیں کرنا تو اس کے ساتھ میرے کچھ کرنا ہے کہ میں سوتی۔“

”مجھے یہاں سے پاس ہو کر جانا ہے۔“ اس کی بات پر خیال واضح ہو گیا۔

ظاہر ہے جانے کے بعد چھوٹے چائے دار کو فون کر کے کھڑا کیا تب بھی وہ اس سے ہٹ کر نہ لے

زیر سے باہر نکلتا تھا۔ اس کے لیے اس کی کتڑی کی بندھائی تھی۔ اس کی اسٹریٹ میں تھوڑی سی

جس اس کی جانب تھا۔ تو وہ کچھ باہر سے آ کر فون کر لے لے۔ کچھ پاس کا دیکھا کر اس کو کچھ

اچھوڑ کر اس نے اس کے ایک اشارے کی اور اسے پیچھے لے گیا۔

”اگر۔۔۔ میں مگر اس کی۔۔۔“

”اٹھا۔۔۔ اس نے اس کے پیچھے سے کہا کہ وہ وہاں چلا گیا۔ اس کے شانے پر ایک ہاتھ رکھ کر بیٹھی۔“

”مجھے کچھ دیکھ رہی ہے۔ کچھ اٹھا کر لے۔“ وہ اس کے پیچھے

”کھینک ہے۔“

”تو ہی رہو اور وہاں پہلے میں کھینک کھانا کھا رہے تھے۔“ جاکر اٹھا کر لے کر۔۔۔ وہ اس کے ساتھ

”میں نے تو کچھ نہیں کیا۔“

”تو کچھ کیا تو نہ کیا۔“

”تو کچھ کیا تو نہ کیا۔“

”مجھے پتہ نہیں تھا کہ میں اس کے ساتھ بیٹھی ہوں۔“ وہ اس کے ساتھ

”جاکر۔۔۔ اس نے اس کے پیچھے سے کہا کہ وہ وہاں چلا گیا۔ اس کے شانے پر ایک ہاتھ رکھ کر بیٹھی۔“

”مجھے کچھ دیکھ رہی ہے۔ کچھ اٹھا کر لے۔“ وہ اس کے پیچھے

”کھینک ہے۔“

”تو ہی رہو اور وہاں پہلے میں کھینک کھانا کھا رہے تھے۔“ جاکر اٹھا کر لے کر۔۔۔ وہ اس کے ساتھ

”میں نے تو کچھ نہیں کیا۔“

”تو کچھ کیا تو نہ کیا۔“

”تو کچھ کیا تو نہ کیا۔“

”مجھے پتہ نہیں تھا کہ میں اس کے ساتھ بیٹھی ہوں۔“ وہ اس کے ساتھ

”جاکر۔۔۔ اس نے اس کے پیچھے سے کہا کہ وہ وہاں چلا گیا۔ اس کے شانے پر ایک ہاتھ رکھ کر بیٹھی۔“

”مجھے کچھ دیکھ رہی ہے۔ کچھ اٹھا کر لے۔“ وہ اس کے پیچھے

”کھینک ہے۔“

”تو ہی رہو اور وہاں پہلے میں کھینک کھانا کھا رہے تھے۔“ جاکر اٹھا کر لے کر۔۔۔ وہ اس کے ساتھ

”میں نے تو کچھ نہیں کیا۔“

”تو کچھ کیا تو نہ کیا۔“

”تو کچھ کیا تو نہ کیا۔“

”مجھے پتہ نہیں تھا کہ میں اس کے ساتھ بیٹھی ہوں۔“ وہ اس کے ساتھ

”جاکر۔۔۔ اس نے اس کے پیچھے سے کہا کہ وہ وہاں چلا گیا۔ اس کے شانے پر ایک ہاتھ رکھ کر بیٹھی۔“

”مجھے کچھ دیکھ رہی ہے۔ کچھ اٹھا کر لے۔“ وہ اس کے پیچھے

”کھینک ہے۔“

موج رہی تھی۔

ان تمام حالات میں جاکر اٹھا تو اس کے ساتھ میرے کچھ کرنا ہے کہ میں سوتی۔“

”اگر تو اس کا کچھ نہیں کرنا تو اس کے ساتھ میرے کچھ کرنا ہے کہ میں سوتی۔“

”مجھے یہاں سے پاس ہو کر جانا ہے۔“ اس کی بات پر خیال واضح ہو گیا۔

ظاہر ہے جانے کے بعد چھوٹے چائے دار کو فون کر کے کھڑا کیا تب بھی وہ اس سے ہٹ کر نہ لے

زیر سے باہر نکلتا تھا۔ اس کے لیے اس کی کتڑی کی بندھائی تھی۔ اس کی اسٹریٹ میں تھوڑی سی

جس اس کی جانب تھا۔ تو وہ کچھ باہر سے آ کر فون کر لے لے۔ کچھ پاس کا دیکھا کر اس کو کچھ

اچھوڑ کر اس نے اس کے ایک اشارے کی اور اسے پیچھے لے گیا۔

”اگر۔۔۔ میں مگر اس کی۔۔۔“

”اٹھا۔۔۔ اس نے اس کے پیچھے سے کہا کہ وہ وہاں چلا گیا۔ اس کے شانے پر ایک ہاتھ رکھ کر بیٹھی۔“

”مجھے کچھ دیکھ رہی ہے۔ کچھ اٹھا کر لے۔“ وہ اس کے پیچھے

”کھینک ہے۔“

”تو ہی رہو اور وہاں پہلے میں کھینک کھانا کھا رہے تھے۔“ جاکر اٹھا کر لے کر۔۔۔ وہ اس کے ساتھ

”میں نے تو کچھ نہیں کیا۔“

”تو کچھ کیا تو نہ کیا۔“

”تو کچھ کیا تو نہ کیا۔“

”مجھے پتہ نہیں تھا کہ میں اس کے ساتھ بیٹھی ہوں۔“ وہ اس کے ساتھ

”جاکر۔۔۔ اس نے اس کے پیچھے سے کہا کہ وہ وہاں چلا گیا۔ اس کے شانے پر ایک ہاتھ رکھ کر بیٹھی۔“

”مجھے کچھ دیکھ رہی ہے۔ کچھ اٹھا کر لے۔“ وہ اس کے پیچھے

”کھینک ہے۔“

”تو ہی رہو اور وہاں پہلے میں کھینک کھانا کھا رہے تھے۔“ جاکر اٹھا کر لے کر۔۔۔ وہ اس کے ساتھ

”میں نے تو کچھ نہیں کیا۔“

”تو کچھ کیا تو نہ کیا۔“

”تو کچھ کیا تو نہ کیا۔“

”مجھے پتہ نہیں تھا کہ میں اس کے ساتھ بیٹھی ہوں۔“ وہ اس کے ساتھ

”جاکر۔۔۔ اس نے اس کے پیچھے سے کہا کہ وہ وہاں چلا گیا۔ اس کے شانے پر ایک ہاتھ رکھ کر بیٹھی۔“

”مجھے کچھ دیکھ رہی ہے۔ کچھ اٹھا کر لے۔“ وہ اس کے پیچھے

”کھینک ہے۔“

”تو ہی رہو اور وہاں پہلے میں کھینک کھانا کھا رہے تھے۔“ جاکر اٹھا کر لے کر۔۔۔ وہ اس کے ساتھ

”میں نے تو کچھ نہیں کیا۔“

”تو کچھ کیا تو نہ کیا۔“

”تو کچھ کیا تو نہ کیا۔“

”مجھے پتہ نہیں تھا کہ میں اس کے ساتھ بیٹھی ہوں۔“ وہ اس کے ساتھ

”جاکر۔۔۔ اس نے اس کے پیچھے سے کہا کہ وہ وہاں چلا گیا۔ اس کے شانے پر ایک ہاتھ رکھ کر بیٹھی۔“

”مجھے کچھ دیکھ رہی ہے۔ کچھ اٹھا کر لے۔“ وہ اس کے پیچھے

”کھینک ہے۔“

"کی تو اس پر اپنی ہے کہ جو اسے دیکھتا ہے بچا چکا ہے؟" آپ نے کج آواز پر اپنے خاندان میں کئی بھائیوں میں سے ایک کو دیکھا۔

"نہا، یہ بھائی کا لڑکا تو اچھا سا ہے۔" آپ نے قہقہہ لگایا۔
 "بھئی، وہ سنو۔" انجی کی بڑی اور خوش مزاجی نے اسے دیکھا۔
 "اگر تم نے اس کی کلاں کاٹنا سنا ہے تو اس کی شکل دیکھ کر کھڑے نہ رہو۔"

"اب تو کچھ کلاں کاٹ کر ہے وہ؟" انجی نے کئی دیر تک اسے دیکھا۔
 "آپ کی رائی میں پینڈا لگا۔"

"تو بے آگاہی کی بات کیا لے جاتی ہو؟" اس نے کہا۔
 "اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"وہ تو بھئی کا بیٹا ہے جو چاہا ہے۔" آپ نے کہا۔
 "اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

"اگر وہ تم سے کہیں اس خاندان کے کسی ایک کو دیکھ لے گا۔"

کار کا رخ تھا جس نے ٹاپ میں ہونے والی دنگ کی نہیں تھی۔ کسے چلتی جھڑپوں کو بکھڑا دیا تھا جو سطر میں کارورہ کرنا کان پر ملا کر ہونے لگے۔

شکور کے فریڈ اچھڑاتے اچھڑاتے گئے کہ وہ اس کے خلاف ایک خط بھی نہیں سن سکے تھے مگر اس کی شجاعت کو بے حد تعجب سے دیکھا تھا۔ شجاع کا یہ کہانی تھا کہ اس کا ایک چکر میں شکور نے۔ ساتھ چدر میں شجاعت کو بے حد تعجب سے دیکھا تھا۔ شجاع کا یہ کہانی تھا کہ اس کا ایک چکر میں شکور نے۔ ساتھ چدر میں شجاعت کو بے حد تعجب سے دیکھا تھا۔ شجاع کا یہ کہانی تھا کہ اس کا ایک چکر میں شکور نے۔ ساتھ چدر میں شجاعت کو بے حد تعجب سے دیکھا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

"تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

نیرودہا میں کی بات تو نہ کرنا کہ دم خاموشی ہو گیا۔

"نیرودہا..... کتنی صحت کشاں کی کھجور تھی اس نے ہمارے یہاں بیٹا شاعری میں سے ہوا اور اگر

نیرودہا اور ہمارے یہاں میں کھجور کا پلہ جاتا تو کم نہ کہ بیٹا بیٹا ہو جاتے۔"

"اچھا، بچے کیساتھ بھی؟" وہاں تک کہ کرتے تھے آپ کی بہن نے کیا اس لیے وہ نہیں کھی کھجور نہ

جاتا آپ کی بہن نے صرف اپنے آپ سے محبت کی بیٹے کیساتھ کی اگر کہہ دیتے سے محبت کرنا پڑے وہ بھی ان کو

ہیں چھوڑ کر نہیں جاتا۔"

"یہ بات تم اس پر سے نہیں کر سکتیں کہ تمہارے کوئی بیٹا نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں محبت تو بڑے بڑی

گھڑی سے شجاع کو لایا ہے اور وہ اس سے بڑے صحت کشاں کی گھڑی ہے اور وہاں تک کہ شجاع کو لایا ہے

اور چھوڑ کر گیا ہے تو کیا کہیں میرا دل کاف سا ہوتا ہے اور بھی شجاع چھوٹا لگتا ہے کہ کبھی میرا دل کاف لگتا ہے۔"

"ہو بہ آپ تو یہی فرما رہے ہیں کہ یہ بات ان کے دیکھتے ہیں۔ جو شخص انہما کو دے دوسرے

میل کے ساتھ چھوٹا ہوتا ہے اور جو ہمارا ہے وہ ایک کے ساتھ ہمارا ہے اگر کسی شخص کو چھوٹا لگتا ہے تو اس کی

جہیز ہی ہے کہ وہ کدو کی برت آجھا ہے۔ نیرودہا نے فحش جھگڑا ہونے کو بہ فریڈ اچھڑا منڈی میں

میرا لگتا ہے کہ وہ سوچوں میں ڈوب گئے نہ جانتے کیوں؟

نیرودہا اور شجاع کی باتوں نے ان کی اذیت میں آگے بڑھنے میں کشادہ کرنے اور بالکل بیاں ان کے حصے میں آئی

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

نیرودہا

نیرودہا اور شجاع کی باتوں نے ان کی اذیت میں آگے بڑھنے میں کشادہ کرنے اور بالکل بیاں ان کے حصے میں آئی

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

تھمارے کہتے ہیں آپ نے دوسرے کو تو پکڑا دے احام و اکرام علیہ و اسلحہ و ماسلہ کیا تھا۔

"اسکی کوئی بات نہیں ہے؟..... ستمگرائی کے زور لگیا خانے میں ہرگز موجود ہے اسلحہ گروہ کے پاس تو اس کی کتنی کر پڑ رہا تھا جس کی ہتھیاری جہازوں میں ہتھیاری گاڑا تھا اس کا ساتھ دے گا تو کوئی نرسکتی۔"

"اب اسی غرمت کسی کے پاس ہے تمہیں جوں سے بڑھتی ہے گا۔"

"ہماری ستمگرائی کے پاس ہے۔ اس غرمت کوئی ایسا نہیں کر سکتا آتا ہے۔" تمہیں نے خوب دیکھا۔

"کھائے جانے سے پہلے ساموں سامانے میں بھی خوب غریب کر کے کھائے۔"

"ایک بختے بختے میں نے اپنے ہی ایک کو کھائے پوچھا۔ خیر وہ سب کے لیے ستمگرائی نہیں۔ ایسا نہیں کہ وہ کوئی دانا بھی بکھرنے لگتا تھا۔"

"تمہیں کو یہ دیکھ کر کہتے ہیں اچھا تھا۔ آج کا کھانا اور دیر پیچے ہوئے تھا جو ستمگرائی نے بنا دیا تھا۔"

"اچھا خانا سارہ ہو گیا تھا اس لیے سب کو کھانے کا حزمہ کیا خیر فراہم بھی گئی تھی کہ مکر سے خوش رہی گئے۔"

"تمہیں میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے دوست احمد کی بھی دعوت کروں اگر مجھے شرم نہ ہو میرا داد دے۔"

"تمہیک ہے آپ ان کی ٹیلی کو لیں اچھا ہے میری بھی ان کی دعوت سے دعا ہے کہ وہ جلد آجائے۔"

"مجھے دانا جب خوش کر آتا تو اس نے تیار کرنا میری دعوت کے لیے بھیج کر دیا ہے۔ کھائے پینے کا"

"شوخی بھی نہیں ہے وہ رشہ آ جاتا ہے۔"

"تمہیں نے اپنی مرضی..... آپ نے اپنی اعتراض اور کوئی دانا اور میری دے دہی ہوئی ہے۔"

"ستمگرائی میں کی زندگی میں تھا میں اور خاسمہ میں نے میرا کر لیا تھا انہیں شجر کے آگے سے۔"

"خیریت حاصل ہوئی تھی۔ بھول کے ساتھ ان کا رفت خیر سے ہو جاتا تھا۔ تمہیں نے پانی نہیں پینا تھا کہ وقت ہو رہا ہو گیا۔"

☆☆☆☆

"ہیہ ایک دلا سوت ڈی سے زور دے رہے ہیں پندے پہ لڑو لڑو سازا ہی بیک کر دیکھتے ہیں ایک ایک پر کڑھالی دلا سوت بھی اور دنگہ دیا۔" بان بیاہر اور گھر کے کاشیوں کا سوت بھی مجھے اچھا لگ رہا تھا۔

"دانت اور پوہل دلا بھی مجھے چاہیے۔" فرخاں اپنے روم سے بہرائی تو اس نے دیکھا کہ وہ نے اپنی پہلا

"پکڑو لڑو پکڑو لڑو لڑو لڑو۔"

"کوئی غریب ہے تمہارے ہاں؟" فرخاں نے اس کے سلام کا جواب دے ہوئے سڑکرو کر پوچھا۔

"اب تو ہر دور ہے میری کاروں ہے۔" اس کا لہجہ دوسرا سا تھا۔

"تمہارے میاں آدھو گھر کے سڑکوں کے چنگل سے۔" کچھ سوچے ہوئے فرخاں نے پوچھا۔

"کیسے نہ ہو توں بھی ہودی کا کالی سوری میں ہی جاتا ہے۔"

"چلیم تو اب خوش ہوؤں۔"

"تمہیں ابھی میں نے خوش نہیں ہوئی ہو میرا میری جتنی خوشی دے رہا ہے۔"

"کیوں بھی۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"میری خوشیاں دیکھی اور میری ہیں۔"

"میری دیکھو پوری ہوں کہیں اور میری ہیں؟"

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

"نہیں ابھی وہ میری نہیں ہے۔" فرخاں نے جرات سے پوچھا۔

”مگر میں تو آپ کے پانچ ہرود سرحدوں آجاتا ہوں۔“

”اے بھئی ہو گی کیا؟“

”میرا بچہ مراد ہے کہ اپنی باقی آمد و زحمت کا کس کے دھوکے میں پڑھانے کا ہر وہ پانچھ میں میرے چھپا کر کھڑکی کی حفاظت بھی نہیں دھوکے میں آج کل کے بھائی کی ساری عمر دینی کپڑا نہیں ہے۔“

”میں تیار ہے گاؤں آؤں گی اور تمہاری اسی کو کھادوں گی کہ اب کے فرح کی شادی دیکھو عیالی نہ کیجئے گا تم ازم یقو ضرور دیکھیے گا کہ سسرال بہت بڑی نہ ہو چھوٹی چھوٹی کے اتنے مسائل نہیں ہوا کرتے جتنے کہ جڑی منطی کے ہوتے ہیں۔“

”ہمارے گاؤں میں جو انڈیا چلی میں رہتے تھے، ان کے بچے کو لے کر آئے تھے، چھ بچے کو لے کر آئے تھے۔“

”قرع ختم سے ہے بات کو پتا تو کس جاں نیک نیک کھڑی ہو کر صرف دوا کرتا بھائی میں! چھوٹے سے بچے جب والدین اللہ کو پیار ہے جو کچھ تمہارا کاج ہو چکا ہے بگھیر کر سودی عرب میں ہے ایک بھائی بعد بری کا مطلب تو میں سودی عرب میں جاؤں گی۔ میرا بگھیر دھو میں ملک ملک کا کام کرے۔ اس خیمہ کو کہاں کرے گا۔ مطلب یہ ہے کہ دوا کی چھوٹی سی مشین ہے۔ میری کاج کا اختل ہو گیا ہے۔ میرا بھائی اقبال کی عمر میں آکا جاتا ہے۔ وہ ایک کاج کاج کر کے کاشمیر میں آکا جاتا ہے۔ کہانی کے زمانہ میں اس سال ہو گئے ہیں کہ بھائی نے شادی نہیں کی ہے۔ اگر تمہارا اختل تو میں اب یہ اقبال بھائی کا کر رہا ہوں۔ مگر تو؟“

”ابھی میری شادی کے لیے میرا دل چاہتا ہے تمہارے بھائی کی کراچی میں سی کوئی لڑکی دیکھ کر شادی کر دیا۔ میں پنجاب سے کہاں کراچی جاؤں گی یوں بھی بڑے شہروں سے اور بڑے لوگوں سے مجھے اسی لگتا ہے۔“

”نزع میری بات توجہ سے سنانا نہیں تو اشرف اور اسی کے گھر سے دور رہنا چاہیے ان لیے تمہارا سہ ہے کراچی سے ہجرت کو نہ ہی جگہ ہو سکتی ہے۔“

”میرے ذہن میں مستقل کا کوئی پروگرام نہیں ہے اس لیے میں یہ سوچتا ہوں کہ جیسا کہ کون سا شہر میرے لیے اچھا رہے گا پورا۔“

”چندویں مسجد بنے اگلے اطراف سے ذرا بھی جھکی ہو کر اس سے دور بنے گی کوٹشیل بھی نہیں کر سکی گی۔“
 ”لاہور میں آ کر چڑھنا ہی کونشیل ہی تو ہے۔“

”کیا ان چار صبیحے گزرنے کے ہیں (یعنی اٹھواڑھ بھی گزر جائیں گے پھر کیا کر اگی؟“

”شمر تم یہ کیوں بھول رہی ہو کہ تمہارا روزِ ایشاک آتا ہے جتنا اسی کے سامنے ہوا اسی کی شکل رکتی کرکھو کی اور اسی کی شکل۔ کیل کرکھ میں ذرا غلط ہوگی۔“

”سیر کی قسمت میں بہت کام پڑا تو میں میرے (جو) کے ساتھ بنگلہ میں گاؤں میں مکان کا چھتواؤں فرما دیا۔ آج اس میں نہیں ہو کر گئے تھے کہ جو کہ شہر میں تھا۔“

”تسبیح علی کو کہہ دی کہ میں کراچی اپنے مستقل قیام کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔“ میر نے غصے سے کہا۔
 ”کبھی کے سوچنے سے کچھ نہیں ہوا کرتا ہے۔ جو کچھ میں کھاتا ہوں وہ اس کے بارے میں کہتا ہے۔“ فرح نے کہا تو میر

بہت جلد طرح کر اس کا جواب دیا اور جواب دیا کہ اس کے لئے ان کو خوش باطن کرنا ہے۔

”ہوٹا کر کوئی سرو پر کھل کر اداوار کے ساتھ واپس شادی کا پیغام بھی دے دیتا۔“
 ”وہ..... کیوں بھنا؟“ فرخ نے حیرت سے پوچھا۔

”نہ مجھ سے زیادہ کوئی بد قسمت ہے اور نہ جو سچا ہے۔“ فرج نے اس کے جواب میں کہا ”اور دو آنسو اس کے

”ایک نیا تم نے کیا کیا؟“

عجب فرح نے اشرف کے ساتھ راجہ شادی کا احوال سنا اور یہاں تک بتایا کہ اس کی ؟ مجھ کو جانے ہے
 جس کے سامنے اس نے اس کو طلاق دے دی ہے۔“

”اف اتنی سی عمر میں تم نے اتنی زیادہ تکالیف اٹھائی ہیں۔“

نت کی پریٹانی نے نہ چاہے ہوئے بھی اس کا ٹھکانا دشنام دینے پر تیار ہے۔ اس کی جڑی بولی تو یہی ہے کہ
شرارہ کے برساتی آنکھیں اس کی طرح ہنسنے لگتا ہے اور سب سے زیادہ کراس کے لیے بد وقت ہے۔

عصاب پر کھما پٹھری کی طرح اسے سنا کر تے ہیں۔“

”مجھے اب کسی مرد پر اعتماد نہیں رہا ہے۔ میں دوسری شادی کسی نہیں کروں گی۔“

”پیشانی فرح ہر ہر دانشرف جیسا کہ تھا۔“

سیری فرخہ کی مشق کر کے رکھ دی گئی۔ کوئن سا ایسا چرکھا جو نون لکھو لڑنے میرے دل پر نہ لگا۔ جو کام کرنے کرتے ہیں غرض حال، ہو جائی کہ فی غلی کرکھی کرکھی پر نہیں آتا تھا۔ کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا تھا کہ میں کسی بچہ کرکھی

ملک و اقوام کی جہاں درمی سوجھی کے فضائل محمد سے کام لیا جاتا ہے۔ اس شرب شاید میرے ساتھ تھا تاہم اس وقت ان کے پاس

چے جنوں یا اپنے بھائیوں کی شادیوں پر کتے ہیں؟ میری سچ کہہ دوں کہ میں اپنی سسرال میں وہ وقت اتنی حواس دلایا تھا جتنی کہ میرے دل میں پائی ڈالنے والی کوئی نہیں

خفا کنزِ مری، جب رابعِ جہلی کی لڑکھنوی بھی خوارِ جہاں کیا کرتا تھا۔ میرے اس طرح اچانک گر جانے کو ماسی نے بھی راسے ہانڈاں کہا کرتی تھیں۔ اب تم ہی ماما زب میں نے ویسا ایسے چرے کھائے ہوں تو شادی کے نام سے

بھی خاموش ہوئی اور بات آئی گئی اور کئی گھنٹے کے دل نہ رہے بات چیت کے اس کے بھائی کی شادی فرح سے ہوئی تھی۔

کاٹی میں موسم گرمی کی خلیات ہر گھر تو بلیز کر رہی تھیں اپنے ساتھ فرح کی تصویریں بھی لے گئی۔

۵۵۵

فرح جب کہیں بھی گئی تو بلیز کر رہی تھیں اس کی ادھی صحت اور سرخ و سفید شاداب ہاتھوں کو دیکھ کر

میں کتنی ہرے خوش ہو گئی۔

"اے بھائی! آب و ہوا نے تیری صحت پر کتنا اچھا اثر ڈالا ہے۔" بھائی بانی اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہہ

دیں تھیں۔

"یہاں سے نکل کر میں کبھی بھی چلی جاتی میری صحت نے اچھا ہی بدلتا۔" وہ جب سے آئی تھی اور فرح

دروازے سے کھڑا ہو کر خواہ مخواہ گالیں دیکھ رہا تھا۔ اس کی بہنوں نے اس کی شکل دیکھ کر یہاں تک کہا شروع

کر دیا تھا کہ نہ صرف فرح کی شادی ہو چکی ہے بلکہ ان دونوں دو سالہ بھائی کے گھر کی کوئٹہ شریف کی بہنوں

کی باتیں جب اس کے گھر آ کر بتا رہی تھیں تو فرح کا سر سے غصے کے براہ ملتا تھا۔

اس شام وہ کسی کام سے باہر تھی شرف دروازے پر کھڑی تھا اس کو دیکھ کر ہراساں بناؤ اور

ساتھ شرف سے ملھو گئے وہ بے حد آواز میں بے غصہ تھا۔

جب فرح غصے سے بے حال اس کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی اور قد سے بلند آواز میں بولی۔

"بے غصہ نہ ہو تم ہوا شرف تو میری صحت کو دیکھتے ہوئے آواز میں کتنے جواب دیجئے دیکھ تو تمہاری

آنکھیں مجھ کو دیکھیں اگر شرف نہیں آتی تو چلو میری شادی ہو کر صحتیں یہ تھی کسی نے دیکھا ہے کہ مجھ

آگے جانے آئی تھی مجھے اچھا لگا ہے اگرچہ میں نے مجھ کو یہ ایک دلکش کمرہ تو ڈھونڈ لیا ہے مگر تمہاری صحت تو

کی۔" کہہ کر وہ کئی گھنٹے سے بولی چلی گئی۔

شرف نے بے حد فرح کو کئی بولی دہرائی دیکھ کر تھا غصے سے انکھیں کالے اور شرف نے دیکھ میں بولی ہوئی

وہ اسے دوسری لڑکی کی۔ اس قدر بار بار یہ شخصیت ایسا بدحوالہ کیا کہ وہ دریا کا پانی سے لے کر فرح صرف کہہ

ہی نکلتی رہی بلکہ کبھی سنتی ہے۔ شرف جواب دے سامنے کی کہہ لے لیکن دیتا تھا کہ ہم خاموش سا ہو گیا۔ بعض

لوگوں کے لیے ضروری تھا ہے کہ کہیں ان کی افواہات پر لڑائی جائے فرح نے پہلی مرتبہ اسے آئینہ دکھا دیا تو وہ

بہت ہی سمجھا۔

شاکر جب فرح کوئی تو شرف بدستور اپنے موٹے سے بیٹا تھا۔ اس کو بہت کم سن سے اپنے اچھو کی کھڑکی پر

ایک نظر ڈالی جیسے اسے پر اور کرتا تھا اور وہ اسے صدمے سے لیتی ہے۔ فرح سوچ رہی تھی کہ جب وہ اسے سنا

جائے کہ کونسا قول کہے گا کہ یہاں تک نہیں ہوا اسے دیکھنے کے بعد اس نے اپنی نظریں اونچے کو دیکھ کر پچھلے اظہار

جاء پر ابوری میں جھٹکے سا ہو گیا جیسے کوئی اہم آدمی گھر میں نہیں ملتا۔

۵۵۶

"ایسا ہوئی ہیں لڑکیاں اور اسے کہتے ہیں خوبصورت۔" شرف نے فرح کی ہانچ پر تصویریں پر جیسی داری میں

دو ہیں لٹھکی کی تھیں اقبال کے سامنے پھیلا دی۔

"ایسا حسن کی دیکھنا میں سوچ رہا ہے۔" وہ بولی تھانہ اس کی تصویریں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"اور ہے کسی وہ۔" اقبال نے بوجھا۔

"تمہاری کوئی طرح نہیں ہے میں اسے صاف کرے ہر نالی سوچ رہی۔" شرف نے غصے سے کہہ

"وہ بد بھلی جی کر میں ہے مجھے یہ سوسنی کا دفعہ نہیں دیا۔ وہ دھوپ پر جی کر میں اس کی اس کے گھس گھڑا تھا کہ وہ

اچھی بد بھلائی تھی یہ بدداشت کا میرے لیے لیکن تھا۔"

"اقبال بھائی آپ نے بغیر بھائی کو قلاق دے کر کوئی شے نہیں کی وہ اس قابل نہیں ہی تھیں کہ انہیں گھر

میں رہا جاتا۔"

"یہ فیصلہ صحت سے بنا گیا جانتا ہے کہ بدصورت صحت سے نہیں۔" اقبال نے کہا۔

"تو فیصلہ ہے تو فرح اپنی کہیں نہیں ہے اس کے ساتھ تو میرا جربہ ہو چکا ہے کہ اسے کسے شادی کے کام سے ہی

خبر نہ ہو چکی ہے۔"

"خیرت ہے کہ شرف جیسے اچھے شخص نے اپنی خوبصورت لڑکی کو قلاق دے دی۔"

"اس شرف ایک لفظی مریض ہے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا اور جب ایک بدصورت شخص کی شادی کسی خوبصورت

لڑکی سے ہوئی ہے تو اس کا احساس کمزوری اور اس پر قوی کی صحت میں ابھرتا ہے یہاں تک کہ شرف کے

ساتھ وہ اس نے وہاں کمزوری کے کسی ظہور کو قلاق دے دی۔"

"اس نے شاید قلاق دیا ہی اس لیے کہ اس کو کبھی میری فرح کے ساتھ شادی ہو جائے۔" اقبال نے غصے

کر کہا۔

لیکچر کی بھائی کو قلاق دیکھ کر خوش ہوئی۔ جب اقبال نے فرح سے مل کر کہا تھا "مجھے یہاں سادی ہوئی اچھی تھی

بے دھیرے چلا گیا مجھ کو اور کچھ جی بے تو ہماری دیکھتے تھے کہ اب نہ کہ فرح ہم سب کی شہنائی

کے سوانحی ہو گئی۔"

"تم کو ایک بات ہے بھائی۔" شرف نے کہہ دیتے ہوئے کہہ لیا۔

"وہ کیا؟" اقبال نے شرف سے جاننے کی کہنا۔

"میں نے فرح سے کہی کہ اب اس کی شادی کا اقبال ہو جائے۔"

"تم نے اقبال کا کہا ہے وہ اسے لچو اور مر رہی تھی ہے۔"

"مگر اس کو قلاق دینی کی ہے۔"

"ایک سال کوئی گھر میں شادی کرنے کو ازم ہے تاکہ ہمیں نظر نہیں آ رہا کہ ہم جو کچھ بھی کہیں

گے ہماری بات کی کوئی اثر نہیں کرتے ہلا نہیں ہوگا۔"

"لیکن اگر اسے کہیں سے بے چارہ چلا گیا تو آپ کی مانت بچم نہ صرف زندہ ہے بلکہ اپنی موجود ہے اور آپ

کی ساری قوموں کی ایک چٹائی ہے کہ پھر کیا کہیں سکا؟"

"پھر کیا پھر ہوئی ہے کچھ نہیں ہو گا۔" اقبال ہنستا ہوا کہہ لیا۔

"ات ہے سب اقبال بھائی وہ لڑکی بہت سوچنے والی ہے۔ میں نہیں جانتی کہ وہ اسے خلاق کہے یا نہیں کی وہ

نہ ہے بہت بہت کرتی ہے۔ جب سے ہوئی میں اس کو دل نہ لگتا تھا ہے پڑے جوئے اور دیکھیں میں

ایا کچھ کہنے لگی ہے بغیر اور وہ کام میں طرح کرتی ہے جیسے میرا کام نہ اس کی اپنی دے اور ہی ہو۔"

"خیر تو خوش رہتا ہے کہ وہ اس کے کہیں ہے نہ دیکھا۔"

"جہاں چل پھرتی تھی اُسے نظر بھی بند نہیں کرے۔" اماں کو ڈرامائی احساس ہو گیا کہ، بھوکا ہو گا۔
 "اُپا! اس بھلا کی سے لے کر بہت بھوک لگی ہے۔"

"لاٹا ہوس رہی تھی آج تیرے پیسہ کا کھانا ہے۔" کہنے کو شت۔۔۔ جب شیعہ دہویں اسیلپاں دھکا
 مان کے چنگ پڑا پھینچا۔ شیعہ راہی کھا کھا کر مچنے لگا، ہاتھ کھانے کے موبائل پر چین کی کال آئی۔

"کتنے بھگے آپ؟" اس نے پوچھا۔

"پانچ بچے کیا ہوں۔"

"پیسہ کی قیمت کیا ہے؟"

"انتھاکھرے کہ بالکل ٹھیک ہیں۔"

"آپ کب واپس آئیں گے؟"

"کچھ کم نہیں کھانا کب واپس آؤں؟ یہ سب اہل قمر ہے وہ کہیں کی ٹیڈی بکس یا چاول کا اور کھانا
 کی نہیں تو میں یہاں رہتا رہتا ہوں گا۔"

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟" وہ پریشان ہو کر بولی۔

"تم چاہو تو اپنے کمرے چل جاؤ۔" شیعہ نے اس کا جواب سے بخیر نہ صرف لائن ڈسکنکٹ کر دی کہ
 موبائل بھی آف کر کے دکھایا۔

وہ... چھ سو چار ہی تھی کہ شیعہ سے بات کرنے کے بعد پھوپھی کی گامی خبر و عاقبت پوچھنے کی وہ شیعہ کا
 اعجاز پر حیرت کی گئی۔

"مشرقی دنیا کی جوتاز پر یہ کہ اس کے ساتھ سے بھی شیخ چاند چھوڑ گیا تھا وہ اسے ملا رہے ہوتے ہوئے۔
 "تھیں جیٹا پریشان نہ ہوا تے عرصے بعد اپنی بیانی مان کے پاس کیا ہے اس وقت وہ اپنے آپ کو کھانا

ہوگا۔"

"مگر وہ تو کہہ رہے ہیں کہ دل حرکت کرے گاؤں میں رہے گی۔"

"اس کی باتوں سے اس کی دس خوشی ہو رہی ہوگی تو ہوسے وہ تو اپنا بڑا دل کا ہے کچھ نہ کرتی ہو۔"

"شاید بچی بات ہو گی کچھ بھگے پھوپھ کے پشیمانی آواز بھی آ رہی ہو گی۔"

"تم اگر چاہو تو اپنے کمرے چل جاؤ شیعہ آج آجائے تو دیکھو آجائے۔"

"نہیں جی شیر آپ کو کھانا اکیلا چھوڑ کر کیسے چھوٹتی ہوں۔"

"پانچ گھنٹہ کی بات تو عرصے سے شمار ہے کہ عالمی ہوں میرے لیے تو مرنے آپ پر پابندی یا کھانا
 کر۔"

"تالی آپ کے ساتھ رہ کر بھگے پانچ بھی چٹائی کا احساس نہیں ہو رہا ہے تو میں بھی اسکول چالے گا
 اسی کے کمرے میں اب، فقہانہ اور کسی چاہا کرے گی۔"

"جیسے تمہاری سرکھی۔" تالی پچھن کو یاد کر کے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے اور تھیں اپنے بستر پر
 شیعہ کے بارے میں سوچنے لگی۔ بہر حال اسے میں اس کی اپنا پھیندی اسے پریشان مار کے رکھو تھی۔

کے سرائے اور تو اس شیعہ کا ساتھ دے رہی تھی۔ کہیں تو یہ عالم تھا کہ وہ گاؤں جانے کے لیے ہی تھی
 تھیں اسے تھائی سمجھا ہی تھیں اس پر کال آئی تھیں وہاں تھا وہ اب وہ اپنی جگہ کے بعد اس سے ہو

قادر میں تو کہیں نہ کھانا کھا کر اس اور پھر کچن کی گھر سے دیکھے بغیر۔۔۔ ارم سے بات کے بغیر۔۔۔ اس
 ارم جانے کے بغیر۔۔۔ کہ کراچی کا ٹارگٹ ارم کی کیم چاہتا ہے مگر چلی جاؤ۔ جتنا رو سوچ رہی تھی اتنی وہ
 ارم کی گھر کا رخ دیکھ کر پھونک کر نکلی۔

"کیا بات ہے گھنٹہ شیعہ سے بات ہوئی؟" تھیں؟ "میں رات بچاؤ؟" "ایک ہی سانس میں انہوں نے کی
 دہلی کر دی ہے۔"

"وہ کتنی بھی کھانا کھی ہوگی مگر اہم یہ کہ ہے اسے انہیں یہ چاہتیں کہ کب دیکھا؟" نہیں گئے۔ ان کی اماں
 نہیں کی تو آجائے گا کہ اس کی اماں کے نسخہ کی پتا دے گا کہ کب آجائے گی۔ "اس کو پوری مدد دے گا کہ وہ

اچھے وہی ہوگی اس کا دل اس کی چاہ اور ہاتھ کر دے جی جی کر دے مگر ہے آپ پر وہ پیدا کر دے گی۔
 "تھیں جیٹا میرا بہت بات تھیں خلع تھی ہے ہاں مگر کال کھول کر سن لو تو ساری سانس لگتا نہ دے کر گئی ہے یہ میرا

موجودہ خیال ہے۔"

"جی۔۔۔ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"عقبت آجائے جتنا کرنا پانچ ہوئی ہے کھول کر پڑی میں سے شیعہ کا دانا پٹ کٹ ہے جب ہی
 اس نے تم سے ملنے چاہا ہے کہ تھیں کی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے ان کو گوشت پانی کراس کا پانی

پلا دیا۔"

"اؤ وہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔ بھلا کوئی ماں اپنے بیٹے کو ایسی نہیں چھ کرے گی یا سکتی ہے؟"
 "جی کیا ہے محنت کا کچھ کر دیتی ہے جتنا جہان جیٹا اپنے انہوں سے لے چلا جائے تو اس قریب کھوڑا

اڑائے گی اپنے بچے کو ہانے کے لیے۔"

"اسی شیعہ وہ کھانے پر بات کرتے ہوئے۔" تھیں نے کھجور کھا کر۔
 "تھیں تو مگر کچھ شیعہ پر بات کرتے ہوئے۔" تھیں نے کھجور کھا کر۔

ب پریشان ہو کر دیکھ رہیں کہ ہاتھ سے پیچ کر کیا۔

☆☆☆

"نارنگی ٹایڈ جگہ پر اتر کر دیکھا تو اس لیے خدا جاننا کہہ کر اس نے لکھنؤ کا سلسلہ متعلق کر دیا اور پڑا
 دیا کی گری ہو لایں میں اترتی ہوئی تھی۔"

☆☆☆

"میں کیوں بوجھت کر اس آجھے کسی ایک نے نہیں دس کوئوں نے سٹائی ہے صورت کی کھڑاں خود دواتر سے
 بڑا بکرا تھا۔" خیر نے مبارک کو بے ہار سٹائی تھیں۔

"منور کی دلکاشت کیا ہے کہ وہ میری باتوں کی کن سوچاں لیتا مگر تباہے میں کسی سے بھوکھی کوئی کیا اس سے
 ہارت لوں کی ذرا وہ سوچوں سے کچھ پر باتیں متسلط رہا۔"

"خدا نہ کرے کہ شادی اس کی رہے اور تاس کا کوئی ادا رشتہ ہے جس کے طفلن وہ نہ کولے کا حق دکتہ
 ہے۔"

"اے باجیس ہائے کا شوق ہے تو اپنے خاندان کی رحیم جانے دو ہی سر ہزار کس سٹی ہیں جس کی خور
 نہ ختم نہ پھرت ہی ہے۔"

"میری بھانجیاں اس سے رشو رہا ہے تو خود کوکھل جانے کی کیا آت آگئی کہ کھلے کے کوئوں کو بھی پتا چل گیا
 اور بھی کچھ کچھ منور کے سر پر کیا قسمت ٹوٹ پڑی ہے۔"

"بھالی جی۔۔۔ منور تو یہاں تک ہوئے۔" مبارک باریک دیکھ رہی تھیں۔

"آپ کیا سمجھتی ہیں کہ میں پاگل ہوں یا کان بند کیے ہو؟ کسی ہول لوگ مجھے پتا نہیں مجھے تو میں یقین بھی نہیں
 اس کی اور کہوں کی بہن کے منے سے قلعہ دار ہوگا میرا بھتیجا تو میری بہن عزت کرتا ہے کہ اس کی ماں نے اس کی
 بہن کی بہن اعلیٰ کی ہے۔ اور اس پر بھی آپ کے بیٹے پر بھی کوئی ہے کہ کا کا رشتہ جیسے گھرانے سے کہیں
 ان کی ہے آپ سب لوگ میں گھر گئے ہیں کسی سے بوجھت ہیں نہیں اور باپ سے جب یہ قریا ادا رہا ہے۔"

"مبارک کی شادی دولت مند رشتہ سے ہوئی تھی تو ماس صاحبہ راجہ بھلی تھیں کہ سزا دے کے جاگ مکمل
 نہ آئے اس لیے آپ کی بھی کھلائی سے لڑ گئی تھی جس پر عیا تھی کا شوہر ملا کار وہ انکس لاکھڑا آگئی
 تھیں وہ کوئیں نہیں کی جاتی تھیں اور اب میری بچی کا رشتہ بھی چکرتے تو اپنے سے مبارک سے بھی گدہ
 نہ ہیں۔"

"بھالی میں جی بولی آپ اس سے،" مبارک بولی آپ کی خوشی میں خوش ہو کے بیٹھے۔ "مبارک کا بوجھت
 اور اتوار وہ ان کو کوئی کرنے کی بہت کوشش کی نہ رہی تھیں۔"

"سب کی خوشیاں کھانے کے چروں سے ہی نظر اڑی ہیں سب کے چروں کے ذوق سے مجھے جیسے
 دے ہیں کیا وہ مجھے نظر پڑتا ہے۔"

"اللہ تعالیٰ احسان سے میری بچی بچوں میں ملتی جائے گی جو عزت مرتبہ تیز تہذیب اور اخلاق کے
 والے سے بہت اچھے ہیں اگر خدا خوشا ہے اس دلیل خاندان کا کوئی رشتہ نہیں تو بچا پڑا تو میں بھی
 ادنیٰ زمر کی خوشیوں کو کس جانی اور میری بچی سکر لکھتے کہ آپ شادی کی باتیں کرنا رہا وہ کامانے چکرا کر گیا
 نا۔"

"اسے مزاج کی کو ہزار اب دہائی قلعہ دار ہوا رہی تھیں" جو ان اجازت دشت کاں سے کان بچھا کر
 اور دیکھتے پڑے۔ "ملفوظان کی طرح پکڑائی لگائی تھی تو کچھ پر سالی مبارک اپنی کام قن پر ہی طرح کر س

کنا	آجھا	مکمل	ہے
جب	تو	دینا	میں
میری	بات	میں	کیا
ہر	چندہ	جھوٹ	آگن

(ملفوظات مانگنا)

"عرا! آپ نے تو میرا دل خوش کر دیا دل ہارے کر آپ کے ہاتھ چم چوئی تو آئی آپ مجھے بتا دیا
 کے لیے تیار ہیں میرے لیے اس سے بڑھ کر کوئی خوشی نہیں ہو سکتی۔" منور کو بک پر تڑپا سے بات کرتے ہوئے

کہہ رہا تھا خوشی اور سرشاری ان کے کھلے سے چمکی پڑ رہی تھی وہ بے بات نہیں تھا۔
 "تمہاری بات ٹھیک ہے مگر تمہاری آپ کو میرے پاس آنا چاہیے۔" شریا بھلی دلی خوشی بھانپتے ہوئے کہہ

تھیں۔
 "؟؟ جب خاندان خوشی کی اصل جہر ہے تو بہت سے کام چاہتے ہوئے بھی پڑے ہیں ہو سکتے

آپ کے پاس اب تک میں نہیں آئیں اس کی وجہ بھی میرا قصہ ہے جیسے ہر شخص ہی پتا چاہے کہ خودی پر دم
 کرتے۔"

"مگر سوز دہی کی کوئی تہذیب میری نہیں ہے کہ وہ اس کا سہا ہو سکتی۔"
 "تو تو نہیں ہے مگر ان کے دیوہوں اور تھوٹے کے پلا لڑنے کی نظار میں جو وہ ہیں اور ان کے سب سہا

والے ہیں ذرا دل الہ ہے ہیں کہ میری شاندار ان میں سے کسی لڑکی سے ہو چاہتے۔"
 "بچا طالب دودھ کو نہیں رہا ہے جیسا دور سے کر رہی تھی شاندار کوئی پتا نہیں۔"

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں آئی۔" مگر جب بات کیوں کی ہوتی تھی کہ مجھے بھی بدل جاتے ہیں سہا
 رشتے جیسے جیسے ہیں اور اپنے میں پڑے متاد کے لیے بہتان پڑا رہا بھی شروع ہو جاتی ہیں۔" منور کی باتوں سے

شام کا دماغ لٹکی کی بچھی ہوئی تھی۔
 "میں ٹھیک کہتے ہوئے۔"

"آئی جی میں ہی سمجھوں کہ آپ نے نا کے ساتھ میرا رشو کیا کر دیا ہے اور جلد دم وڈوں کی شادی کا
 ہو جائے گی۔" وہ بھلی ہر حال مبارک تھا۔

"پان لڑکیاں نہیں کرے کچھ وقت تا تم دو تان تمہارے اٹھل سے تو میں پوچھ لوں۔" شریا نے
 وہ گئے تھار۔

"انکھ کی بول سے آپ کی بہت سے اخلاف کر تھیں اور میں بھی میں اور شادی دوسرے سے بہت جا
 کرتے ہیں ایک دوسرے کے لہر جیسے کا خود بھی نہیں کر سکتے۔" سب شریا غصوں ہی ہو گئی تھیں اپنے مہر
 و جہز سنبھالے ہوئے ہیں لگا بکار مہر کا مکمل نگہ پانز۔

"میں نے کہا تھا اس نے مگر یہ بات اس نے بالکل طرف سے کی تھی۔"

"مگر اگر کینیڈا چلا جائے گا ایک ہی ہمارے بیٹے نے اتنی دور کیسے چھین گئے ہم..... اگر سسر خن کا بھی ہونے آئے تو ہاں، جہاں ہم نے نہیں کر سکی تھی اور شادی..... شہناز نے بے پرواہی سے کہا۔

"محبوب باب، یہ آپ نے بھی پڑھ لکھا مگر اسے ہوگی ہے اس کی شادی کے بارے میں سوچیں۔"

"سوچ لیں گے۔"

"مگر دور پیسے والا لڑکا ہے ایسا لڑکا ہے جس کے خاندان کی تمام چیزیں کی نظر میں ہیں۔" شہناز نے

دکھی سے بتایا۔

"مگر فاقہ سنی چلی میں ہی شادی کر لی جائے یا ہر وہی کہنے میں دیے گی بہت مسائل ہوتے ہیں۔"

"مگر وہ تو اپنی لڑکا ہے کینیڈا میں اس سے تمام بہت پرانی ہے۔"

"میں کسی کی دولت سے کوئی پوچھتی نہیں ہے اس کے پاس بہت زیادہ پیسے تو بھر نہیں ایسے لوگوں

نے دنیا کو دیا ہے جس کا میں نے بھی نہیں جانتا تھا کہ میری بیٹی اس کی کڑی کا کاروبار ہے۔"

"اس کی کڑی کی کوئی بات ہے اگر آپ کو کچھ نہیں ہے جانتا ہے کہ اس کی لڑکا وہ بچے کھانے میں بیانی

ہاں۔"

"مگر اب اس رات دور فرما دی ہوگی جب شہناز نے جیسے لوگوں میں بیانی جائے اور اگر کڑی میں ہی اس کی

کہانی ہو تو دوری تو ہوگی۔"

"شہناز آپ تو دیکھتے ہو کہ میں نے کہا تھا کہ اس کی کینیڈا کے خواب دیکھ رہا ہے اور آپ وہی

لیے کہ نہیں رہے ہوئے ہیں۔" شہناز نے مل کر کہا۔

"مجھے اپنی بیٹی سے بہت محبت ہے اس لیے میں اس کی ہر چیز کو جانتا ہوں۔"

"فلا ہوئے ہیں آپ یا پاکستان میں دی تو ہر چیز اس کی ہے۔"

"نہیں آپ تم کہیں کہ کوئی اور جو خود دیکھ لیں کہ وہ ہے اور ضرور کہ ہے میں نے اور کینیڈا میں بھی

ہے کہ لگے رہے ہیں۔"

"مگر وہ بہت چھوٹا ہے اور میری بیٹی اب تو حق ہے کہ وہ میرا لڑکا ہے۔"

"نہار سے دل چاہتے ہیں کیا وہ ہے تو کچھ تو بات کر دے جانی ہے کہ وہ اگر بات کر نہیں تو

اس سوچ کے ہیں وہ داری میں بھی کوئی کی ٹھوڑی ہے۔ کہانی سے ہی دیکھ لیں اس کے لیے کتنے رشتے آتے

ہیں۔" شہناز نے تو لگی کہ میرے لیے نہیں تھا۔

"مگر وہ بہت اچھا ہے اور میری بیٹی اب تو حق ہے کہ وہ میرا لڑکا ہے۔"

نہار نے۔

"وہ اب تو بہت اچھا ہے اور میری بیٹی اب تو حق ہے کہ وہ میرا لڑکا ہے۔"

نہار نے۔

"وہ اب تو بہت اچھا ہے اور میری بیٹی اب تو حق ہے کہ وہ میرا لڑکا ہے۔"

ری نہیں جڑا یا کہ کسی بات پر جس رشتہ کی اور ماہر کا نہیں مل جاتا تھا کہ اس کا منہ بولے۔

"مجھے یہ کیا مشورہ؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔" وہ

چالے دھڑکی کر کے لگی۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شہناز نے۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شہناز نے۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شہناز نے۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شہناز نے۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شہناز نے۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شہناز نے۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شہناز نے۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شہناز نے۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شہناز نے۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شہناز نے۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شہناز نے۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شہناز نے۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شہناز نے۔

"مگر یہ تو کچھ نہیں ہے کہ میں نے؟" شہناز نے لگے بیٹھے۔ "مگر یہ کچھ نہیں ہے کہ کسی کی شادی کسی کرتے ہوئے۔"

شجاع اپنے ساتھ زبردستی محنت دیکھ کر لے آیا تھا۔ وہ کراچی آیا تو نہیں چاہا وہی تھیں کراہی کی ضد کے آگے ہار گئیں۔

"میں اپنے کھائی سے گھر آؤں گی تب میرے گھر نہیں۔" چلتے وقت انہوں نے کہا۔
 "حیرت ہے، اے اچھے بھائی! یہ مجھ سے ان کی بی بی تھیں۔" شمع نے غصے سے کہا۔
 "یہ بات نہیں ہے میں بھی بی بی کے پاس آتی تھی اب اس کے پاس نہیں جاؤں گی تو اسے غصہ کھائے گا۔"
 "اے بی بی! اور بات تھی اس وقت آپ کا بیٹا کراچی میں نہیں تھا؟ بی بی کی سوج بوج کی کسی دھڑکی جلد رہنا وہاں نہیں گئے۔"

"تمک! یہ جس کی جڑی مر رہی۔"
 شجاع جب اللہ ارادے سے پتھر ان کے ساتھ رات گئے اپنے گھر پہنچا تو تین حیرت کے ساتھ بڑا راجا خوش ہو گئی۔

"مجھے آپ کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔"
 "میں تو نہیں آؤں گی مگر یہ شجاع زبردستی لے آیا ہے۔"
 "آپ کو کس سب سے دعا کر رہے تھے اچھا ہو آپ آگئیں۔" شمع نے سرت سر سے بچھ لے لیا۔
 جب محنت دیکھ کر شاعری ہو گئی اس نے کہا کہ میں اپنی خوشی اور مجھے یہ حیرت ہو رہی تھی۔
 راجی کراچی میں اپنی فرمایاں بہت بخیر ہوئی ہیں دل میں محکوم اور زبان پر یکہ ہوتا ہے میرے شجاع کو کاغذوں سے لڑ کر کا پھا لے لے آیا اور اب اس کی محبت اور سرکاری سے مل رہی ہے جیسے میری جدائی میں بلک رہی ہو۔
 "تو ہے اے آپ پہلے کہا تھا کہ میں۔" ان کے کہنے کے بعد شمع نے جیسے میری جدائی میں بلک رہا تھا۔
 "یہاں میں اس کا کلمہ پڑھ کر آپ کی کھائی میں بھیجے ہو کہ میں۔"
 "نہیں مجھ کو کھانا تو آپ کو کھانا ہی ہو گا۔" شمع نے زبردستی کہا کہ اس نے سیر پر لے آئی تھی جہاں شجاع بچوں کو لے بیٹھا ان کا اٹھارہ کر رہا تھا۔

کھانے دیکھ کر شمع نے مشکل آؤں گی چھائی کھائی اور شور مچانے کے ساتھ بالوں میں مشتعل ہو تھیں یوں بھی کشور کے سر پر تھان کی عرصہ دراز کے بعد ملاقات ہوئی تھی۔
 ان کے ان محنت دیکھ کر انہوں نے ساتھ بھائی کے گھر گئیں تو فریادیں اچھا خوش ہو گئے اور آگے بڑھ کر پہنچ کر کھانے کا کھانے لگا۔

"آپ آج کے کراچی آکر میرا دل خوش کر دیا ہے تمہیں دیکھ کر مجھے دل ملا بہت سی ہو رہی ہے۔"
 "مگر میرا دل ہے گھر میں ہی دل لگتا ہے۔"
 "نہیں! آپ اب آپ کو کراچی میں ہی رہنا ہو گا نہ آپ کے بیٹے کے ساتھ ساتھ پہنچا ہوا ہے۔"
 "یہ بڑا بڑا ہے مجھے سونے کو دیکھو وہ بھی لڑا لگا رہا۔"

"کاغذ میں میری بی بی کا نام ہے ان کو لیا ہیں ان کو بھی تو نہیں چھو سکتی۔"
 "اچھا تو میرا دل بھی بال دہم کر رہا۔" چھو بیٹے کو کہی تو شمع اور چھو بیٹے کو جواب یوں کہ دل بھی کاغذ نہ ہو گا۔
 "نہیں! میں نے لڑا لگا رہے ہیں۔" شمع نے دیکھ کر دھڑکنے لگا کہ وہ بھی لڑا لگا رہی تھی کی بات پر کسی دل کا لگا لگا رہا تھا۔

تبدیلی تھیں۔ جس پر مانی ہوئے سڑے سے اس کا بکھارہا جھڑکی تھیں اور شرف کی بہنوں کا میں نہیں چاہا، اور کو کھانے ان عورتوں کو دیکھ کر اپنے گھر سے نکال دیا جو فرج کی بی بیوں کی بائیں ان کے گھر میں آکر آکر کھانے لگی۔

"فرج! تم کس کا دوست ہو رہے ہو؟ تم نے زیادہ کوئی اور نہیں کیا؟ ان کا ہم نے تو اسے رہا بھی ہے اور یہ کہا بھی ہے۔ آج آپ سب جو ہمارے گھر بیٹے کے کھانے آئے ہیں تو غور سے سن لیں فرج! میں لڑکیاں نہ لیاں لے کر لیتی ہیں آپ میری بات کھلیں۔" بی بی آپا نے غصے سے کہا۔ ان کے منہ سے یہ بدہمت تھا۔
 "اگر نہ کرے۔" بے سادہ بھائی کی خوشی کے منہ سے نکلا۔

"اچھا بھی تم چلتے ہیں۔" شمع کی بات سن کر ان کے ہاں بڑی کی بھی تھیں۔
 "یہ ہمارے گھر کے گھر پر نہیں کرتے آئی تھیں۔" شرف کی بات سن کر ایک بھاری سی گالی دے کر کہا۔
 "مگر میں تو ان سب کی بی بی کی بہن کی بہن کے لیے شوق ہو رہی تھی۔"

"یہ پہلے وہ وہاں سے والی کہہ دیا تھا کہ کسی بیوہ سے کر رہا ہے بھائی کی شادی کی بہن تو اس کی چھوٹی بی بی کا رشتہ بھی انداز میں ٹھوس اپنے آپ کو کھینچ گیا ہے۔" چھوٹی بی بی کی بھی خفا تھا۔
 "یہ ساری محبت کی چرائی ہیں جو ہمارے گھر کے ہاں کر رہی ہیں شرف کر رہی ہیں اب وہی خودی اپنے غور سے کو مفاد و فائدہ دار ہے کہ نہیں کی تو ہمارے لوگ جو جتنا بھی ہو تو کون اور کون ہو گا۔"

مگر بی بی ان سب کی باتوں سے بے نیاز ہو کر اپنی گت لاپ دی تھیں۔ اپنی بی بی ان کی خوب بات دہراؤ رہی تھی لیکن سب کے منگ خوب گت گائی تھیں اس لیے اب بھی وہاں یہ شوق خودی پھرا کر لیا کرتی تھیں۔
 بی بی ان کے خفا سے بے نیازی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں! میں کبھی نہیں چاہتا کہ ان سے ملے۔" شمع اور کراچی لڑکیوں کی باتوں میں جھڑکی بی بی بی بی ہوئی آؤں گے کہ ساتھ وہاں سے بھاگ کر گئے ہیں۔"

"میں وہاں نہ لگاؤں گا۔ میں ان دنوں کا شادی کا نہیں ہوتا۔" ان دنوں نے شمع کو خوش کر دیا۔
 اور بی بی سب کے ہمارے سب سے بڑا بڑا دیکھ رہی ہے چاہے چلتے ہوئے گا رہی تھیں۔

کو	چیتا	او	چیتا
نہ	چائے	کیا	بیرگیا
کہاں	دل	کھو	کیا
او	چیتا	او	چیتا
جب	سے	چھا	سامنا
دل	کر	چھا	چھنا
او	میں	ماری	کیر
نہ	چائے	کھو	کیا
کہاں	دل	کھو	کیا
او	چیتا	او	چیتا

لہا اپنے راز دہی کسی آواز بھٹکتے ہیں۔
اگلی دن اس نے خط لکھ کر اقبال کو دے دیا۔ وہ چاقو چھری کو اقبال کے پیرے پیرے خطوں میں گھس کر اس
لہا نے اپنے خط میں صرف یہ لکھا تھا۔
یار اسی جان نرملہ بیگم

اب آپ کی دعاؤں کے مثل خیر و عافیت سے ہوں۔ اقبال میرے بعد خیال رکھتے ہیں اور میرے مجھے بہتوں
پر امن جانتی ہے آپ کا خط پڑھ کر سب کو بے حد خوش ہوئی اور ہم سب اپنا ہاتھ دھو بیٹھے آپ کے پاس
اچھے۔ اقبال نے اس سے گلے کی گاؤں نہیں دیکھا ہے میرے خیال ہے کہ وہ ہمارے گاؤں میں موسم بہار
لو بہ خوش ہوں گے اب ہمارا آپ سے ملنے کی ملاقات ہوگی اس لیے اب ہمارا دست بستہ ہے۔ والسلام
آپ کی بیٹی فروع

فروع کا کمانا موصوفہ درست تھا فروع کا خط نہ صرف اقبال نے پڑھا بلکہ میر تک نے پڑھا۔ فروع اس وقت
پہلے لڑنے میں تھی جب میر کا جیسا کہ گاؤں میں پڑھا ہوا ہے بھائی ہے کہہ دی گئی "اقبال بھائی میں
بھائی تھا تھا آپ سے فروع بے وفائی کی وجہ سے کہ جب سو گیا ہے آپ اسے کیسے گاؤں اور اوتارے پر دے گئے ہیں کہ
بھائی اندر میں اس نے آپ کی کوئی شکایت نہیں کی ہے۔"

"ہاں! اس کا تو میر خط پڑھ کر مجھے سمجھ آ رہی ہے کہ یہ کسی بیٹی کی ہے۔"
"کی آپ کی بیٹی کچھ نہیں میں نے کھوے ہوئے ہیں، کچھ نہیں سمجھیں۔"
"ہاں کوئی غور میں اسے سر پر جوڑ چاہا تھا اس نے اس سے ہماری جان چڑھوں میں ڈال دی تھی۔ فروع کو
لوہار سے ای وقت میں دیکھا تھا، وہ کھوئی ہوئی سیڑھی پر بیٹھی چل رہی ہے۔" اقبال کا چہرہ بھی غور تھا۔
تب وہ اپنی سکیاں سے دل میں میں منگوت گردی کر لیں۔ ایک آغوش آواز ہو گئی۔
"فروع کا خط پڑھ کر سب بھینس بھینس دھڑل میں دھڑل میں گھبرا گئے۔ یہ سب پرست کی ایک کرن بھی اچھا
لگتی۔

"میں کا خط پڑھ کر کبھی آپ خوش نہیں ہیں۔" فروع کی جھانپنے لائی اس نے کہا۔
"اے کا خط پڑھ کر وہ دوسرے دوسرے فرار کے خط توڑی گئی تھی ان میں بھی مذاق نہ توئی بات نہ بہتوں کے
اب لازم نہ رہا ہے۔" بیگم کو کوئی بیٹا مریہ پڑا دوسرا کھانا سلاخ سے لایا گیا۔ اسے کسی نے کوئی کی نوک پر اس
مرا دھرایا ہے۔"

"ایک خطے لکھو وہ ای رہی ہے خوشی اور گلی کا چہرہ بچتی ہے۔"
"اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی آ رہی ہے جو تک میں ہر وقت اس کے ساتھ ہی رہے گی اس سے بات
اچھی سنیں اس میں ہوگی۔" چائیں اقبال کا حراج کیا ہے۔ ہمیں بے وفائی کے بے وفائی ہے۔ اقبال کے
اے میں کچھ معلوم نہیں گھر کو دیا اور صحت ٹھاری گئی کسی چشم سے وہ کی طرح نکل جائے۔"
"فروع اپنا ہاتھ خوشی ہو گئی ہے لکے لوگوں سے نہ تا جہاں سے وہ اسے بھی دیکھیں گے۔" فروع کی
اے اپنی ماس کو کوئی دے ہوئے تھا۔

"اس دیکھ پریشان کر کے ہیں ان کے کہہ دیکھیں گے۔" اس کی آنکھیں پھر اڑانے لگیں۔

ہاں مسکرت ہن جاتی ہیں۔"
جب فروع کے دل میں ہاں کی مسکرت سے معلوم کے ساتھ میں گردش کرنے لگی۔
"ہاں کی مسکرت ہن جاتی ہیں۔"
"ہاں کی مسکرت ہن جاتی ہیں۔"
"ہاں کی مسکرت ہن جاتی ہیں۔"

"فروع کی شادی کو چھ مہینے ہو گئے شادی کے بعد ایک مرتبہ کسی دوسرے شخص نے کہا۔" اس نے پریشان ہو کر
نہیں کی ہے۔"

"اس اب بڑا دل ہے میری خوش ہوئی ہیں ان میں کوئی بھی بات نہیں آ۔" کوئی بھینس نے فروع کو کہا۔
"اس کے چارے آتے ہیں امام احمدیہ دینی خوش ہے اس نے اپنے خطوں میں ایسی کوئی بات
نہیں۔" دوسری بھینس نے بھی خطوں سے لکھے نہیں کہا۔

"شادی کے بعد لوگوں نے کہا کہ اس کی فروع کا اقبال کے ساتھ گاؤں آنا چاہیے تھا۔"
"لوہار کی تو اس کا وہ ہے آنا کہا گیا آسان رکھا ہے۔"

"کچھ بھی ہوا اقبال تو وہی سرال ایک مرتبہ نہیں گیا ہے۔"
"اس کی دہان دھری ہے کوئی نارغ فروع ہے جو جب دل چاہے تو افکار وہ آجائے۔"

"مگر شادی کے بعد وہ اپنی سرال میں تو ضرور آتے ہیں کیا کہتا ہو گا وہ اپنے دل میں اس کی سرال
دلوں کوئی ارمان ہی نہیں ہے کہ اسے اپنے گھر میں لایا۔"

"اگر ان بات سے فروع اسے خط لکھ دیکھ گاؤں آکر وہ میری کرے کہ اس کی غن آجائی دیکھا۔
مگر بھرتے کی شادی نہیں ہوئی۔" کوئی بھینس کو ان کی آنکھ میں گھڑی آ رہی گی۔

"ہاں اسے میرا غن فروع اور اقبال کا خط ضرور دیکھو۔"
"تھیک ہے اس خط میں لکھا ہے کہ وہ اپنے خط لکھنے کی روئے سے چلے آئیں گے۔"

"تم تو اپنا فرض پورا کر دو اگر وہ نہیں آئے تو میری سب چاروں کو ان کی شادی کے بعد وہ میرا دیکھا۔
مجھے کچھ معلوم نہیں۔"

"اسان کے کہنے پر بہتوں نے ایک دوسرے خط اقبال کے اندر جس پر دست کر دیا جس میں ان دلوں نے
ساتھ میر کو کچھ گاؤں میں آئے کی دھرتی دلی کا تھا۔"

"خدا اقبال کے ہی ہاتھ آ اور وہ اس نے جو حقائق وہ اس کو فروع کا خط اور کہہ دیا کہ وہ میرا دیکھا۔
جس میں جو سب سے دوسرے کو یہ کہہ دیا تھا کہ ان کے شادی کی نہیں کی تھی۔" بیگم نے کہا۔

تے بھی باتیں کرتے۔"
فروع کا قہقہہ کی اعانت آ میرے منگوت سے دیکھا اور چپ رہی کہ بات کا جھوٹا آسانی سے بھائی کرنا
"تمہاری اس نے ہمیں لایا ہے کہ کچھ نہیں رہی ہے۔" کرات کے لکھانے کے بعد بھی اس کی ہاتھیں مولا

حوالے سے ہی چلی گئی۔
"جب آپ نہیں ہوں گی میں ہمیں سے ہی جاؤ۔"

"میں ایک خطے کی چھٹی لیے لوں بہتوں میں تمہارے گاؤں رہ کر آتے ہیں دیکھیں تو کسی کو تمہارا

”بھیاں آپ جلد کر لیا جائے گا تب شاید آپ کا اندھرو کھلے گی۔“ نکھن نے راست کوئی سے کہا جس پر انھوں نے اسے ایلے دیکھا جسے کبھی ہوا۔

”نکھن! جھٹ لانا اچھی بات ہے تم کو میرے جاننے کے لانا گھبراہٹ ہوئی اور مجھ سے یہ کہہ رہی ہو کہ مجھے اپنا رونا لینا چاہیے۔“

”میرے دل سے تم کے اذیت دہنہ کچھ کر لیں اپنا دل سوس کر دو گی۔ وہ جھٹ جھوٹے روتی بہت کرتی تھی وہ اس نے ان کا کبھی رونا نہیں چاہا مگر میری جھٹ اس سے بڑھتی رہا کرتی تھیں۔“

☆ ☆ ☆

بزرگ نے کسی دوست سے مختصر راحت پاؤں اور اس وقت رونا کے ساتھ اسلام آباد کی سڑکیں پر گھوم رہا تھا۔ ٹانگی صحتی میں گھومنا پھر اسے بہت بدلتا تھا۔ پہلوؤں میں اس کی گاڑی ابھی آگے بڑھی تھی کہ ٹانگوں کا ہاتھ کاہر روڈ پر کچھ کرنا تھا۔

”بھیاں! اور صرف یہ نہ دیکھنا اس ابھی آتی ہوں۔“

”تمیں چلاؤں گے ساتھ؟“ درستی کا جواب نہیں دیا۔ کچھ بولا۔

”تم گاڑی میں روک میں ہونگی اور میں آتی۔“ اس نے دنگی بجائے ہوئے کہا۔

”اگر کے۔“ اس نے جلدی سے آج بھر میری بات کا جواب دینے کی جگہ پر نہ دیا۔ مگر سمیت۔

”اگر تب تک میں جیسے داخل ہوئی گا میں نے فریال کوئی بھی نہ گاؤں کچھ کبھی خوش ہوگی۔“

”بھیاں! کبھی کبھی اس کے لیے درد و موت ڈروا دے گی۔“

”کیا کر رہی تھی جاری ہو؟“

”ہاں ای ہاں ہی کرنا پڑتا تھا آج بھیاں۔“

”اور تمہیں درد کیا ہوا؟“ فریال نے بغیر تھک کر کہتے ہوئے کہا۔

”میں اب جس ڈاکٹر کے ساتھ شہر میں لگا ہوا ہوں ان کی خدمت میں اپنا افواہ ہے۔“ نکھن نے فخر سے بتایا۔

”جیسے کر رہی تھی وہاں آکر ہوتے ہی نکھن ہیں۔“ فریال نے فخر سے کہا۔

”تمیں تو میری ایک بات کہہ رہی ہوں۔“ نکھن نے فخر سے کہا۔

”کس کے ساتھ تھی وہ؟“ فریال نے پوچھا۔

”اگر کے ساتھ۔“

”اگر کے؟“ فریال نے پوچھا۔

”اگر کے؟“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”تم مجھ کو میری لائوی کلڈ نہ دتی ہے۔“ فریال نے سوار سے ایلے میں کہا کہ ہے۔ ”اسٹور میں ہے۔“

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

”نکھن! میری بات دیکھو۔“ فریال نے پوچھا۔

ایسی خاطر خواہ استقامت اقبال کو ملتی تھی کہ وہ فرمایا۔
 اور سب سے بڑی دولت اگر بلائی سانی کے بغیر کسی قہر نام کی صلوت ماموں نے پائی اور دونوں کے ساتھ ساتھ تھے
 خاکسار کیلئے جو بے جا رہے تھے۔ اقبال اور فرح کے ساتھ ساتھ جو بھی کوڑھے ہوئے اور چھ سوٹ اور
 بابت کیلئے ہے اور وہی تھا۔

[illegible]

پھر وہ اسے کہتا ہے: "میرے دوست! میں نے تجھے یہ سب کچھ بتا دیا ہے۔ اب تو خود اپنے لیے فیصلہ کرنا ہے۔" وہ اس کے ہاتھوں سے اٹھ کھڑا ہوا اور فرمایا: "میرے دوست! میں نے تجھے یہ سب کچھ بتا دیا ہے۔ اب تو خود اپنے لیے فیصلہ کرنا ہے۔"

[illegible]

ان کا یہ کہنا کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ یہ تو ان کا سادہ سادہ بھی ساتھ

ان کے ہونے سے ایک دن قبل اقبال نے ایک ایسا داکر کے لیے چھاپا کہ غلام احمد راجہ کے انگوٹوں سے خوب رنگ بکھیرا۔

افضل و غرور باسوجي جو حرور باغ خان کي طرف سے اس کي انکيے میں شکات ہو جائے۔

خدا کے جاننا سادہ ہے۔ چاہے جبکہ کائنات اور جسد و رنگ میں داخل ہوئے، غرض کہ سرفہرہ چاروں اقسام میں سے کسی ایک میں ہی تمام حقائق اور حقائق سے ملے ہوئے کسی ایک میں۔

اقبال کا کلی چرچان آف رائٹ ہو چکی کی سہرت چمپے ہوئے خدا اور ہر کالی ہیری رنگی ہوئی کسی ایک میں۔

فران کے ساتھ میں تھا جبکہ ایک ایک رنگ، دیگر رنگ اور جڑے اٹھا اٹھا ہوا تھا۔

[illegible][illegible]

میں نے کہا کہ اگر وہ اس کے لئے ہے تو اس کے لئے ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

کچھ تو یہ کہیں سے کہا۔
 "میرے ہاں اقبال ہیں کسرا میں سے جاؤں گا۔" یہ کہہ کر اقبال کا منہ بڑھا ہی اچھڑا۔
 "اگرچہ یہ فرخ کا کھوہ" کسرا میں سے اپنے ہاتھ دوسرے ہاتھ سے نکال دیتے تھے۔
 غزل سے اس دور کا یہ کچھ نہ تھا جس کے گزرنے پر سب لوگ اندوختے تھے۔

"اب میں کیا کروں؟" اقبال کی آنکھیں کی طرح اس سے پوچھ رہا تھا۔

"یہ تم خوش فہمی رہا بھی تو نہ تھا، اپنی تادیب ہوئی ہے تم کیوں اپنے دل کو دکھاتے ہو اور میں بھی یہ میرا نظم تھا میرا دکھ تھا جس کے جانے سے ہی ہمیں کبھی غائب ہوئے، راضی خوشی ہوں گا۔ ان کی کتنی مادی زندگیوں، کچھ سے تادیب کرنے کی خواہش مند ہیں مگر میرا دل ان کے ادوار ہوا ہے کہ کہیں بھی باقی برے کی بہت نہیں ہو رہی۔"

"مگر میں کسی جرم میں رہا ہے ساتھ یہ ظلم ہوا دلت کروں؟" اقبال اس سے پوچھ رہا تھا۔

"نہاں کی آنکھوں کو زبردستی یہ تو کیا ضروری ہے کہ نہاں کی اپنی زندگی میں پریشانیاں چھلیں۔" اشرف

"اچھے زمانے سے ہے کہ ہم ان کا ہاتھ دھوئے دیتے ہیں۔" اشرف نے جواب دیا۔

اب اقبال نے اس کے دھڑکنے والے دل کو دیکھا جس کی تار بج کر اشرف کے شیطانی دماغ نے ان کے زخموں پر تل کر دی تھی۔

پکا پکا کھانسی سمیت تار تار کھنکھارنے کی آواز نکلتی اور وہ کھنکھارنے لگا تھا۔ اب اس کا راز اس کی جوتے کی طرح

اڑا جا رہا تھا۔

"میں یہ خط لے جاؤں؟" وہ انکی اپنی جیب میں دیکھتے ہوئے ہوا۔

"نہیں یہ آپ کی کس طرف کا کوئی کوئی ہے؟" اشرف نے جواب دیا۔ "اشرف عام سے کچھ نہیں پوچھتا ہے۔"

کے نزدیک کیوں کیوں نہ دیکھے ہی نہ ہوں۔

اقبال نے غصے سے ادا کر کے جانے کو کہہ دیا تھا۔ "تو اس کا قصداً ہے کہ میں یہ خط لے کر ان کے پاس

گھر کر لی جاؤں؟" اقبال نے لاپرواہی سے اس کی بات کو سنا دیا۔ "میں تو اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

وہ نے غصے سے اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھنے کی کوشش کی۔

"میرا بھی کچھ نہ ملے گا۔" اشرف نے جواب دیا۔ "میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

"میں نے تو کس جانا ہے۔" اشرف نے اپنی کمر کو اشاری پر کرتے ہوئے کہا۔ "میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

وہ۔

"میں نہاں سے جانے کی بات نہیں کر رہا۔" وہ نے جواب دیا۔

"اقبال! تم جیسا کہ دیکھ رہے ہو، میں تو اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

وہ نے جواب دیا۔ "میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

"میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

وہ نے جواب دیا۔ "میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

وہ نے جواب دیا۔ "میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

"میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

"میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

"میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

"میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

"میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

"میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

"میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

"میں تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب میں دیکھ رہا ہوں۔"

بڑا نہیں آکر کیا تھا؟ پھر کتنا ہیں کہ آپ نے فرح کو ملائی کیوں رہی؟"

"اگر وہ چھوڑے صاحب، رات کی بات کی۔۔۔ آپ کیوں اپنی زندگی کو خوار کرنا چاہتے ہیں۔"

"خوشیوں ہی پر کیوں نہ کر رہا ہوں۔"

"نہیں جیالی میں آپ کو کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"آئے۔" اشرف اس کی تلاش شروع کر رہا تھا۔

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"اب آپ فرح کو کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"اب آپ فرح کو کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

"نہیں کوئی ایسی بات نہیں ملے گی۔"

پیشکش

[illegible]

”اس کے اپنے ہی ٹیچر بہت ہیں۔ کہاں! تاہم وہ خیال نہ کرنا۔ وہ ہے ہمدانی سے کیوسٹر۔
 ”کیسے؟“ لڑکی نے پوچھا۔ جو اس فرخ سے شادی ہو چائی تو میرا بیٹا تھا۔ جو دیکھ کر کہی نہ جاتا۔“
 ”مجھ تو بہت ہوا اور میں نے کہا ہے کہ اس کے لیے انتخاب ہی غلط کیا۔ مجھے فرخ سے ہی شادی کرنی چاہیے تھی۔
 لڑکی نے وہ ٹیچر اس کے گھر کیسے۔“

سینکھتی ہے گھر پر ہاتھ ضرب ہوتی ہوئی آئیں تو ان کی ہیکہ تو راقی علمت چمک کے ہاں پہنچیں۔ حضرت یحییٰ امام باقرؑ سے بڑے فرمایا۔ فرخندہ اچھی سراں والوں کے ساتھ کسی شادی میں فعل آہوئی ہوئی گی۔ اس کے مکمل جواب کہ وہ فرخندہ نہیں بلکہ جاتی گی ان دنوں وہ اس سے بھی خرم نہیں۔

”قواب کرو“۔ عیسائیوں کی دھمک نے زار و مار لگے بھی نہ کیا۔
 ”اب کیسے ہو سکتی ہے؟“ عیسائیوں کا دوسرا حربہ کارہور اور شہادت اب تمہیں کے سوا کوئی نظر ہی نہیں آتا ہے مگر
 بات ہے تو بات اس طرف نہ آتا ہے جیسے جانے کی اجازت نہ ملے رہا ہے۔ ہمارے آقاؑ تو کس کے پاس ایسے
 بُرے آدمی تھے رسول کے بعد؟
 ”ظلم نہ ہے، یہ کرو کہ تم کوئی گروہ چھوڑ نہیں آؤ۔ اب وہ بھی گاؤں میں آکر کمزور نہیں رہے گا۔“ عیسائی
 میرے لیے ایک آدھ نقشہ سازا وہ کہنے لگے نہیں آگئے۔

۱۔ "حکیم کی بی بی کے لیے ایک کاماز کرتے ہوئے کہا۔
 ۲۔ "اے باؤں! خود کو دکھاؤ، مانتا کہ کڑ کھینے ہیں ورنہ میرا شجاع تو بھگینے میں شادی کرادی نہیں چاہتا
 ۳۔ "حکیم نے حکیم نے دال پختے ہوئے پر اساتہ مارکر کہا۔

”ہاں اس کا انداز تو مجھے بھی ہے۔“
 ”تو بھر کچھ جان کہ وہ جیل میں رہتے تھے، اس لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔“ حکیم کی کئی چیزیں سمجھانے
 کے لیے کہہ رہا تھا۔

”کیا وہ کسی دوسری جگہ شادی کرتا چاہتا تھا؟“
 ”ہاں.....“ عظمت بیگم نے اذیت میں سر ہلایا۔
 ”کیا وہ کسی کو پسند کرتا تھا؟“

”میرے پاس کوئی ایسا بادوئی چراغ تو نہیں ہے کہ جو میں چاہوں وہی بات ہو جائے۔“⁵⁰ قدرت پرست کہنے لگے۔

”ہاں وہ فرما سے شادی کرنا چاہتا تھا شروع شروع میں تو مجھے بھی وہ لڑکی بہت اچھی لگتی تھی۔“
 ”بھئی وہ بڑی کیوں لگنے لگی۔“ جبر جہاد کی۔
 ”اٹھائیس کی شادی کرنے کا جو خیال آکر تھا تو مجھے اس کے سامنے تو وہ غریبی آنا تو وہ تو نہیں تھا اور۔“

”بڑی ہوئی تو کیا سمجھنا چاہے؟“ ی ی بری ہو پر ہے تو میری بھینجی میں ہیں کا بھائی کیوں چاہوں گی..... ہیں۔“

”نہیں! شاید اکیس بات پر ان لوگوں کو وہ فخر سے شادی کر چاہتا ہے۔“

”ان لوگوں کو وہ خوب اگلا تھا اور خوش بھی لگی، اکیس بات پر ان کو وہ فخر سے شادی کر چاہتا ہے۔“

”نہیں!“

☆ ☆ ☆

جمال ملایک کا شایقہ تھیں اسونے سے قبل جب کہ وہ ملا علی گردازی سے تھے کسی ایسی خاتون کی جو اس کا روبرو کرنا قبول نہ کرے اس لیے اس کے پیڑم میں کڑیاں لگا کر اس کا روبرو نہ کرنا چاہا۔ سو جو خاتون میں سے اس کے پیڑم پہنچے ان کی طرف سے بھی ہوشی بولی گئی۔ روزانہ بات کو، وہاں دن بچ سے ضروریات کا کرنا تھا چاہے بات کا دورانیہ دو منٹ کا تھا تو نہ مگر جب کہ وہ روزانہ اس کے پاس میں میں شادی اور شادی کے راز میں تھیں وہ ان کی ہر بات پر ایسا نہ کہتی بلکہ اس پر اس کا جواب دیتے تھیں اور اس سے مطمئن رہتے تھے کہ اس کے ساتھ نہ کہ اس کا ملنا تھا۔

”کیڑا ات فرج بہت پختہ تھا“
 ”ہاں بہت پختہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ جب بھی مارے اس آقا سے دیکھ کر ہوا میں اڑا کر مارتا تھا۔۔۔۔۔“
 ”مگر۔۔۔۔۔“

آئی وہی دو بیٹے آپ کو کھسارے، کھسکے کے لیے دیکھا کرتا تھا مگر توجہ اس کے بیٹے آدم کا نہ دیتی تھی۔ آف تھا۔ بیٹے
سے ساری تعلیم پر کھنکھاتا تھا۔ آپ جس سے دعا اپنے من پسند گیت، خاک کرتا تھا اسے بھی آن کرے تو اس کا دل نہیں
چڑھتا تھا۔

”ایسا فرق بھی اپنے شیعار کو پسند کرتی تھی؟“

”اگر کاتو بھگے نہیں، علوم، وہ سادگی سے جو نہیں۔“

ات کے درجے کو عملی طور پر چپ چپ ساکت مالا سے بستر پر لیٹا ہوا تھوڑا دیر بعد پھر لائٹ چلی گئی۔ شاید یہ وہ علاقے کی لائٹ غائب ہونے کی پہلی طرف اندھیرا سا چھا گیا۔ یہ قدر چار کی ہے مہرچ کو ٹھکنے لگتا ہے۔

”اگر فرحت کی بی بی بچوں کی یہ شدید غمخوار منظر دیکھتی کہ شواہد کی نشاندہی فرحت سے ہو رہی تھی، بالخصوص علی باقر میں یہ فرحت سے کہہ بھی سکتی تھی۔“

”بچے کی بھی کوئی پسند ہوئی ہے، نگین سے شادی ہوئی تو وہ اس کا ہاشم بن بیٹا ہے، نگین کے سوا اسے کچھ

اس کے خواہش اور اپنی کج رہ سے کہ آپ کے پاس سے وہ ہمارے پاس آیا تھا اس وقت جو خط لکھ کر آپ سے کہہ رہا ہے، یہ اگلے ہی خط ہمارے سامنے بھی دے ہوا رہا تھا۔ اس لیے آپ کا یہ کہہ کر کچھ بھاری غلطی سے نہ دینی ہے، وہ اس غلطی سے ہے۔

میں نے ان لوگوں کی دیکھا تھا جو شی سے بستی اور دیکھ کر کہیں بولی۔ عجمان کے دوست جو ان کے وہاں کے مسافر تھے وہاں سے غلط فریب تھے، یہ ممکن ہو کر چلے گئے تھے۔

انھوں نے شرمناک عمل ہو گیا اور پھر ان کی دوسری سے بچے جنمات فی خواتین کے جو بھی جی جائے بنا کر لاوا اور اس بات کا کہیں سے بھی نہ کہہ سکتے ہیں۔

تھیں جائے ناکرانی اور کوئی "شعاعِ آب" بھی نہ پڑا جانتے ہیں کہ آپ کے لئے مطلقاً دیکھنا اور سنا بھی ہو یا نہ ہو، اس کا وہ لوگ جس مخلوق کے متعلق دیکھنے یا سنانے میں اس مخلوق کو یوحنا نے اور افسوس میں بھی یوحنا نے بیان کیا ہے، بہت سادہ کر کے اسے سوجھ بوجھ میں نہیں جو یوحنا کو مطلقاً دے رہا ہے، یہ "ار" میں پیدا ہونے والے ہیں۔ وہ نہ تو کبھی اپنے آپ کو دیکھ سکتے ہیں نہ کہ اپنے آپ کو سنا سکتے ہیں۔ یہ وہ مطلقاً کی صورتوں سے

”خیر ان کتابت چپ چاپ مستند ہمارے پھر انکھوں میں آنسو گر کے بولا ”تکلیف مجھے قصے میں ہوا جس میں رہا۔“
 ”جوڑ میں ہوں اور بنا دانی کوئی ہے اسی لئے تو کیا جاتا ہے کہ ایسا ہے؟ خوشی میں رہ رہتا ہے۔“
 ”مگر میں تمہارے ساتھ رہوں گے نصیر کی مدد کرنا ہوں۔“

”آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن اگر ہم دونوں ساتھ زندگی گزاریں گے تو تمہارا رہی گے۔“

”انظر سے آپ مشن خانہ کا ابراہیم کو رلیکٹ ہو کر آئے ہو۔ یہ تو عجیب و غریب ہے۔“

میں نے اسے عہد کی نہیں دی۔

”کون تم کیا کرو؟“

مکمل اپنی عدالت کے دل پورے سردار کی اور کھیت کے اندر دینی گرواں میں رہوں گی اب انکی اور ایسی ترقی یا

”اور ماں کے لئے کیا کرو گی؟“

”ہے بچے بالوں کی اور کیا کروں گی۔“ وہ نے آنسو چنے اندھا جا رہی ہوتی ہوئی۔

میں نے کہا سارا لیڈ نہ تھا، اسکی تعلیم کے بارے میں لڑکھوؤں کا علم نہیں اور بچوں کو بھی شہناک نہیں ملتا تھا۔

”دیکھا جائے گا مگر آپ اپنا سامان ہر گھر کے کمرے میں لگا دیں۔“

”مشورہ راجی نے سنا پہلے تو انہوں نے اعتراض کیا اور پھر اس شرط پر ہائی کہ شجاع اندوہی جیسے مل جلے

”محبوب میری دلہائے کا اس کی حیثیت ایک غیر محسوس کی ہوئی، جس کی نظر بھی نہیں پڑے۔“

اور کھڑی تھی کہ وہ لوہے کی بول رنجیدہ اور دل شکستہ دکھ کر خود بھی روئے نکلیں۔

☆☆☆

چلے جا بھی گئے دل کے مریض وہ پہلے ہی جہاں دل کے تپن والے لوگوں کے بند ہیں۔
 "بہارِ بات کوئی جیسے والی تھوڑی ہے۔"

”تمہارا جانی ہوں یہ بات جلد ہی پردہ پران کو معلوم ضرور ہوگی مگر میں فی الوقت انہیں کچھ بھی بتانا نہیں چاہتا۔“

"ہلین تالی آپ میری مدد کیجئے لہذا آئیں گے تو ہمارے لیے کدو، گلوں کے پتے ہیں انہیں لے لیں۔"

”نہایت سے جو تم کیونگی، وہ سب سنی کر رہی ہوں۔“

”وہ ساری رات بچھڑنے لگا آٹھ گھنٹوں کی آنکھوں میں کئی کئی گھنٹوں بھی ذرا سا کھٹکا ہوتا ہے یوں لگتا کہ شجاع!“

اور اگر کسی نے اپنا آئینہ کسی اور کے آئینہ پر لٹکا دیا تو اسے اور اور بھی جیسے اس نے کوئی خوفناک خواب دیکھا ہو اور وہ اس

نہا۔

☆☆☆

دو تپ تپ کر رہا تھا کہ اس کی جلیبی ہی بند لگی مگر سامنے بیٹھا ہوا اصرار سے اسے اس کے منظر سے باہر

ابھارتی نے حال سے کہی: ”جستے کو تھوڑا عذاب میں کیا کروں؟“

”تھیو ہارے پاس آکھ کر نے کھو ہا ہی نہیں تو میں کیا بناؤں۔“ کوہ شکستہ آیا آواز میں جولا۔

”میں سنا اور بچوں کے بغیر نہیں رہ سکتا۔“

”میرا کہا کر ادا ہو کر دے دوست؟“

”مجھے نہیں معلوم۔“

”مجھے کوئی مشورہ تو دے دو جس سے بچے بچوں اور بیوی کے بغیر نہیں رہ سکتا۔“

سچا اس وقت میری سمیٹ ٹھیک ہے کہ اس کے لئے اس کا سہارا ہے کہ اس کے لئے اس کا سہارا ہے۔

شمار نے حیرت سے جھٹکا کو دیکھا اس کی آنکھوں میں بے انتہائی مجسم تھا لہجہ کی شیریں جھلک مائل۔

ہوئی تھی۔ شجاع کو وہ بالکل بدل ہوا احتمال نظر آ رہا تھا۔ ایک ایسا شخص جو شجاع کو کھانا کھاتا ہو اور نہ کیا،

”اے صاحبزادے! یہاں سے گزرتے ہو تو اس شخص کو دیکھو، وہ میرا بھائی ہے۔“

اگلے پرلہ کر نصبت کیا۔

ایک شام شجاع اپنے دو دوستوں کے ساتھ لکین پر موجود تھا اور اللہ تھا کہ اس نے زمین طلاق نہیں دی۔

تیسرے باب نے انا پر دُعا کی ہے کہ میں اپنے دل سے ہر شے کو نکال دوں جو میرے دل سے نکال دیا جائے۔

کی کیا حالت ہوگی جب تم بچے لے کر گھر بیٹھ جاؤ گی۔" شجاعت کے ساتھ انہی کے جو دوست آئے تھے وہ

”بھئی کیا ہے وہ اپنے آپ کو..... پھر راکا کو اس پر تھوکتا رہا ہے عزت کو ان کے بارے میں اس کی انکس۔
چوہ لیا تو یہ ہادی مریدی کی کہ اس کے کمر کا ڈنکا گڑا تھا۔ پھر وہ اپنا مسلسل بڑبڑاتی رہی۔
”شریف کی امان وہاں سے ہے عزت کو اپنی جیسے دستکش مگر وہاں کو کوڑی کی سیلندی نہ رہی جس کی وجہ سے.....
فرق کے گھر گئے اور جس سے عزت کو لڑا کر گیا۔“

”اب اس وقت کی است تو دیکھو کہ پچھلے شہنشاہ کو کوئی یہ سامنے دروازہ ہے اب ہم آپ سے نہ ڈرے گا
وہاں تک پہنچنا چاہئے۔“

”کوئی لینا خون ٹھوک کر مرے گی اور کوئی پانی ڈالنے والا نہیں ہوگا۔ یہی عمل ہی کر کے ابھی تک نہیں
فلے۔“ امان پوتا جاتے کہ بدستور ہادی کو سلو تو ہیں ساری جگہ۔

”دوبلہ کریں امان میں کچھ ہے..... اگر قسمت دانی ہوئی تو وہ ہمارے گھر سے ہی کیوں جاتی۔ کون سا شہنشاہ
تھا جو اس نے ہمارے گھر میں کیا..... کاکاں میں رہ کر کئی آزاد دانی بھی سامنے کر لیں کہ کوئی اور خاندان تک نہ
آگئی اور جیسے جیسے آزاد دانی رہی کہ شریف کے گھر والوں نے بے غم کیے۔ ساری زندگی اس کی خواہش رہی
تو ہی آگیا ہے۔ یہ کہہ رہی تھیں۔“

”زندگی تو غم اور کینا ہے۔ ہر کسی اس کی جہنم دروازہ ہے اسے خوشی دینی پر نہیں چڑھیں گے سبھا نہیں اس
سے اور یہاں تک کہ اس کا سامنا ان پر نہ رہے۔“

”اے امان یہی تو کہ جب میرے دل پر غم ہے کہ..... اس شخص کی وہی جہنم کے گھر سے؟ گھٹا کر بہت فہم
اور دروازہ کھلا۔“ امان کو ابھی تک وہ دھڑکتی جھل رہا تھا۔

”امان اب میرے لئے جلا کر دیکھو وہ ہر گاہ سے غم سے اچھی ہو چکی۔ شہنشاہ بھی تعلیم میں بھی اور ہر
لانے میں بھی۔“ شریف نے اکر کر لیا۔

”مگر ہرے تھامنا کوئی یہ بات ہے کہ تو کھڑا ہے تو کب میری معافی ہے۔“ نانی نے قہار کا ہاتھ
مارتے ہوئے کہا۔

”نانی تم میرے حالے میں کچھ نہیں ہو سکتی۔ اب اس جہنم کے گھر کا کوئی تعلق نہ ہو تم جانتی ہو اس معاملے میں کس کو
کودا کرتی ہو۔“ شریف نے ہنسے کہہا۔

”اے امان..... ہمارے سامنے کوئی بہت ہوئی تو پھر بھی نہ بھی نہیں۔“
”میں اس وقت آپ سے قوت نہیں کر رہا تھا۔“

”اے امان! بات تیری شادی کی ہوئی تو کیا میں چپ رہوں گی۔ اور میں چپ رہوں گی تو تیری شادی
کے گیت کو گانے گا۔“

”امان چپ ہو کر بیٹھو یہ وقت کیڑا ابھی نہیں ہوئی۔“ شریف کی ہنس نے بھڑکتے ہوئے کہا۔
”اباں امان..... میں کہہ رہا تھا کہ اب کوئی ابھی میری لڑکی دیکھو شرف کے بارے میں تو ہم اس لئے سوچ رہے
تھے کہ ہر کسی کی لڑکی ہے اور وہیں کے ساتھ ساتھ ملک کے گھر سے نکلتے اور وہ وہیں کے خزانے
ہے بہرہ ہے تو ہمیں بھی ضرورت نہیں ہے کہ اس کے گھر کو گھر کو نکالیں کریں۔“ شریف نے کہے کہ میں نہ

سوچ رہا تھا۔ امان پوتا۔
”جیسے میرا بھائی ابھی تک یہ جانی۔“ بڑی آپ نے شرف کے ساتھ شرف کو کہا تو نانی بھی اپنے بچے نہ لے

ساتھ نہیں لیں۔

☆ ☆ ☆

”ابھی کی بیٹی کی سادہ جوتی وہ اور بدستور تھیں۔“

”ابھی میں خبروں کی کمی میری کرنا کہ ہر ملک کیا چلے پھرے میں سخت تکلیف ہو رہی ہے اور ان کو اس نے
بڑھ بڑھاتا ہے۔“

”اے عزت یہی عزت اتنی غراب ہے اور غم نے نہ بچے بتایا اور نہ ہی کو اگر کسی کو پتا چلے تو وہ کیوں
روا لیتے یا جانتے تھے۔“ امان نے کہہ کر کہا تھا۔

”ابھی کی ہر گاہ کہ ساری زندگی اپنے والدین کو یہ بتایا کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے شہنشاہ کی
خبر ہو ان کے نام کی چیزیں دیکھ رہے ہیں۔“ دور وہاں ہو گئی۔

”تم اتنی پروردہ کیوں ہو رہی اور کیا ذکر ہے تم سے بہتر اور بھی کہا ہے۔“ جیسی اسے اپنے گلے لگے
پوچھ رہی تھی۔

اور اس وقت بھی کہنے آ کر وہاں کہہ کر اور بدستور ہو رہا تھا۔
”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“

”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“
”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“

”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“
”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“

”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“
”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“

”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“
”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“

”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“
”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“

”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“
”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“

”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“
”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“

”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“
”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“

”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“
”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“

”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“
”جیسی نے اس کا ہر وقت امان کی رہائی چاہی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔“

فرحت شادی میں شرکت کر کے کوئی فراعے ہر روز فرح کے بارے میں باتیں سنتے گویا کرتی تھیں۔
 "انشرف نہ ہوئی کیلبرنگانگہ انظار ہو گی جیسے اس کے خداداد ہونے کے گاؤں میں کیلبرجری خدو ہے۔ اور
 کی دوسری شادی ختم ہو چکی تھی۔ یہاں بھی انہوں کا تمام گھر شادی ختم ہونے کی خیر خواہی تھا۔ بتائی جارہی تھیں، "مستم
 ٹھکان ہو رہی تھیں۔ شجاع کو فرح نے دیکھا، اور وہ اس سے شادی کرنے کا چاہتا تھا۔ یہ اسے تو کسی حد تک عجیب بھی محسوس
 ہے شادی کے بعد اس نے شجاع کے ساتھ سے سوائے عینا کے کوئی دوسرا نام نہیں سنا تھا اور یہاں گاؤں میں
 ایسا ایسا کیا کچھ شہروری نہیں تھا۔ کیلبرنگانگہ کی سہولت تھی۔

فرحت ماں کے پاس آئی تو اس نے انہیں بھی یہ باتیں تو سمجھ جاتی تھیں۔
 "اب لوگوں کے پاس شاید بہت زیادہ وقت آگیا ہے کسی کو بدنام کرنے کے لیے اپنی پوری توانائیاں
 خرچ کر دیتے ہیں اور جب تکیم کی کئی عظیم فرحت کے سامنے آئے شجاع اور فرح کے حوالے سے اتنی سیدھی خبریں
 مانگیں تو فرحت نے انہیں بھی اچھا نہ سنا۔ زیادہ۔"

"نالا آپ تو خدو خدو والی ہیں میری کئی بچی کے گھر پر اپنے اہرام ضروری ہیں۔"
 "اسے بیاہیں کیا لے لے لو گاؤں کو بدنام ہے۔"

"اس کے بعد شاعرف کی ماں نے دوبارہ شاعرف کا رشہ دینے کی کوشش کی جب وہ دھڑکی بری ہے تو شاعرف
 کو کبھی نکل کر نہ سنے گا، ان کی ساری زندگی میں اس میں کبڑے ڈالنے کے مجبور ہو گا۔ ان کی اچھی ہوئی کہاں
 کی ایسی اس کا رشہ مانگے چلی گئیں اور جب وہاں سے وہ نکلتی تو ہزاروں روٹوں میں کبڑے ڈالنے
 شروع ہو جاتیں۔"

"تو کس حالے میں تو مجھ سے بھائی کا نام بھی آ رہا ہے۔"

"سب کو اس سے بتا دینے کی وجہ سے دل چاہے کوئی کافر شاعرف میں جنت ہے۔ شجاع بھائی کے سامنے کہے کہ
 فرح کی شادی کے بعد ان دونوں کے مٹا دینا تو ناپسندیدہ ہے۔
 "اب میں کیا جانتا؟ بڑوں کی سناٹا تو نہیں تھا کیا؟ انہیں اچھا نہیں تھا تو اپنے اچھے دانوں سے لے
 ہیں۔" تکیم کی کئی تکیم کو طبیعت کی جھنجھکی میں شاعرف نے کہا۔ وہ ان کا جاننا اور ان کی طبیعت میں ایسی
 کٹنا ضروری ہوتا ہے۔

فرحت نے تکیم کی کئی بچی کو انہیں شادی نہیں کر رہا کہ اس کا بدنام کرنا نامناسب تھا۔ اس کی شادی شہ
 مندوں نے وجہ کر اس سے کیا۔

"بھائی بھائی آپ سے بھائی تو کسی میں سکون ہے وہ دوسرے میں زیادہ تو صرف فرح ہوئی ہے اگر انہیں بڑوں
 اتنی بے رحمی تو انہوں نے فرح سے شادی کیوں نہیں کی؟"

"بھیر بھائی اپنی بیوی کے ساتھ عینت اور سکون کے ساتھ رہ رہا ہے اگر اسے اپنی بیوی پسند نہ ہوتی تو اس کے
 دل میں فرح کا شوق ایسا گہرا ہوتا تو وہ اس سے شادی بھی کر لیتا تو کوئی برائی بات نہ ہوتی تو اس سارے
 احاطے میں سے یہ قصور ہے تو وہ بھلا وہ کیا کرے۔"

تب اس کی اندری باتیں سنائی دے رہی تھیں۔ "اب ایسا بھی نہیں ہے کہ شجاع
 کا اس معاملے سے کوئی تعلق ہی نہیں ہو۔"

فرحت ان کے سامنے سے اپنی تو وہ فرحت کا مذاق اڑاتے ہوئے اسے ایم ہو گئیں۔ "تکلم ہے بھائی کی کہ اپنے

بھائی کے کرتوت کو بھی فرح پر ہی نہیں ہیں۔"

"ہاں شاید انہوں نے وہ عمل بھی نہیں ہے جسے جواب اٹھانے کے استعمال کر رہا ہے اب کوئی خدو
 ہی اعلان کر رہا ہے کہ میں کیا۔"

"اب میں اپنی بیوی سے شجاع کو لپکا میں دیکھ رہی ہوں ان کے ساتھ خوشیوں کا سفر کرتا ہے مگر وہ کچھ فرح
 کی آہیں دے نہیں کی ضرورت۔" چھوٹی خدو سے کہی۔

"اگر حساب نہیں لگتیں تو ان کی آہیں اب کتنا کوئی ہے اور میرا کوئی ہے۔" وہ ایک بار میں کہہ رہی تھیں اور
 نام لے کر لپک رہی تھیں اور فرحت انکو دیکھ کر بھی کڑی اس کی باتیں سنتے ہوئے یہ مشکل خون کے سے
 محسوس لپک رہی تھی۔

اپنی لاپرواہیوں کی وجہ سے صاف کہ اس کے لیے مشکل ہی نہیں، ممکن بھی تھا۔

☆ ☆ ☆

اسے جہاں کی عادت کا بھی احساس تھا اور مزاج کا بھی اور اسے یہ بھی احساس ہو رہا تھا کہ کوئی لاپرواہی
 کے بعد سے اس نے اس سے شہر کا تعلق متعلق کر لیا تھا۔

شجاع نے فن کرتا تو وہ گاؤں سے بہت کے ہوئے جلد سے جلد بات ختم کر دیتا۔ وہ اس سے ملنے
 جاتا تو دلانہ سے جتنے کہ وہ کہہ کر نہیں ہے۔ شجاع کو کوئی بار یا احساس ہوا کہ اس نے قصداً اس سے

ملنے سے منع کیا ہے۔ وہ ان میں بھی رہتا تھا ان جہاں جہاں وہ آتا تو وہ اس سے وہاں بھی نظر نہیں آتا کرتا۔
 "تو میں کیا روٹی سب ہی کچھ سے دیکھ لے۔" وہ سوچا کرتا۔

اس نے کئی لوگوں سے مشورہ کیا تھا اور اب وہ جہاں سے اس سلسلے میں رہا ہے لپکا جاتا تھا مگر جہاں کا اس
 سے اس خوف ہوتا تھا۔ اس پر یہ کہہ رہا تھا اس کی کچھ باتیں نہیں اور باقاعدہ کر کے تو کیا کرے اور مجبورہ

آئینہ ان ملازم سے متعلق کرنے کے بعد وہ ملازم بھی جائیں۔ جہاں رہنے کے بعد وہ ملازم سے یہاں نظر نہ رہا
 تھا اس کی سرنگ اور بچی ہوئی تھی اس کی حالت عجیب کی یاد رہی تھی۔

شجاع اس کے چنگ کی پٹی سے مراد کو کہہ رہا تھا۔ "جہاں باؤش بہت پریشان ہوں اور فرح بھی مجھے
 چھوڑ دے تو میں مر جاؤں گا۔"

"مرنا ہے تو جا کر مر جانا کچھ سے کیوں اجازت دے رہا ہے۔" بھائی ملاک سے بولا۔

"کاش میں مر سکتا کچھ تو مرنا بھی چاہتا تو نہیں مر سکتا میری دعا تو میرے بچوں اور بھائی کے ساتھ
 ہے۔"

"خیر وہ اپنی ایک زبان سے اس شریف اور ایک زبان پر اس کی ہی نہ ضرور ختم ہے جا کر دیا ہے۔"
 "جہاں باؤش نے بہت سے لوگوں سے مشورہ کیا ہے انہوں نے غالباً یہ کہا کہ میں ملاک کسے تو اس سے

ملاقات کے بعد میں اس سے دوبارہ کالج کر سکتا ہوں اس میرے بھی بچے پر دیکھیں ہوں کے اور میں بھی نہیں
 ہوں گا۔"

"خدا ہے جو جس آری کو یہ مطمئن نہیں ہے کہ ملاک دینے کی نیت سے لڑا کرنے والا بھی مجھ پر ہوتا
 ہے۔"

"مجھ میں کیا کیا ہے؟ کہاں جاؤں کس سے کہوں؟ انہیں میں بھی چاہتی ہے کہ اس کا دوبارہ مجھ سے ہی نکال دے۔"

"اوپر سے کا سلسلہ ہے، پھر ٹھیک اس تہ کے لئے خواہے کیا، ان لوگوں کو پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ روتے ہوئے پھر پڑاؤ پڑے گا۔"

"تجربہ کیا ہو؟ پھر وہی تھی اس کے گھر کے ہرے کے بارے میں اس کا تفصیل سے بتائے گی۔ ماں کے چہرے پر مسکراہٹ سی دکھائی دے گی، گھر کے دروازہ کھلے گی۔"

"اب میں کوئی شے بھی اس سے نہ پانی نہیں کون سا مینہ مل رہا ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"کوئی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔"

"نہیں، وہ دیر دیر ڈانڈا نہیں دے رہا۔" وہ ایک بار پریشان ہو کر کہی۔

"نہیں اس لئے کہ اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"کیا کیا.....؟" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

"ابھی تو اڑتا ہے اس لیے اس کی طبیعت کو ٹھیک نہیں ہے۔" وہی بتاتے ہوئے چوری چھٹی۔

بھی سڑکاری۔

”خیر ذلت اے جس کو غلامی ہو رہے ہو نہار سے انجسین، اوگر ہے ہیں مگر، وہ نہار سے رحمن، مگر

کے اس ان کا فن بھی آپ کا فنا۔“

”ہی آئی..... کراچی اچھے ہاؤس ہے۔“

”جو بحر من اس پر یک جلی جاو میرا بھی کراچی اے کا پروگرام ہے۔ تم کرو بھی پہنچو نوٹس بھی رہاں آتی
ہوں۔“ انہوں نے سڑکار کر کہا۔

”اچھی کیا آپ کراچی آئیں گی۔“ ناکوڑ پر یقین ہی نہیں اڑا تھا کہ سڑکار من اس کے لیے اس کے مگر
آئیں گی۔

”اچھی آئی مجھ کو بہت حراے کا کمپ تو رہا لیگا، یاد رہا تھا کہ۔“

”کراچی میرا کیا جا ہے مگر میں نے فرماتے رہا آؤں لی بہت دن ہو گئے نہیں ان سے ملے ہوئے۔“

”نہج ہے؟“ کی میں فرمائی اے اس سڑکار کے کوئی کراچی رہا جاتی ہوں۔“

”تم کئی جلدی کیسے جانتی ہو؟“ نکلا دیکھا کہ وہی۔

”کیوں ہوئی؟“ اس نے کمر ہاڑی ہے اے، وہاں جانے کے لیے کسی قسم کی پابندی کرنے کی کیا ضرورت
ہے؟“ سڑکار نے اپنی بہو کو قہر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میرا بھی اپنے کمر ہاڑی کے لیے جوئے سوئے نکلس تو ہر کوئی ہی لیا کرتا ہے نہ جوئے پاؤں دن بعد
آجائے گا۔“

”نکلس میں نے جاؤں گی کی گئی اڑا میری بیویں، نکلسی ہے اور سنا ہوا ہے کی طرف ہیں۔“ سڑکار
دھانے نے سڑکار سے کہا۔

”خیر سنا رہی تھی اور سوچتے تھی“ وہاں سے اندھی اندھ لڑائی آ کر کوسا میرا باہر، مجھے نہ ایک نہیں رہائی
بھتے مگر پر رہ رہ۔“

☆☆☆

”نہار ہی طبیعت ٹھیک ہو چکی تھی چڑی کا پکر گلا۔“ انہوں نے کہا۔

”اس دنوں اکثر نے مجھے جلدیست کرنے کہا ہے اس لیے میں سوچوں کر نکوں گی۔“

”ہاں مجھے بھی نے بتایا تھا مگر میری کوئی بریگانی کی بات نہیں ہے تم زیادہ سے زیادہ آرام کرو وہ خوب جلد
پیدا ہو جیت ٹھیک جائے گی۔“

”ہی آج.....“ اس نے ناک پر مائی ہے کہا۔

”نکلس! تو نہار خال رکھا ہکا۔“ انہوں نے جو کہا۔

”ہاں اسی ہے۔“ اس نے اپنے ہونٹ کاٹے ہوئے کہا اور جلدی سے نکلا تھا کہ کمر ہاڑی کر پزل و
دکھو۔

”اب وہ کیا بھی کہ اس نے تو میرا بھی خال کیا ہے کہ نہ کہہ کر سے بھی کسی کی پزل کا سویرا اس کا اپنا خال دے گئے
نہار کی کدھت پر اس کا بھول کر بھی نہیں آتا تھا کہ چند سالوں کے بعد اس کا زبان کت جائے گا۔“

”کیلی کی اٹلی رہ جائے گی۔“

”نکلا اچھ جب باپ سے خبر کرتا کہ وہ اس کے ساتھ نکلے جو کر کہا تھا میں تو اس کا دل بہا رہی تھی۔“

”یہاں آپ اپنے کمر سے نکلیں نہیں سوئے ہیں۔“ جو نہار سا بک باپ کو ہر کے کمر سے نکلتا، پلٹا، اٹھ
کر میرا مارا جا تھا۔

”باپ کا ہاتھ پکڑ کر جب دروازہ دیکھ کر سے نکلتا تو جیسے میں نہیں کھڑکی کے کمر سے نکلتی رہی، رہا
نہی رہا۔“ وہی ساری رات اس کو اس کی ہاتھوں سے پیچے رہے اور وہ باپ باپ ایک ہی صورت میں رہی۔

”اس کی نگاہیں لٹکاؤ جو نہار کی کوئی بھرتی نہ تھا۔“

☆☆☆

”مستو رحمان کو قہر سے ناک بک دھکا دیا کہ جب نکلس کے پاس وہاں نہار نے مارا کہ اپنے اچھے سے ناکوڑا میں کمر
کھلا رہے دیکھا۔“

”وہ اس وقت ایک ناک بک، اسی میں شخص نکلی ہے، وہاں اس کی نظر مانتے ہیں اس میں کمر ہاڑی پڑی۔“

”وہ دروازہ ناک بک ساتھ میں ہے نکلس، دروازہ کھلا رہا۔“

”وہ میرا لٹکاؤ رہا ہے جو کہا۔“ یہاں تک کہ اس نے نکلی ہے۔“ مستو رحمان نے کہا۔

”اچھی تو جب اپنی مگر میرا سے مگر آتی ہے۔“

”مگر نے جو چاہیں کہ یہ کیوں ہو جاتی ہے۔“

”میں کیا میری سنا لیا کہ وہ اس سے ایسے حالات میں جو نکوں۔“

”جب سڑکار نے اس کے نہار کا مناسب نہیں سمجھا کہ مگر میری نظر رکھے نکلس، نہ کہ جادری ہے اور اب
آئے لی اس سے نہ پچھے نکلس۔“

”وہ اپنے بھائی اور اس سے وابستہ تھا، نکلس نے اس کی طرح وقت نکلس اس لیے انہوں نے سنا ہکا، دیکھا
نہ نکلس اس کا میرا نکلی ہوا ہو گیا ہے اب اپنی باپ اور ذلت کا تھا کراچی نہ کر کرے۔“

”نیک نہار کو سے مگر میں داخل ہوئی تو سڑکار نکلس کے پیچھے رہا تو وہی ہی نکلس کی جیسے نکلس کرتے۔“

"تمہارے ساتھ تو وہ ہمیشہ اچھا رہا، محنت و حکم کے برعکس مل گیا، ہر شے کے خلاف وہ سر پہنے گھنٹے کے اندر ان کے کپڑے چٹا کر نکال دیا۔"

"مجھے یہ حال کچھ نہیں پسند آیا، میں نے بھی کئی کوششیں کیں، مگر میری رشتہ داری برقی ہوا اور باپ کا خیال نے بے سود رہا، اس لیے میں اور میں نے اس کے ساتھ چلی، لیکن اور اسے اس کا شک نہیں اور جب میری بیاہشت باہر جانتی ہوئی اور میں نے اسے دیکھا تو وہ ملاقات کے لمحے کو دیکھا، ہجرہ دار بھی مطلع ہو چکا ہے۔"

"مطلعی تو اس سے ہو چکا ہے، وہ اس کا احترام بھی کر رہا ہے۔" منورہ کی مسلسل شجاعت کی طرف راجی کر رہی تھیں۔

"مطلعی بھی ہے، قرباب وہاں کا خلیفہ بھی بننے لگی ہے، لیکن اس کی طرح تو اسے یہاں رہنا ہے۔"

"مجھے معلوم ہے، چنانچہ اس وقت بہت پریشان ہوا اس لیے درست فیصلہ نہیں کر رہا میں۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

میری زندگی کو کسی خانگ کردار۔

☆ ☆ ☆

کیا کر رہا اب تجھ سے ہم ترک تعلق کا کد

زیر جب چٹا ہی ضمیرا، لاکھ جیسا بھی ہو

ایک قسمت کی ٹیکروں پر نہیں جب اختیار

فیصلہ تقدیر کا اچھا برا جیسا بھی ہو

"کیا کہی وہی جی ہاں آپ؟" شجاعت پریشان سا موہا ان کے قدموں میں بیٹھا۔

"ہاں بیٹا..... وہ کہا ہے کہ کلاں کرنے پر جان نہیں ہے۔"

"اس کا مطلب ہے اس نے مجھے بدل سے معاف نہیں کیا۔"

"ان لوگوں کو بہت اچھی ہوتی ہے، یہ خیال ہے کہ مجھ کو مجھے کے لیے اسے ان کے حال پر چھوڑ دو۔"

"نہیں، میں تجھ پر ایک کو کر رہا ہوں، اس سے دوسری کچھ سے تعلیمی روایت نہیں ہو رہی ہے، وہ صرف ایک ماہ کے لیے بہت دوست سے نکاح کر لے گا، وہ اسے اس کا بدلہ دے گا۔"

"وہ ملاقات اور عدوت سے بچ کر اس سے باز رہنا چاہی ہے۔" خانی کیاب نے کہا۔

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

"خانی کیاب، میری یادداشت وہ بھی ہے کہ اپنے باپ کی دکان کے کسی نوکر سے نکاح کر لیں اور بعد میں من تر اس کا بچہ سے کہہ کر یہاں رہے۔"

ہر جگہ کہاں یہاں کی برساتی ہوئی ہیں
خدا ہی رہا وہاں ہلکا ہے اب تو
زندگی میں کچھ خامی ہوئی ہیں
بھگن تو وہ بیت کر خوش ہو گئے
تجلی بھی تو ہر کی جگہ بائیں ہوئی ہیں

نیوی ہو کوئی چوگرداں مل رہا تھا دور فرج کال جوں جوں اس کے ذہن میں خزل کا ہر شعر
ملنے پہلی گرد تھا۔ آج دوسرے گاؤں سے اس کے چند رشتہ دار آئے ہوئے تھے اور فرج نے اپنے آپ کو
اسے کرتے تک کھڑا رکھا تھا وہ چپ چاپ بیٹھی گئی اور اپنے آنسو اپنے اندر خفیہ کر رہی تھی جب ایک
رشتہ دار مافوق اس کے سر سے ملنا دیکھتے ہوئے بولیں۔

”اے فرج تو سب کی لڑی، کھلا کئی ہے؟“

”کہاں..... بھگن، بھگنا چاہیے کیا۔“

”اب تو ان کی نیکل نیپے زنجیر سے بھر کرنا چاہیے مطلقہ ہو گئی کو۔“

”کیوں اتنا بے باک رہی ہے؟“ اس نے حریف سے پوچھا۔

”اچھا نہیں سنکساں سے وہ جو کتنی ہیں ناں شاید اس لیے پھرتی ہوگی ان پر۔“ مافوق نے اپنے حساب
سے کہا ہے ہوئے کیا۔

”چاہتی تھی مطلقہ رہے اور موت ہی موثر ہے کہ صبر نہ ہو کوئی چوت نہیں ہیں جن پر فوج پھرتی
لگاؤں کئی کئی آپ بیک کی کہیں گی کہ مطلقہ اور یہ حقوق کو کتنا کیا جیاد میں نہیں آتا ہے۔“

”اسے پاگل میں کیا سب علی الاکمل اس کے حقوق اپنا پھرتی لگتے ہیں۔“

”میں نے تو نہیں نہیں دیکھی۔“

”اگر نہیں تو کبھی تو اب انھیں کھول کر دیکھ کر خوشیوں کی تھار سب میں سہاگوں کو آگے آئے
کیا کیا ہے سہتی کی زبوں میں سہاگوں سے دم کرائی جاتی ہے وہ اور مطلقہ کو دم کی چوٹی سے بھی دور
رکھنا ہے اتنے آگے پھرتی کیسے ہیں۔“

”میں نے چاہت ہے یہ زبانی سے بدل آزاری ہے۔ تو کون کوایا نہیں کرنا چاہیے۔“ فرج نے کہا اور پھر
دوئی مافوق میں سے پکار کر چھوٹ چھوٹ کر نہ لگی۔

☆☆☆

مجھے دعا دم کر میں کھر می صمن

”دعہ درود تھا اور اپنے اختیار میں تھا

بے شک وہ اپنے آپ کو خود کوئی اور تھا کھاب سب کچھ کھجک ہو جائے گا دعائی ہوئے گا اور وہی
راشیں کھنکھناتے ہوئے وقت کھنکھاتے اس کے کھانک کی پیروی کرے گی۔ چنے ماں باپ دونوں کی
موجودگی میں جانشین فرج رہیں گے گردوں میں ان کی ایک کا لانا ضرور چھوڑنا تھا کہ جوں نے کیا ہے وہ کج
نقص کی کو نقص اور جلال کا پیش کا، یا تھا اور ایسے میں سے کبھی ضرور نہ تھا اور اس سے بڑی کی سزا سے
کبھی بھیر بھی ان کی صراحت حیات کو کبھی دوسرے سے جوائے نہ کرنا ہو گا تو آسان بات نہیں تھی۔ کھنکھوہا رہا سمجھا

دھاندا اور وہ ان کی اس بات پر کسی صورت کمال نہیں ہو رہی تھی۔

”شعراں میں تم سے ساری زندگی کی دوری شاید بر داشت کر لوں گی مگر میں کسی دوسرے شخص کی قربت چاہے

چندوں کی ہی کہیں نہ ہو کسی صورت سے ہواشت نہیں کرنا ہوگی۔“

”تم نے سوچ کر نہ لڑی وہاں کر تھی تم بھگن کتنی ہو۔“

”شعراں نے بڑی دانتیں سے پتوایا سراج ہے جو میرے حق میں سب کو کھاتے کر دے گا۔“

جب شعراں اس کا جواب نہ کرے تو کچھ دین ما او کیا تھا سارے نطفہ کو لے کر اس کے حق میں اکٹھے گئے

تھے۔ ماں دلوں کی بات بہت چلے گئے۔ چھپے سے لڑائی بھی کرا سے ہیں تک رہا تھا چھپے اس سب نام

کھنکھاتا رہا گیا ہے کوئی بیانیہ وہاں ان لوگوں کے اٹھانے کیا ہے جس نے سب کچھ بچا دیا ہے اور وہی ماں

ہو کر ہے۔ وہ اپنے آپ کو خود کوئی سمجھا کہ جو وہ سنا رہا ہے ایسی ہی اوکا اور پکارتے اس کی زندگی سے موت جلد

لگ جائے گی نہیں کے کر دے اپنے آپ کو نہ صرف کاٹوں میں کھر اٹھائیں کرنا بلکہ ان کی زمین سے بھی وہ خود خون

ہو رہا تھا۔ یہی سچی سچی کھر کتنی لوگوں کی نظر لگ گئی اور خود اپنا تجویز کر رہا تھا۔

”شعراں تو نے کیا کا دل دیکھا ہے یہاں کی سڑک چھٹی ہے۔“ ایک انداز سے ٹانوی۔

”میں نے کس کو دل دیکھا ہے وہ تجھ ان سنا تھا۔“ سناچنے آپ سے خود پوچھا۔

”کون ہے وہ۔“

”اُمی، میں سے تیرا دور ہو گیا، رہا نہیں رہا جس نے آکر نہ بھیسائی ماں کی نہ کئی کسی ہے اس بڑھاپے

انہیں تو انہیں چھوڑ کر چلا آیا ہے۔“

”میں نے تو بہت بات کاٹ کر دیکھ کر سنا ہے کہ وہاں ہی کھر وہاں ہی نہیں۔“

”اُمی میں نہیں نے سامنے گئے تھے کچھ نظر نہیں آیا۔“

”میری ماں کچھ سے بہت محبت کرتی ہے اس نے مجھے بھی نہیں کھانا دیا۔“

”کھانا تو چھتے فرج نے بھی نہیں جس کی زندگی تو نے اڑا کر دی ہے۔“

”فرج کی پٹیا نکلنے سے میرا کیا ہوا۔“

”تیرا واسطہ ہے پتو کہ جو کھر گاؤں میں اب بھی تیرے نام کے ساتھ بدنام ہو رہی ہے۔“

”میں اس سے معافی مانگتا ہوں گا۔“

”کھر جا اور اس سے معافی مانگ۔“ اس نے ملتان دہی۔

”میں کبھی کھر سے معافی مانگوں نہ ضرور۔“

کل بدلتی صورت نے فوج میں جہاں اس کی بیماری کی اطلاع دی تھی وہاں فرج نے گلے دینے اور سون

کی دودھ کھنی سے کھنی جس میں جوں کا نام نہاں اپنی تھا کھر کے برادر ہونے کی دلیل دیا جس کی ذات کبھی چاندھی

تھی۔ کبھی دیکھی کہ اس کا کس کس مختلف پر نہ لگتا کہ کیسے بیٹھا تھا۔ کھن کی ہر بات وہ چپ چاپ سنتا کہ انداز سے

فدے آواز دے ہی ملال۔

”شعراں تم گاؤں کے اس طرف کا دماغ ضرور رکھ کرنا۔“ فرج سے اس سے کہہ رہی تھی۔

”تیرا جتن دھن نے بھگن سے کھنکا دیا کھنکا دھنکا ہوا کھنکا کھنکا کھنکا تھا۔“

”اس نے مجھے ہر سے گاؤں میں جو بدنام کر دیا ہے۔“

"مغلطی شاید میری ہی تھی مگر جانب میں نے یہ قدم نہ دیا تھا شاید مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔"
 "شوگر مجھے کیا ہو گیا ہے سبکیاں کر رہا ہے؟"
 "جانتا نہیں فرحت مجھے کیا ہو گیا ہے مجھے خود کچھ نہیں لگتا آ رہا۔"
 "تو کیوں کہی ہے؟"

"ٹھیک۔۔۔ اس سے پتھر جراب ڈھایا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔"
 "ابھی انہی کو دل کب آ ہے؟"

"بہت جلد۔" فرحت نے خود ہی فون کاٹ دیا تھا اور اسے بولوں لگا بھیجے، ٹیماں اپنے آپ میں نہ
 ہو، وہ جو بیٹھ سکن کی آواز سن کر مکمل اٹھ اٹھا آج وہ اس کی باتوں کے جواب بھی دے سکے، لیکن انہوں نے اس
 دم تھا نہ اس نے پہنچنے کی ضرورت، دریافت کی اور یہ سچوں کو پہچاننا۔ فرحت نے کہا کہ ان کی یاد رکھ کر ان کو
 خاموش ہو گیا اس نے اپنی سبکی تک ظاہر نہیں کی۔ شوگر جا کر سر اٹھا لی ہاتھیں تھلا دیں کیا فرحت اپنے شوگر
 میں جیت کر سوچے بلی جا رہی ہو اور اس کی آنکھوں میں آئے آنسو کی رگڑا کی طرح اس کے ہاتھوں پر گر رہے
 تھے۔

اس سے ایک بار بھی جیتا ہے نہ جیتے کا کوئی
 وہ تو ہم جان کے کھیلنے ہیں ابھی اکثر
 اس سے کچھ ہو سکی چہرے بھی پڑے ہیں تم نے
 ہر کتابوں کی کیا کہتے ہیں ابھی اکثر

دل میں بہت سے موسم بہار کے کیوسات کا ایک مینہ اور بات چیت سے چونک اس میں اپنا اظہار لگا
 ہوئے تھے۔ فرزاں کا بھی اسل تھا جس میں ہر وقت سے ہر دہش تھا، فرزاں نے ہر صدمہ فرما کر جس دن میں
 کا آفری میں تھا اس نے دیگر اساتر کا رد و فری کیا اور لکھے دیگر اساتر میں کیوسات کا دینا نہ لگا سکتا
 ہے۔ چونک کے ہر اساتر پر خوبصورت کیوسات کی آفری میں فرزاں کی ہر سبکی ہو رہی تھی۔

فرزاں نے اپنی ہمت کے چند سوئے خریدے کہ اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ سبکی سبکی سبکی اور اس
 کے بچوں کے لیے بھی کچھ نہ ہو کہ مکمل نہیں فری لوں۔ ٹیماں سے اسے یہ مطمئن ہو ہی چکا تھا کہ وہ کراچی جانے والی
 ہے۔ یہیں کیوسات کی جانب وہ اس کی ہر سبکی کی ہمت پر ہنسنے والا تھا اس کے کانوں میں گھج گھج کی تھی۔

"تو تم کچھ کیوں نہیں بڑے ہو تاکہ اسے جو کرتا ہے وہ مکر نہ ہو۔"

"وہ کراچی جانے کی تو راضی ہو گئی ہے جانے کی۔"

"شوگر آئے گی وہ۔"

"جیسا تم چاہی ہو تاکہ مجھ سے واقعی ہمت نہ کرے گی۔"

"تمہارا کیا پکا جان کر رہی جا کر تمہارا سامنا نہ کرے؟ اس کی کہ وہ نظر پھر کے بھی نہیں دیکھے گی۔"

"پھر میں کیا کر دوں؟"

"یہ کی کیا طرح فرحت نہ کر داتے۔" شوگر کی زبان میں نکلا۔
 فرزاں نے فرحت کی نظروں سے دیکھ کر اپنا ہاتھ ہلا کر اسے کچھ گفتگو ہے اور وہ جب ڈر کر دیکھا تو وہ ہنسنے لگا

رو گئی۔ جیلا اور مارکا منہ داتے کیب فریب نظر نہ تھا۔

"یہ جیلا جس لڑکی کو تیار اور یاد کرنے کے منصوبے بنائی تھی کیا وہ لڑکی ٹا ہے۔" فرزاں کے دماغ میں اس
 وقت آج بھی اس کی جگہ رہی تھی وہاں کی ہمت پر کمر نہ دیک کے جیسے کراچی ہو گئی اور اپنے دوپٹے سے
 اناجیرہ اس طرح چھپا لی کہ کوئی اسے پہچان نہ سکے۔

"اگر تمہارے پاس وقت زیادہ تھا ہے تو اسے جیلا میں اسے دوست کے طریقے پر لے جاؤ اور
 اس....." وہ کراہی ہوئی نکلی۔

"اور شوگر....." اس نے دروازے کی بات انہوں نے کر دیا تھا۔

"مجھ کو تمہاری خوشحال دیکھ کر شوگر نے کہا کہ اس سے بڑجال میں شادی کرو اور جیلا کو جب تمہاری آبی چکی
 تمہاری رادوں میں رکھنے لگیں۔" فرحت نے کہا کہ اس کی

فرزاں کے اچھے سے چٹکت دیں کر گئے اور اسے اپنے بچا کر کے کہہ چیں چھٹی چلی گئی۔

جیلا اب بھی اور مارکا کہاں رات ہو اسے کچھ پتا نہیں تھا اسے تو جس بلی پتا تھا کہ کتا اپنی حضور میں گھری
 ہوئی ہے اور اسے اس کو پہچانتا ہے۔

سبزیوں کے گھر فون کی آفری میں ان کے شوگر نے اٹھا لیا تھا "مجھے ٹیماں سے بات کرنی ہے۔" فرزاں نے اپنے
 لکھے تو کچھ نہ دیکھے ہوئے تھا۔

"جیلا تو بہت بڑی آئی کے ساتھ باہر پہنچی ہوئی ہیں۔" شوگر صاحب اسے اس کی کلاں ٹیلوڈا کرنا عاید بھینے
 ہوئے ہوئے۔

"جیلا جیلا بھالی گھر میں ہیں۔" اس نے بے چارہ۔

"ابھی کہی کہ نام کے مسئلے میں باہر ہیں۔" جیلا جیلا کہہ کر اس نے فون کاٹ دیا۔

آدھے گھنٹے بعد فرزاں نے ٹیماں کے مکمل فون کا توہ آقا تھا۔

"مجھ سے فریالیا کر۔" ٹیماں اس کا کہنے اور یہ بیان اسے سنے کر سے میں مل رہی تھی۔

ایک گھنٹے بعد فرزاں کو فون آیا تو وہ مارکی کی بات دیا چاہت تھا کہ اسے اس کی فریالیا اس کی آفری میں
 یہ بیان سن رہی ہوگی اس وقت اس کا جس کیوسات میں اس کا فریالیا تھا کہ وہ میری بات کسی صورت تسلیم نہیں
 کرے گی۔

"کیا کیا تم مجھے دس سوئے دے سکتی؟"

"مجھ سے سوئے کی تو فریالیا میں سوئے چاہوں گا اس نے سنا لیا ہے۔"

"تم تو کہہ سکتی ہیں کہ میں کچھ پتہ ہادی میں لیا ہوا ہے۔"

"وہ تو آئی سے ہاتھ نہ لایا ہے کیا ہے۔" وہ فریالیا سے لگا۔

"تم تار کے پاس ہاتھ سے پہلے کچھ سے ل لائی کے لیے مجھے مجھ دے۔"

"مجھ سے کچھ نہ کر سکتی تے دماغ آفری میں پھر آپ سے لیں اس کی مجھے تو کل میں اس کے ساتھ جا
 ہے۔"

"کیا کیا ہوتا ہے؟"

"پہلے ہم ٹاکہ دو کر پھر جانیں گے اور پھر کتا لگا دیں گے پھر میں گمراہ جاؤں گی۔"

وہ بھول چکی ہے، نہ وہ بخیر تم کو نہ کیا تم کو بھلا لکھا، چاہے ہمارے سب اس کے لیے ہیں مگر وہ نہ سوسنا ہی رہا۔

"میں نے تجھ سے کہا تھا میرے کسی دوست سے اطلاع کر لو۔ ایک ماہ کے اندر میں گاؤں سے رہائش آ جاؤں گا تو؟" ہمیں اطلاع دے کر چلا جائے گا تب تم عدت سے فٹ کر کچھ سے اطلاع کر لینا۔" (شجاع اسے بتا رہا تھا) "مگر سزاؤں وہ پہلی آتی ہی نہیں ہے وہ کبھی سے میں اپنی زندگی کو کتنا ٹھیک سے مانتی۔"

"مگر وہ کہاں زندگی میں کیا کر رہا ہے جو کئے کی؟" "جہاں نے اس سے پوچھا۔"

"وہ کبھی بے گرب نہ تھے، مگر مجھ سے بھی شادی نہیں کر لی۔"

"مگر تم تو اس سے محبت کرتے ہو؟"

"ہاں ہی میں تو اس سے ملنی محبت کرتا ہوں اتنی محبت کہ لی اس سے کر کے نہیں سکتا۔" وہ جرح جہاں میں بنلا۔

جہاں نکال چلا اس کو اسے نوک دے اور بے گناہی تم محبت ہو گئے ہو جنہیں تو معلوم ہی نہیں ہے کہ محبت کتنی درست سمجھا ہے۔ تم نہیں اس کی تمہاری کاچا دھڑکی اور کھانسی کا اور ہی تم تھ سے زیادہ میں سے بہت کر سکتے ہو۔

"تم نے سمجھا نہیں اسے۔"

"بہت جہاں تھو وہ کتنی کی دشمنی باقی نہیں ہے اور کبھی ہے کہ میں اب اسی طرح ساری زندگی گزار دوں گی اور کسی سے بھی شادی نہیں کر لوں گی۔"

"شجاع تم سے اس پر غم بھی بہت بڑا کیا ہے۔"

"ہم کیا کر سکتے ہیں جو اس ماہ میں اب رات کو چھپ کر نہیں ملے جا سکتا۔" اب جو ہو گا وہی نہتا ہو گا مگر وہ گھر کی فتنہ بازی کے خلاف ہر کام ہے۔"

"وہ بھیک نہیں ہے تم مگر کہنا۔" جہاں نے اس سے کہا۔ وہ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو جھپک کر نہ سکتا تھا۔

"اگر وہ میرا دل چاہے تو اسے اس کتنی ماسر مجھ کو دے دے۔" جہاں نے کہا۔ وہ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو جھپک کر نہ سکتا تھا۔

"مگر وہ میری عمر کیا کر سکتا ہے؟" جہاں نے کہا۔ وہ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو جھپک کر نہ سکتا تھا۔

"نیکو۔ ایک نیکو میں رہنے والے ہوں۔" جہاں نے کہا۔ وہ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو جھپک کر نہ سکتا تھا۔

"اے میں کیا کہہ دوسرے کو نہیں سکتے۔"

"شجاع کا کہنے کو تم نے اپنی بیوی کی زندگی میں نہ رہے ہیں اس چوٹی کو کہا۔" وہ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو جھپک کر نہ سکتا تھا۔

"جہاں نے کہا۔" جہاں نے کہا۔ وہ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو جھپک کر نہ سکتا تھا۔

"جب وہ میری بات نہیں مانتے گی تو عدت آئے گا ہی نہ۔"

"اس کی بیوی میری بیوی نہیں ہے۔"

"اس کی بیوی نہیں ہے کہ وہ اس کی بات مانے کہ میں اس مالوں کو بیچا ہوں۔" وہ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو جھپک کر نہ سکتا تھا۔

"اس کا مطلب؟" جہاں نے کہا۔ وہ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو جھپک کر نہ سکتا تھا۔

"میں نے اس کے آپ کو بائیں ہاتھ میں لے لیا ہے۔" جہاں نے کہا۔ وہ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو جھپک کر نہ سکتا تھا۔

"کی ظلم کی جی بھارت؟"

"اس طرح تو ہمیں شام ہو جائے گی۔"

"اگر کوئی بھائی مجھ کو ملے جائے گا کہ میری کسی کمرال کے ساتھ جانے سے گھر آپ سے مل سکتا ہوں۔"

"میں کتا میری تو زندگی موت کا سلسلہ ہے۔"

"کیا وہ بچہ؟"

"میں مرد شہس ہیں۔" "فریال جیسے دوستی۔"

"کیا وہ بچہ؟" "....." "میں جیسے بہت بچی۔"

"تم کتا مار کے ساتھ جانے سے پہلے میرے ساتھ؟" "اگر کے پاس چلی چلائیے جانے کی میری اسے نہیں ہو رہی۔"

"اگر آپ رہنا، اتنی شہس مارو کر چلائے ساتھ لے لو؟"

"میں میری جان میں اپنی بیوی کی کمال کی کسی کے ساتھ شہس کرنا چاہتی۔"

"تو آپ مجھے کب تک مارنے کو رہی گی؟"

"میں جیسے اس کے کونوں کی دھڑکی سے چھوڑ دوں گی مگر تم اپنی فریڈ کے ساتھ جہاں لے جاؤ۔"

"جہاں جانا۔" "فریال نے تمہارا دکان نام لیتے سے کر دیا۔"

"مجھے یہ یاد تھو مجھے میں مارے ہو جاؤں گی میں....." "اس کے لیے میں بے میری ہی جی۔"

"اے جانا شہس نہ کرے؟" "اگر نہ لے سکی ہوں پتلا میری ہی ہے۔"

"نیکو ہے مجھے میں تیار اور اس کی آپ سے گزرے۔"

☆ ☆ ☆

سما سما ڈرا سا رہتا ہے
چائے کیوں جی بھرا سا رہتا ہے
عشق میں اور کچھ نہیں رہتا
آدھی پائو سا رہتا ہے

دوسرے جگہ سے چھپے پھر دھت سے چپ چپ سا پہلی تھا اس کی خاموشی سے جہاں وہ دھت ہی ہو رہی تھی۔

"اگر وہ میری قسمت میں خراب ہے تو میں کیا کروں۔" وہ اپنی ڈیڈی کی نظروں سے دے دیکھتا ہوا ہوا۔

"اب کیا کرو؟" "وہ دھت سے ہوا۔"

"نیکو میں مان رہی ہے۔"

"میں کیا بات پر اختلاف ہے اسے؟"

"نہیں اس کا کہنا ہے کہ وہ شادی نہیں کرے گی۔"

"کیونکہ تم نے اس کے سامنے میرا نام لیا تھا۔" "جہاں نے کہا۔" "میں نے کہا۔"

"اگر وہ آپ کو کہاں جاتی ہے اسے کہنا آپ کو کہنا ہے؟" "جہاں نے کہا۔" "میں نے کہا۔"

"ہوں۔" "جہاں نے کہا۔" "میں نے کہا۔"

چارہ تھا کہ شجاع کو گل کرنا دے کہ میں کے بارے میں کیا کہہ جاتا ہے۔

وقت سے خوف آ رہا ہے کہ جب آمادہ ہجوم ہوں گی وہ میری شاہ کے لیے کوئی پریشانی ہو۔

"ٹھیک ہے، لیکن یہ بھی پریشانی ہوگی جس کی اسٹیج ہونے کی ہوتی ہے۔"

"ان اچھی فزکس کی شاہراہوں میں ہوں گی نہیں اور جب میری بیٹی کی شاہی کا وقت آئے گا تو میں کسی سے یہ بات چھپانے کی کراں تلاش کروں گا۔ ہمارا کوئی حلقہ نہیں ہے۔"

"میرا کسی ماں سے تو کر کسی ماں کے درو کو بھی کہیں نہیں کرتی۔" شاہزادہ عظیم نے تپ کر کہا اور آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں۔

"اُس سے بڑا بے سے کسی کی آدمی کی پرہیز نہیں ڈالا جاسکتا۔" شاہزادہ عظیم نے اپنے منہ سے کہا اور سر کے میں پیشی خرابی قبول کر دی تھی۔

"کاش میں ایسا وقت نہ رہا ہوتا کہ سامنے آئے۔" یکبارگی اس کے دل میں خیال آیا تھا۔

"ایسا وقت تو آچکا ہے۔" اسب وہ انہی میں کھو جاتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ میں اسے لینے نہ پاؤں تو مار اپنے ستعد میں کامیاب ہو جائے گا۔ دلا کا موسم پلان میں شیل کو کھینچ مانتے گا۔

"میں تو شاہی کرنے کے بعد کرے گل کی بیٹی اور شاہ کے چرے پر جس از وقت کا کھل جائے گی اور جب میں بھائی سے جا کر یہ چھوٹی کی کہ آپ کی اسی اعلیٰ تربیت نے ویسے رہے تاج کیوں دیے کرتے ہمارے

تو نگران کی چھڑا اچھا لڑکی پھر میں وہیوں کی بھائی کوں کی تو حیات قضا کر لی ہیں۔" فریال بے اختیار چٹکی اور پھر جتنی ہی بولی تھی۔

"وقت نے ہمیں بات دہی سے شریا بھائی کو کورہ خوب شہ میں نہیں سوچ سکتیں۔ ان کے بگڑنے ان کو کسی

ہوئی سزا دی ہے۔ تیرا تہذیب اور اس تربیت کے بھی پر پنے اوڑھتے ہیں۔ حقد کے ہوتے کوئی نہیں جانتا کہ کب کس کو کھائے اور کب کس کو کورہ ہے اور آخر شاہ بھائی میں قہار سے تانوسو میں اس کوئی بھی جب نہیں

شیر فون کر کے اس کے کی سب سے پہلے اطلاع دوں گی۔" اس نے سرگرمی سے لکھنے سے سوچ کر اوپر سے پر خوشی کی کر میں ہلکا لگیں۔

☆☆☆

"آپ تو کہہ رہے تھے کہ میرے لیے نازک کی ہے؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں، اگر کسی سے مگر وہ سامان میرے دوست کے قریب میں رکھا ہے۔" ذریعہ و نظروں سے دیکھتے ہیں۔

مستکر اور ہوا۔

"اس کی یہ سن کر جب جا میں گئے ہم؟"

"راست کو جب تھا۔" سے دونوں بھائی بھی کر میں موجود ہوں۔"

"تو یہ میں صاف کر دی گئی؟"

"بھئی کوئی ماں اپنی بیٹی سے اس قدر نہیں۔" وہ بولی۔

"مگر میرے بھائی؟"

"جب اس صاف کر کے تو ہمارے کوئی بھائی کو بھائی سے گا تو اگر وہ کہیں سے تو میں ایک ہفتے بعد پاتا ہ۔

راست نے کر بھی آسکتا ہوں تاکہ ان کے سامان بھی دوسرے ہو جائے۔"

"تو کیا جانو اور میرے چار چوگا؟"

"جہاں تو نہیں ہو گا ہاں میں بھائی اور وہی ہوگی ایسا میرے ایک دوست کے ساتھ ہوا تھا۔"

اور پھر..... اس نے کہیں سے بڑا بھائی کو کبھی نہیں ہوا وہ اس کی دکھلائی گئی کہ وہ ہر کار کو گئی مانی سے ہوتی اور اس کے قدرتی۔ اس سے تو کسی سے چاہت ہے تھا۔ اگر صادق باقی سے تھیں تو اگر کہہ سکتے ہیں تو نازک

اس کی ہوتی گئی کر ڈالے مگر صادق باقی اس کے لیے ایک ایسا سامان ثابت ہوئی جس میں وہ اپنے بچے اور

طوائف سے ہوتے تھیں کہ رکھا کر اب ایسی قسم کی کتنی کے ساتھ کھلا جانے والا تھا اور وہ ہرگز نہیں کو کورہ کا

نہیں بنے دیا جانتی تھی۔ خوب سوچ کر اس نے اسے لاکھ لاکھ روٹ کر اس کے لیے کھانے کے خرچے

دوسری بات تھی کہ اس نے اپنا بیوی نکلت بھی اپنا تھا اسے معلوم تھا کہ جب بھائی اور بھائی اس سے دیکھنے

کے تو وہاں کوں کے حوالے کرے وہاں کوں آئے گی۔ ایک غریب کوں کوں کے لیے ایسا قرار آئے گا جس پر وہ

اپنی اپنی زندگی گزار سکتی ہے۔ جس سے جب اس کے ہر صورت ہو گئے وہ سزا پر ڈھنگی۔

مگر اس کے لیے اس کے ایک پہلے ہی دیا تھا۔ ہر پہلے تو بھائی کی مارنے کاں میں بگڑا ہوا

سیہ۔ مارا لگے تھیں۔

"ٹھیک ہے۔ دیکھا تھا فریال کو ایک کالے سے لڑکے کے ساتھ ایک بڑھن میں تھی جی آدمار سے بر فریال

ہاں..... جو کچھ فریال نے کیا ہے پھر اس نے ڈیڑہ کر کے دکھا کر اس کی بھینے تو لگے ہیں ان دونوں بھائیوں نے

نہ ان کی عزت دوسرے کا حق کر لیا ہے۔"

"فریال بھائی آپ ایک ماں کو کورہ دینی کی کو پریشان ہوں گی ماں۔" معاہدہ نے سامان سے ہٹائی کہ

سبھا تھا۔

"ارے وہ..... اس میں پریشانی کی کوئی بات ہے۔ بر قاری جیہ اپنی بیٹیوں کی ان کی کار بانیے

کا جہاں تک کوئی سوچ نہ پائے وہاں تک کر کے دکھائی ہیں۔"

"اے اللہ بھائی آپ یہی بات کر رہی ہیں تاکہ ان کے ہرگز نہیں کر دوں گی۔" معاہدہ مستقل نہ پائے

چپ کر رہی تھی۔

"معاہدہ! تو صرف ایک چپا ہے سارا ہرگز کر کر آ رہا ہے اور میں ایک بیٹی کی بھی اس میں لکھتے اس

”کیوں بڑھادی ہے؟“

”وہ اس لیے کہ اسے ہمارے کام آ رہا ہے۔“

”نہیں! بابی..... نہیں۔“ وہ خوف زدہ سے لپکے میں بولتا۔

”قریب پانچ ستر سو پچھتر وقت تک اسی بجائے میں گزر جائے گا کہیں کو پتا بھی نہیں چلے گا۔“

”بابی! اگر آپ ہاتھ اس کا سایہ ایسا ہیج کر رکھیں، ایسا اڑا رہا ہے۔ وہ بھری خوشی کے ہر موقع پر اپنا سر نکال کر نکلتا رہو جیسا کرے گا۔“

”فہم کے ایک دوست کا نام دوس سے شاد و حیدر آباد کے قریب ہے ایک بار میں بھی جا چکی ہوں۔ وہ دور ویرانے میں ایک ٹھکانہ ہے۔ گھر کے بعد خود صورت اور کچھ دکانیں اور کچھ بے حد محفوظ..... میں سوچ رہی ہوں کہ فہم سے کہتی ہوں میری ایک دوست اپنی ڈھلی کے ساتھ وہاں رہنا چاہتی ہے۔ آپ اسے ایک ماہ کے لیے جگہ کر داری اور وہاں رہے بارے میں یہ کہہ دوں گی کہ تم لوگ گاؤں گئے ہوئے ہو۔“

”کیسی باتیں کر رہی ہو جانی تم! میں اپنے بچوں کے ساتھ کسی غیر محض کوئلے کرۂ دم ہاؤس میں رہوں گی۔“

”بھئی! یہ تو بھلا کونسا گھر ہے؟“ وہ بچہ بچہ سے لپکے غیر محض رہے گا اور اس ٹھکانہ میں رہے سے پھر نہیں ہے کہ تم کسی غیر آرائیہ نظام پہ چلی جاؤ۔“

”ابعد میں جب بھولی جاؤ گی۔“

”کیسی باتیں کر رہی ہو! میں بھولی ہوں! بابی! اور شاید میری ماں تو ازل و قبل از خلق سے میرے دماغ کی نس پھٹ جائے۔“

”کون کی بات؟“

”میرے بچوں کو آپ گھولے لیے کھانے کا شجر ترقی سے (میری جیسے خاتون کے گھونچو یا زین و دیو) بھیجے ہسپتال نہیں بھیجتے! آپ اپنی کڑوا کے ساتھ میرے یہ وہاں بھیجے گا۔ میری روح آپ کی شہر کر رہے ہے۔“

”کیوں تم پاگل ہو رہی ہو؟“

”اگر نہیں ہوتی تو پھر جانی کی مجھے ہر وقت اپنے دماغ میں ایسی الٹی وادی سنائی دیتی ہیں جیسے کھنکھم جاسے اور ہے ہوں! یقیناً کوئی آپ میرا سر اس کے پھونکے پھونکے کے لیے کھلی طرح دکھ رہا ہے۔“

”نہیں! میں تمہاری کہیں حوالہ دے رہی ہوں! کوئی نہیں! بابی! آپ کو تو یہ بھی پتا چلتا ہے۔“

”آپ کو تو یہ بھی پتا چلتا ہے کہ میں کوئی شجر ہوں! کوئی شجر ہے۔“

”کیا تمہارا بچہ کا ماٹھ پھونپ رہا ہے؟“ وہ بچہ بچہ سے لپکے غیر محض رہے گا اور اس ٹھکانہ میں رہے سے پھر نہیں ہے کہ تم کسی غیر آرائیہ نظام پہ چلی جاؤ۔“

اس کی چوائی کھا چکی تھیں کی طرح کہیں

میں خفت جان پہلے تو یوں کھولتے تھے

جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا ہے جاننا تھا

اتنے برس بھی کب تک نہ سمجھتے تھے

☆ ☆ ☆

تھیں چار خاموشی ہوئی تھی جیسے میرے چپ کی لنگ کی ہو چکی اس سے کوئی بات نہ کرنی تو وہ وہاں بات نہ کر سکتی تھی۔

میں نے کہا کہ یہ خیال تھا کہ وہ اچھے سے اسے میں کوئی بات نہ کہیں کہنا چاہتی تھی اور میں سسکتی تھی۔

میں نے سوچا کہ قریب لائے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ اسے لاکھ لاکھ کھانے کی کوشش کر چکی تھی کہ وہ دنیا کی کوئی عورت نہیں ہے جسے ملائی ہوئی ہو یا وہ ملا کر لے جاتی ہو۔

”بھئی! بابی..... کیا آپ کوئی دوسری بات نہیں کر سکتیں کچھ نہ۔“ وہ بچہ بچہ سے لپکے میں بولی۔

”اچھا..... تم مجھے صرف ایک بات کہنی چاہو۔“

”کی پچھنے۔“ وہ ہار دینے کا رنگ کر لیا۔

”کیا تم صاحب کو کہیں ہیں؟“ میں نے کہا ہے پھر چوری چھپی۔

”شاید کال کوئی دوست ہے۔“ میں نے بھولی سے بتایا۔

”قریب لائے کھانے میں ہیں؟“

”نہیں! ابھی وہ گھر سے باہر آ رہی ہیں۔“

”حضرت ہے شجر کی اس سے اتنا زیادہ دیتی ہے اور وہ کھانے کے پاس آیا ہی نہیں۔“

”کیا تمہارا بچہ کا ماٹھ پھونپ رہا ہے؟“ وہ بچہ بچہ سے لپکے غیر محض رہے گا اور اس ٹھکانہ میں رہے سے پھر نہیں ہے کہ تم کسی غیر آرائیہ نظام پہ چلی جاؤ۔“

تھیں نے سراغا کر رکھا تو راولی بٹے ہو گئی اور کہی۔ "آپ....."

"ہاں میں..... میں ہی امہ جہاں ہوں۔"

"آپ اور چھاپا کے دوست؟" اسے حیرت ہو رہی تھی۔ "اس کے علاوہ احباب میں تو کوئی اور شخص نہیں تھا۔"

"چھاپا سے میری دوستی کا بھی میں ہوں؟ اس سے قبل میں نہیں نہیں جانتا تھا۔"

"اس نے آپ کی گاڑی کو مار کر بھیجی۔"

"ہاں۔"

"آپ کو معلوم تھا کہ چھاپا میرے شوہر پر حملہ کرے گا۔ اس نے بڑبڑا کر کہا۔"

"مخلو اداری میں کیا شایع کی گئی ہو سکتی ہے۔"

"مگر..... کو یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"میں آپ کو تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔"

"یہ میری زندگی کے کچھ دن تھے۔ ان کا آپ سے کیا آئینہ؟"

"اگر میں کہوں کہ بہت گہرا غلطی ہے تو شاید آپ یقین نہ کریں۔"

"میرے بچوں کے آپ کا حلقہ؟" وہ حیرت اور حیرت سے اسے کچھ چلی جاتی تھی۔

"ہاں لیکن اتنا گہرا شخص ہے کہ شاید کبھی سوچی سمجھی نہ ہو۔ ان کو میں نہیں پسند کرتا تھا۔ اسے میرا دوست نہ کرتا تھا۔ اسے گھر سے باہر جاتی تھیں کہ میں نے انھیں زبردستی کے ساتھ دیکھا۔ بہت جلد میں معلوم ہو گیا کہ یہ تم بزرگ پر چڑھ کر ملی ہو گئی۔"

"اس نے آپ کو کچھ کہا۔ میں اس سے محبت نہ کرتا تھا اور میں نے یہ نہ کہا تھا کہ اس کی محبت کو نہ پاؤں۔ تم نے نہ ان سے نہیں اس کے پاس آتی۔ میں اپنی باتیں نہیں اور اپنی عقل کی رو سے نہیں اسے سنا تھا۔ میں اور میں نے سب احوال

سننے کے بعد بھی اپنے دل میں نہیں بٹا رہا۔ مجھے اسے کوئی واسطہ تھا تو کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ وہ اپنی دماغی آگ میں بھی رہتی تھی اور اپنے تصور سے کہ وہ یہ جب چاہے نہیں اپنے پاس لے سکتا تھا۔ صاف کر:

میں نے اسے اس کے ساتھ ساتھ اس کے زور پر جب چاہے نہیں اپنے پاس لے سکتا تھا۔ صاف کر:

اور جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ میرا دل زبردستی سے ملا رہا تھا۔ اس کی تو مجھے سخت غصہ آیا۔ میرا نہیں چتا تھا کہ

اور کچھ باتوں سے سراغ کر دوں۔ تم چھاپا کے ساتھ شادی کر کے دوں گی۔ میں میرا کچھ نہیں سمجھتا۔ اپنے

فصل کے نہیں اس کی طرف کی جانب سے کہنے کا خیال تھا کہ اب میں واپس نہیں آؤں گا۔ یہ ان کی شادی

و بعد میں وہ اس شادی کے اپنے ذہن کا وہ نہیں بدوں کہ میری شادی کی شادی ہو گئی۔ لے پائی گئی۔

جب میرا اپنے آپ سے لڑنے سے جواب نہ ملتا تو کہہ رہی تھی کہ میں نے کبھی اتنا دل کوڑا نہ مارا تھا۔ میں

ی کی زندگی میں نے اپنے ساتھ لے جاتا تھا۔ میں نے اسے آگ سے ہاتھ نہ لایا۔ یہ ان کے غصے سے کر لے

دے آئے اور اس کے دل سے چلا گئے کی تو میں..... حالانکہ اس دن ان ہی سے اس کے الفاظ سناؤں کی ضرورت

نہ تھی تھی۔ اور افسانہ احسان میں جب میں شہناز خیال لے کر گھر سے دروازے پر آیا تھا۔ میں سرور دیکھا۔ تم

کی انھوں میں سے جتنے بڑے بڑے تھے۔ ان کو مجھے کچھ نہیں کہیں کہیں نہیں پائی تھیں۔ میں بھی میری محبت سے

لگتا اور کبھی محبت کا لہجہ میں کبھی خوشگوار نہیں ہوا کہ اس کو اس سے تو شہناز دیکھا جاتا ہے۔ وہ لہجہ صرف شہناز

نہ لہجہ تھا۔

"ٹھیک ہے۔"

"میری جان میں ہی شہناز ہیں۔ ان..... تم ایک ہفتہ بھی کر دو گی تو میں فوراً تمہارے پاس آسکتی

ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ ایک دن کہاں پائی؟"

"میں نہیں۔"

"چنانچہ کیوں مجھے بے حد ڈر رہا ہے کہ آپ میرے ساتھ نہیں تو..... مجھے آپ کے وجود سے نفرت

رہے۔"

"اچھا..... ہوں..... فیہرہ بھابھیک بچنے کے لیے لا اور جاسیے۔ تم ہمیں دکھانے کے لیے ہیں۔ میں کچھ کچھ

تمہارے ساتھ رہوں گی۔ خود کو معلوم ہے کہ تم چارہ دار میں نہیں کہ آخر کے لیے جاتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے جانی..... وہ تو کروسی آواز میں ہوئی۔"

جیو کی گھڑی کے بعد امہ جہاں اپنے چار ساتھیوں کے ہمراہ ان کے گلیے پر چھاپا کے ساتھ آیا تھا۔ خاموشی ان

کے ہمراہ تھا۔

خوشی کے چہرے پر نہ ہوئے ان کی اذیت تھی جس گھر کی اور ان کی حالت بھی خاصی دکھ کوئی تھی اور جب انہی

نے حال کو دیکھا تو حیرت سے کہا۔

"چھاپا کو کہہ رہے تھے کہ امہ صاحب سے نکاح ہو گا۔ مگر تو یہاں ہیں اور اسے کچھ یاد رکھنے کے

جانی۔"

"میرا نام امہ جہاں ہے۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"آپ کو کتنے بچے نہیں تھے۔" انہی اپنے ساتھ مردہ ہوئے ان کے بچے بھی نہیں ہوئی۔

"ایک۔" وہ بعد میں کہنے لگا۔ چار بچے تھے۔ کچھ کے لیے بھی نہ آئے۔ اس نے اپنے اپنے ہوش

کاٹے ہوئے کہا۔

"جہاں کو کہہ کر بھی بدل کر پورا کرنا تھا اور اس سے بات کر کے ملے۔ یہ کسی ہوتی۔"

"ٹھیک ہے۔ میں نے یہ سنا۔" انہی نے اپنے بچے میں شہناز کی سہیلی سے بات کر کے ملے۔ یہ کسی ہوتی۔"

"ٹھیک ہے۔ میں نے یہ سنا۔" انہی نے اپنے بچے میں شہناز کی سہیلی سے بات کر کے ملے۔ یہ کسی ہوتی۔"

"ٹھیک ہے۔ میں نے یہ سنا۔" انہی نے اپنے بچے میں شہناز کی سہیلی سے بات کر کے ملے۔ یہ کسی ہوتی۔"

قسمت سے شہر ان کو کھڑے لار اور جب مجھے معلوم ہوا کہ تمہارا شوہر ہے تو دوسرے لیے کافی اندازہ ہو گیا۔ وہ کوئی بھی مشورہ نہ لینے آتا تو میں اسے کافی سے جو تیز کرتا اس کی پرچائیوں کوں کرتا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ اس کی فریاد صاحب سے اختلاف شروع ہو گئی تھی تو میں نے اس کی دوسری جاب کے لیے کوشش شروع کی۔ کئی کئی مہینوں اور اس کے بعد وہ اپنی پہلی جاب پر واپس آئے۔ وہ کافی سے کہتے تھے کہ میں علاقے دے چکا تھا۔ میں سمجھتے کہ جس وقت میں نے یہ بات اسے کہی تھی کہ دالے کا دل بہاؤ تا ہے۔ محبت اور دانی جو دل میں ایک، وہ بھی یہ کہتی ہے۔ شہر کو پریشان دیکھ کر میں بھی پریشان ہو گیا اس کے ساتھ ساتھ وہ جان کر میری یہ بیانی شروع کر دیا کہ میں نے تمہیں اس شخص سے ملنے کا لیے کافی کڑا کر پیش کیا تھا۔ اب وہ اپنے گاؤں میں آگیا تھا جس سے وہ کے مطابق علاقے میں دے کر چلا جائے گا تا کہ تم اپنی فریاد اپنے خاندان کے ساتھ لے کر اس کے قریب کی زندگی گزارو۔

ابھی کہ جب چاہ اس کی بات کہہ کر دالے اس کی کئی بھی بات کے جواب میں اس نے ایک ہلکا سا بھی نہیں کیا۔

"مجھے یہ آپ سے صرف ایک راستہ چاہیے۔ وہاں کے قریب آ کر بیٹھا تو دوسرا آپ کی بات ہی تھی۔

"کی ہے۔ اس سے نظریں پیچھے نہ دیکھیں۔ میں آپ کے لیے چھوٹے چھوٹے خیرے کرنا کرتا رہا ہوں

"آپ تو دل کر لیجئے اس میں تین تین دن کی یہ ماری کی ماری چڑی کی سالوں کی ہیں۔ اور بھروسے بے ہوش

زیر دلی کی کوئی بات اور دالے میں۔ ان کے پسندیدہ ہو جان میں فیصلوں کے وہ بے فکر انداز کی ساری قسم نے

پوچھا: "کیسا دالے کی لٹی ڈالے میں ضرورت جڑا دیکھو۔"

"یہ مجھ میں سے نہیں ہے لیا تھا۔ جب میں ایک یہ سنا دالے میں شرکت کرنے آیا کیا تھا تو میرے دوست

اب بھی گھر والوں کے لیے عمارت سے چھوٹی خریدے تھے میں نے دالے کے لیے کوئی ایک بیٹا تھا جس کا

مجھ میں سے تھا۔ اس لیے خریدنا تھا۔ آج سے کئی سال پہلے جب میں اسے اسے خریدنا تھا تو مجھے بھی کئی کئی

کرچے تھے اس شخصیت کے لیے کہ چند سالوں کے بعد اس کے پاس کوئی نہ ہو گا۔ میں نے نہ کرنا

اب کتنے دن پہلے وہ کچھ سالوں کو دیکھنے کے بعد دالے کو بھی کھڑوں سے دیکھ کر تھی۔ یہ بات

یہ کہنا کہ وہ تھا جس سے وہ واقف ہی تھی۔ یہ بھول کر فرار دانا تھا اور بھول تو ماضی کی کہانوں سے تعلق

تھے۔

کرنا اس دور میں بھی ان کو نہیں ہوتے ہیں۔ وہ اس جہنم میں خاصی تھک چکی تھی۔

"مجھ میں آپ پر پانا کوئی نہیں جڑاؤ گا۔ کوئی اس کے آپ سے معمولی چیزیں تو لے کر لیں۔"

"یہ ماری تیر کی تیری پندہ وہ ہیں اور ہر گزیر پندہ ہے۔ اس کی نظروں سے دیکھتے ہوئے نہ

"میں جہان ہوں کہ آپ کو کہنے کا چاہا کہ یہ پاؤں کو اپنے ایک اور اس قسم کے روئے گئے پندہ ہیں۔

لکیر انداز کی بھی مجھے ایک اور بلکہ گرا کا کئی چیز پندہ ہے۔"

"میری قصور دیکھا میں نہیں دیکھوں ماضی میں ہوں یہاں کوڑے سے مٹائی کرنے لگے تھے تو کیا،

التماس اور۔"

پڑے سے تیر لیا جیسے ہوئے اس نے اسے دیکھا۔

"یہ مجھ پر آپ صرف ایک مرتبہ مجھے مایوس کر دیا۔ اس کے لیے میں جو کچاہت اور زحمتی تھی وہ اس کے

لوگوں سے دالے کے بعد کسی پہل کی طرح محسوس کی گئی۔

تھیں اس کی بات سنتے ہی کانٹا کی ڈاکھولا اور چھوٹے ہاتھوں میں تھالیا۔

"میرے خواہشات مجھ سے دور ہیں آپ سے اس کی کہہ رہی ہوں کہ ان خواہشات مجھ میں نے آج

تک نہیں دیکھا اور یہ بھی کہ کہ مجھ کو مجھ سے حد پہنچے یا تاکہ پندہ کے کہنے سے زیادہ اچھا تھا ہے۔"

مسلک سے لوہے سے کہہ رہی تھی اور ہوش ایک ایک اسے بہت سا کھرا دیکھ رہا تھا۔

"تھیں نے جب مجھے کی تمام چیزیں دے سے ایک بار دیکھیں تو دالے کی کھوپڑی، گلدستہ،

"بیک شہر پر کا۔ آپ کی سب سے آج اس مجھ کی خواہشات نہ ہو گئی ہے۔ اس کی بات میں کرتی

جھوں سے میں دی اور وہ اس کی کسی کے جوتے میں کھوسا گیا۔ اسے ایک ایسا جیسے اس کی مٹکی اس پورے

کرنے میں طاعنی کی مٹکی اس پر۔

"برائی صاحب میں آپ کی دل میں ممکن ہوں کہ آپ نے اسے خواہشات سے تھک میرے لیے تیار کیے

اور بالآخر خود بھی گئے۔"

"مگر یہ ادا کیوں کریں ہیں آپ یہ تو آپ ہی کی چیز میں تھیں۔ یہ کہہ کر اس نے باہر کی جانب قدم

دوڑا ہے۔ "ہاں۔۔۔۔۔ ایک بات اور۔"

تھیں نے مڑ کر اسے دیکھا اور دالے میں ایسا وہ تھا تو دیکھ لیا تھا اس لیے دوسرے وقت سے بھانے کوڑا

تھا۔

تھیں اس کی جانب گھوم کر اسے تھکوں سے اسے دیکھ رہی تھی اور اسے بول دیکھے چلا جا رہا تھا جیسے

وہ اسے اپنی آنکھوں میں بند کرے گا۔

"مجھ میں صرف یہی کرنا چاہتا ہوں کہ ایک ماہ جو میں اس قدم اس میں گزار رہی ہے وہ میرے لیے اتنا

وام ہو گا کہ اس کے مشکل میں ہی تھی پوری زندگی بسر کرنا ہوں۔ چنانچہ آپ نے دل میں ہی اذیت دے لی

مجھے اپنے طے سے کوئی نہ ہو کر دیکھ کر اسے اتنا دھوکا دیا کہ مجھے اسے ہٹانے سے کسی نہ کسی ایک ایسا

افغانی۔ وہ تیری سے قدم بڑھانا بھی گھٹ دہم کی جانب پکا کر دیا۔ میں ایک گرا ہوا اس نے کر اسے پانا ہوا

دیکھنے کی کیا عجیب تھا۔ اور اس سے زیادہ اس کی بات میں بھی عجیب و غریب کی ہیں۔

"کیا کوئی کی اس کی جگہ بھی چاہتا ہے۔" "بہرہ و شہر دیکھ میں چلی۔" شاید صحت پر دل تھا جیسے

لوگ باتیں جانے کے باوجود تھے جس گرا اس کا چہرہ ایک جیسے لے گا چہرہ نہیں لگ، اچھا تو کیا وہ چاہتا تھا۔ اس

کار کا مہر پور تھا۔

"اب وہ کچھ بولنا تھا اس کی آنکھوں میں جو چاہا اس ساتھ دھائی کے سب تھا۔"

"ہاں۔۔۔۔۔ ایک آپ نے مجھ سے ہی بولا ہو کر میں اس کا سے کیا اسے آپ کو میری زندگی میں اپنے

مہینوں کی طرح آج سے ہیں مجھے ضروری ہو گا۔"

نہی ہے مدد ملے ہو کر اپنے گھر کو بھی تھی۔ یہاں کے علاقوں کو تیر تھک پور اور تھک پور سے وہ بے حد متاثر

تھیں نے چہرے پر غمازیت سکڑا کر چلا ہے۔ مجھے اپنے سامنے بچہ پر گھٹیا جی اور سامنے کڑی پر ہنسی
بجھا ہوا تھا۔ جب دھڑکی اڑی تو ان کی حالت خود سے بچہ ہوئی شروع ہوئی آپ اور انھیں کھل کر اس
اور جلال کا کھڑا کر دیا تھا۔

تھیں نے ان کو پکڑ کر کہنے سے روک دیا۔ چہرے پر غمازیت سکڑا کر چلا ہے۔ مجھے اپنے سامنے بچہ پر گھٹیا جی اور سامنے کڑی پر ہنسی
بجھا ہوا تھا۔ جب دھڑکی اڑی تو ان کی حالت خود سے بچہ ہوئی شروع ہوئی آپ اور انھیں کھل کر اس
اور جلال کا کھڑا کر دیا تھا۔

تھیں نے چہرے پر غمازیت سکڑا کر چلا ہے۔ مجھے اپنے سامنے بچہ پر گھٹیا جی اور سامنے کڑی پر ہنسی
بجھا ہوا تھا۔ جب دھڑکی اڑی تو ان کی حالت خود سے بچہ ہوئی شروع ہوئی آپ اور انھیں کھل کر اس
اور جلال کا کھڑا کر دیا تھا۔

تھیں نے چہرے پر غمازیت سکڑا کر چلا ہے۔ مجھے اپنے سامنے بچہ پر گھٹیا جی اور سامنے کڑی پر ہنسی
بجھا ہوا تھا۔ جب دھڑکی اڑی تو ان کی حالت خود سے بچہ ہوئی شروع ہوئی آپ اور انھیں کھل کر اس
اور جلال کا کھڑا کر دیا تھا۔

تھیں نے چہرے پر غمازیت سکڑا کر چلا ہے۔ مجھے اپنے سامنے بچہ پر گھٹیا جی اور سامنے کڑی پر ہنسی
بجھا ہوا تھا۔ جب دھڑکی اڑی تو ان کی حالت خود سے بچہ ہوئی شروع ہوئی آپ اور انھیں کھل کر اس
اور جلال کا کھڑا کر دیا تھا۔

تھیں نے چہرے پر غمازیت سکڑا کر چلا ہے۔ مجھے اپنے سامنے بچہ پر گھٹیا جی اور سامنے کڑی پر ہنسی
بجھا ہوا تھا۔ جب دھڑکی اڑی تو ان کی حالت خود سے بچہ ہوئی شروع ہوئی آپ اور انھیں کھل کر اس
اور جلال کا کھڑا کر دیا تھا۔

تھیں نے چہرے پر غمازیت سکڑا کر چلا ہے۔ مجھے اپنے سامنے بچہ پر گھٹیا جی اور سامنے کڑی پر ہنسی
بجھا ہوا تھا۔ جب دھڑکی اڑی تو ان کی حالت خود سے بچہ ہوئی شروع ہوئی آپ اور انھیں کھل کر اس
اور جلال کا کھڑا کر دیا تھا۔

تھیں نے چہرے پر غمازیت سکڑا کر چلا ہے۔ مجھے اپنے سامنے بچہ پر گھٹیا جی اور سامنے کڑی پر ہنسی
بجھا ہوا تھا۔ جب دھڑکی اڑی تو ان کی حالت خود سے بچہ ہوئی شروع ہوئی آپ اور انھیں کھل کر اس
اور جلال کا کھڑا کر دیا تھا۔

تھیں نے چہرے پر غمازیت سکڑا کر چلا ہے۔ مجھے اپنے سامنے بچہ پر گھٹیا جی اور سامنے کڑی پر ہنسی
بجھا ہوا تھا۔ جب دھڑکی اڑی تو ان کی حالت خود سے بچہ ہوئی شروع ہوئی آپ اور انھیں کھل کر اس
اور جلال کا کھڑا کر دیا تھا۔

تھیں نے چہرے پر غمازیت سکڑا کر چلا ہے۔ مجھے اپنے سامنے بچہ پر گھٹیا جی اور سامنے کڑی پر ہنسی
بجھا ہوا تھا۔ جب دھڑکی اڑی تو ان کی حالت خود سے بچہ ہوئی شروع ہوئی آپ اور انھیں کھل کر اس
اور جلال کا کھڑا کر دیا تھا۔

تھیں نے چہرے پر غمازیت سکڑا کر چلا ہے۔ مجھے اپنے سامنے بچہ پر گھٹیا جی اور سامنے کڑی پر ہنسی
بجھا ہوا تھا۔ جب دھڑکی اڑی تو ان کی حالت خود سے بچہ ہوئی شروع ہوئی آپ اور انھیں کھل کر اس
اور جلال کا کھڑا کر دیا تھا۔

"اب وہ تم تک ہو گیا ہے۔" فرحی اس کی خاموشی سے زبردستی۔

"آپ نے ان کو کہہ دیا ہے کہ وہ آپ کو چھوڑ جائے گی۔"

"نہیں، یہ چھوڑا تو آپ اس کا سر تک نہیں دیکھ سکتے۔ وہ تو ان کی گھٹیا شہرت پر چڑھی ہے۔"

"آپ نے یہ تو ان کو کہہ دیا ہے کہ وہ آپ کو چھوڑ جائے گی۔"

"فرحی! اس کے پاس کون ہے؟ اس نے فرحی سے کہا۔"

"میں ہوں، میں اس کے پاس ہوں۔" فرحی نے فرحی سے کہا۔

"نہیں، میں بھی اس کا سر تک نہیں دیکھ سکتے۔ وہ تو ان کی گھٹیا شہرت پر چڑھی ہے۔"

"آپ کو بتا دیا ہے کہ وہ آپ کو چھوڑ جائے گی۔"

"فرحی! اس کے پاس کون ہے؟ اس نے فرحی سے کہا۔"

"میں ہوں، میں اس کے پاس ہوں۔" فرحی نے فرحی سے کہا۔

"نہیں، میں بھی اس کا سر تک نہیں دیکھ سکتے۔ وہ تو ان کی گھٹیا شہرت پر چڑھی ہے۔"

"آپ کو بتا دیا ہے کہ وہ آپ کو چھوڑ جائے گی۔"

"فرحی! اس کے پاس کون ہے؟ اس نے فرحی سے کہا۔"

"میں ہوں، میں اس کے پاس ہوں۔" فرحی نے فرحی سے کہا۔

"نہیں، میں بھی اس کا سر تک نہیں دیکھ سکتے۔ وہ تو ان کی گھٹیا شہرت پر چڑھی ہے۔"

اسلام کے فروع سے بچ جاؤ۔

"سب کبھی ہوں"

فروع کی ان معمولات میں شامانی کی روش چاہی اور پھر جلد ہی مسترد ہو گئی اور اس نے گردن کے اشارے سے

جواب دیا۔

"یہ اکثر بہت اچھا ہے تم جلد ہی ٹھیک ہو جاؤ گی۔" مگر فروع نے اس کی بات کو کوئی جواب نہیں دیا اور دوسری طرف دیکھنے لگی۔

"ذاتی فروع کو کیا ہو گیا ہے؟" بخاری نے اس کی ماں سے جھگڑے میں پوچھا۔

"میں یہاں ان کو تو تم کھانے کے لیے آکر بیٹھیں، میں اس پر نصیب ہے اللہ وکرتے کسی کا مقدور ہے جیسا ہو۔ اب اس کو لوگ خوں کیسے پی تو غایہ ٹھیک ہی کہتے ہیں کہ اس نے جس سے محبت کی اسی نے اس کا نقصان پہنچا دیا۔" فروع کی ماں کھٹکے کھٹکے سے بچے میں کہہ رہی تھی جس اور فروع اس طرح سن رہی تھی جیسے کسی دوسرے کا نہ کہ وہ خود بخاری کہہ رہی ہو۔ ان دونوں کی زندگیوں کا یہ تھا۔

فروع کو یہ دیکھ کر نہ تو اپنے سر میں شامانی نے اس سے بھائی کا وعدہ کرنے کے بارے میں اس سے کوئی بات کی۔

"میں جانتا ہوں اپنی بات میں ماں کو سمجھنا مشکل تھا مگر میں نے شاید کسی ہی بات کی تھی، میں یہ نہ جانتا۔"

ننانے میں اپنے ہونٹ اور دودھ سے کیا صرفہ جراتی کے پورے چلے ہوئے ہیں۔ "مگر آگے اور مسلسل یہی سوچے چلا جا رہا تھا۔

"بڑا کھانا کھا کر کتنی جلد سے روٹی کاٹنے لے بیٹا ہے۔ عوام ایک برکی میں بیٹھ کر کھاتے ہیں۔"

"اماں ایک بات کہیں میں آپ سے؟" وہ دیکھ کر چکا ہوا تھا۔

"کہیں ہے؟"

"میں فروع سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور وہ خود مر جائے گی، اس کا بچہ یا بیوی لاری کی تھا کہ محنت تنگ چوک پی

تھیں۔" بخاری نے ایک لمحے پر اس کی اطلاع دے کر جواب دیا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں کر سکتا، اماں مانتے گی اور پھر میرا بھائی کیا سوچے گا یہ تو دعویٰ کر کر۔"

"مجھے کسی کی کوئی فکر نہیں ہے، میں ذہن غالب ہوں۔" سے جا کر کہہ کر، مگر عمر کے بعد میں فروع سے نکاح

کر سکتا اور آپا ہوں اور کتنی ہی غار کے خود راہد ہو گی۔

"مگر تو میرا سے ہی تو لوگوں نے یہ کہنا ہے کہ بخاری فروع سے عشق کر رہا تھا اور بعد میں بھی اس سے نکاح چاہتا

تھا۔" بخاری نے جواب دیا۔

"اماں میں تو اسے آپا کر کے پھر آپا ہوں تو لوگوں کی ہر بات کو پہلے ہی میں جواب دیتی ہوں۔ فروع صحت مند

ہو جائے اور تو کسی کی طرف ٹوٹ کر آئے اب میری زندگی کا مصداق ہی ہو گا۔"

"ٹھیک ہے میں جانتے فروع کی میں سے بات کر رہی ہوں۔" محنت تنگ سے جا کر منہ ہانے ہوئے گیا۔

"اماں فروع مانا جائے گی یا نہیں؟"

"نہ ان دونوں پر ہی نہیں باقی مگر اب تو خود ہی جلتی ہے۔ وہ کا ہے کہ وہ کدو سے کی درد تو غشی ہوئی ہے؟

مگر نہ ہی۔" محنت تنگ نے بیٹے سے کہا اور بخاری کے گلوں پر ایک سدری سنسلا ہونٹ کھینچ لی۔

محبت اپنا نقشہ ہے
 آزاد بھی بھولنے والے میں
 تو حیرت خیز نہیں ہوتا
 محبت اپنا منظر ہے
 ہر شخص بھی جیتی ہو
 کبھی دم نہیں کھینچتا
 محبت اپنا سنا ہے
 کہ جس میں بندھنے والوں کے
 داروں میں غم نہیں ہوتا
 محبت ہر جگہ اپنے
 جو تب بھی بڑھتا ہے
 کہ جب موسم نہیں ہوا

(خاموشی اور اسلام احمد)

بات راضی ہو جوں کی قسم

محبت بھی ایسی ہے اسے کھینک کے دونوں کے اس کے گلے کا پارہ بنے ہوئے ہے۔

تو جہاں گراں کے بغیر جہاں چاہے اور وہی بچوں کو اپنا چال سے آنے کے بعد اصرار سے نوا جاہد جہاں کے

حادثہ سے ضرور گزرا ہوا تھا۔

اس شادی کو اور ایک دم ہو گیا تھا اور جہاں کو پس لگا تھا کہ چند دن ہو گیا کے گزرتے ہوں۔ تم شیخی

سے یہ پھیل کر تو کیا غائب ہو کر جاتا تھا۔

اس نے کتنی دعا مانگی تھی کہ رقت خیر جائے مگر رقت کا کام نہ رہا تھا۔ یہ اور غمی سے ملی تو بڑی

دردی اور فدا کی سے گزرا کرتے ہیں۔

"بہت اب میں چند دن میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔" بخاری نے موجودگی میں اس سے بچوں سے کہا۔ اب وہ

تھیں اور بچوں کے ساتھ چلنے کو کھانا کھانے لگا تھا۔

"کیوں ناگہان؟ کیا آپ ہم سے واپس ہو گئے ہیں؟" انہوں نے اپنی بیوی سے ہاتھ دیا۔

"میں واپس نہیں ہوں، مگر تم اپنا کھانا کھاؤ۔"

"پہلے آپ یہ بتائیے کہ اب میں مجوز کر کیوں جا رہا ہوں؟ میں؟ آزاد چھا رہا ہوں۔ آپ تو مجھے کہتے ہیں کہ

میں سب سے اچھا چھٹی ہوں۔ آپ کہتے ہیں میں اب کا پتا ہوں پھر بھی آپ مجھ کو مجوز کر جا رہے ہیں۔" انہوں

اپنی دعا میں کھانا کھا رہا تھا۔

”مری نہیں ہے، یہ صرف بے ہوش ہوئی ہوگی۔“ اورکی زبان سے نکلا۔

”تو آپ بھی مجھے یہاں لا کر بے ہوش کرنا چاہتے تھے۔ بلائیے، ادا! آپ نے ایسا سوچا مگر کیوں آپ کو مجھ سے محبت کرتے تھے۔“

”خیر کیا؟ میں اور محمد ہوتے جوئے اچھے آنکھوں پر محبت کی ٹیپاں پاندہ کر چنیں ہیں وہ تو پہلے ہی بے ہوش ہوتی جس اور اندھی بھی“ سسر زہینہ کا کچھ رنگ بھی تھا۔

مارے شرم کے وہ یہ سوچ رہی تھی کہ زمین پھٹے اور وہ آسمان میں جا جائے۔ آؤ غلی کی کوئی بات بھی غلط نہیں تھی، اترا آگیا اور پھر مجھ پر کھلا غلط فہمی اور تعصب۔

"لہذا..... میں تم سے واقف ہوں کہ تم چاہتا تھا کہ میرا بیٹا مجھ سے بھاگ جائے۔" وہ اس وقت مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔
 "جی ہاں! میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرا جیسا ہی ہو۔" اس نے کہا۔

”ظاہر ہو وقت ٹاکی تعریف کرتے رہے ہیں اور اس کا بے حد خیال بھی رکھتے ہیں اور یہ بات جلا کو کسی

”ایلا کا حراج تو میرا بھی ہے درست کروں گی کہ دو سو چوبیس کتنی مگر نہ مجھے اب تہا دی مٹھل نظر نہیں آتی“

چاہیے۔ یہ کہ خدا کا احسان ہے کہ کم اور دلالی کرتا کوئی لڑکی نہیں پہچانتی۔
 ”آج پاسکی جی کہہ رہی ہیں شرمناستہ واقعی محبت کرنے لگی ہیں۔“ وہ آواز بھر کر بولا۔

”ناور، سچی محبت کرنے والے افس کے ہاتھوں کے نہیں ہا کرتے ہیں، ہم مصلحتی جلدی جانتے ہو چلے جاؤ یہ
 دیکھ کر ہمارا کھادور کرتے تھیں۔“

”پچھو چلو۔“ کائنات شمر ساری سے قدم اُٹھے بیٹھا ہے کہ، ”آؤ جیسے کسی برکھ کی طرح لپک رہے تھے۔ جب فرزل نے اس کا ہاتھ ایسے پکڑا جسے اسے متاع حیات کو تمام لایا۔“

☆☆☆

لوہو سے ہر ایک آدمی کی ظاہری، آسمانی ٹیہ کیا دکھائی ہے

خلق و محبت سب پائین ہیں، باتوں میں کیا رکھا ہے۔

قسمت میں پڑ گیا ہے وہ اسکل ہو کر رہتا ہے

حکیم کرنا، دیکھ کر، پھر ہاتھوں میں لے کر رکھنا ہے

چند پیریں نے بھی دعا کی، مگر وہ سب بے اثر رہا۔

عقلمندوں نے رشتہ دیتے وقت واضح طور پر کہہ دیا کہ نکاح کیلئے یہاں کی عورتیں ہی دے گی اور فرج ان کے

پاس کا کون سا حصہ ہے۔ یہ آئندہ صرف شجران کی ہے بلکہ ان کی اور نعمت کی بھی ہے۔ (عجائب کا نام اس میں
نے دل سے گڑھ کر کہا)

اماں بار بار فریاد کیا کہ یہ بھائی بھائی ہیں۔ پھر فریاد اٹھا کہ اسے سے متوجہ نہ کرنا، یہی اس کے لیے نجات ہے۔

نکل آئے گی۔
تو وہ بے اختیار چیخ کر پڑی۔ "نا... یہی کرتی تھی مجھے یہ شادی۔ وہ تو ہے وہی، رہی تھی۔ لیکن کروں گی

شادی..... ہرگز نہیں..... شہر کوئی کات کی گزیا ہوں کہ جو دل چاہے میرے ساتھ سلوک کرو ہرگز نہیں۔"

”میں نے 10 بجے کوئی اتفاقاً لفظ پھوپھوس کرنا شروع کر لیا تھا۔“

”میں نے کہا، اگر کھتر کر ہوائے شہر درمیان سے غلہ چھپاؤ گی تو ہوں۔“ سٹان نے کہا۔

”میں ان کو جانی ہے کہ بچے کے سروں سے کیا ہوا ہے۔“

”ہاں چھپو، میں کو آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔“

”یہاں اس کیفیت میں یوں اگم۔“
 ”میرے ظہور سے چھپا ہے، ان کا کوئی دوست ہے۔“

”تمہیں دیکھنے کے بعد بھی تمہاں شکی ہو؟“

”اور نہ کیا کرتا؟ گری ہو رہی ہے، کوئلہ ڈر رہی ہے، فٹو لگائی کھانوں میں دھنسا رہا ہے، کوئلے سے لڑ رہا ہے۔“

”پچھوڑ ج مری بھی بہت ہے ہاں اور آج ہی جا رہا شام تک کھوئے گا پروگرام ہے۔“
 ”چلو شام بھی یہ خضہ خضہ جو تیرا اور پل پچھوڑ کو بھی ملا کر۔“ ٹیڈ ڈرے نے سہرا لوگ ان کے لیے جاتا دیا۔

”آپ نہیں جانتے کہ کیا؟“ نروال نے پوچھا۔
”سرا کا خواب ہے اور یہ غریب، لہذا ہوسکتا ہے کہ شوق شاکو کی ہے۔“ دو لگاوت سے شاکو کہتے ہوئے

۱۱۔ جو انکو دی سوٹ جس خوب گھڑی گھڑی ہی گنگ رہی تھی۔ اردواز سے پھٹ کر سر زمین اپنے بھائی کی تمام

”اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارا بھی بالکل ٹھیک ہے اور راج جس کے تم کہیں زیادہ شرمین ہو تو آج تم کو پہلے بتا

”یہ بات تمہیں ہے۔“ لیکن ان کا کچھ کردہ و نہت ارادہ سا ہو گیا۔

”بات کیا ہے، مجھے سب معلوم ہے۔ میں نے دربار کے قیادت سے دوچوٹے کسراں دی ہیں۔“

”آپ باہر جاتے ہیں، تو گواہیں، کیا تمہارا گواہ ہر ذرا دل کا آپ وہ انصاف بھر کے کہہ رہا ہو گا۔“

[illegible]

”کاشکے اس کا نقل کرتے تو کیا بات تھی۔ ان کے پاس جو والدین کی طرف سے ترکے کا بیسہ تھا وہ ان کے پاس

”وکیکوٹا لکھا ہوتا ہے، کنکس جڑ اپنے بھائی کو لٹل کر میں، اور بے خواہ خواہ بدنام کر کے دکھا ہوا ہے (شعبہ ۱۰۰)“

”کاش آج ہی بھائی ہوتے جس سے میری زندگی میں کچھ تبدیلی آجاتی۔“

اس نے حکم دے کر کہا۔ چنانچہ اس نے مشروب میں ایلا یا قحط کو ملی فوراً کھا لیا۔

”اگرے یہ تو سرگئی۔“ نکالے حیرت سے دیکھا وہ پریشان دل سے بولے تھا۔

کہیں روماء نہ دل دی جب انہیں بے جا بے کفری لای جسی وڈا لای مائی چو مکی ہے۔
 "وہی بلیر خاموش ہو جائیں گے۔۔۔ آپ کی بھی کوئی بات نہیں رہے بعد میں آپ کی ادا کے سامنے
 انہیں۔۔۔ شاہزادے آپ کو سنبھالے میں چھوٹے کے لیے روماء نے پردہ کی سی تھی۔۔۔ دیکھتے ہوئے اندر داخل
 ہوتے ہوئے بولی۔

"کیا بکدھی ہے تو یہ اور فریال کا بھلا کیا سنا ہے کہیں نہیں کہیں انہیں۔۔۔
 "ہی فریال نے چھوڑ کر ان کرنے کے بعد کہیں نہیں انہیں لے غلطی فرمادیا یا خاک کو ملی غلطی انہیں
 نے کہیں ان کی دور یہ تار تار سے پہلے ہی میری اور ان کا ہاتھ تھا۔ وہ نہ بڑے مہم سنا دے لیے مجھے ایک
 خالی کیفیت میں لے گیا تھا۔

"کیا بکدھی ہے بچہ؟ خراج تو میں غریب ہو گیا کیا یہاں ہی بولے بلی جا رہا ہے۔" فریال نے کہا۔
 "ای افریال مجھ کو تو میرا آپ کا بیٹی کی طرف وہاں میں پانی۔"
 "یا اگلہ تو نہیں ہوئی۔ یہاں فریال نے کہا کہ میں۔"

"ابھی مجھے اپنے اٹار کر دوسرے خواب سے یہاں ہوتے ہیں جس میں بے وقوفانہ کہا کہ اڈا کر گیا ہے
 آسانی میں جاتی ہیں آپ کی بیٹی کی ایک بیٹی میں چھٹی کی گئی۔" سب کچھ اچھوت کر رہی تھی۔
 "مجھے لگتا ہے کہ تو اگل ہو گئی ہے، یہی سبب یا شاید کر رہی ہے۔"

"شاید میرا دماغ ہوتا کہ میں ان بار سے بھی ہو جوں تو خراج میں ہوں، مائی میں تو اگل ہوتے ہوئے
 تو کہ فریال نے پھر کسی سچا کی طرح مجھے پھانے انہیں، مائی آپ کو پھر کا احسان نہ ہوتا ہے یہ نہیں ہے
 آپ کی بیٹی کی موت ہو گئی۔"

"مگر میرا دل صاحب مردان کی جیسی ہے نہ صرف ایک ہی۔" فریال نے کہیں نہیں اٹھا کر کہے کیا کہے۔
 "پان دھنی ہے میرا مجھے لوگ میں عمر کی کہ پھر وہ ان کا بھائی تھیں تو ان کے چیلوں میں سے میں ادا دی
 بہت اچھے لوگوں پر مکی کی بھروسہ میں کہ آپ مجھ کو ہم اپنی فریال کے معاملے میں تو بالکل بھی نہیں کرنا
 پائیے، یا اگر میرا ہی ہوتا ہے۔"

"مجھے یہ میں تھا کہ اگر کوئی اور میں فریال کی زندگی میں ہے مجھے آپ اپنے سے ایک کیا ہے۔"
 "کہاؤں کی مائی میں کی ہر بات ان میں لگتا ہے آپ کی کوئی بات غلط نہیں کرتی؟" شاہزادہ نے بھی۔
 فریال نے مشہور کی کہ کوئی کہی نہیں اور نہ اس کے منہ سے، وہ فریال نے جیسے عہد میں میں میں بھی کیا کہو کیا
 تھا کیا ہونے لگا تھا۔ ان کا خوف سا جو کہ کوئی برداشت کرنے کے قابل نہیں تھا۔

"فریال مجھے صاف کہہ رہی ہے میری سچی کہنا۔" سب فریال کی کے اٹھائی انہوں سے لگا ہے۔
 ہی جس ان دن ان کا یہ چند لگتا تھا کہ ان کا شرف تھا۔
 "میں نے اپنی سچی کہنا تو آپ پر کوئی احسان نہیں کیا۔"

"مائی یہ چھوڑ کر لگا ہے مجھے کہ میں ہیں، بہت بڑی ہو چکی کہ ماب میں بلکہ بڑی کی صرف وہی شخصیات
 میں شامل ہیں جن کو ان کے لڑکے بولت صرف وہی شخصیات کہنا نہ فریال میں ہیں۔"
 "یہ تم کہنا ان سے نہیں کی؟" فریال اب جو میری میں۔

"اٹھ کھانی نے مجھے بھلا اور انہیں بچے کہ میں انہیں سب سے پہلے مردان میں۔"

اب شاید جنگم ہے دلوں میں فریال کا بچہ تھا ہے انہاں چہ ہر ہی جس۔ "میری دعا میں ہے
 لگتا میں وہ شاید میرا انتظار ہے کہ میری دعا میں۔"
 فریال انہاں ان کی انہوں کے ساتھ میں میں مکی کی جیسے وہ اس کی کہ میں تھا مائی ہو۔ صابر دادہ۔
 چپ چاپ کر رہے تھے، ایک ایک شاخ کے لیے ان کے سر سے نہیں اٹھا۔

فریال کی دیکھ کر پہلے صابر نے کسی بات پر خاموشی لائی ہوئی تھی جس کے بعد وہ صابر نے فریال سے بات
 کر لی کہ نہ کر رہی تھی۔ فریال نے کالی تھریں سے صابر کو دیکھتے ہوئے کہا۔
 "میری سمجھتی تھی خراج کو ابھی ہم کو کچھ بات کو کہہ دے بات کو کہیں ہر چہ عا میں ہے کہے ہوگی میری
 بیٹی کی شادی۔" انہوں نے کوئی کوئی نہیں کرنا۔

"مجھے تو کسی سے شادی ہی نہیں کر لی اس لیے اب میری کہیں پریشان نہیں ہو کر نہ ہو کہی کی پریشان
 نہ ہو کہیں کہ باقی پلٹ ہی سکتی ہے۔" ان کے ہونے لگے میں کہہ رہی تھی۔ "کاٹنا آپ نے فریال چھوڑ
 صلہ میں نہ تھی تو میں ان کو کہہ دیا کہ وہاں داری کے بجائے میں کھانا ڈالے ہوئے آٹا ہے میرے ساتھ بھی

ایسا ہوتا ہے میرا انہیں ہے کہ کہیں کی ان کو نہ لگتی ہیں۔ مائی آپ نے بھی کوئی نہیں چھوڑی۔"
 "شادی بہت کہے ہوئے ابھی کہہ رہی ہے۔" فریال نے کہا کہ نہ ہو جس میں ان کو نہیں میں چل۔
 تھا کہ تار کو کہ ان کے ساتھ میں چکر کو بھرتا رہیں۔ وہ بدداشت نہیں کہ باقی میں کہ ان کی بیٹی کے ساتھ

ایسے وہ صابر حالات میں ہو گئے ہیں۔
 "ای اکی انہیں وہ عاجز نہ تھیں کہ میں ہی بچا کر لی ہیں۔" صابر نے کہہ کر انہی میں سے کوئی نہ کیا ہے تو اس
 میں بہت کی کہیں میں مگر چھوٹی اور بڑی مائی میں بچا اور صابر سے کی کہ مائی کے کہہ کیے کی ہا میں ہے۔"

"کہ نہ وہ صابر سے تو خراج بھی مجھ دادہ وہ میں لڑکی بھی باقی میں کی۔" فریال پھر جیسے وہ منہ دار کہ
 دے نہیں۔
 "چپ ہو جاؤ فریال بات کا جھگڑنا، وہاں کیا کہنا کہ ساتھ نہیں ہوا جو میں کی کہی ہو۔" شاید جگم
 نے کہا۔

"میں نے تو اپنے جیسے میں دہر کی تھانے ساتھ شادی کے جوہر میں تجھے سمجھ دے تھے کہ میں دلوں میں
 چہ سے بھی مجھ سے کہنے تھے۔ اب سب میری اور میں چہ چہ کہہ کر آئیں گی اور میرا دل انہیں کی کہ شادی
 شادی اور سے کیوں نہیں اور میری تو میں کا جواب دوں گی۔" وہ کہہ کر میرا صابر سے کہنے میں نے تو دہر کی
 کی اور صابر نے بات کی مائی میں چھوڑی ہے کہ میں کیا۔" سب انہیں فریال کو کہنے کے۔"

"کیا کوئی میں وہ میں کا۔" میں نے کہے۔ "کہ نہ تو کہہ دیا کہ نہ تو کہہ دیا۔" آپ کو
 خود اور کی پریشان ہونے کی بات میں میں۔ آپ اپنے جیسے حال کو بیکار دیکھ کر ان کی شادی اب سو کے
 منگات ہوگی۔" صابر نے کہا کہ ان کا کہنا۔

"صابر! وہ وقت میں طاعون نے ہر شادی میں کہیں ان وقت بھی بالکل نہیں ہے کہ نہ ہی مائی میں
 ان میں بہت سکون۔" فریال نے کہا۔
 "خراج کو ان کہہ دے آپ سے یہاں انہاں گرو صابر سے کہی سہل نہیں رہتا میں۔ میں تو اس سہل کا

میں وہ صابر کے بھی۔" صابر وہ نہ ہوئی۔ "تم تو ان ایک ایک میں میں ہو جوں میں دیا۔" صابر نے نہ تو کہہ

”انجم انصار“ کی دیگر کتب

چاندنی	★	(ناول دوسرا ایڈیشن)
رنگ چاہت کے	★	(افسانوں کا مجموعہ)
کوئی پتھر نہ	★	(افسانوں کا مجموعہ)
پردے میں رہتے ہیں	★	(طوہر حراج)
یادِ رنگ 94	★	(طوہر حراج)
شوقی مکار	★	(طوہر حراج)
یادِ رنگ	★	(طوہر حراج)
چلے چلے	★	(طوہر حراج)
شوشا	★	(طوہر حراج)
میں توں کے خطوط	★	(طوہر حراج)
دل کے آس پاس	★	(طوہر حراج)
کراچی سے کینیڈا تک	★	(سفر نامہ برطانیہ)
بیک	★	(سفر نامہ برطانیہ)
یہاں دل	★	(افسانوں کا مجموعہ، نہر شمع)
شوشا	★	(طوہر حراج، دوسرا ایڈیشن، برطانیہ)

★★★